ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
منظوم سیرتِ پاک
PDFBOOKSFREE.PK
حافظ امجد حسین حافظ کرناٹکی

٭۔ آپ کی نظموں کو بچوں کے ادب میں ایک قیمتی اضافہ کہا جا سکتا ہے۔ (شمس الرحمٰن فاروقی)

٭۔ یہ بہت قابلِ تعریف بات ہے کہ حافظ کرناٹکی بچوں کے لیے لکھ رہے ہیں۔ سراب شہرت کے پیچھے بھاگنے والے اس کوچے میں قدم رکھنے سے بچتے ہیں۔ حالانکہ یہ آئندہ نسلوں کی تربیت کا اہم فریضہ ہے۔ جو معاشرے کے ہر فرد پر عائد ہوتا ہے۔ آپ ایک طرح سے یہ فرض کفایہ ادا کرکے ہمارے بوجھ کو بھی بانٹ رہے ہیں۔ (پروفیسر نثار احمد فاروقی)

٭۔ اہم بات یہ ہے کہ آپ نے بچوں کی نفسیات کا پورا لحاظ رکھا ہے طرزِ ادا دلچسپ اور شگفتہ ہے۔ بول چال کی سادہ اور سلیس زبان آپ نے بڑی مہارت سے استعمال کی ہے۔ دراصل یہی وہ پہلو ہے جو بچوں کے لیے نظمیں لکھتے ہوئے شعراء فراموش کر جاتے ہیں۔ (پروفیسر قمر رئیس)

٭۔ Modern Sensibility اور ماحولیات کا خیال رکھتے ہوئے حافظ کرناٹکی نے جو نظمیں لکھی ہیں وہ بحر و وزن اور روانی و سلاست کے اعتبار سے بھی دامنِ دل کھینچتی ہیں۔ (علیم اللہ حالی)

٭۔ اردو کے ادبِ اطفال میں آپ کی کتابوں کا نہایت اہم درجہ ہوگا۔ (مظہر امام)

٭۔ حافظ کرناٹکی کی نظمیں خوب ہیں۔ سادہ اور سلیس زبان میں کہی ہوئی یہ نظمیں بچوں میں کافی مقبول ہونے والی صفت رکھتی ہیں۔

(شارق جمال ناگپوری)

٭۔ مجھے حیرت اور اس سے زیادہ خوشی ہوئی کہ ایک ایسے خطے میں جہاں جدید ٹکنالوجی کے مقابلے مذہبی واخلاقی تعلیم اور علاقائی اور انگریزی زبان کے سامنے اردو بظاہر بے حیثیت ہے ایک ایسا شخص موجود ہے جو اسلاف کی روایت اور تہذیبی سرمایہ کو قیمتی امانت کی طرح سینے سے لگائے معصوموں کی ذہنی واخلاقی تربیت کے فرائض انجام دے رہا ہے۔

(پروفیسر ابوبکر عباد)

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا ۝ وَّ دَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهِ وَ سِرَاجًا مُّنِيرًا ۝﴾

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

حافظ امجد حسین

حافظ کرناٹکی

نام کتاب : "ہمارے نبی ﷺ"

مصنف: حافظ امجد حسین حافظ کرناٹکی

صفحات: ۵۷۰ سائز: 23x36/16 طبع اوّل: اپریل ۲۰۰۷ء قیمت: -/200

باہتمام: محمد ناصر خان

ناشر

فرید بک ڈپو (پرائیویٹ) لمیٹیڈ

FARID BOOK DEPOT (Pvt.) Ltd.

Corp. Off.: 2158, M.P. Street, Pataudi House, Darya Ganj, New Delhi-2

Phones: 23247075, 23289786, 23289159 Fax: 23279998

عرضِ ناشر

محترم حافظ امجد حسین حافظ کرناٹکی صاحب نے سیکڑوں صفحات پر مشتمل "ہمارے نبی ﷺ" منظوم سیرت پاک لکھی ہے، ہمیں اس کی اشاعت پر نہایت مسرت ہو رہی ہے کہ اللہ جل جلالہٗ نے اتنا بابرکت کام ہمارے ادارہ کے ذریعہ کرایا۔ یہ کتاب ایسے موضوع پر ہے کہ اس کی اشاعت ناشر کے لئے سرمایہ سعادت اور باعث خیر و برکت ہے۔ یہ کتاب پہلی مرتبہ ہمارے ادارہ سے شائع ہو رہی ہے، اُمید ہے کہ سیرت پاک کا یہ حسین مجموعہ ضرور مقبولِ عام ہوگا۔ نیز اس کی سی. ڈی. (C.D) بھی دستیاب ہے جو تقریباً 16 گھنٹے میں مکمل ہوتی ہے۔

— محمد ناصر خان

OUR BRANCHES:

- **Farid Book Depot (P) Ltd.**
422, Matia Mahal, Jama Masjid, Delhi-6
Ph.: 23265406, 23256590
- 168/2, Jha House, Basti Hazrat Nizamuddin (W), New Delhi-110013 Ph.: 55358122
- 208, Sardar Patel Road, Near Khoja Qabristan, Dongri, Mumbai-400009 Ph.: 022-23731786, 23774786

Printed at: Farid Enterprises, Delhi-2

ختم نبوت ﷺ زندہ باد　　　　　　　　　　عظمت صحابہ زندہ باد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

معزز ممبران: آپ کا وٹس ایپ گروپ ایڈمن **"اردو بکس"** آپ سے مخاطب ہے۔

آپ تمام ممبران سے گزارش ہے کہ:

- گروپ میں صرف PDF کتب پوسٹ کی جاتی ہیں لہذا کتب کے متعلق اپنے کمنٹس / ریویوز ضرور دیں۔ گروپ میں بغیر ایڈمن کی اجازت کے کسی بھی قسم کی (اسلامی وغیر اسلامی، اخلاقی، تحریری) پوسٹ کرنا سختی سے منع ہے۔
- گروپ میں معزز، پڑھے لکھے، سلجھے ہوئے ممبرز موجود ہیں اخلاقیات کی پابندی کریں اور گروپ رولز کو فالو کریں بصورت دیگر معزز ممبرز کی بہتری کی خاطر ریموو کر دیا جائے گا۔
- کوئی بھی ممبر کسی بھی ممبر کو انباکس میں میسیج، مس کال، کال نہیں کرے گا۔ رپورٹ پر فوری ریموو کر کے کاروائی عمل میں لائے جائے گی۔
- ہمارے کسی بھی گروپ میں سیاسی و فرقہ واریت کی بحث کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔
- اگر کسی کو بھی گروپ کے متعلق کسی قسم کی شکایت یا تجویز کی صورت میں ایڈمن سے رابطہ کیجئے۔
- سب سے اہم بات:

گروپ میں کسی بھی قادیانی، مرزائی، احمدی، گستاخِ رسول، گستاخِ امہات المؤمنین، گستاخِ صحابہ و خلفائے راشدین حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت حسنین کریمین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین، گستاخ اہلبیت یا ایسے غیر مسلم جو اسلام اور پاکستان کے خلاف پراپیگنڈا میں مصروف ہیں یا ان کے روحانی و ذہنی سپورٹرز کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے لہذا ایسے اشخاص بالکل بھی گروپ جوائن کرنے کی زحمت نہ کریں۔ معلوم ہونے پر فوراً ریموو کر دیا جائے گا۔

- تمام کتب انٹرنیٹ سے تلاش / ڈاؤنلوڈ کر کے **فری آف کاسٹ** وٹس ایپ گروپ میں شیئر کی جاتی ہیں۔ جو کتاب نہیں ملتی اس کے لئے معذرت کر لی جاتی ہے۔ جس میں محنت بھی صَرف ہوتی ہے لیکن ہمیں آپ سے صرف دعاؤں کی درخواست ہے۔
- عمران سیریز کے شوقین کیلئے علیحدہ سے عمران سیریز گروپ موجود ہے۔
- **لیڈیز کے لئے الگ گروپ کی سہولت موجود ہے جس کے لئے ویریفکیشن ضروری ہے۔**
- اردو کتب / عمران سیریز یا سٹڈی گروپ میں ایڈ ہونے کے لئے ایڈمن سے وٹس ایپ پر بذریعہ میسیج رابطہ کریں اور جواب کا انتظار فرمائیں۔ برائے مہربانی اخلاقیات کا خیال رکھتے ہوئے موبائل پر کال یا ایم ایس کرنے کی کوشش ہر گز نہ کریں۔ ورنہ گروپس سے تو ریموو کیا ہی جائے گا بلاک بھی کیا جائے گا۔

نوٹ: ہمارے کسی گروپ کی کوئی فیس نہیں ہے۔ سب فی سبیل اللہ ہے

0306-7163117	0343-7008883	0333-8033313
محمد سلمان سلیم	پاکستان زندہ باد	راؤ ایاز

پاکستان زندہ باد　　　　　　　　　　پاکستان پائندہ باد

اللہ تبارک تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو

انتساب

شمعِ توحید و رسالت

کے

ان پروانوں کے نام

جو

اپنے قول و عمل میں

سنتِ مصطفیٰ ﷺ اور نقوشِ صحابہؓ

پر گامزن ہونے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں

حافظ کرناٹکی

فہرست

وہ ہستی ہے اعلیٰ میں عاجز بیاں ہوں

وہ کامل حقیقت، میں ناقص زباں ہوں

کہاں مجھ میں یارا نبیؐ جی پہ لکھوں

شہِ بحر و بر کی بزرگی پہ لکھوں

مگر پھر بھی ہمّت سے کوشش تو کی ہے

مرے سامنے اب حیاتِ نبیؐ ہے

سمندر کو کوزے میں بھر دوں میں کیسے

نہایت ہی اعلیٰ ہیں رتبے نبیؐ کے

حافظؔ کرناٹکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقاریظ و آراء

حضرت مولانا انظر شاہ مسعودی کشمیری مدظلہ العالی

شیخ الحدیث دار العلوم (وقف) دیوبند

حامداً و مصلیاً أما بعد!

خلاصۂ کائنات، فخر موجودات، رحمۃ للعالمین ﷺ کی ذاتِ گرامی کے جو حقوق ان کے نام لیواؤں کے لیے سرمایۂ دارین ہیں۔ ان میں آپؐ کی عظمت اور دنیا کے ہر رشتے سے زیادہ آپؐ کی محبت سرفہرست ہے اور خالق کائنات کا کس زبان سے شکر ادا کریں کہ اس نے یہ محبت اہل ایمان کے رگ و پے میں پیوست کردی ہے۔

اس محبت اور عقیدت کے اظہار کا سب سے مؤثر اور مقبول اسلوب نعت گوئی ہے، جس سے کام لے کر شعراء نے ادب کی سب سے مقدس صنف کے ضخیم دفاتر پیش کیے ہیں۔ نعت کا اصل سرمایہ سچی عقیدت ہے اور اس کا مواد نبی اُمی ﷺ کے خلق عظیم اور سیرت پاک سے تیار ہوتا ہے اور

اس کے لوازم میں سلیقۂ اظہار اور کمال احتیاط شامل ہے۔

اس وقت اظہارِ عقیدت و محبت کا ایک انوکھا اسلوب، حفیظ کے ''شاہ نامۂ اسلام'' کی یاد تازہ کر رہا ہے۔ جناب امجد حسین حافظ کرناٹکی نے سیرت نبویؐ کے وسیع دفتر کو اپنی شاعری میں سمونے کی کوشش کی ہے اور وہ اس میں پوری طرح کامیاب ہیں۔ انہیں مبدأ فیاض سے قلبی ارادت کے ساتھ ساتھ قدرت کلام اور وسعت علم و مطالعہ کا حظ وافر حاصل ہے۔ ان کے اشعار سیرت پاک کی معتبر معلومات سے پُر ہونے کے ساتھ سادگی و پُرکاری کا نمونہ ہیں۔

میری دعاء ہے کہ باری تعالیٰ اس منظوم سیرت کو قبول عام عطاء کرے۔

والسلام

انظر شاہ مسعودی کشمیری

۱۰ محرم الحرام ۱۴۲۸ھ

حضرت مولانا عبدالرحیم بستوی (دامت برکاتہم)

استاذ تفسیر دارالعلوم دیو بند

حافظ صاحب کی پہلی ملاقات ہی نے مجھے انتہائی درجہ متاثر کیا۔ حافظ صاحب کے ٹوٹ کر ملنے اور بے تکلف گفتگو نے میرے دل میں جگہ پیدا کرلی۔ یوں تو حافظ صاحب کہنے کو بچوں کے شاعر ہیں۔ مگر جب ان کی شاعری کے کئی رُخ اور زاویے میرے سامنے آئے تو ماننا پڑا کہ اگر وہ بچوں کے لیے کامیاب نظمیں کہتے ہیں تو وہیں پاکیزہ اور اصلاحی غزلیں بھی کہتے ہیں۔ ان کی شاعری کی زبان سلیس اور رواں ہوتی ہے۔ اور لگتا ہے کہ کوثر و تسنیم میں ڈھلی ہوئی زبان ہے اور اردو ادب کے دامن پر آبدار موتی ٹانکتے چلے جاتے ہیں اور جہاں وہ نظمیں، غزلیں، قومی گیت اور ترانے کہتے ہیں وہیں عشقِ رسول ﷺ میں سرشار بلکہ یوں کہہ لیجیے کہ حبِ نبی ﷺ میں ڈوبی ہوئی زبان میں نعتیں بھی کہتے ہیں۔ حافظ کرناٹکی کی کہی ہوئی نظموں کو چھوٹے بچے بآسانی دلکش اور من موہ انداز میں پڑھتے اور گنگناتے ہیں۔ حافظ صاحب ان نعتوں کے کیسٹ بھی تیار کراتے ہیں اور ان کے مجموعے بھی زیورِ طبع سے آراستہ کراتے ہیں۔ حافظ صاحب کا کلام ایک ایسا سیلِ رواں ہوتا ہے جو رکنے کا نام نہیں لیتا بسیار گوئی، زود گوئی اور خوب گوئی حافظ صاحب کا خاصہ ہے۔ جس کا کھلا ثبوت ان کی منظوم سیرت پاک بنام "ہمارے نبی ﷺ" ہے جو سیکڑوں صفحات پر مشتمل ہے اور مسدس حالی کے اسلوب اور انداز پر ہے۔ حفیظ جالندھری کے شاہنامہ کے بعد جس نے اسلامی دنیا میں اپنا ایک مقام پیدا کیا ہے، حافظ کرناٹکی کی منظوم سیرت پاک "ہمارے نبیؐ" دیکھنے کو ملی۔ مجھے امید ہے کہ سیرت پاک کا یہ حسین مجموعہ ادبی اور اسلامی دنیا میں ایک شاہکار ہوگا اور ارباب ذوق اس کی پذیرائی کریں گے۔

عبدالرحیم بستوی

عبدالرحیم بستوی

خادم تدریس دارالعلوم دیو بند

۴ ستمبر ۲۰۰۶ء

حضرت مولانا ریاست علی ظفرؔ بجنوری (دامت فیوضہم)

استاذ حدیث وتفسیر دار العلوم دیوبند

الحمد للہ و کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد۔

شاعری کسی بھی زبان کی پاکیزہ صنف کا نام ہے کہ شاعر پہلے اپنے مضمون میں ندرت و لطافت پیدا کرتا ہے، پھر اس مضمون کو زبان وبیان کے لطیف سانچوں میں ڈھالتا ہے۔

ایسے ہی ایک شاعر جناب امجد حسین حافظ کرناٹکی ہیں جو اپنے پاکیزہ ذوق شعر وسخن کے ذریعہ اردو زبان کی قابلِ قدر خدمت انجام دے رہے ہیں۔ اور ہر صنف میں دادِ تحسین حاصل کر رہے ہیں۔

موصوف محترم نے سیرتِ پاک پر ایک مفصل نظم، مسدس حالیؔ کے انداز پر قلمبند کی ہے جو روانی اور سلاست میں اپنی نظیر آپ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے مضامین عالیہ پر کمند فکر ڈالنے کا ذوق سلیم اور پھر ان کو سلیس الفاظ اور بلیغ انداز میں بیان کرنے کا سلیقہ عطا کیا ہے۔

راقم الحروف دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس مخلصانہ خدمت کو اپنی رضا کے لیے قبول فرمائے۔ اردوداں طبقہ کو اس سے استفادہ کی توفیق دے اور اس کو قبول عام کی دولت سے نوازے۔ آمین

ریاست علی ظفرؔ

ریاست علی بجنوری

۷ ستمبر ۲۰۰۶ء

حضرت مولانا محمد ایوب ندوی۔ مدظلہٗ

(صدر جمعیۃ السنۃ الخیریۃ الہندیہ) بھٹکل، کرناٹک

ہمارے نبی ﷺ آخری نبی ہیں۔ ان کی سیرت پر ہزاروں کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو ساری دنیا کے لیے اسوہ بنایا ہے۔ اور نبیؐ کی اقتداء اسی وقت کی جاسکتی ہے جب کہ ان کی سیرت ہمیں یاد ہو۔ مطالعہ کا ذوق امت میں بہت کم ہے۔ اسی لیے آج امت کے لاکھوں بلکہ کروڑوں افراد حضور ﷺ کی سیرت بلکہ ان کے نام اور صحابہؓ کے نام اور اسلام کی بنیادی تعلیمات سے بھی ناواقف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان میں اچھی اور دلکش آواز سننے کا شوق پیدا کیا ہے۔ اور یہ اشعار سے ہی ممکن ہے۔ کوئی انسان نثر کو ترنم کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا۔ لیکن ایک نظم کو گیارہ سر و ترنم کے ساتھ پڑھا جاسکتا ہے۔ اسی لیے بچے اور بڑے، مرد و عورت نظموں کو خوب شوق سے پڑھتے اور سنتے ہیں۔ اردو میں منظوم سیرت پر اس سے پہلے کام ہوا ہے۔ اور امت نے اسے قبول کیا ہے۔

جناب حافظ امجد حسین حافظ کرناٹکی ضلع شموگہ کے ابھرتے ہوئے شاعر ہیں۔ اب تک ان کی مختلف موضوعات پر بارہ کتابیں منظرِ عام پر آچکی ہیں۔ اب پیارے نبی ﷺ پر منظوم سیرت پیشِ خدمت ہے۔ امید ہے کہ عشقِ نبی ﷺ کے متوالے اس کو ذوق و شوق سے پڑھیں گے اور عمل کریں گے۔ اور اس کو گھر گھر عام کرنے کی کوشش کریں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قبول فرمائے اور ان کے حق میں اور ان کے والدین کے حق میں اور ساری امت کے حق میں صدقۂ جاریہ بنائے۔ آمین

محمد ایوب

بندہ

محمد ایوب ندوی

۱۹ ذی قعدہ ۱۴۲۷ھ

حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی۔ مدظلہ

جامعہ امام ولی اللہؒ، پھلت (مظفر نگر، یوپی)

سیرت نبویؐ دنیا کا سب سے برتر اور باعظمت موضوع ہے۔ یہ اس ذات بابرکات ﷺ کی سیرت نگاری ہے جو دانائے سبل، ختم الرسل ہے۔ جو محسنِ انسانیت ہے اور پوری انسانیت کے لیے اسوہ ہے۔ جس کی ایک ایک ادا دلفریب و دلنواز اور جس کی ایک ایک سنت کی اتباع پر ہمارے دلوں کی تسکین اور ہماری زندگی کی کامیابی کا دارو مدار ہے۔ اس لیے اس موضوع سے کسی بھی درجہ میں وابستگی اور اس کی کوئی بھی خدمت ایک مسلمان کے لیے سرمایۂ سعادت اور باعثِ خیر و برکت ہے۔

مختلف مشکلات و مسائل سے دوچار موجودہ انسانیت کی مسیحائی اور چارہ سازی اور اسے اطمینان وسکون کی دولت عطا کرنے کے لیے آج بھی سیرتِ نبوی ﷺ سے بڑھ کر کوئی رہنمائی نہیں ہوسکتی اور انسانیت آج بھی اسی چوکھٹ کی محتاج ہے۔ اس لیے پوری انسانیت کو بالخصوص مسلمان قوم کو اور ان کے نونہالوں کو سیرت نبوی ﷺ سے جوڑنا اور سیرت کے واقعات کو آسان نظم کے سانچہ میں ڈھال کر ان کو اس ذخیرہ سے قریب کرنا ایک بڑی دینی خدمت اور نہایت اہم کارِ خیر ہے اور اس کے ذریعہ پوری ملت کو خیر القرون سے جوڑا جاسکتا ہے۔

مرشدی مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نور اللہ مرقدہ نے متعدد جگہ تحریر فرمایا ہے کہ ان کے بچپن میں بچوں کے اندر اسلامی حمیت اور جوش بیدار کرنے، نوجوانوں کا لہو گرم رکھنے اور انہیں فکر و عمل پر ابھارنے کے لیے اسلامی تاریخی واقعات کی نظمیں گھر گھر پڑھی جاتی تھیں، جن میں سے واقدی کی مشہور تصنیف ''فتوح الشام'' کا منظوم اردو ترجمہ ''صمصام الاسلام'' (شاعر عبدالرزاق کلامی) خاص طور پر ان کے خاندان میں رائج تھا۔

اس کے بعد حفیظ جالندھری کا ''شاہنامۂ اسلام'' تھا جس کی گونج مدتوں تک ملک کے طول وعرض میں سنی گئی اور اس کے ذریعہ بے چین دلوں کی تسکین اور سیرت نبوی ﷺ تک عوام کی رسائی ہوئی۔ اور یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ مسلمان گھرانوں میں سیرت نبوی سے وابستگی اس کی عظمت، اتباعِ سنت کا شوق، جذبۂ انقلاب اور اسلامی تاریخ سے واقفیت جس قدر ''شاہنامہ اسلام'' کے ذریعہ پیدا ہوئی کسی دوسری کتاب کو اس کے ہم پلہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اس کے اشعار گھر گھر پڑھے گئے، محفلوں اور مجلسوں میں سنے گئے۔ دینی جلسوں میں ان کی دھوم مچی، تقریروں اور تحریروں میں اس سے مدد لی گئی اور بے تکلف گفتگو میں اس کے حوالے دیے گئے۔ اور اس کی اس مقبولیت میں بہت سے اور اسباب کے علاوہ اس کے منظوم پیرایۂ بیان اور اثر آفریں اسلوب کا خاص حصہ ہے۔ موجودہ زمانے میں تاریخی نظموں اور منظوم تاریخی واقعات کا چلن بہت کم ہوگیا ہے۔ اور اس کی وجہ سے ہمارے گھرانوں میں اس ذوق وشوق اور جذبہ وسرمستی کی کمی ہوتی جارہی ہے۔ اس لیے پھر ضرورت ہے کہ اس طرح کے عقل ودل ونگاہ کو اپیل کرنے والے اور عشق وسرمستی کی کیفیت پیدا کرنے والے اسلامی تاریخ کے واقعات خصوصاً سیرتِ نبوی ﷺ کو منظوم شکل میں پیش کیا جائے۔ اور زمانے کے اسلوب ومذاق کے مطابق نئے طرز وانداز میں مسلسل اشاعت کرکے ان مضامین کو رواج دیا جائے۔

ہمارے کرم فرما جناب ''حافظ امجد حسین حافظ کرناٹکی'' (جن کو اللہ تعالیٰ نے عشقِ نبوی ﷺ کی دولت سے نوازا ہے۔ اور سیرتِ نبوی ﷺ کے ذریعے مسلمانوں، خصوصاً مسلمان بچوں کی اصلاح کی فکر وتڑپ ان کے اندر ودیعت کی ہے۔) مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے سیرتِ نبوی ﷺ کے تمام واقعات کو سادہ، آسان اور دلنشیں اسلوب میں اردو نظم کا جامہ پہنایا ہے۔ پھر اس کو بہت خوبصورت انداز میں ذیلی عناوین کے ساتھ مرتب کردیا ہے۔ ''ہمارے نبی ﷺ'' (منظوم سیرت) کے عنوان سے شائع ہونے والی اس نظم میں واقعاتِ سیرت کو تاریخی ترتیب کے

مطابق تسلسل کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ اس میں تمام اہم واقعات، غزوات، اسلامی دعوت، سلاطین کے نام خطوط، عوام کی دینی تربیت اور اخلاقِ حسنہ کے موضوعات خوبصورت انداز میں موجود ہیں۔

اس منظوم کلام کی فنی خوبیوں اور شاعرانہ محاسن پر تو اہلِ فن اور ماہرین ہی زیادہ بہتر اظہارِ خیال کر سکتے ہیں۔ لیکن اس کا دعوتی پہلو اس کی اثر انگیزی، اس کی افادیت اور اس کی برکت وعظمت بہر حال ہر صاحبِ دل مسلمان سے اس کا تقاضا کرتی ہے کہ حافظ صاحب کی اس خدمت کو خراجِ تحسین پیش کیا جائے اور اس سے پورا فائدہ اٹھایا جائے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کی سعی کو مشکور فرمائے اور اس کا افادہ عام وتام فرمائے۔ آمین

محمد کلیم صدیقی

محمد کلیم صدیقی
جامعہ امام ولی اللہ
پھلت ضلع مظفر نگر، یوپی
یکم ذی الحجہ ۱۴۲۷ھ

حضرت مولانا فضیل احمد قاسمی۔ مدظلہٗ

جنرل سکریٹری مرکزی جمعیۃ علماء ہند، نئی دہلی، ممبر کورٹ مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ محسن انسانیت کی سیرت اقوام عالم کے سامنے صحابہ کرام نے اپنے عمل و کردار کی حسین و دلکش شکل میں پیش کر کے دنیائے انسانیت میں امن و آشتی، عدل و انصاف کا عظیم انقلاب برپا کردیا تو شاعران رسول اعظم نے اعلیٰ شعری مجموعہ کے حسین گلدستہ کے ذریعہ سیرت رسول کی خوشبو سے عالم کو معطر، نثر نگاروں اور شاعروں نے سیرت نبی اکرم کی حفاظت اور نذرانہ عقیدت پیش کرنے کی سعادت کے حصول کے لیے نثری و شعری لعل و گہر سے دنیا کی لائبریری کو مالا مال کیا۔ شرف قبولیت و مقبولیت ان ہی لوگوں کے حصے میں آیا جن کے سینے حب و عشق نبیؐ سے معمور رہے۔ عشق رسولؐ قلم کی جولانی و روانی کی روح اور ساری تگ و دو کا پٹرول ہے جب عشق نبی ﷺ کا پھول قلب میں کھلتا ہے تو انسان کا پورا وجود مہک اٹھتا ہے وہ انسانی معاشرہ کو معطر کرتا ہے اور اس کی خوشبو دور دور تک پھیلتی جاتی ہے۔

محترم حافظ امجد حسین حافظ کرناٹکی ''ہمارے نبیؐ'' (منظوم سیرت) ہدیۂ قارئین کر کے اپنا نام سابقین اولین میں ثبت کرا رہے ہیں۔ یہ مجموعہ بھی اسلامی منظوم لائبریری مین نمایاں مقام حاصل کرے گا۔ ہمارے لیے یہ کافی ہے کہ ڈاکٹر خلیل الرحمٰن راز نے اس مجموعہ کا ناقدانہ مطالعہ کیا ان کی شہادت اس لیے بھی عدل ہے کہ یہ خود قادر الکلام شاعر ہیں شعری رموز سے وہ بخوبی واقف ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ حافظ کرناٹکی کے عشق رسولؐ کی خوشبو دور دور تک پھیلے گی عالم مہک اٹھے گا۔

مولانا فضیل احمد قاسمی

جنرل سکریٹری مرکزی جمعیۃ علماء ہند، نئی دہلی

ڈاکٹر رفعت سروشؔ ۔۔۔ نوئیڈا (نئی دہلی، این۔سی۔آر)

(سابق ڈائرکٹر اردو سروس، آل انڈیا ریڈیو، ممبئی، نئی دہلی)

رسول مقبول حضرت محمد ﷺ کی حیاتِ بابرکات ایک مشعلِ نور ہے۔ جس کے سہارے ہر چھوٹا بڑا، ادنیٰ واعلیٰ، مشرقی ومغربی، اس کرۂ ارض کا ہر شخص زندگی کے پیچ در پیچ راستوں اور تنگ وتاریک گلیوں سے سلامتی کے ساتھ گزر سکتا ہے۔ ہمارے نبی ﷺ کی زندگی وہ شمعِ نورانی ہے جس سے دل ودماغ میں اجالا ہوتا ہے۔ یہ وہ شمع ہے جو تاقیامت روشن رہے گی۔ رسولِ مقبول ﷺ کی زندگی کے بارے میں جاننا ایک اہم نیک کام ہے۔ اوران کی حیاتِ پاک کو آسان زبان میں نئی نسل اور قوم کے بچوں تک پہنچانا بہت بڑا کارِ ثواب ہے۔ اورامجد حسین حافظ کرناٹکی کے حصے میں یہ سعادت آئی ہے کہ انہوں نے آسان اردو میں رسول اللہ ﷺ کی زندگی اوران کے بابرکت پیغام کومنظوم کیا ہے۔ اورایسی سادہ سلیس اور بامحاورہ زبان استعمال کی ہے جو پڑھتے پڑھتے ہی بچوں کے ذہن نشیں ہو جائے۔ اوران کے ذہن ودل میں روشنی بھر دے۔

آج دنیائے اسلام جس آشوب سے گزر رہی ہے۔ اور دنیا میں ہر جگہ مسلمانوں پر انگلیاں اٹھ رہی ہیں، اس کا تقاضہ ہے کہ ہم اپنے بچوں کو صحیح تعلیم دیں۔ اوران کی تعلیم میں سیرتِ نبوی ﷺ اور تاریخ اسلام ایک حصہ ہو۔ حافظ کرناٹکی نے جس خوبصورتی، جذبۂ ایمانی اور عقیدت کے ساتھ سیرتِ نبوی ﷺ کو منظوم کیا ہے۔ وہ اس امر کے لیے قابلِ صد تحسین ہیں۔ مجھے یقین ہے یہ کتاب اردو دنیا کی تمام لائبریریوں، بالخصوص اردو اور دینی مدارس میں پہونچے گی۔ اور نہ صرف مسلمان بچوں کو بلکہ تمام عالمِ انسانیت کو روشنی عطا کرے گی۔

رفعت سروش

رفعت سروشؔ

۴ نومبر ۲۰۰۶ء

دفتر مدرسہ مظاہر العلوم (وقف) سہارنپور یوپی

الحمد لولیہ والصلوۃ والسلام علی نبیہ ۔ اما بعد

سرکارِ دو عالم ﷺ کی سیرت مبارکہ پر بے شمار کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں مورخینِ اسلام نے رسول اللہ ﷺ کی ہر ہر ادا اور طرزِ زندگی کو محفوظ کرنے کی بھرپور کوشش فرمائی ہے، یہ امتیاز و اختصاص صرف آپ ﷺ ہی کی ذات گرامی کو حاصل ہے جن کے ایک ایک قول و فعل کو عشاق رسول نے جمع فرمادیا ہے تاکہ ملت اسلامیہ آپ ﷺ کی سیرت پاک کو پڑھ کر اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھال سکے۔

حافظ امجد حسین حافظ کرناٹکی تحسین و آفرین کے لائق ہیں۔ جنہوں نے "ہمارے نبی ﷺ" کے نام سے سرکارِ دو عالم رسول ﷺ کی سیرتِ مبارکہ کو منظوم کر کے منصۂ شہود پر لانے کا عزم کیا ہے۔ حفیظ جالندھری کے "شاہنامۂ اسلام" کے طرز پر میں نے یہ پہلی کتاب دیکھی ہے۔ جو اس موضوع پر اپنی نوعیت کی منفرد و منظوم کتاب ہے۔ یہ امر مسرت کن ہے کہ اس کتاب کا اکثر حصہ حرم شریف کی معطر و منور عرفانی و روحانی فضاؤں میں مکمل کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ مصنف و تصنیف دونوں کو قبولِ عام عطا فرمائے اور امت کو اس کتاب سے زیادہ سے زیادہ فیضیاب ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین یارب العالمین۔

العبد

حضرت مولانا نجم الحسن تھانوی (مدظلہ)

مدرسہ امداد العلوم، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، تھانہ بھون، ضلع مظفر نگر، یوپی، انڈیا

نحمدہ' و نصلی علی رسولہ الکریم۔

جناب حافظ امجد حسین صاحب حافظ کرناٹکی نے نہایت سلیس انداز میں منظوم سیرتِ پاک مرتب فرما کرامت کی عظیم رہنمائی کا سامان جمع کر دیا ہے۔ قادر الکلامی، مضامین کی سلاست اور فصاحت و بلاغت پر اہلِ علم، دانشورانِ ملت کی تصدیقات کافی ہیں۔ آسان اندازِ بیان کو دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ اپنے موضوع پر ایسا نصاب تیار ہو گیا ہے جو ہر طبقہ کے لیے یکساں مفید، اور حضور اقدس ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے اہم گوشوں سے استفادہ کے لیے نہایت کار آمد ہے۔ جس سے معمولی اردو خواں طبقہ بھی بسہولت مستفید ہو سکتا ہے۔ بالخصوص مسلم گھرانوں کی مستورات کے مطالعہ اور گھروں میں تعلیم کے لیے ایک اچھا ذخیرہ ہے۔ سیرت النبی ﷺ کے مطالعہ کی بدولت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی حقیقی محبت میں اضافہ ہوگا۔ اور نبی ﷺ کے نقشِ قدم پر چلنے کا جذبۂ صادق بیدار ہوگا، سنتوں کا نور پھیلے گا۔ اور اس کی برکات سے فضا جگمگائے گی۔ گھروں کے ماحول بدلیں گے۔ زندگیوں میں انقلاب پیدا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کو قبول اور مقبول فرمائے۔ اور اس کے فیضان کو عام و تام فرمائے۔ آمین

نجم الحسن تھانوی

۱۱ ستمبر ۲۰۰۶ء

حافظ پیر جی حسین احمد قادری مجددی مدظلہ

مدرسہ اسلامیہ، قرآنیہ فیض العلوم، بریا، ضلع یمونا نگر، ہریانہ

الحمد للّٰہ و کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد۔

حافظ امجد حسین حافظؔ کرناٹکی کی منظوم سیرت پاک "ہمارے نبی ﷺ" دیکھنے کا موقع ملا ۔ چیدہ چیدہ جگہوں سے پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ماشاء اللہ جناب حافظؔ صاحب نے نہایت آسان انداز میں اس مجموعہ کو منظوم مرتب فرمایا۔ یہ ان کے اخلاص کا مظہر ہے۔ اور پیارے نبیؐ سے حقیقی محبت کا بین ثبوت ہے۔ کتاب کو ماشاء اللہ ایسے منظوم انداز میں مرتب فرمایا کہ پڑھنے والے کو جذبہ وشوق پیدا ہوتا ہے کہ بس پڑھتا ہی چلا جائے۔ اللہ تبارک وتعالی موصوف کی اس محنت کو قبول فرمائیں اور پوری امت کو پیارے نبی ﷺ سے حقیقی محبت عطاء فرما کر آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ اور سچا تعلق مع اللہ نصیب ہو جائے۔ خداوند کریم پوری امت مسلمہ میں صحابہؓ جیسی شیدائیت پیدا فرمادیں۔

فقط

والسلام

حسین احمد

حسین احمد عفی عنہ

مولانا عبدالخالق المجیدی القاسمی

مدرسہ اشرف العلوم محمودیہ، محمودنگر لاتور، (مہاراشٹر)

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔

موجودہ دور میں نونہالانِ قوم کے لیے صرف تحصیل لہو ولعب، فحش لٹریچر، نازیبا نغمات اور بے فائدہ قطعات کی تخلیق کو ہی مقصد زندگی دانشوری اور معراج کمال سمجھا جارہا ہے۔ حتی کہ نغمات میں بے غیرتی و بے حیائی کے الفاظ استعمال کر کے اپنے کلام کو زینت بخشنے میں دریغ نہیں کیا جارہا ہے۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے حافظ امجد حسین حافظ کرناٹکی کو کہ انہوں نے جب نونہالانِ قوم کے مستقبل کو فکری نظر سے دیکھا تو خوف محسوس کیا کہ کہیں یہ میڈیا کی سازش بام عروج پر پہنچ کر قوم کے مستقبل کو لقمۂ اجل نہ کردے۔ اس لیے بچوں کے مزاج کو مدِ نظر رکھتے ہوئے گنگنانے والے ایسے اشعار پر زورِ قلم دکھایا جسے پڑھ سنکر قوم کے معصوم بچے بچیاں حضورؐ کے بچپن، سیرت، غزوات، معرکۂ اسلام سے آشنا ہوں۔ اس سے قبل بھی موصوف محترم نے بہت سی نغماتی کتب، مہکتی کلیاں، چمکتے ستارے، بلبلوں کے گیت، نورِ وحدت، شمع ہدیٰ وغیرہ کے نام سے تالیف کیں۔ جن کو کرناٹک ہی نہیں ہر علاقہ کے شعراء دینی اداروں اور دیگر عصری اداروں سے متعلق علم دوست احباب نے قبول و منظور فرمایا۔ اور اب دریائے سنت سے وہ علاج شافی تجویز فرمایا ہے جس کے متلاشی سب عام و خاص تھے۔ (جزاہ اللہ خیرا)

دراصل مصدر فیاض نے حافظ امجد حسین حافظ کرناٹکی کو جہاں جودت علمی سے نوازا ہے وہیں فن شاعری کے حظ وافر سے مالامال فرمایا ہے۔ اسی وجہ سے آپ کا ذوق خالص اصلاحی، تربیتی اشعار سے رہا ہے جس کا اندازہ آپ کو اس کتاب کے پڑھنے سے ملے گا۔ بندہ نے چیدہ چیدہ

مقامات سے اس کتاب کو پڑھا اور صاحب تالیف سے اشعار سننے کو ملے۔ اشعار نہایت سادہ لطف اندوز اخلاقی تربیت سے لبریز سیرت رسولؐ کے صحیح عکاس، مستند مواد، عبرت آموز نصائح اور فکر انگیز واقعات کا زرین ذخیرہ ہیں۔ حافظ صاحب کی تدریجی ترقی دیکھتے ہوئے امید بندھتی ہے کہ ان شاء اللہ وہ جلد ہی بزرگ شاعروں میں اپنا مقام پیدا کر لیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس قابل رشک و قابلِ ستائش محنت کو قبول فرمائے۔ مرتب موصوف اور اہلِ خاندان کے لیے صدقۂ جاریہ اور ہر عام و خاص کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنائے اور اپنی رحمتوں سے دونوں جہاں میں مالا مال فرمائے۔ آمین۔ فقط

والسلام

عبدالخالق المجیدی القاسمی

خادم مدرسہ اشرف العلوم محمودیہ

مولانا مظاہر الحق مدنی مدظلہ

رئیس جمعیۃ البر والرحمۃ گدرپور، یو۔ ایس نگر اتر انچل، الھند

آقائے مدنی جناب رسول اللہ ﷺ (فداہ امی وابی) کی محبت ہر مسلمان کا جز وایمان ہے اور آپ کا دلنواز تذکرہ باعثِ لذت وسعادت اور خیر وبرکت۔ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ پر گذشتہ چودہ سو سال کے عرصہ میں امت مسلمہ کے مشاہیر اہلِ قلم نے مختلف انداز سے خامہ فرسائی اور اظہارِ عقیدت کی کوششیں کی ہیں اور سیرتِ طیبہ پر ان کے نثر ونظم کے شہ پارے تاریخ اسلام کی زینت اور گوہر آبدار ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی سیرت پاک کے موضوع پر عربی وفارسی کی قدیم کاوشوں اور مشاہیر امت کے وقیع ادبی شہ پاروں سے قطع نظر موجودہ دور میں خصوصاً برصغیر ہندوپاک کے ممتاز اہلِ قلم حضرات نے ندرتِ بیان اور وسعت قلم کے جو شاندار مظاہرے کیے ہیں۔ ان میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کے فرزند اکبر اور جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ العالی کے برادر بزرگ جناب مولانا محمد ولی رازؔی کی اردو نثر میں سیرت نبوی پر بے نقط اور منفرد کتاب، نیز ابوالاثر حفیؔظ جالندھری مرحوم کے منظوم ''شاہنامۂ اسلام'' کو اردو داں حلقہ میں جو شہرت اور اہمیت ومقبولیت دوام حاصل ہوئی ہے وہ محتاجِ بیان نہیں ۔۔۔ بہر نوع! حفیؔظ جالندھری نے اپنے شاہنامۂ اسلام کی چاروں جلدوں میں سیرت طیبہ کے ضمن میں صرف ''غزوۂ خندق'' تک کے واقعات وحالات نظم کیے تھے۔ اس کے بعد وہ اپنے مشن کو جاری نہ رکھ سکے۔ حفیؔظ کے بعد اس سلسلے میں مولانا عامر عثمانیؒ نے حفیؔظ ہی کے انداز اور انہیں کی بحر اور ردیف میں دور نبوت کے آخری ایام وفات نبوی کا سانحہ اور پھر خلافت صدیقی کے کچھ ابتدائی واقعات نظم کیے تھے۔ مگر وہ بھی اپنی گوں ناگوں تصنیفی مصروفیات اور ماہنامہ ''تجلی'' دیو بند کی ادارتی ذمہ داریوں کی وجہ سے اس کام کو آگے نہ بڑھا سکے۔

موجودہ دور میں جنوبی ہند کی ایک مقتدر علمی ہستی اور کرناٹک کے ایک صاحب قلم ادیب

اور قادر الکلام شاعر حضرت امجد حسین حافظ کرناٹکی مدظلہ العالی نے اپنے پیش رو جناب حفیظ جالندھری کے اس ادھورے کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا بیڑا اٹھایا اور پھر بالآخر پوری سیرت نبوی ﷺ کو انہوں نے بحمد اللہ اشعار کے قالب میں ڈھال دیا۔ پوری کتاب کیا ہے؟ حافظ صاحب کے ہی الفاظ میں سنئے۔ فرماتے ہیں۔

نظم میں سلسلہ ہے خیالات کا ایک دریا سا ہے دیکھو جذبات کا!

حافظ صاحب کا کلام سادگی و پرکاری، سلاست وروانی، آہنگ ونغمگی اور "سہل ممتنع" کا ایک ایسا حسین مرقع ہے جو اپنی اثر پذیری اور ذہنی کشش کی صلاحیت کی بنا پر انسان کے دل و دماغ کو حب رسول کی ایسی دلکش و پرکیف وادیوں میں لے جاتا ہے جہاں پہونچ کر اس کا وجدان وشعور جھوم اٹھتا ہے۔ روح پر وارفتگی طاری ہو جاتی ہے۔ اور اس کی زبان سے بے ساختہ تحسین وآفریں کے کلمات نکلنے لگتے ہیں۔!!

جناب امجد حسین حافظ کرناٹکی کو اپنے مافی الضمیر کو اشعار میں سمو دینے کا جو سلیقہ اور فطری ملکہ حاصل ہے انہیں بلا شبہ موجودہ دور کے قد آور اور ممتاز و معروف شعراء کی صف میں شامل کرنے کے لیے کافی ہے۔ توقع ہے کہ آپ کا موثر انداز بیان اور جذبۂ سوزشِ عشقِ نبی ؐ کتاب کو مقبول عوام وخواص بنانے میں ممد ومعاون ہوگا۔ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ حافظ صاحب موصوف کی مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور ان کی "منظوم سیرتِ رسول ؐ" کی یہ کاوش عوام وخواص سب کے لیے باعثِ تازگیٔ ایمان اور جذبۂ حب رسول ﷺ کو بڑھانے میں معاون اور مددگار ثابت ہو۔۔!

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد!

۱۲/۱۰/۱۴۲۷ھ

مظاہر الحق مدنی

۱۰ ذی القعدہ ۱۴۲۷ھ، مطابق ۲ دسمبر ۲۰۰۶ء

حضرت مولانا حافظ سید ثناء اللہ نظامی، مدظلہ

استاد گورنمنٹ ہائی اسکول، شموگہ، کرناٹک

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ۔

عزیزی حافظ امجد حسین حافظ کرناٹکی اب محتاجِ تعارف نہیں رہے جن کی دینی و دنیاوی ا
ادبی خدمات کا سلسلہ آج نہ صرف صوبۂ کرناٹک بلکہ بیرونِ کرناٹک، آندھراپردیش، مہاراشٹر، یو
اور دلی اور پاکستان میں بھی جاری وساری ہے۔ ناچیز حافظ صاحب کا ایک استاد ہونے کے نا
ابتدائی طالب علمی کے زمانے سے ہی واقفیت رکھتا ہے۔ ابتداء ہی سے یہ بڑی صلاحیتوں کے مالک
رہے تھے۔ اب ساری صلاحیتیں ابھر کر نکھر کر سامنے آچکی ہیں۔ ''اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔''

حافظ امجد حسین حافظ کرناٹکی کی منظوم کتاب سیرت النبی احقر کے سامنے ہے اور میں
اسے حرف بحرف حظ لے لے کے پڑھا ہے۔ عبارت کی روانی، مضامین کی بلندی و رفعت اور زبا
بیان کا تسلسل اس قدر دلچسپ ہے کہ ہر پہلی سطر دوسری سطر کو پڑھنے کی دعوت دیتی ہے۔ بسا اوقا
اشعار اتنے موثر ہیں کہ قلب پر رقت بھی طاری ہو جاتی ہے۔

اللہ سے دعا ہے کہ عزیزی حافظ امجد حسین حافظ کرناٹکی کی کتاب ''ہمارے نبیؐ'' کے ذر
عامۃ المسلمین کو استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ جس طرح گھروں میں ''جنان السیر'' کی تلاو
کی جاتی ہے اسی طرح اس کتاب کو بھی خیر و برکت حاصل کرنے کا ذریعہ بنائے۔ اور اس کتاب
مصنف کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین۔ فقط

خادمِ علم حافظ سید ثناء اللہ نظامی، شیموگہ

جناب حفیظؔ محمود بلند شہری

جوگابائی ایکسٹنشن، جامعہ نگر، نئی دہلی

''ہمارے نبیؐ'' (منظوم سیرت)

عہدِ حاضر کے ابھرتے ہوئے فنکار عاشقِ رسولؐ جناب حافظ امجد حسین حافظؔ کرناٹکی بڑے خوش نصیب ہیں کہ ان کی خداداد صلاحیت، فکروفن اور زبان وقلم رسولِ اکرم ﷺ کی منظوم سیرت کے لیے استعمال ہوئے۔ انہوں نے بساط بھر پوری کوشش کی ہے کہ منظوم ہوتے ہوئے بھی سیرت نگاری کا حق ادا کرسکیں۔ اور وہ اپنی اس کوشش میں کافی حد تک کامیاب ہیں۔ آپ کی فکر طہارت و وقار کی مظہر ہے۔ جو ایک عاشقِ رسولؐ اور مداحِ نبیؐ کے لیے ناگزیر ہے۔ اشعار میں عموماً سلیس و عام زبان کا استعمال کیا گیا ہے۔ اس لیے اس کتاب کی افادیت بھی عام ہونے کی امید ہے۔ جناب حافظؔ کرناٹکی کے اشعار نمود و نمائش سے پاک نظر آتے ہیں۔ ان میں خلوص اور رسول اکرمؐ سے والہانہ تعلق صاف نظر آتا ہے۔

''ہمارے نبی ﷺ'' میں واقعات کو عنوانات کے تحت منظوم کیا گیا ہے۔ سب سے پہلا عنوان ''بارگاہِ خداوندی'' میں ہے اور سب سے بعد کا عنوان ''درود و سلام'' ہے۔ درود و سلام سے قبل کا عنوان ہے ''حضورؐ کے اخلاقِ حسنہ'' اس عنوان کے تحت چھپّن اشعار ہیں۔ ان میں بہت سے اشعار اپنی روانی وخوبی کی وجہ سے بھی پُرکشش ہیں۔ اور ایک مومن کے لیے اور بھی زیادہ پسندیدہ اور پُرکشش ہوجاتے ہیں۔ کہ ان میں آقائے کریم، محبوبِ رب العالمین ﷺ کی تعریف وتوصیف کا بیان ہے۔ چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

ہے قرآں کی تفسیر طرزِ محمدؐ کہ ہے دیں کی تنویر طرزِ محمدؐ
نبیؐ جی کا تھا ایک عزم مصمم وہ کرتے تھے تبلیغ اسلام ہردم

توازن تھا ہر لفظ میں جو نبیؐ کے بیاں ایسا جیسے کِھلیں تازہ غنچے
تحائف غریبوں میں تقسیم کرتے ہر اک لمحہ خوفِ خدا سے بھی ڈرتے
نبیؐ جی ملنسار اور مہرباں تھے بڑے رحم دل تھے بڑے خوش زباں تھے
کوئی چیز باقی نہ رکھتے تھے گھر میں کہ خیرات ہر وقت رہتی نظر میں
دعا دیتے پتھر حریفوں کے کھاکر
نہ تھا صبر کا کوئی بھی ایسا پیکر

درود و سلام کے عنوان سے چودہ اشعار ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔

نہ پوچھو کہ کیا ہے درود و سلام دلوں کی دوا ہے درود و سلام
خدا بھیجتا ہے درود و سلام کہ حق کی ضیا ہے درود و سلام
ہے اک شمعِ روشن درود و سلام ہے خوشبو کا دامن درود و سلام
صدا لب پہ لاؤ درود و سلام سنو اور سناؤ درود و سلام
ہے میری عبادت درود و سلام دل و جاں کی راحت درود و سلام
سکوں کا ذریعہ درود و سلام ہے میرا وظیفہ درود و سلام

جناب حافظ امجد حسین حافظؔ کرناٹکی اس مبارک اور نمایاں کارنامے کے لیے پُر خلوص مبارکباد کے مستحق ہیں۔ دل کی گہرائیوں سے یہ دعا ہے کہ خداوندِ کریم اس کتاب کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔ آمین۔ یارب العالمین

خاکسار
حفیظؔ محمود بلند شہری
جامعہ نگرنئی دہلی

۵ محرم الحرام ۱۴۲۸ھ مطابق ۲۵ جنوری ۲۰۰۷ء

مقدمہ:

ہمارے نبی ﷺ

ڈاکٹر سید شاہ مدار عقیل

صدر شعبۂ اردو، کوئمپو یونیورسٹی، شموگہ، کرناٹک

روزِ ازل سے آج تک دنیا میں سینکڑوں ہادی اور مصلح آئے لیکن کسی کی زندگی کے حالات مکمل طور پر تاریخ کے صفحات میں محفوظ نہیں ہیں۔ حضرت محمدؐ کا یہ بھی ایک معجزہ ہی تو ہے کہ آپؐ کے حالاتِ زندگی کا ہر لمحہ محفوظ ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ حضرت محمدؐ نے کبھی کسی کو یہ ہدایت نہیں کی تھی کہ آپ کی زندگی کے ایک ایک لمحہ کو محفوظ کرلیا جائے۔ جبکہ تاریخ میں ایسی بھی مثالیں ملتی ہیں کہ بڑے لوگوں نے اپنے حواریوں سے کہہ کر اپنی حیات لکھوائی ہے۔ ایسی سوانحی کتابیں کتب خانوں کی زینت بن گئی ہیں۔ محققین اور ناقدین کے سوائے کوئی ان کتابوں کی طرف بھولے سے بھی نظر اٹھا کر نہیں دیکھتا۔ تاریخ کے اس پس منظر میں جب حضرت محمدؐ کی سیرتِ طیبہ کا جائزہ لیا جاتا ہے تو حیرت ہوتی ہے کہ اس سوانح کے نہ صرف پڑھنے والے عاشق ہیں بلکہ اس کے لکھنے والے بھی اس کو عقیدت اور تقدس ہی کی بدولت نہیں بلکہ محبت کی بدولت تحریر کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کی بے شمار زبانوں میں سیرت النبیؐ لکھی گئی ہے۔ اردو زبان میں سیرت النبیؐ لکھنے کی روایت تقریباً ایک سو برس قدیم ہے۔ اُردو کے اولین سوانح نگار مولانا شبلی نعمانی نے سیرت النبیؐ لکھنے کے سلسلے میں اس قدر تحقیق و جستجو سے کام لیا ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ کہ جس عظیم ہستی کی تعریف و توصیف میں خود خدائے رب العزت رطب اللسان ہو اس کی تعریف انسان کے بس کی بات نہیں ہو سکتی اور اگر کسی نے جرأت کی تو ظاہر ہے کہ اسے ایک ایک قدم پھونک کر اٹھانا ہوگا ورنہ لینے

کے دینے پڑ جائیں گے۔ سوال یہ اٹھتا ہے جب سیرت النبی کی تحریر اس قدر نازک اور محنت طلب کام ہے تو اس کو اہلِ فن کس لیے اختیار کرتے ہیں۔ یہ بات پہلے ہی تحریر کی گئی ہے کہ سیرت النبی کی تحریر محبت رسول کا نتیجہ ہے ورنہ یہ کام ہر کس و ناکس کے بس کا نہیں ہے۔ حضرت محمد کی تعریف و توصیف بیان کرنا ہر مسلمان اپنے لیے باعثِ نجات سمجھتا ہے۔ اردو میں سینکڑوں نعتیہ مجموعے شائع ہو چکے ہیں جن میں حضرت محمدؐ کا ذکر بھی ملتا ہے اور جذبۂ عشق نبی کا اظہار بھی۔ بے شک یہ نعتیں بھی سیرت النبی کا ہی ایک حصہ ہیں۔ لیکن مکمل سیرت النبیؐ تحریر کرنے کے لیے جداگانہ صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ حضرت محمدؐ کے حالات زندگی سے تقریباً ہر مسلمان واقف ہے۔ لیکن تسلسل کے ساتھ اس کو تحریر کرنے کے لیے جستجو لازمی ہے۔ یہ جستجو عشق اور جنون کے بغیر ناممکن ہے۔ اور اگر یہ عشق و جنون کسی کو نصیب ہو بھی جائے تب بھی جرأت اور ہدایت ضروری ہے۔ اسی لیے تو کہا جاتا ہے کہ ''ایں سعادت بزور بازو نیست'' یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ:

''اللہ اگر توفیق نہ دے انسان کے بس کا کام نہیں''

بے شک توفیق اور ہدایت کا تعلق قادر مطلق سے ہے لیکن یہ اسی وقت ممکن ہے جب کسی کو اس کی طلب ہو ورنہ خدا کو کیا پڑی ہے کہ توفیق دے۔ جس طرح حمد نگاری کے لیے خدا سے عشق اور قرآن کا مطالعہ لازمی ہے، اسی طرح سیرت النبیؐ تحریر کرنے کے لیے عشق رسولؐ ضروری ہے۔ یہی ایک ایسا جذبہ ہے جو ایک فنکار کو اس عظیم کام کی طرف لے جاتا ہے۔ اگر سیرت کی تحریر شہرت کی آرزو میں کی جائے تو اس میں اثر پیدا نہیں ہو سکتا۔ خلوص اور عشق رسولؐ کی بدولت ہی یہ کام پر اثر اور دل پذیر ہو سکتا ہے۔ ''ہمارے نبیؐ'' کی اثر آفرینی اس بات کی دلیل ہے کہ حافظؔ صاحب کی شخصیت میں عشقِ رسولؐ جاگزین ہے ورنہ اس دور افراتفری میں اس طرف توجہ کرنا بھی بعید از قیاس متصور ہے۔

اُردو میں سیرت النبیؐ کے موضوع پر جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان میں نثری تصانیف کی

تعداد بہت ہے۔ منظوم سیرتیں بہت کم لکھی گئی ہیں۔ شاید اس کی وجہ یہ بھی ہو کہ شاعری میں مبالغہ ہوتا ہے اور سیرت النبی میں مبالغہ کی گنجائش نہیں ہوتی۔ غرض شاعر نعت گوئی پر اکتفا کر کے رہ جاتا ہے۔ ایسی صورت حال کے باوجود جب حافظ امجد حسین حافظ نے منظوم سیرت النبیؐ لکھنے کی جرأت کی ہے۔ تو بلاشک وشبہ وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔

منظوم اور مکمل سیرت النبیؐ کا اولین نمونہ ہمیں ملتا ہے عبدالحی احقر بنگلوری کی تحریر کردہ سیرت "جنان السیر" یہ کتاب کرناٹک میں کئی دہائیوں تک مقبول رہی۔ میلاد کی محفلوں میں اس کے ابواب کو پڑھنا اور اس کی تفسیر کرنا لازمی سمجھا جاتا تھا۔ اگر کوئی پڑھا لکھا قاری اسے پڑھتا تو دانتوں پسینہ آجاتا۔ اس لیے کہ اس میں فارسی اور عربی الفاظ کی بہتات ہے۔ جو شخص ان دونوں زبانوں سے ناواقف ہے اس کے لیے "جنان السیر" کا مطالعہ ناممکن ہے۔ نہ ہی صحیح قرأت ممکن ہے اور نہ ہی تفہیم۔ اس سیرت میں تحریر تو مکمل ہے، لیکن ترسیل کا مسئلہ درپیش ہے۔ اس کے مقابلے میں امجد حسین حافظ کرناٹکی کی تحریر کردہ سیرت "ہمارے نبیؐ" کافی حد تک کامیاب اور سودمند ہے۔ "ہمارے نبیؐ" کی تحریر کا مقصد ہی بچوں کو سیرتِ رسول سے واقف کرانا ہے۔ اسی مقصد کے تحت حافظ صاحب نے یہ سیرت لکھی ہے خود لکھتے ہیں:

"میرے اندر مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کی بڑی خواہش تھی، اللہ نے بڑا فضل فرمایا کہ مجھے ان مقامات کی زیارت کا موقع عنایت فرمایا۔ ہر مرتبہ جب میں مقامات مقدسہ کی زیارت سے واپس ہونے لگتا تو ذہن میں بزرگوں کا یہ قول گردش کرنے لگتا کہ جب بھی کوئی باہر سے اپنے گھر آئے تو بچوں کے لیے کوئی نہ کوئی تحفہ ضرور لائے۔ میں اکثر سوچتا کہ آخر اپنی ملت کے بچوں کے لیے کونسا تحفہ لے کر جاؤں اللہ نے میری یہ مشکل بھی آسان کردی اور میں مکہ اور مدینہ سے واپسی پر بچوں کے لیے حمدوں، نعتوں اور مناجات کے تحفے لانے لگا کہ شاید اللہ تعالیٰ میرے سیدھے سادھے الفاظ میں تاثیر پیدا کردے اور بچے انہیں ایک خوشگوار تحفہ سمجھ کر قبول کرلیں۔ یقیناً بچوں نے ان تحفوں کو قبول

کر کے میری حوصلہ افزائی کی ہے۔ ان کی پذیرائی دیکھ کر ہی مجھے سیرت النبیؐ منظوم کرنے کا خیال آیا۔"

حافظؔ صاحب کا مقصد بچوں کو سیرتِ رسولؐ سے متعارف کرانا ہے، اس لیے انہوں نے یہ سیرت لکھی۔ ان کا یہ کارنامہ آج کے دور میں کس قدر سودمند اور ضروری ہے اس کا اندازہ شاید خود انہیں بھی نہیں ہوگا۔ ٹی وی اور دیگر ذرائع ابلاغ کی وجہ سے مسلمانوں کے گھروں سے دین رخصت ہوتا جارہا ہے۔ جدید طریقۂ تعلیم میں سے اخلاقیات کا پرچہ خارج کر دیا گیا ہے، اس کی جگہ میڈیا نے لے لی ہے۔ اس کی وجہ سے ہماری قوم کا تعلیم یافتہ نوجوان بھی دین سے ناواقف ہے۔ ایسی صورت میں قوم وملت کے بچوں کو سیرت النبیؐ سے روشناس کرنے کا ارادہ کر کے اور اس کو عملی جامہ پہنا کے حافظؔ صاحب نے جو کارنامہ انجام دیا ہے وہ سنہری حروف میں لکھے جانے کے لائق ہے۔

"ہمارے نبیؐ" کی ایک مثال بھی اردو کے مذہبی ادب میں نہیں ملتی۔ ہمارے نبیؐ بچوں کے لیے لکھی گئی سیرت ہے۔ اسی لیے حافظؔ صاحب نے اس قدر سہل ممتنع سے کام لیا ہے کہ ایک بچہ اس کو پڑھ کر بغیر کسی لغت کا سہارا لیے بآسانی مفہوم تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔ ہندو دھرم کے مبلغین اپنے مذہب کی تبلیغ کے لیے رامائن اور مہابھارت کے پاکٹ بکس بنا کر بہت ہی کم قیمت میں فروخت کر رہے ہیں۔ لیکن مسلمانوں میں ایسی کوئی تحریک آج تک دیکھنے میں نہیں آئی۔ حافظؔ صاحب کی یہ کتاب مسلمان بچوں میں تبلیغ کا بہترین ذریعہ ثابت ہو سکتی ہے۔ "ہمارے نبیؐ" مکمل طور پر سہل ممتنع میں تحریر کی گئی ہے ایک مثال دیکھیے:

نعیم اک عمرؓ کے تھے رشتے کے بھائی عمرؓ سے ہوئی رہ میں مڈبھیڑ ان کی
کہا، اے عمرؓ تم کدھر جا رہے ہو نہایت ہی برہم نظر آ رہے ہو
کہا، سر محمدؐ کا لانے چلا ہوں شجاعت میں اپنی دکھانے چلا ہوں

کہا، اے عمر پہلے گھر کی خبر لو بہن اور بہنوئی کو جا کے دیکھو
وہ ایمان لائے ہیں دین نبیؐ پر عقیدہ ہے ان کا نئی روشنی پر

ان اشعار میں سلاست کے ساتھ ساتھ مکالمے کی صورت پیدا کر کے حافظ صاحب نے بچوں کی دلچسپی کا سامان مہیا کر دیا ہے۔ ایسی تحریریں بچے بآسانی یاد بھی کر سکتے ہیں۔ حضرت محمدؐ کا ارشاد ہے: ''کہ جو شخص دشمن سے بدلہ لینے کی استطاعت رکھنے کے باوجود اسے معاف کر دے وہ عظیم ہے۔'' سفر طائف کے آخری حصہ میں تین شعر لکھ کر حافظ صاحب نے حضرت محمدؐ کے قول و فعل کے ربط پر روشنی ڈالی ہے۔ اس قدر ظلم سہنے کے بعد بھی آپؐ نے اہلِ طائف کے حق میں دعائے خیر کر کے رہتی دنیا تک کے انسانوں کو جو درس دیا ہے اس کے مطالعہ سے بچوں میں اخلاقی جذبہ بیدار ہو سکتا ہے۔ لکھتے ہیں:

ہیں انجان یہ سب معاف ان کو کر دے کدورت بھرے دل ہیں صاف ان کو کر دے
انہیں آج ایماں کی روشنی دے صداقت بھری اک نئی زندگی دے
یہ نادان ہیں سنگ باری کے شیدا تو رحمت کے پھول ان پہ برسا دے مولا

''ہمارے نبیؐ'' دیگر منظوم سیرتوں کے مقابلے میں مختصر ہے اس میں حافظ صاحب نے تفصیلات کے بجائے اختصار اور اشاروں سے زیادہ کام لیا ہے۔ وہ ایک استاد ہیں، انہیں بچوں کی نفسیات کا بخوبی علم ہے۔ انہوں نے اشارے دے کر بچوں میں تجسس کا مادہ پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ جیسے:

تھا بنتِ ابوبکر کے پاس توشہ کہ جلدی میں سامان باندھا سفر کا
کی خدمت ذرا، اب ادب رنگ لایا لقب ذوالنطاقیں کا اسماء نے پایا

مذکورہ اشعار میں حضرت اسماءؓ کے ''ذوالنطاقین'' کے لقب پانے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس کو پڑھ کر بچے کے ذہن میں سوالات ابھر سکتے ہیں کہ اس کی وجہ کیا تھی؟ اس کے ذریعہ بچوں

میں مطالعہ کا شوق بھی ابھر سکتا ہے۔

ہجرت کے موقع پر اونٹنی کے خریدنے کا واقعہ بچوں میں با اصول زندگی گزارنے کی تعلیم دیتا ہے۔ یہاں بھی صرف اشارہ کیا گیا ہے تفصیل کے لیے بچوں کو بزرگوں سے رجوع ہونا ہوگا یا مطالعہ کرنا ہوگا۔ یہ دونوں صورتیں بچوں کے لیے سود مند ہیں۔ اشعار دیکھئے:

کیا عرض بوبکرؓ نے یہ نبیؐ سے ۔۔۔ سفر ناقہ سے طے ہو آقا ابھی سے
نبیؐ نے کہا قیمتِ ناقہ طے ہو ۔۔۔ اسے مفت میں کیسے لوں یہ بتاؤ
دی ناقہ کی قیمت محمدؐ نے لوگو ۔۔۔ ذرا تم بھی شانِ خودی ان کی دیکھو

سیرت النبیؐ صرف ایک تاریخ نہیں ہوتی، اس میں انسانیت اور اخلاق کے وہ اعلیٰ نمونے ملتے ہیں جو تا قیامت نوع انسانی کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ سیرت نگاران اخلاقی پہلوؤں پر جس قدر زیادہ توجہ دے گا اس کی تحریر کردہ سیرت النبیؐ اسی قدر جامع اور مکمل ہوگی۔ حافظؔ صاحب نے ''ہمارے نبیؐ'' کے آخری حصہ میں حضورؐ کے اخلاق حسنہ کے عنوان سے ایک الگ باب لکھا ہے۔ اس مختصر سے باب میں صرف ۵۶ اشعار ہیں لیکن اشاروں اشاروں میں اخلاق رسول کی اتنی مثالیں پیش کردی گئی ہیں۔ کہ یہ باب مکمل سیرت کا لاجواب حصہ بن گیا ہے۔ ایک ایک یا دو دو اشعار میں ایک ایک مثال کامیابی کے ساتھ پیش کردی گئی ہے۔ یہ حصہ حافظؔ صاحب کی باریک بینی اور محنت شاقہ کی سند پیش کرتا ہے۔ مثال دیکھیے۔

صحابیؓ کے گھر ایک دن تھا ولیمہ ۔۔۔ نہیں تھا کوئی بھی وسیلہ غذا کا
نبی جیؐ نے آٹے کو منگوایا گھر سے ۔۔۔ صحابیؓ کو سونپا خوشی کی نظر سے
اسی دن نبیؐ جی کے گھر میں تھا فاقہ ۔۔۔ یہ تھا پیارے بھائی نبیؐ جی کا اسوہ

مذکورہ صرف تین اشعار مس ایک مکمل واقعہ کو پیش کر کے حافظؔ صاحب نے اختصار پسندی کی کامیاب مثال پیش کردی ہے۔

دنیا کی تاریخ میں ابراہم لنکن کو اس لیے یاد کیا جاتا ہے کہ اس نے دنیا میں غلامی کے خلاف آواز اٹھائی اور تمام عمر غلامی کو مٹانے میں کوشاں رہا۔ اسلامی تاریخ اور سیرت کی کتابیں گواہ ہیں کہ یہ کام سب سے پہلے حضرت محمدؐ نے انجام دیا تھا! یہ ہماری بدبختی ہے کہ ہم نے اس پہلو کو دنیا کے سامنے صحیح طریقے سے پیش نہیں کیا۔ حافظ صاحب نے غلاموں سے متعلق نہ صرف حضرت محمدؐ کے احکامات کا بیان کیا ہے بلکہ غلامی کی برائیوں پر بھی بھرپور روشنی ڈال کر بچوں کا ذہن بنانے کی کوشش کی ہے۔ اس سلسلے میں حضورؐ کے احکامات کا بیان صرف ایک شعر میں دیکھیے:

کھلاؤ غلاموں کو وہ خود جو کھاؤ　　جو پہنے ہو تن پر وہی کچھ پہناؤ

غلامی کا بیان دیکھیے:

غلامی میں غیرت نہیں آدمی کی　　غلامی تو دشمن ہے زندہ دلی کی
غلامی میں عزت نہیں رہتی کوئی　　غلامی میں دل کی نہیں قدر باقی
غلامی ارادوں کی قاتل ہے بھائی　　غلامی حقیقت میں بسمل ہے بھائی
غلامی ہے داغ ایک انسانیت پر　　غلامی ہے آمادہ شیطانیت پر

جنگ احد کے موقع پر میدان جنگ میں دونوں فوجوں کی شب گزاری کا منظر ملاحظہ کیجیے جس میں مسلمانوں اور کافروں کے تہذیبی فرق کو کامیابی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

اِدھر مصطفیٰؐ کی تھی سجدہ گزاری　　اُدھر کافروں کی تھی بادہ گساری
اِدھر تھے تہجد میں رحماں کے بندے　　اُدھر سو گئے سارے شیطاں کے بندے
اِدھر تھے نظارے نماز سحر کے　　اُدھر دف دفالی بجانے لگے تھے
اِدھر تھا نبیؐ کی امامت کا منظر　　اُدھر کافروں کی جہالت کا منظر
اِدھر اک خدا کی عبادت کا منظر　　اُدھر ہے بتوں کی قیادت کا منظر

یہودی اور نصرانی مسلمانوں کے ازلی دشمن ہیں، لیکن کھلے عام نہیں۔ اس لیے ان سے

بچنے کی تاکید کی گئی ہے۔ جنگ خندق کے باب میں حافظؔ صاحب نے یہودیوں کی عادتوں اور مسلمانوں کے ساتھ ان کے رویہ پر اظہار خیال کیا ہے جو بچوں کی تربیت کے لیے سودمند ہے۔ یہودیوں کی سود خوری، ہتھیاروں کی فروخت، دھوکہ، فریب، وعدہ خلافی، ذخیرہ اندوزی وغیرہ باتیں سیرت کے باب مس بیان ہوئی ہیں لیکن ہر دور میں یہود و نصاریٰ پر صادق آتی ہیں، ان باتوں کا ذکر کر کے حافظؔ صاحب نے صحیح رہنمائی کی ہے۔

عموماً سیرتؐ کی جن کتابوں کو مکمل سیرت کہا جاتا ہے وہ بھی مکمل نہیں ہیں۔ دراصل حضرت محمدؐ کی مکمل شخصیت کو پیش کرنا بھلا کس کے بس کی بات ہے؟ ایک سیرت نگار ایک پہلو کو اہمیت دیتا ہے اور دوسرا کسی اور پہلو کو۔ غرض سیرتؐ کا ہر پہلو اپنی جگہ ایک خاص اہمیت کا حامل ہوتا ہے، لیکن سیرت نگار اپنی دلچسپی اور صلاحیت کی بنیاد پر کسی پہلو کا انتخاب کرتا ہے اور پیش کرتا ہے۔ حافظؔ صاحب نے بھی بچوں کی نفسیات کے مدِ نظر کچھ دقیق پہلوؤں کو نظر انداز کیا ہے۔ اس کو سیرت نگاری کا عیب نہیں بلکہ تقاضا کہا جائے تو بہتر ہے۔ دیگر سیرت نگاروں کی طرح انہوں نے بھی کہیں کہیں قرآن مجید کی آیتوں کو پیش کیا ہے جس سے سیرتؐ کے حسن میں اضافہ ہوا ہے۔

''ہمارے نبیؐ'' کی ایک اور خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں صرف ایک بحر کا استعمال ہوا ہے جس کی وجہ سے قاری کو پڑھنے میں کسی قسم کی دشواری نہیں ہوتی، اور دلچسپی بھی برقرار رہے گی۔ تمام سیرت کو چھوٹے چھوٹے ابواب میں تقسیم کر کے مطالعہ میں سہولت پیدا کی گئی ہے، جو قابل تعریف امر ہے۔ جنگ احد اور جنگ خندق کی تفصیلات بہت زیادہ ہیں سیرتؐ کا تقریباً ایک تہائی حصہ صرف ان دو جنگوں پر مشتمل ہے اگر اس میں تخفیف کی گئی ہوتی تو کچھ اور موضوعات کا اضافہ کرنے کی گنجائش نکل سکتی تھی۔

غرض سہل ممتنع میں اتنی طویل تخلیق اور وہ بھی مذہبی موضوع پر تحریر کرنا حافظؔ صاحب کا ہی حق ہے۔ جب کہ مذہبی تحریر بجائے خود ثقیل الفاظ کا تقاضہ کرتی ہے۔ وسیع موضوع کو وسعت اور ثقالت

کے ساتھ پیش کرنا کوئی کمال نہیں ہے لیکن اجمال اور سلیس زبان میں بیان کرنا بے شک کمال ہے۔ یہ تحریر بچوں کے لیے ہے لیکن ایسی تحریر پیش کرنا بچوں کا کھیل نہیں ہے۔ اس مقدس اور بابرکت تخلیق پر بلا شک وشبہ حافظ صاحب مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اللہ رب العزت اسے قبول فرمائے اور انہیں اپنے فضل وکرم سے نوازے۔ آمین

ڈاکٹر سید شاہ مدار عقیل
کوئمپو یونیورسٹی، شنکر گھٹہ، شموگہ، کرناٹک

باسمہٖ تعالیٰ

پیش گفتار:

سیرت منظوم ''ہمارے نبی ﷺ''

(ڈاکٹر خلیل الرحمٰن راز، دہلی)

کسی بھی منظوم یا منثور تصنیف کی اہمیت کا انحصار اس پر ہے کہ اس کی ضرورت وافادیت کتنی ہے؟ اور اس کو کس زبان و بیان اور اسلوب وترتیب کے ساتھ پیش کیا گیا ہے؟ ایک مسلمان کے لیے ضرورت و اہمیت میں سب سے پہلے قرآن کریم سر فہرست ہے۔ مگر کتاب اللہ کو رسول اکرم ﷺ کے اقوال و افعال سے الگ رکھ کر نہیں سمجھا جاسکتا۔ اس لیے احادیث رسولؐ کے مجموعے اور آپ کی سیرت و مغازی سے متعلق کتب اپنی اہمیت میں دوسرے نمبر پر سر فہرست ہیں۔ سیرت رسول اکرمؐ ابتدائے اسلام ہی سے علماء وصلحاء کی تحقیق و تلاش اور دراست و کتابت کا موضوع رہی ہے۔ عربی میں اس باب میں بے شمار اعلیٰ درجہ کی مصنفات تحریر کی گئیں۔ اس کے بعد فارسی اور ترکی آداب وغیرہ میں بھی اس پر نظم ونثر دونوں میں داد تحقیق دی گئی۔ ان کے علاوہ عالمِ اسلام کی بے شمار مقامی اور ادبی زبانوں میں اس عظیم موضوع پر خامہ فرسائی کی گئی۔ یہاں تک کہ نسبتاً نومولود زبان اُردو میں اس موضوع پر سیر حاصل تصنیف وتالیف کا سلسلہ جاری رہا۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کے بقول عربی کے بعد اردو اس موضوع میں سب سے متمول اور خوش نصیب زبان ہے۔ یہ بات بڑی حد تک قرینِ حقیقت قرار دی جاسکتی ہے۔ اس لیے کہ اردو کی ''رحمۃ للعالمینؐ'' (قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ) اور ''سیرت النبیؐ'' (علامہ شبلیؒ اور مولانا سید سلیمان ندویؒ) کے کامل اور جزوی

عربی و انگریزی ترجمے اور خلا سے عالمِ اسلام اور مغربی ممالک کی لائبریریوں میں دستیاب ہیں۔ برِ صغیر کی آزادی سے پہلے سیرت سرورِ کائنات کو منظوم کرنے کے لیے حفیظؔ جالندھری نے بیڑا اٹھایا جو کہ بوجوہ پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکا۔ مگر مسئلہ صرف تکمیل و عدم تکمیل کا نہیں ہے کہ بلکہ زبان کا معاملہ خاصی اہمیت رکھتا ہے۔ برصغیر میں آزادی سے پہلے جو اردو تھی اس میں اور آج کی زبان میں کافی فرق آگیا ہے۔ آج فارسی زدہ اردو کا سمجھنا اور وہ بھی نظم میں بہت مشکل ہے۔ اس لیے اس بات کی آج خاص ضرورت تھی کہ سیرت طیبۂ رسول اطہر کو آسان اردو میں پیش کیا جائے۔ جناب حافظ امجد حسین حافظؔ کرناٹکی کو جو کہ جنوبی ہند میں بچوں کے معروف و پسندیدہ شاعر ہیں، اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کارِ خیر کی توفیق ارزانی کی اور انہوں نے مسدس حالیؔ کی بحر میں کئی سالوں کی مسلسل جد و جہد کے بعد اس کام کو آسان اردو میں پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا۔

راقم سطور کے نزدیک صحیح رشد و ہدایت کے آج کل تین ہی سرچشمے ہیں: قرآن کریم، صحیح احادیث مصطفیٰؐ اور سیرت مطہرہؐ مع تاریخ خلفائے راشدینؓ و قرونِ اولیٰ۔ ان تینوں کی تقریباً ساری قدریں مشترک ہیں اور ان میں ہر ایک دوسرے کی تکمیل و تشریح کرنے والا ہے۔ قرآن کریم کو بغیر احادیث رسولؐ کے نہیں سمجھا جا سکتا اور پھر ان دونوں کو سیرت رسول اللہ ﷺ اور تاریخِ صحابہؓ کے بغیر سمجھنا دشوار ہے۔ اور یہی (ما انا علیہ و اصحابی) اور (علیکم بالسواد الاعظم) کے معانی ہیں۔

دراصل اللہ تعالیٰ جس بندے سے جس وقت جو کام لینا چاہتا ہے اس کی توفیق، صلاحیات اور اسباب عطا و پیدا کر دیتا ہے۔ حافظؔ کرناٹکی ایک صالح طبع بچوں کی تدریس اور شاعری میں منہمک شخص تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق دی کہ وہ اس صلاحیت کا ایسا استعمال کریں جو بڑے پیمانہ پر عرصۂ دراز تک کے لیے رشد و ہدایت اور صلاح و فلاح کا ذریعہ بنے۔ امام شافعیؒ نے اپنے ایک شعر میں امام ابو حنیفہؒ کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ان کا تذکرہ جتنی بار دہرایا جائے اتنی

ہی بار وہ مشک جیسی خوشبو دیتا ہے۔ (ھو المسک ماکررتہ یتضوع) مگر حضرت سید الاولین والآخرین کا تذکرۂ مبارک جہاں سید التذاکر ہے وہاں اس کے سامنے مشک وعنبر کی کیا حقیقت ہے۔ اور جیسا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ قرآن کریم دراصل رسول اکرمؐ کی سیرت مبارکہ ہے۔ اس لیے ہر مومن کا تقریباً فرض ہے کہ اسے سیرت رسول اطہرؐ سے کما حقہ واقفیت ہو۔ اور بچپن کی تعلیم دل وذہن میں نقش ہو جاتی ہے۔ خصوصاً جب وہ نظم کی شکل میں ہو۔ حافظ کرناٹکی نے بکثرت حمد ونعت بھی لکھی ہیں اس لیے وہ اس عظیم کارِ خیر کے لیے موزوں ترین اشخاص میں سے ہیں اور جیسا کہ انہوں نے بتایا کہ بہت سے اشعار اور واقعات انہوں نے مقامات مقدسہ کی فضاؤں میں سپردِ قلم کیے ہیں۔ میں مختلف جگہ سے چند اقتباسات مثال کے طور پیش کرتا ہوں جس سے اس نظم کی سادگی و پُر کاری کا آپ اندازہ کرسکتے ہیں۔ اس کی چاشنی، سوز اور تاثیر گہرے خلوص کی غمازی کرتی ہے۔ ''بارگاہِ خداوندی میں'' کے زیرِ عنوان سے یہ چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

حیات النبی کو رقم کررہا ہوں　　میں تعظیمِ لوح و قلم کر رہا ہوں
کہاں مجھ میں یارا نبیؐ پہ لکھوں　　شہِ بحر و بر کی بزرگی پہ لکھوں
وہ ہستی ہے اعلیٰ میں عاجز بیاں ہوں　　وہ کامل حقیقت میں ناقص زباں ہوں
مگر پھر بھی ہمت سے کوشش تو کی ہے　　مرے سامنے اب حیات نبیؐ ہے
نہایت لگن سے میں سیرت لکھوں گا　　ادا پھر بھی کیا اس کا حق کرسکوں گا
سمندر کو کوزے میں بھردوں میں کیسے　　نہایت ہی اعلیٰ ہیں رتبے نبیؐ کے

جب رسولؐ اللہ معراج میں آسمانوں کا سفر کرتے ہیں اس کو سادہ ومختصر انداز میں یوں پیش کیا ہے۔

براق آنکھ کھلتے ہی اب جلوہ گر تھا　　یہ شعلہ کبھی اور کبھی یہ شرر تھا
فلک کی طرف وہ براق اڑ رہا تھا　　یہی حسنِ آغاز معراج کا تھا

اڑا، اڑ کے بیت المقدس وہ پہنچا ملا اب نبیؐ کو امامت کا درجہ
امامت پہ فائز نبی جیؐ تھے آگے تو پیچھے نبیؐ کے سبھی انبیاء تھے
ہوئے جانبِ عرش حضرتؐ روانہ ہواؤں نے گایا خوشی کا ترانہ
خوشی سے فضا کی بھی آنکھیں تھیں نم اب ستاروں نے چومے نبیؐ کے قدم اب
قدم چرخِ اول پہ تھے اب نبی کے کہ موجود اس جا پہ آدمؑ صفی تھے
ملے آپؐ آدمؑ سے بڑھ کر گلے اب کہ اب دست بستہ فرشتے ہوئے سب
مسرت کا دائیں طرف بام و در تھا کہ بائیں طرف بس عذابوں کا گھر تھا
نبی جیؐ گئے چرخِ دوم پہ لوگو ہوئی یحییٰؑ، عیسیٰؑ، سے پہچان پیارو
گئے تیسرے آسماں پر نبی جیؐ ملاقات یوسفؑ سے جی کھول کر کی
تھے موجود ادریسؑ چوتھے فلک پر تھے پنجم پہ ہارونؑ رب کے پیمبر
ٹھکانہ تھا موسیٰؑ کا چرخِ ششم پر کہ تھا ساتویں پر براہیمؑ کا گھر
نبی سارے نبیوں سے ملتے ملاتے سعادت تھی ایسی بلندی پہ پہنچے
جہاں پیڑ بیری کا اک خوشنما تھا کہ یہ پیڑ ہی سدرۃ المنتہیٰ تھا
فلک کے سفر کا عجب مرحلہ تھا فقط قابَ قوسین کا فاصلہ تھا

ہوا ہمکلام اپنے محبوبؐ سے رب
حجابات تھے درمیاں اٹھ گئے سب

سیرت کے بیان میں غزوات کا تذکرہ کافی وقتِ فکر و نظر کا محتاج ہے پھر اس کو منظوم کرنا اور زیادہ مشکل ہے کیونکہ مقامات اور اشخاص کے عربی ناموں کو صحیح تلفظ کے ساتھ موزوں کرنا کارے دارد، یہ کوئی آسان مرحلہ نہیں۔ خصوصاً جب کہ بحر نسبتاً مختصر ہو جبکہ ''شاہنامۂ اسلام'' کی بحر (ہزج مسدس حالی کی بحر سے کافی طویل ہے۔ اس کے باوجود ''شاہنامہ'' کو ناموں میں ردوبدل یا تلفظ کی

خامی سے کلیتہً پاک قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اسی طرح ''ہمارے نبی ﷺ'' میں اس بات پر خاص زور دیا گیا ہے کہ ناموں کو صحیح تلفظ کے ساتھ اور حتی الامکان واضح طور پر موزوں کیا جائے اور اگر اس میں کوئی رعایت ملحوظ رکھی گئی ہے تو اسے حاشیہ میں ذکر کر دیا گیا ہے۔ حتی الامکان اس میں فنی نقائص سے تحفظ کی کوشش کی گئی ہے۔ واضح رہے کہ عربی ناموں کا تلفظ بچپن میں صحیح ہو گیا تو ساری زندگی کام آتا رہے گا۔ اور صحیح اردو کی ترویج میں معاون ہوگا۔ غزوۂ احد میں جنگ سے پہلی رات میں دونوں لشکروں کی کیفیت کا موازنہ اس خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے۔

اِدھر تھے تہجد میں رحماں کے بندے	اُدھر سو گئے سارے شیطاں کے بندے
اِدھر تھے نظارے نمازِ سحر کے	اُدھر دف دفالی بجانے لگے تھے
اِدھر تھا نبیؐ کی امامت کا منظر	اُدھر کافروں کی جہالت کا منظر
اِدھر ہے لبوں پر مناجات جاری	اُدھر ڈھول اور غل غپاڑوں سے یاری
جو دیکھے یہاں خیر و شر کے نظارے	ہوا چاند رخصت تو سوئے ستارے

سلاطین کے نام خطوط کا جہاں ذکر کیا گیا۔ اس دور میں جب قیصرِ روم ہرقل نے ابوسفیان کو اپنے دربار میں بلا کر جو سوال جواب کیے انتہائی اختصار کے ساتھ حافظ کرناٹکی نے انہیں یوں نظم کیا ہے:

ابوسفیاں دربارِ قیصر میں آئے	کھلے گفتگو کے عزیزو دریچے
ہے کیسا کہو خاندانِ نبوتؐ؟	کہا، اس سے وابستہ ہے بس شرافت
کسی اور کا ہے نبوت کا دعویٰ؟	نہیں ہے نبوت کا دعویٰ کسی کا!
کہو خانداں میں کوئی شاہ بھی ہے؟	نہیں بادشاہ اس میں کوئی ہوا ہے!
ہیں مفلس مسلمان یا پھر غنی ہیں؟	اے قیصر! مسلماں غریب آدمی ہیں!
یہ پوچھا زمانے پہ وہ چھا رہے ہیں؟	کہا اس کے پیرو بڑھے جا رہے ہیں!

محمدؐ نے کیا جھوٹ بولا کبھی ہے؟ نہیں، سچ کی وہ واقعی روشنی ہے!
کبھی تم نے اس سے لڑائی لڑی ہے؟ کئی بار ہم نے لڑائی لڑی ہے!
ہوا جنگوں کا کیا بتاؤ نتیجہ؟ ہے جیتا کبھی وہ، کبھی ہے وہ ہارا!
بتاؤ سکھاتا ہے لوگوں کو کیا وہ؟ کہا دیتا ہے سب کو حق کا پتہ وہ!

ان سب اشعار میں ایجاز بھی ہے اور سادگی و پُر کاری والا اعجاز بھی۔ اور یہی اس مثنوی کا طرۂ امتیاز ہے۔

مشہور غزوات کے تذکرے میں حافظ کرناٹکی نے شرح وبسط کا پیرایہ اختیار کیا ہے۔ خصوصاً غزوۂ احد اور غزوۂ خندق وغیرہ کے بیان میں، جبکہ قاری کا ذہن اس کو پڑھنے کے بعد بھی اس کی چاشنی وشیرینی کے باعث مزید شرح وتفصیل چاہنے لگتا ہے۔ بہر حال یہ سیرت منظوم اس دور کی اہم ضرورت ہے خصوصاً نئی نسل کے لیے یہ ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں حافظ کرناٹکی کا پورا کلام بچوں اور نوجوانوں کے لیے اُردو اور اسلامی تعلیمات میں مہارت حاصل کرنے کے لیے اتنا شافی وکافی ہے کہ اس علاقے کی آئندہ نسلیں اردو زبان وادب اور اسلامی اخلاقیات میں گزشتہ نسلوں سے زیادہ ماہر اور بہتر معلومات کی حامل ہوں گی۔ (ان شاء اللہ) خدا کرے کہ اس کتاب کی خوشبو اور روشنی دور دور تک پھیلے اور تا قیامِ قیامت قائم ودائم رہے اور اسے قبول عام وتام حاصل ہو۔ آمین۔ والحمد للہ رب العالمین

خلیل الرحمن راز
کلاں محل، دریا گنج، نئی دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اپنی بات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ اَمَّا بَعْدُ!

یہ کائنات جسے اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنی قدرت سے وجود بخشا ہے، بڑی ہی پُر اسرار اور پُر کشش ہے مادیت وروحانیت کی آمیزش سے تخلیق کی گئی اس کائنات کے ذرّہ ذرّہ سے اللہ کے جلال و جمال کا نور جھلکتا ہے۔ یقیناً مظاہرِ قدرت میں بڑی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو عقلِ سلیم رکھتے ہیں۔ لیکن ہوتا یہ ہے کہ انسان اللہ کی بخشی بے پناہ نعمتوں سے لطف اٹھاتے ہوئے بھی اُسے بھول جاتا ہے۔ اس کی عظمت ورفعت، اس کی محبت وعبادت سے بے پرواہ ہوکر، دنیا کی ظاہری چمک دمک میں گم ہوجاتا ہے۔ اشیائے عیش وطرب کی قدر و منزلت میں اس طرح کھو جاتا ہے کہ، ان اشیاء کے خالق کی ذات وصفات کو بالکل فراموش کردیتا اور اپنی خواہشات کا غلام بن کر دنیا کے جھوٹے خداؤں کی عبادت میں مشغول ہوجاتا ہے۔ ایسی حالت میں ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اللہ زمین پلٹ دیتا اور انسانوں کو ان کے کیے کی سزا دیتا۔ مگر اللہ کی رحمت اور اس کا کرم دیکھیے کہ وہ ایسی حالت میں بھی اپنے بندوں کو معاف کردیتا ہے۔ اور ان کی اصلاح کے لیے نبی اور کتاب بھیج دیتا ہے۔ وائے حسرتا! کہ انسان اپنی خصلت سے باز نہیں آتا۔ چنانچہ ایک ایسے دور میں جب کہ انسان اپنی ناعاقبت اندیشیوں اور بداعمالیوں کی وجہ سے تباہی کے دہانے پر پہنچ چکا تھا، حق کی صدائیں مجروح بلکہ معدوم ہوچکی تھیں، کفر وضلالت کا دور دورہ تھا، انسانیت اور شرافت آخری ہچکی لے رہی تھی، نیکی اور خدمتِ خلق کا چراغ، چراغ سحری کی طرح ٹمٹمارہا تھا، مایوسیوں کا گھپ اندھیرا بڑھتا ہی جارہا تھا، بے کسوں

اور بے سہاروں کی آہ وفغاں سے آسمان کا سینہ چھلنی ہوتا جارہا تھا۔ مشیتِ خداوندی جوش میں آئی اور اس نے اپنے سب سے پیارے اور آخری نبیؐ حضرت محمد مصطفےٰؐ کو رحمت للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپؐ ساری انسانیت کے لیے رحمت بن کر آئے۔ آپ کی ذاتِ والاصفات کی برکت سے کفر وضلالت کی تاریکی دور ہوگئی۔ آپؐ ظلم وجبر کی تپتی دھرتی پر ابرِ باراں کی طرح چھا گئے۔ آپؐ انسانیت کے جسم پر لگے زخموں کے لیے مرہم بن گئے، آپ نے بے کسوں، مجبوروں، مفلسوں، یتیموں، بیواؤں، بے سہاروں اور دُکھیوں کو اپنے سینے سے لگا کر محبت ومروت کا ایسا درس دیا کہ پتھروں کا دل بھی گداز ہوگیا، نفرت ورعونت کے شعلوں سے دہکتی آنکھوں سے ندامت کے آنسو جھرنوں کی طرح برسنے لگے، آپ نے محبت ومروت کا ایسا درس دیا کہ جانی دُشمن سگے بھائی بن گئے، آپ نے نورِ ایمانی کی ایسی مشعل روشن کی کہ ساری دنیا بقعہ نور بن گئی، آپ کی سیرتِ مبارک رہتی دنیا تک تمام بنی نوع انساں کے لیے مینارۂ نور ہے، یہ نورانی ہدایت قیامت تک انسانوں کو صراطِ مستقیم کا پتا بتاتی رہے گی۔

میں نے جب بھی سیرتِ طیبہ کا مطالعہ کیا بے اختیار میرا دل بھر آیا، میری آنکھیں چھلک پڑیں اور مجھ میں اپنے اعمال وافعال کے محاسبہ کا جذبہ پیدا ہوگیا، میرے اندر مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کی بڑی شدید خواہش تھی، اللہ نے بڑا فضل فرمایا کہ مجھے ان مقامات کی زیارت کا موقع عنایت فرمایا، ہر مرتبہ جب میں مقاماتِ مقدسہ کی زیارت سے واپس ہونے لگتا تو ذہن میں بزرگوں کا یہ قول گردش کرنے لگتا کہ جب بھی کوئی باہر سے اپنے گھر آئے تو بچوں کے لئے کوئی نہ کوئی تحفہ ضرور لائے میں اکثر سوچتا کہ آخر اپنی ملّت کے بچوں کے لیے کونسا تحفہ لے کر جاؤں اللہ نے میری یہ مشکل بھی آسان کردی اور میں مکہ اور مدینہ سے واپسی پر بچوں کے لیے حمد ونعت اور مناجات کے تحفے لانے لگا کہ شاید اللہ تعالیٰ میرے سیدھے سادے الفاظ میں تاثیر پیدا کردیں اور بچے انہیں ایک خوشگوار تحفہ سمجھ کر قبول کرلیں۔ یقیناً بچوں نے ان تحفوں کو قبول کر کے میری حوصلہ افزائی کی ہے۔ ان کی پذیرائی

دیکھ کر ہی مجھے سیرتِ نبیؐ منظوم کرنے کا خیال آیا۔ یہ خیال بہت دنوں تک دل ودماغ پر چھایا رہا لیکن ہمت نہیں ہو رہی تھی، سوچا کہ سیرتِ محمدیؐ کو صفحۂ قرطاس پر مرقوم کرنا مجھ جیسے عاجز کا کام نہیں۔ کہاں وہ ذات بابرکات وعالی صفات جس کی تعریف خود خدا کرے، کہاں میری زبان اور میرا عجزِ بیان۔ ایک عرصہ اسی ادھیڑبن میں گزر گیا۔ بالآخر میرا جذبہ مجھ پر غالب آگیا اور میں اپنی تمام ترکم علمی اور عجز بیانی کے ساتھ سیرت النبیؐ کو منظوم کرنے کی سعادت حاصل کرنے میں لگ گیا۔ میں نے خود کو تسلی دی کہ اللہ کے نزدیک بندوں کے افعال سے زیادہ ان کی نیت اہمیت رکھتی ہے۔ چنانچہ میں اپنی نظموں کے مجموعوں کی نشرواشاعت کے عہدِ آغاز ہی سے آہستہ آہستہ اس کام میں لگ گیا۔ اور جو کچھ مجھ سے ہو سکا میں نے کیا۔ اب یہ کام کتنا اچھا ہوا، میں کہاں تک اپنے مقصد بلکہ اپنی آرزو کی تکمیل میں کامیاب ہوا۔ اس کا اندازہ اہلِ فکرودانش اور اہلِ نظر بخوبی لگا سکتے ہیں۔ اگر میری اس کتاب نے کسی بھی مسلمان کے اندر نبیؐ کے نقشِ قدم پر چلنے کا سچا جذبہ پیدا کر دیا، اپنے رب سے محبت کا سلیقہ سکھا دیا، اپنے دین ومذہب اور ایمان وایقان کی سلامتی کے لیے دنیا کی کٹھن سے کٹھن راہوں سے گزرنے کا حوصلہ پیدا کر دیا۔ تو میں سمجھوں گا کہ اللہ نے اس بندۂ عاجز کی منت گزاریوں کی لاج رکھ لی۔ آپ تمام حضرات سے نیک مشوروں کا طلب گار ہوں۔

اس کتاب کی تکمیل واشاعت میں مجھے اپنے متعدد دوستوں اور کرم فرماؤں کا تعاون حاصل رہا ہے۔ جس کے لیے میں ان کا انتہائی ممنون ومتشکر ہوں۔ مولانا ڈاکٹر خلیل الرحمٰن راز دہلوی (مدظلہٗ)، مولانا محمد ایوب ندوی بھٹکلی (دامت برکاتہم)، استادِ محترم حافظ سید ثناء اللہ نظامی، جناب عزیز بلگامی، ڈاکٹر سید شاہ مدار عقیل شموگہ، جناب شادؔ باگل کوٹی، جناب ساغرؔ کرناٹکی، جناب آفاق عالم صدیقی اور مولانا محمد مجتبیٰ وغیرہم نے اس کے مسودوں پر نظرِ ثانی کی اور مفید مشوروں سے نوازا۔ اور جناب عبدالغفور، حافظ نصر اللہ اور حافظ سمیع اللہ وغیرہ نے کمپوزنگ اور طباعت میں

تعاون پیش کیا۔ اسی طرح کرناٹک، دیوبند، سہارن پور، دہلی اور لکھنؤ وغیرہ کے متعدد علمائے کرام اور دانشورانِ عظام نے اپنی گراں قدر تقاریظ و آراء سے ناچیز کی حوصلہ افزائی کی جس کے لیے میں ان کا انتہائی شکر گزار اور ممنون ہوں۔ اس کے ساتھ فرید بک ڈپو دہلی کے مالک محمد ناصر خان اور کارکنان بھی قابلِ صد تحسین و تشکر ہیں۔ اور ساتھ ہی میں اپنے ان دوستوں اور بچوں کا بھی شکریہ گزار ہوں جنھوں نے اس کلام کو خوبصورت ترنم سے آراستہ کر کے عوام و خواص تک پہنچانے میں میری مدد کی۔

فجزاهم الله جميعاً خير الجزا۔

امجد حسین عفی عنہ

حافظ امجد حسین حافظؔ کرناٹکی

تعارف

نام : امجد حسین

تخلص : حافظؔ کرناٹکی

والد کا نام : نذیر پاشاہ

پیدائش : ۱۸ جون ۱۹۶۴ء

مقامِ پیدائش: شکارپور، ضلع شموگہ، کرناٹک

تعلیمی قابلیت: حافظ، افضل العلماء، ادیب و فاضل، ایم اے، بی ایڈ۔

مصروفیت : سکریٹری انجمنِ اطفال کرناٹک، ناظم مدرسہ مدینۃ العلوم و زبیدہ انسٹیٹیوشن، شکارپور

تصنیفات : معصوم ترانے، مہکتی کلیاں، گلشن گلشن شبنم شبنم، بلبلوں کے گیت، چمکتے ستارے، زمزمے، چاند گگن، صحنِ مسرت، طفلستان، موجِ تسنیم، نورِ وحدت، شمعِ ہدیٰ، ہمارے نبیؐ

پتہ : جنرل سکریٹری، انجمنِ اطفال، پوسٹ باکس نمبر ۶، شکاری پور پوسٹ، ضلع شموگہ، کرناٹک، انڈیا۔ فون: 0984587253 7/09900832077

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی
اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی
اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْد۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی
آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی
اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْد۔

افتتاحیہ

ترے نام سے ابتداء ہے خدایا
رحیم اور ہے تو ہی رحمان مولا

تو ہے مستحق ساری حمد و ثنا کا
تو ہے پالنے والا ہر دو، سرا کا

تو ہے مہرباں اور رحمٰں زیادہ
تو ہے مالک و شاہ روزِ جزا کا

کئے جاتے ہیں ہم تری ہی عبادت
طلب کرتے ہیں بس تجھی سے اعانت

کر آسان ہر مشکلِ زندگانی
ہمیں سیدھا رستہ دکھادے الٰہی

ہمیں اہلِ انعام کی راہ دکھلا
نہ ان کی کہ جن پر غضب تیرا اترا

نہ ان کی جو فطرت سے بھٹکے ہوئے ہیں
تیرے راستے سے جو ہٹ کر چلے ہیں

یہ تیرا ہی فضل و کرم ہے خدایا
کہ ناچیز کو تو نے موقع یہ بخشا

یہ قسمت کی خوبی نہیں ہے تو ہے کیا
لکھوں تذکرہ میں شہ انبیاء کا

قلم میں مرے گوہرِ بے بہا ہے
زباں پر مری سیرتِ مصطفےٰ ہے

ہے سیرت نگاری سعادت سراسر
کہ بعد از خدا ہیں نبیؐ سب سے بڑھ کر

مجھے سیرت پاک لکھنے کی ہے دُھن
فعولن فعولن فعولن فعولن

پڑھے اس کو جو بھی وہ دل سے لگالے
الٰہی مجھے اپنا بندہ بنالے

اے حافظؔ دعا ہے یہی رب سے اب تو
شفاعت نبیؐ جی کی مل جائے ہم کو

بارگاہِ خداوندی میں

﴿رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝ (ممتحنہ ۴ ع)﴾

نبی جتنے آئے وہ رہبر ہوئے سب — ہدایت کی خاطر ہی بھیجے گئے سب
دی ہر اک پیمبر نے دیں کی ہدایت — لبوں پر تھی وحدت، تھی دل میں صداقت
نبی ہر زمانے میں آتے رہے تھے — بھلائی کی جانب بلاتے رہے تھے
نبی سب سے پہلے تھے آدمؑ ہمارے — انہوں نے بھی وحدت کے گیسو سنوارے
کیا دین کا کام سب انبیاؑ نے — کیے دل سے مضبوط خالق کے رشتے
کہا تم کرو ایک رب کی عبادت — نہ مانگو بتوں سے کبھی تم اعانت
خدا نے نوازا ہمیں زندگی سے — ہے دنیا میں عقبیٰ میں سب کچھ اسی سے
وہی بندگی کے ہے لائق جہاں میں — حکومت ہے اس کی زمیں آسماں میں
مصائب سہے سب نے وحدت کی خاطر — تھے ثابت قدم وہ صداقت کی خاطر
جب آئے کبھی آزمائش کے لمحے — دعا کے لیے ہاتھ اٹھے انبیاؑ کے
عطا معجزے رب نے جتنے کیے تھے — رسولوں نے حسبِ ضرورت دکھائے
عجب معجزہ تھا، خدا کی عطا تھی — کہ موسیٰؑ کو حاصل تھی قوت عصا کی
جلاتے تھے مردوں کو عیسیٰؑ پیمبر — بتاتے تھے رکھا ہے کیا گھر کے اندر

نبی جیؐ نے دو ٹکڑے مہ کے کیے تھے
تو کفار حیران سب رہ گئے تھے

عنایت جو مولیٰ کی یونسؑ نے پائی
ملی بطنِ ماہی سے ان کو رہائی

جنہوں نے بھی جھٹلایا اپنے نبی کو
وہ قومیں ترسنے لگیں زندگی کو

ثمود اور عاد اور اصحابِ مَدیَنؔ
عذابوں نے ان کے مٹا ڈالے مسکن

تھے جو نوحؑ کے ساتھ اصحابِؓ کشتی
بچا کر انہیں رب نے دنیا بدل دی

چلا سلسلہ انبیاؑ کا نبیؐ تک
اُجالا ہدایت کا پہنچا سبھی تک

تھے مولیٰ کو پیارے نبیؐ سب سے بڑھ کر
رسولؐ آخری آپؐ ہیں نور پیکر

نبیؐ تھے رسولوں میں صابر زیادہ
حقیقت میں تھے سب سے شاکر زیادہ

شرف تو نے مولیٰ ہمیں یہ دیا ہے
نبیؐ جی کی امت میں پیدا کیا ہے

زمانے کو خالق نے تحفے دیے ہیں
کہ پیدا بہت سارے ہادی کیے ہیں

ملی ہر کسی کو جو راہِ ہدایت
تو کام آئی سب کے، بھلائی کی دعوت

نبیؐ جی کو قرآں دیا تو نے اللہ
دیا راستی کا پتا تو نے اللہ

کوئی دہر میں اب کرادے منادی
قیامت تلک اب ہے قرآن ہادی

حیات النبیؐ کو رقم کر رہا ہوں
میں تعظیمِ لوح و قلم کر رہا ہوں

وہ رحمت سراپا، وہ اُمی لقب تھے
الگ سب رسولوں سے میرِ عرب تھے

کہاں مجھ میں یارا نبی جیؐ پہ لکھوں
شہِ بحر و بر کی بزرگی پہ لکھوں

وہ ہستی ہے اعلیٰ، میں عاجز بیاں ہوں
وہ کامل حقیقت میں ناقص زباں ہوں

نہیں ہوں نہیں ہوں نہیں ہوں میں قابل　　کہ سیرت کو منظوم کرنا ہے مشکل

مگر پھر بھی ہمت سے کوشش تو کی ہے　　مرے سامنے اب حیاتِ نبیؐ ہے

کرم تیرا خالق کہ یہ درسِ سیرت　　ہے اس کے سمجھنے کی ہم کو ضرورت

سمجھنے کی توفیق دے میرے مولیٰ　　سما جائے سیرت کا دل میں اجالا

نہایت لگن سے میں سیرت لکھوں گا　　ادا پھر بھی کیا اس کا حق کر سکوں گا

سمندر کو کوزے میں بھر دوں میں کیسے　　نہایت ہی اعلیٰ ہیں رتبے نبیؐ کے

یقیناً ہے اک نور آور وہ ہستی　　ہے عاجز قلم فکر کی بھی ہے پستی

مری فکر کو رفعتیں تو عطا کر　　کہ الفاظ سب میرے بن جائیں گوہر

رسالت کے آداب ملحوظ رکھوں　　تواضع سے ہر ایک ملفوظ لکھوں

حیاتِ نبیؐ نوکِ خامہ پہ آئے　　قلم ذکرِ احمدؐ سے اب جگ مگائے

میں اپناؤں اظہار کی سادگی کو　　بیاں جب کروں واقعاتِ نبیؐ کو

جو کھینچوں قلم سے میں غزووں کا نقشہ　　حقیقت کا سب کو نظر آئے جلوہ

ثنائے نبیؐ میں رہے خوش بیانی　　نہ چھوٹے کوئی گوشۂ زندگانی

قدم بابِ سیرت میں گر لڑکھڑائیں　　خدایا مری بخش دے سب خطائیں

﴿اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ﴾

پیارے نبی جیؐ

ہمارے تمہارے ہیں پیارے نبی جیؐ
کہ جگ کے سہارے ہیں پیارے نبی جیؐ
ہے صلِّ علیٰ ایک اک کی زباں پر
کہ آنکھوں کے تارے ہیں پیارے نبی جیؐ
ملا جو بھی ان سے یہ کہنے لگا ہے
زمانے سے نیارے ہیں پیارے نبی جیؐ
انہیں سے جہاں میں ہے ہر سو اجالا
کہ حق کے منارے ہیں پیارے نبی جیؐ
رحیم[۱] و رؤوف آپؐ کی ذاتِ اقدس
سبھوں کے دُلارے ہیں پیارے نبی جیؐ
حضوری میں اپنی انہیؐ کو بلایا
خدا کو بھی پیارے ہیں پیارے نبی جیؐ
ہے یہ مثنوی ان کی سیرت میں حافظؔ
محاسن کے دھارے ہیں پیارے نبی جیؐ

۱ـ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ، بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ رَحِیْم (التوبہ آیت ۱۲۸)

سرورِ عالم ؐ سے پہلے عرب وغیرہ کی حالت

﴿وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ (انبیاء آیت ۱۰۷)﴾

وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَاءً۔ الآیۃ (آلِ عمران ۱۰۳)

محمدؐ سے پہلے ہوئے ہیں پیمبر
پیامِ خدا لائے تھے جو زمیں پر

خدا کا سبق بھول بیٹھے تھے انساں
بہت پارہ پارہ تھا وحدت کا داماں

خلیلِؑ خدا نے جو کعبہ بنایا
بتوں سے قبائل نے اس کو سجایا

طواف ان کا کرتے تھے وہ بدعقیدت
کہ رب سے زیادہ بتوں کی تھی عظمت

اُنہیں اپنا حاجت روا وہ سمجھ کر
چڑھاتے تھے نذریں عقیدت سے اکثر

ہُبَل تھا اِدھر، لات وعُزّیٰ، اُدھر تھے
یہ بت اُن کے دل میں بڑے معتبر تھے

نہ کوئی تصور تھا وحدانیت کا
دماغوں پہ سایہ تھا شیطانیت کا

بنائے ہوئے تھے خدا چاروں جانب
کہ تھی شرک کی اک ہوا چاروں جانب

نہ تھی ان میں انسانیت کچھ نمایاں
تھے انساں کی صورت میں ہر سمت حیواں

میاں! لوگ تھے عقل کے اتنے اندھے
کہ معمولی باتوں پہ کرتے تھے جھگڑے

عبادت کے لائق تھا سورج کو سمجھا
کہ فارس میں تاروں کی ہوتی تھی پوجا

جہالت کا چھایا تھا ایسا اندھیرا
کہ خود بھائی تھا بھائی کے خوں کا پیاسا

جوا کھیلنے سے نہ تھی ان کو فرصت
تھے میخوار سب، مئے سے تھی ان کو الفت

تھی مردوں کے ہاتھوں کا عورت کھلونا
مقدر میں تھا اس کے بس خون رونا

سمجھتے تھے عورت کو وہ ایک پتھر
لگاتے سرِ راہ ٹھوکر پہ ٹھوکر

تھے بازار اک بے حیائی کا منظر
جہاں بولی لگتی تھی عصمت کی اکثر

شرافت کے دشمن، شرارت کے پیکر
پڑے تھے ذلیلوں کی عقلوں پہ پتھر

وہ نیکی کی باتوں کو سنتے نہیں تھے
تھے نیکی سے دور اور بدی کے قریں تھے

کبھی دیکھ لیتے جو لاوے کے پتھر
اُنہیں ٹوٹے تارے سمجھتے تھے اکثر

مٹاتے تھے یوں اپنے دل کے دکھوں کو
کہ دفنا دیا کرتے تھے لڑکیوں کو

فرشتوں کو وہ بیٹیاں رب کی کہتے
اور اس طرح ناراضگی رب کی سہتے

بگڑتی تھی جب بھی کوئی بات بن کر
تو چلتے تھے تیر اور تلوار و خنجر

وہ تہذیب کی سطح سے گر گئے تھے
تباہی کے طوفان میں گھِر گئے تھے

عرب میں جہالت کی بس انتہا تھی
ہر انسان کی کرب آگیں صدا تھی

عرب کو ضرورت تھی اک رہنما کی
اچانک ہوئی مہربانی خدا کی

محمدؐ، رسولِ خدا بن کے آئے
وہ رحمت کی ہر سو گھٹا بن کے چھائے

محمدؐ سے جگ کا ہوا بول بالا
اندھیرا گیا آگیا اب اجالا

اے حافظؔ، نبیؐ تھے خدا کے دُلارے
یہ کہتے ہیں قرآن کے تیس پارے

ولادت رحمت للعالمینؐ

﴿قَدْ جَآءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِيْنٌ (مائدہ ۱۵)﴾

بس اک ہو کا پہرا تھا چاروں طرف جب
کہ سناٹا چھایا تھا چاروں طرف جب

خموشی تھی دنیا پہ چھائی ہوئی سب
ہر اک شے کو 'کُن' سے ملی زندگی تب

مگر ایک انساں ہی سب سے جدا ہے
خَلَقْتُ بِيَدَيَّ خدا نے کہا ہے

یہ مٹی، یہ پانی، یہ آتش، ہوا ہے
ان اجزا سے آدم کا پتلا بنا ہے

نہ تھا کوئی جنت میں آدمؑ کا ساتھی
تو پسلی سے حوا نے تخلیق پائی

ہوا ہے بیاں اک روایت میں یہ بھی
وہ پسلی تھی آدم کی بائیں طرف کی

تھے جنت میں وہ خوب آرام سے تب
بَری تھے گناہوں کے الزام سے تب

پھر ابلیس نے راہِ عصیاں دکھادی
گناہوں کی لذت شناسی سکھادی

ملا تھا جو فرمان **لا تَقْرَبَا** کا
نہ اس پر عمل ان کا باقی رہا تھا

قریبِ شجر حوا و بو البشر جب
گئے، رحمتِ حق ہٹی سر بسر تب

وہ نرغے میں آئے فریبِ لعیں کے
ہوئے بے مکاں جو کہ جنت مکیں تھے

خطر ناک ابلیس کی چال نکلی
نکلوایا جنت سے، بد قسمتی تھی

وہ دونوں زمیں پر اتارے گئے پھر
نظر سے سماوی نظارے گئے پھر

نظر میں تھا اُن کی جو واحد خدا تھا
لبوں پر فقط وردِ حمد و ثنا تھا

زمیں جس کو کہتے ہیں آدمؑ کا گھر تھا
اسی پر چلا سلسلہ دینِ حق کا

نبیؐ اور آتے رہے فرش پر یوں
کھلا ہر طرف خیر و نیکی کا در یوں

براہیمؑ تک حق کا پیغام پھیلا
بدی کا زمانے میں پھر کام پھیلا

بشر عقلِ ناقص پہ اترا رہا تھا
مگر اس پہ غلبہ تو شیطان کا تھا

عرب میں زیادہ جہالت جو چھائی
ضرورت نبیؐ کی وہاں پیش آئی

ہوئی شہرِ مکہ میں بعثت نبیؐ کی
نہ تھی انتہا آسماں پر خوشی کی

تھا مشہور نبیوں میں نورِ محمدؐ
عرب میں ہوا ہے ظہورِ محمدؐ

محمدؐ کی سورج کو بھی جستجو تھی
ادھر منتظر چاندنی کوبکو تھی

ستاروں نے دیکھیں محمدؐ کی راہیں
زمیں پر فرشتوں کی تھیں بس نگاہیں

پرندوں نے گائے محمدؐ کے نغمے
زمیں پر ہوئے پھر صداقت کے چرچے

ہوائیں تھیں مست اور مسرور بے حد
فضائیں نشے میں ہوئیں چُور بے حد

چمن میں تھا پھولوں کے رُخ پر نکھار اب
کہ پت جھڑ کے موسم میں آئی بہار اب

زمانے نے مانگا تھا پیار آپؐ کا بس
کہ دنیا کو تھا انتظار آپؐ کا بس

خلیلِ خدا کی دعا تھے نبیؐ جی
فرشتوں کی بھی التجا تھے نبیؐ جی

نبیؐ حُسنِ یوسفؑ کا اک آئینہ تھے
وہ یعقوبؑ کی چشمِ تر کی ضیا تھے

جو دیکھا تھا موسیٰؑ نے پربت پہ اک نور
کہ تھا مثلِ نورِ نبیؐ جلوۂ طور

سنو اب نبیؐ کے طلب گار کی خود
تمنا تھی یحییٰؑ کو دیدار کی خود

تھا نامِ نبیؐ لب پہ داوٗدؑ کے بھی
کہ رحمت کا سایہ تھے میرے نبی جیؐ

ہے ذکرِ محمدؐ تو! انجیل میں بھی
سماوی کتابوں کی تنزیل میں بھی

نبیؐ جی کی ہے بات تورات میں بھی
اُنہیں کی کہانی ہے دن رات میں بھی

زمین و زماں بھی نبیؐ کے لیے ہیں
مکاں لامکاں ۲ بھی نبیؐ کے لیے ہیں

ہے ایمان پرور ولادت کا قصہ
سنو تم زمیں کی سعادت کا قصہ

وہ اوّل مہینہ ربیعِ عرب کا
رسولؐ آخری آیا دنیا میں رب کا

اسی ماہ کی بارھویں ۳ رات تھی وہ
کہ جیسے ستاروں کی بارات تھی وہ

فرشتے زمیں پر اُتر آئے سارے
ہر اک سمت رحمت کے چھائے تھے سائے

پیمبرؐ کی آمد پہ جلتا رہا تھا
کہ شیطان ہاتھ اپنے ملتا رہا تھا

حضورؐ آئے صحرا میں آئی بہار اب
ہوا ختم برسوں کا یوں اِنتظار اب

صحابہؓ کی قسمت چمکنے لگی ہے
عرب کی جہالت لرزنے لگی ہے

گرے قصرِ کسریٰ کے کچھ کنگرے اب
جو کعبے میں بت تھے وہ اوندھے گرے سب

ہوا کے لبوں پہ تھا وحدت کا راگ اب
ہوئی ٹھنڈی آخر کو فارس کی آگ اب

۱ ملاحظہ ہو نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیبؐ (مولانا اشرف علی تھانویؒ)۔

۲ کیونکہ آپ نے ہی لامکاں (عرشِ اعظم) کی زیارت فرمائی۔

۳ یہ تاریخ عام طور پر مشہور ہے جبکہ تحقیق بتاتی ہے کہ آپ کی پیدائش ۸ اور ۹ ربیع الاول کی درمیانی شب یا فجر میں ہوئی۔ سیرۃ المصطفیٰؐ علامہ کاندھلویؒ و سیرت النبیؐ علامہ شبلی نعمانیؒ

ہوئی باپ عبداللہ کی روح شاد، اب
کہ بر آئی ماں آمنہ کی مراد اب
محمدؐ نبی آخری بن کے آئے
پیامِ الٰہی زمانے میں لائے
غریبوں کی حالت سدھرنے لگی تھی
یتیموں کی قسمت سنورنے لگی تھی
غلاموں کا ہمدرد آ ہی گیا اب
کہ بیواؤں کو مل گیا آسرا اب
بڑھیں حد سے کفار کی سازشیں جب
ہوئیں ہر طرف نور کی بارشیں جب
سحر کو جہاں کی سعادت ملی تھی
شہِ دوجہاں کی ولادت ہوئی تھی
ملا سب کو انسانیت کا پیام اب
محمدؐ پہ بھیجو درود و سلام اب

عبدالمُطَّلِب کا خواب

محمدؐ کے دادا[1] جو کعبے میں سوئے
کوئی خواب دیکھا اٹھے کھوئے کھوئے
کہا میں نے دیکھا کہ پیڑ اک اُگا ہے
وہ پھر آپ ہی آپ بڑھنے لگا ہے
فلک کو تنا اس کا چھونے لگا تھا
فضاؤں میں جیسے تنا ہی تنا تھا
زمیں میں جڑیں اور فلک پر تنا تھا
کہ مشرق بہ مغرب وہ پھیلا ہوا تھا
کہا مطلب نے یہ نخلِ حسیں ہے
کہیں اس کا ثانی نہیں ہے نہیں ہے
نظر سے پرے تھا مگر بیکراں تھا
کہ اس پیڑ کے نیچے سارا جہاں تھا
زمیں اور فلک کے جو یہ درمیاں تھا
نبیؐ جی کی عظمت کا زندہ نشاں تھا

[1] عبدالمطلب۔ یہاں ضرورت شعری کے تحت انھیں مطلب بھی کہا جائے گا۔
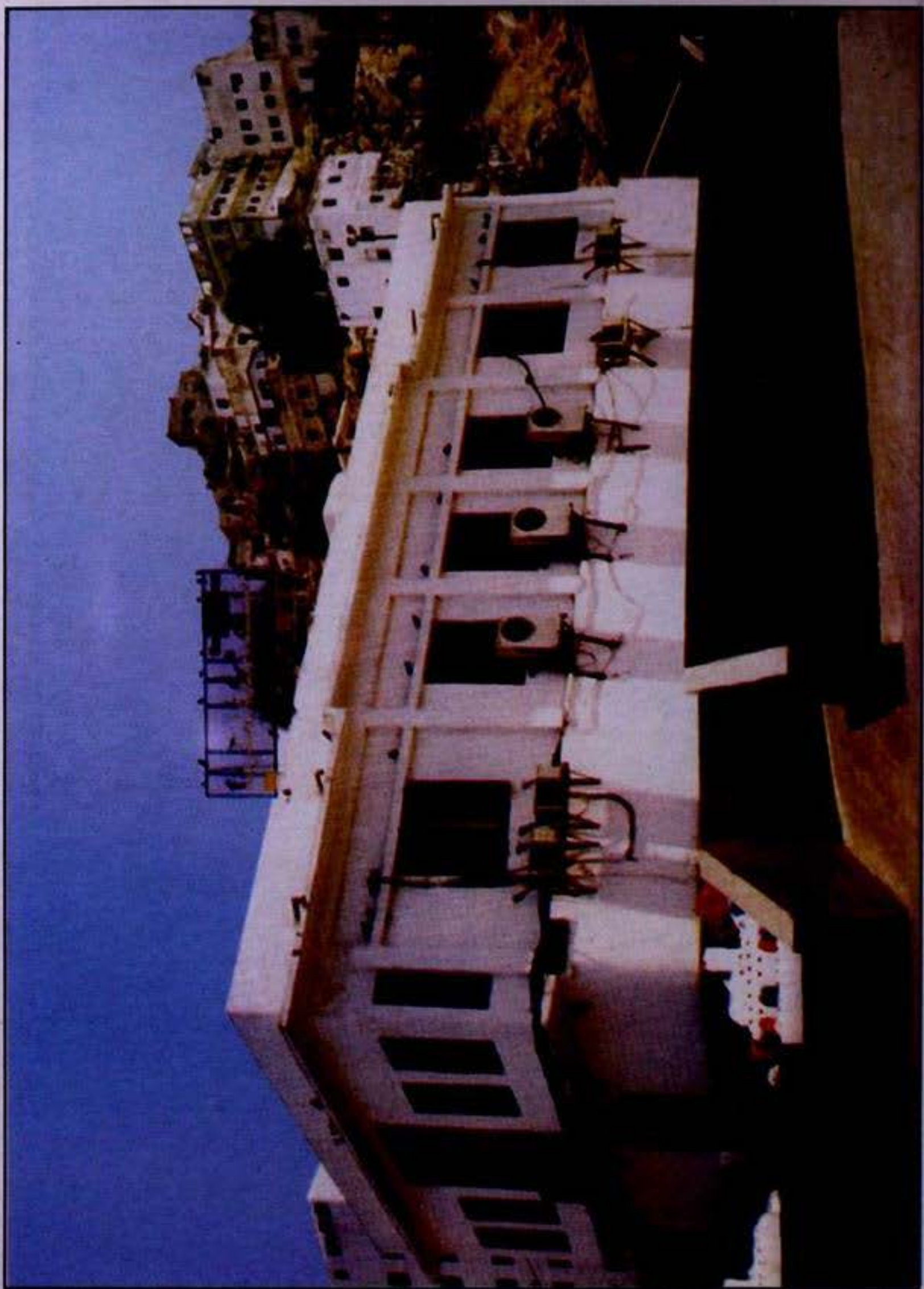
جائے ولادت نبی محترم ﷺ (مکتبہ مکہ مکرمہ)

اسے لوگ اب کاٹنے پر اڑے تھے — کچھ ایسے تھے بڑھ کر لپٹنے لگے تھے
اُگا پیڑ سے یک بہ یک نور پیکر — فضا ہوگئی خوشبوؤں سے معطر
کیا اُس نے دشمن پہ حملہ کچھ ایسا — بنے سارے مردود لقمہ اجل کا
پکڑنے لگے مطلب ٹہنیاں اب — جکڑنے لگے مطلب ٹہنیاں اب
ہوا اک طرف، نخلِ روشن کا سایہ — اِدھر ہاتھ ملتے رہے اہلِ مکّہ
کھلی آنکھ ساری فضا عنبریں تھی — پسینے میں تر مطّلب کی جبیں تھی
یہ تعبیر[۱] کچھ کاہنوں نے بتائی — کہ آنے کو ہے کفر پر اب تباہی

حضرت محمد ﷺ کا بچپن

بنو ہاشمی تھا قریشی قبیلہ — ہوئے تھے بڑے نامور اس میں پیدا
انہیں میں سے اک فرد تھے سب سے قابل — وہ دانا، مکرم، معمر وہ عاقل
قبیلے کے ہمدرد و غمخوار ٹھہرے — کہ وہ مطّلب[۲] سب کے سردار ٹھہرے
تھی عزّت بڑی اُن کی مکے کے اندر — تھے مشہور ہر ایک خطے کے اندر
تھے عبداللہ اُن کے چہیتے جو بیٹے — بڑے نیک طینت، بڑے من کے سچے
شریکِ حیات آپ کی آمنہ تھیں — بڑی نیک سیرت بہت پارسا تھیں

۱۔ ملاحظہ ہو خاتم المرسلین (مولانا عبدالحلیم شرر) اور شاہنامۂ اسلام جلد ۱۔

۲۔ عبدالمطلب

سفر میں جو عبداللہ بیمار ٹھہرے
کہ مرنا لکھا تھا مقدر میں ان کے

سفر میں ہوئے ختم دن زندگی کے
ہوئے فوت واپس نہیں گھر وہ لوٹے

بہت ہی ہوا دکھ انہیں بیوگی کا
سہارا جو تھا اٹھ گیا زندگی کا

ہوئی آمنہ سے ولادت نبیؐ کی
بشارت تھی گویا نئی روشنی کی

مدینے میں عبداللہ ہیں دفن لوگو
مقدر نے اس طرح کروٹ لی دیکھو

یہاں آمنہ پھر زیارت کو آئیں
نبیؐ جی کو وہ اپنے ہمراہ لائیں

وہ بعدِ زیارت ہوئیں ایسے رخصت
کہ 'ابوا' پہ آخر ہوئی ان کی رحلت

یہ تھی مرضئ رب کہ شانِ کریمی
محمدؐ کے حصے میں آئی یتیمی

ملی اپنے دادا کی آغوشِ اُلفت
ہوئی مطلب کی نگاہِ عنایت

مائی حلیمہ

حلیمہ نبیؐ جی کی ماں تھیں رِضاعی
پلایا اُنہیں دودھ کہلائیں مائی

بڑے چاؤ سے ان کو پالا سنبھالا
یہ بچہ تھا بچوں میں سب سے نرالا

نمایاں ہوئی حق کی رحمت جو گھر پر
حلیمہ کی گودی کا دلکش تھا منظر

حلیمہ کے آنگن میں تھی ایک بکری
کسی نے کوئی اتنی مریل نہ دیکھی

نبیؐ کا مگر جب پڑا اس پہ سایہ
تو دودھ اس کے تھن میں اُمڈ کر بھر آیا

حلیمہ کے دل میں جو افسردگی تھی
بفضلِ خدا اب وہ مٹنے لگی تھی

نبیؐ کو حلیمہ نے چھ سال پالا
کچھ ایام ماں آمنہ نے سنبھالا

ملی دو برس مُطّلب کی کفالت
بوطالب چچا کی رہی پھر عنایت

ذہانت کا شاید یہی تھا تقاضا
تجارت میں تھاما، تھا دامن چچا کا

پڑاؤ جو بصرے میں احمدؐ نے ڈالا
یہاں بھی ہوا آپؐ کا بول بالا

بَحیرا جو راہب تھا بصرہ نگر کا
پڑھا اُس نے حضرت محمدؐ کا چہرہ

وہ تھا آسمانی صحیفوں کا ماہر
پرانے لسانی وظیفوں کا ماہر

محمدؐ میں پاکر نبی کی علامت
ہوا آپ ہی آپ وہ محوِ حیرت

پڑے کاہنوں کی نظر میں نبیؐ جی
بڑھی آگ ہر سمت بغض و حسد کی

ہوئی اب نبیؐ سے تجارت میں برکت
بو طالب کی بڑھنے لگی خوب شُہرت

وہ کعبہ جو گھر تھا زمیں پر خدا کا
بتوں کی وہاں لوگ کرتے تھے پوجا

زیارت کو کعبے کی جاتے نبیؐ جی
وہاں آپ کرتے عبادت خدا کی

براہیمؑ کے تھے نبیؐ جی بھی پیرو
کہ تھی آپؐ کے دل میں توحید کی لَو

وہ یادِ الٰہی سے رہتے تھے معمور
کہ گانے بجانے کی محفل سے تھے دور

تھا بگڑا ہُوا سارا کعبے کا حلیہ
وہ سیلاب سے تھا نہایت شکستہ

وہ تعمیرِ کعبہ میں مصروف رہتے
وہ اینٹوں کو ڈھوتے تھے کاندھوں پہ اپنے

تھا خدمت عبادت محمدؐ کا شیوہ
قدم اب جوانی کی دہلیز پر تھا

ہے حافظؔ کے لب پر نبیؐ کا وظیفہ
الٰہی رہے عمر بھر یہ وطیرہ

سرورِ کائناتؐ کی جوانی

جوانی کچھ ایسی تھی پاکیزہ دامن
ہو جیسے کوئی ایک بے خار گلشن

نہیں تھا کبھی کھیلنے کا ارادہ
لبوں پر تھا خالق کا ہردم وظیفہ

سدا بُت پرستی سے بیزار رہتے
وہ اللہ کے بس پرستار رہتے

نبیؐ کی دیانت پہ سب کو یقیں تھا
سبھوں کے لبوں پر لقب الامیں تھا

یہ سچائی ظاہر تھی سارے عرب پر
امانت میں مشہور تھے دیں کے سرورؐ

خَدیجہؓ نے ان کو بلایا بالآخر
شریکِ تجارت وہ ہونے لگیں پھر

اثر کر رہی تھی دیانت نبیؐ کی
انہیں راس آئی تجارت نبیؐ کی

رسولِؐ خدا تھے شرافت کے پیکر
ملا نیک بی بیؓ کو نایاب گوہر

خدیجہ نے شادی کا پیغام بھیجا
صداقت، دیانت کا انعام بھیجا

خدیجہ بڑی نیک سیرت تھیں لوگو
جوانی میں بیوہ ہوئی تھیں عزیزو

خوشی کا تھا پیغام، پیغامِ شادی
بوطالب یہ سن کر ہوئے اس پہ راضی

خدیجہ کا چالیس تھا سن عزیزو
نبیؐ جی کی تھی عمر پچیس پیارو

خدیجہ رئیسہ تھیں مکے کی پھر بھی
جھکی تھی عقیدت سے پیشانی اُن کی

سخاوت کے جوہر دکھانے لگی تھیں
رہِ حق میں دولت لٹانے لگی تھیں

نبیؐ عقدِ بیوہ سے مسرور و خوش تھے
پڑے ان کی رحمت کے امت پہ سائے

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

کعبہ کی تعمیر

اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ھُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ (ال عمران ۹۶)

سرِ کعبہ گونجی تھیں جن کی صدائیں
براہیمؑ تھے لے لو اُن کی دعائیں

نبیؐ جی نے فرمائی تجدیدِ قبلہ
کیا کعبے کے آگے اللہ کو سجدہ

خیال آیا ہر اک کو تعمیرِ نو کا
کہ بے حد تھا بگڑا ہوا اُس کا حلیہ

لیا سب نے تعمیر کعبہ میں حصہ
یہاں کام ہر شخص کا اب جدا تھا

جو حصے میں ہر اک کے حصہ جدا تھا
ہوا مدعا ہر قبیلے کا پورا

وہ اک سنگِ اسود وہی غیبی پتھر
اُسے نصب کرنا تھا کعبے میں مل کر

قبیلہ ہر اک حق جتانے لگا تھا
عجب ایک جھگڑا وہاں اُٹھ کھڑا تھا

سبھی مفت کے مخمصے میں پڑے تھے
وہ اک دوسرے کے مقابل اَڑے تھے

قبیلوں نے لڑنے کی کھائی قسم پھر
ہوا تازہ دم یوں جہالت کا دم پھر

کوئی فیصلہ دفعتاً ہو نہ پایا
رہا چار دن تک یہ ہنگامہ برپا

حکم فیصلے کا بنا بواُمَیہ
وہ سردارِ مکہ بہت با اثر تھا

جواُس کی قبیلوں میں عزّت بڑی تھی
کبھی ٹالی جاتی نہ تھی بات اس کی

جو تھی شکل معقولیت کی، بتادی
رہِ عدل، عادل نے آخر دکھادی

کہا صبح میں جو حرم آئے پہلے
بتائے گا وہ فیصلہ اس کا کر کے

تھی ہر اک کو یہ آرزو پہلے جائے　شرف سنگ اسود کو رکھنے کا پائے
قُرشیوں[1] پہ تھا نیند کا سخت غلبہ　نبیؐ کے سوا کوئی پہلے نہ آیا
نبیؐ جلوہ گر تھے سرِ صحنِ کعبہ　صدا الامیں کی تھی ہر سمت برپا
رکھا سنگِ اسود کو چادر پہ لوگو　کہا سر براہوں سے چادر کو تھامو
وہ تھامیں گے چادر کو چاروں طرف سے　تو لے جائیں گے اس کو کعبے کے آگے
یہی تھی بزرگی اور انصاف کی حد　کہ کعبے میں خود جڑ دیا سنگِ اسود

غارِ حرا

﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَأْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ ۝ اَلَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ ۝ (علق ۱ تا ۵)﴾

نبیؐ جی کی جب عمر چالیس کی تھی　نبوت کی دولت خدا نے عطا کی
تھی لوگوں میں اکثر گناہوں کی کثرت　دکھاتی تھی زور اپنا ہردم جہالت
ضلالت کی مکہ میں تھی جو حکومت　وہاں روشنی کی تھی بے حد ضرورت

[1] عربی میں قریش کی نسبت سے آدمی کو قُرَشی کہتے ہیں۔ قاف پر ضمہ (پیش) اور راء مفتوح (زبر کے ساتھ) قریشی نہیں کہتے، قریشی اردو میں کہتے ہیں اسی لیے یہاں اس کا استعمال جمع میں عربی کے انداز میں ہو رہا ہے۔ کیونکہ، قریشیوں شعر کے وزن میں نہیں آتا۔

نبیؐ سے قُرَیشیوں کو تھی یہ شکایت
کہ کرتے نہیں کیوں بتوں کی عبادت

مقام ایک تنہا تھا ذکرِ خدا کا
کہ مکے سے کچھ دور غارِ حِرا تھا

نبیؐ جی اکیلے تھے غارِ حرا تھا
کہ تنہائی میں صرف ذکرِ خدا تھا

جو کھانے کو گھر سے لیے جاتے تھے وہ
اسے غار میں نوش فرماتے تھے وہ

رہا کرتے دن بھر وہ غرقِ عبادت
خدا کو پسند آگئی ان کی عادت

نبوت کا پیغام لے آئے اک دن
کہ جِبرَیلؑ انعام لے آئے اک دن

حِرا میں جلایا چراغِ نبوت
جہاں آپؐ رہتے تھے محوِ عبادت

اچانک کسی نے بدن کو یوں بھینچا
دبا کر گلا روح کو جیسے کھینچا

نظر جب اُٹھی جبرئیلِ امیں تھے
وحی لائے تھے وہ نبیؐ کے قریں تھے

ملی آپؐ کو علم کی سچی دولت
نبیؐ نے تلاوت کی اِقرَاَ کی آیت

نبوت کی خوشخبری پائی نبیؐ نے
خبر اپنے گھر میں سنائی نبیؐ نے

خدیجہؓ نے حق کا پڑھا کلمہ دیکھو
علیؓ بن گئے اب مسلمان پیارو

رسالت پہ لائے ابوبکرؓ ایماں
پڑھا کلمہ اور ہوگئے وہ مسلماں

ابوبکرؓ نے ہاتھ چوما نبیؐ کا
کیا دل سے اظہار سچی خوشی کا

کہا، مال و دولت کو قربان کردوں
پڑے وقت جیون کا بلدان کردوں

نبیؐ کی وہ صحبت میں رہتے تھے ہردم
کہ تبلیغ کی بات کرتے تھے ہردم

غلاموں میں زید ابنِ حارثؓ تھے مومن
تو عثمانؓ حضرت کے بھی پھر گئے دن

گھرانہ نبیؐ کا جو اسلام لایا   تو احباب نے بھی یہی کر دکھایا

پہاڑی کا وعظ

﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ (شعراء ۲۱۴)
وَقُلْ اِنِّىْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ (حجر ۸۹)﴾

نبیؐ کو تو کرنی تھی دیں کی اشاعت   بھلا چھپ کے کرتے کہاں تک عبادت
صفا کی پہاڑی پہ چڑھ کر پکارا   کیا حق کی جانب ہر اک کو اشارا
چلے آئے، دوڑے ہوئے مرد و عورت   یقیناً تھی وہ ایک نیکی کی ساعت
کہا، مانو رب کا سہارا ہے سب کو   مری بات پر کیا بھروسا ہے سب کو؟
کہا سب نے مل کر امیں آپ ہی ہیں   یہاں روشنی بالیقیں آپ ہی ہیں
کہا آپؐ کو الامیں مانتے ہیں   کہ سچا عرب کا مکیں مانتے ہیں
کہوں میں اگر حملہ آور کھڑے ہیں   پہاڑی کے پیچھے لٹیرے چھپے ہیں
وہ گھر بار سب لوٹ لیں گے تمہارے   تو رہ جاؤ گے تم بہت بے سہارے
یقیں ہے تمہیں میری اس بات کا بھی؟   کچھ احساس ہے میرے جذبات کا بھی؟
کہا، آپؐ کو سچا ہم مانتے ہیں   لڑکپن سے دیکھا ہے، پہچانتے ہیں
نبیؐ نے کہا چھوڑ دو بت پرستی   چلو اور کرو پیروی راہِ حق کی
ہیں یہ لات و عُزّیٰ تو بے جان پتھر   حقیقت میں یہ سب ہیں بے روح پیکر
خدا ایک ہے اس کی وحدت کو مانو   وہ اک نور ہے اس کی عظمت کو جانو

نہ زندہ رہو یوں جہالت کے دم سے
کہ باز آؤ ہر ایک ظلم و ستم سے

خدا نے تو بخشے ہیں تم کو بہت گن
چلو دینِ حق پر، رکھو دین کی دُھن

چھپاتے بھلا وہ سخن حق کا کب تک
پیامِ براہیمؑ پہنچایا سب تک

نبیؐ کا یہ دعویٰ نہ کچھ ان کو بھایا
بتوں کی برائی پہ غصہ بھی آیا

عداوت جو پیدا ہوئی ان کے دل میں
قیامت سی برپا ہوئی ان کے دل میں

برائی نبیؐ کی جو کی بولہب نے
تو پاگل کہا آپ کو مل کے سب نے

نبیؐ نے کمر باندھی حق کی رضا پر
وہ مسرور تھے بس خدا کی عطا پر

اندھیروں میں اسلام تھا اک اجالا
کہ ہونے کو تھا حق کا ہی بول بالا

مسلمان کرتے تھے چھپ کر عبادت
انہیں تھی میسر یہی اک سعادت

انہیں خوف لاحق تو کفار کا تھا
کہ ڈر بُت پرستوں کی یلغار کا تھا

نہ جیتے تھے دنیا کے ارماں کی خاطر
وہ ہر ظلم سہتے تھے ایماں کی خاطر

ہدایت کا بیڑا نبیؐ نے اٹھایا
سبق سب کو انسانیت کا پڑھایا

مخالف ہوئے پھر تو اپنے پرائے
بچھڑنے لگے خود سے اپنے ہی سائے

کہا بت پرستوں نے کیا ماجرا ہے
محمدؐ کو آخر یہ کیا ہوگیا ہے

بتوں کی خدائی پہ برہم ہوا ہے
وہ کہتا ہے ہم سب کا اک ہی خدا ہے

اسلام لانے والوں پر مصائب کے پہاڑ

﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ ـ الآیۃ (انعام ۱۱۳)﴾

خدا آزمائش میں ایسی نہ ڈالے
مصیبت میں تھے سارے ایمان والے

بڑھے دشمنی کے خطرناک سائے
نہ تھے ٹھیک ان کافروں کے ارادے

سنی جب فدائیِ دیں کی کہانی
اُمیّہ نے تکلیف دینے کی ٹھانی

رکھا ان کے سینے پہ اک بھاری پتھر
لٹایا انہیں جلتی ریتی کے اوپر

ابوجہل تھا دشمنِ دیں عزیزو
نبیؐ سے وہ جلتا تھا ہر لحہ دیکھو

ستم اس نے ڈھائے بہت اہلِ دیں پر
شکن پھر بھی آئی نہ ان کی جبیں پر

نبیؐ پر تھے قرباں، نبیؐ سے وفا کی
وہ ہر دکھ پہ کہتے تھے مرضی خدا کی

بری دیکھی جب اہلِ ایماں کی حالت
نبیؐ جی نے جنت کی دے دی بشارت

ابوبکرؓ نے صابروں کو جو دیکھا
دلِ مضطرب کو بڑا درد پہنچا

اثاثہ اکٹھا کیا تھوڑا تھوڑا
غلاموں کو آزاد کروا کے چھوڑا

ابوبکرؓ نے لی دعا بے بسوں کی
نہتوں کی مجبور اور بے کسوں کی

بلالِؓ حبش تھے صحابی عزیزو
غلامِ اُمیّہ تھے وہ، یہ بھی سن لو

مؤذن کا ان کو لقب جو ملا تھا
وہ اسلام کی آرزو کا صلہ تھا

ستاتے تھے ناحق جو کفار ہردم
نبیؐ کرتے تھے حق کو بیدار ہردم

نبیؐ جی کے رستے میں کانٹے بچھاتے
رہِ مصطفےٰؐ میں غلاظت گراتے

نبیؐ جی کو ہر نوع کی دیتے گالی
قُریشیوں کی تھی دشمنی بھی نرالی

جو پاتے نبیؐ کو کسی دن اکیلا
سرِ پاک پر ڈال دیتے تھے کچرا

بوطالب کو دی قُریشیوں نے یہ دھمکی
نبیؐ بند رکھیں اب آواز حق کی

چچا نے بھتیجے کو سمجھایا اکثر
نہیں اپنی طاقت قُریشیوں سے بڑھ کر

نبیؐ نے کہا جان دے دوں گا اپنی
نہ روکوں گا لیکن میں آواز حق کی

حضرت ابوطالب کی رسولِ خداؐ سے بات چیت

محمدؐ پہ گو ظلم کی انتہا تھی
لبوں پر فقط ان کے حق کی صدا تھی

قُریشیوں نے ہر طرح سے آزمایا
نبیؐ کو خدا کا پیمبر ہی پایا

نبیؐ جیسا صابر نہ پایا کسی کو
کچل ڈالا تھا جس نے ہر اک خوشی کو

چچا کی نصیحت پہ اتنا کہا تھا
نہیں خوف مجھ کو ذرا بھی بتوں کا

پھروں گا نہ وحدت کی تبلیغ سے میں
بندھا ہوں صداقت کی تبلیغ سے میں

اگر تھام لیں لوگ شیطاں کا دامن
کہ ہوجائے سارا زمانہ بھی دشمن

ہتھیلی پہ یہ چاند سورج بھی رکھ دیں
مجھے اپنا حاکم بھی تسلیم کرلیں

مگر میں نہ چھوڑوں گا حق کی یہ دعوت
کہ میں لے کے آیا ہوں دینِ صداقت

نظر مجھ پہ ہے میرے غفار کی جب ڈرائے گی کیا دھمکی کفار کی اب
میں سچا کہوں کیسے جھوٹے بتوں کو خدا کیسے کہہ دوں میں ان پتھروں کو
چچا نے بھتیجے کی دیکھی عزیمت کہا تجھ پہ ہو حق کی ہر وقت رحمت
نبیؐ کے جو رُخ پر جمالِ خدا تھا انہیں لحہ لحہ خیالِ خدا تھا
چچا نے دیا یہ نبیؐ کو دلاسا نہ اب کر سکے گا کوئی بال بیکا
خدا ساتھ ہے تو نہیں ڈر کسی کا اندھیرا بگاڑے گا کیا روشنی کا
تجھے کافروں سے بچائے خدا اب خدا سے یہی ہے مری التجا اب

حضرت محمدؐ سے عُتبہ کی ملاقات اور

لالچ کی پیش کش

جو رب نے محمدؐ کا دیں جگمگایا تو ایوانِ باطل بہت ڈگمگایا
بڑھی اہلِ مکہ کی کچھ بے قراری انہیں تھی بتوں کی ادا سب سے پیاری
محمدؐ کو نیچا دکھانے کی خاطر رہِ دینِ حق سے ہٹانے کی خاطر
قُریشیوں نے الٹی چلی چال دیکھو بچھایا نبیؐ کے لیے جال دیکھو
قُریشیوں کا عُتبہ پہ ٹھہرا بھروسہ اسے مشورے کے لیے لا بٹھایا
سماجت سے منت سے کچھ التجا سے ملا جاکے عتبہ رسولِ خداؐ سے
بڑی ہی امیدوں سے آخر گیا وہ اکیلے میں جاکر نبیؐ سے ملا وہ

کہا اک خدا کا نہ رستہ دکھائیں
بتوں کی پرستش کے آڑے نہ آئیں

کہا، تم نے ہم پر قیامت ہے ڈھائی
تمہارے نبیؐ ہونے کی ہے دہائی

برا کہتے ہو تم رواجوں کو سارے
تمہیں بُت ہمارے نہیں لگتے پیارے

بگڑ کیوں گئے ہیں یہ تیور تمہارے
ہیں کیوں دوزخی لات و عزیٰ ہمارے

خبر دے رہے ہو نئے رب کی اب تم
نئے دیں کے جادو میں سارے ہوئے گم

یہ سچ ہے کہ ہم تم سے تنگ آچکے ہیں
مروّت کا اپنی صلہ پا چکے ہیں

تمہاری یہ وحدت کی کیسی صدا ہے
بتادو یہ آخر تمہیں کیا ہوا ہے

تمہی یہ بتاؤ ہوا کیا ہے آخر
تمہارے مرض کی دوا کیا ہے آخر

تمہارا یہ اسلام بھی ہے نرالا
کہ اس شہر میں تفرقہ تم نے ڈالا

تمہیں نیک سیرت تو مانا ہے ہم نے
سراپا محبت ہو جانا ہے ہم نے

تمہیں سلطنت جاہ و حشمت ملے گی
اگر چاہو، منہ مانگی دولت ملے گی

کہو تو ذرا، کیا ہے خواہش تمہاری؟
نہ ٹالیں گے ہرگز گزارش تمہاری

کہیں تم پہ 'جن' کا تو سایہ نہیں ہے
یہاں جو کوئی ہے، پرایا نہیں ہے

کسی طور رستے پہ لائیں گے تم کو
کہ تعویذ بھی ہم دلائیں گے تم

اگر تم ہماری نہ مانو تو مشکل
کہ ہم ہیں تمہاری امیدوں کے قاتل

نہیں ہوگا اسلام کا بول بالا
کہ شب کا نہ ہوگا تمہاری اجالا

سزا دینگے اسلام کے حامیوں کو
مٹا دیں گے دنیا سے اسلامیوں کو

پیارے نبیؐ کا جواب

﴿حٰمٓ۔ تَنۡزِیۡلٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ تا۔ وَهُمۡ لَا یَسۡـَٔمُوۡنَ۝ (حم سجدہ ۱ تا ۳۸)﴾

جواباً نبیؐ نے کہا کیا سنو تم
ذرا آپؐ کی بات پر دھیان دو تم
نبیؐ نے جو قرآں کی سورت سنائی
تو اس نے کچھ عتبہ کی حیرت بڑھائی
سنا عتبہ نے حرفِ 'حٰمٓ' کو جب
پسینے میں ڈوبا سراپا لبالب
پریشان عتبہ وہاں سے جو پلٹا
سنا اس نے جو کچھ وہ سب کو سنایا
کہا، ہے محمدؐ نہ شاعر نہ ساحر
ہیں سب دل نشیں باتیں اس کی بظاہر
وہ اللہ کی جانب ہے ہر لمحہ مائل
خدا اک ہے، اک ہی خدا کا ہے قائل
نہیں اس کو دولت کی اب کوئی خواہش
ہے پیشِ نظر اس کے اُمت کی بخشش
اسے حال پر اس کے چھوڑو ذرا تم
خیال اب کہیں اپنا موڑو ذرا تم
ہمارے قبیلے کا وہ آدمی ہے
ملے اس کو شہرت تو پھر کیا کمی ہے
قُرشیوں کا بڑھنے لگا اور غصہ
کہ قابو میں لایا نہ آقاؐ کو عتبہ
نشانہ اگرچہ نبیؐ جی کا سر تھا
بو طالب کا ہر ایک کو پھر بھی ڈر تھا
ہوا سرخ کچھ اور نفرت کا چہرہ
نبیؐ کو ستانے لگا وہ زیادہ

ابوجہل و عتبہ ستانے لگے پھر
وہ شیطاں کی خصلت دکھانے لگے پھر
نبیؐ اُف نہ کہتے تھے ظلم و جفا پر
وہ راضی تھے ہردم خدا کی رضا پر

(یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَداً
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِم)

حضرتِ حمزہؓ کا ایمان لانا (۶ نبوی)

وہ حمزہؓ جو فرزند تھے مطلب کے
بڑے رعب والے تھے شیرِ عرب تھے
عرب میں بہت ہی بہادر تھے حمزہؓ
پہلوان سب ان سے ڈرتے تھے گویا
نبیؐ جی تھے حمزہؓ کے بے شک بھتیجے
تھے ہم عمر لیکن بڑے ہی چہیتے
مسلمانوں کے سچے غمخوار تھے وہ
نبیؐ کی محبت میں سرشار تھے وہ
نبیؐ کے تھے شیدا، پرائے نہیں تھے
اگرچہ وہ اسلام لائے نہیں تھے
وہ جنگل سے گھوڑے پہ گھر آرہے تھے
کہ بجلی کی رفتار دکھلا رہے تھے
وہ گھر کی طرف ہو رہے تھے روانہ
سفر کے تھکے تھے، سفر سے تھا آنا
کسی نے یہ احوال ان کو سنایا
کہ بوجہل نے ہر نبیؐ کو ستایا
ہواؤں میں گھوڑے کو اپنے اڑا کر
چلے سوئے کعبہ، غضب میں وہ آکر
ابوجہل جو ساتھیوں میں گھرا تھا
بہت تھا کمینہ بڑا سر پھرا تھا
مگر حمزہؓ کو دیکھ کر بوکھلایا
بہت لڑکھڑایا بہت سٹپٹایا
لگایا یہ حمزہؓ نے پُر زور نعرہ
ہے لڑنے کی ہمت تو میداں میں آجا

بتا تجھ کو آئی کہاں سے یہ ہمت
محمدؐ سے یہ بدکلامی کی طاقت

بلالے تو ہمراہ اب ساتھیوں کو
کہ میں دیکھ لوں گا ترے حامیوں کو

یہ کہہ کر کماں سر پہ سختی سے ماری
ہوا سر سے اس کے تبھی خون جاری

نہ آگے کوئی آیا، دبکے پڑے تھے
سبھی بس تماشائی بن کر کھڑے تھے

یوں حمزہؓ نے بوجہل کو زندہ چھوڑا
غرور آج اس دشمنِ دیں کا توڑا

کہا، موت تجھ کو نہ چھوڑے گی خالی
نبیؐ کی طرف جو نظر تو نے ڈالی

وہاں سے چلے حمزہؓ، احمدؐ کی جانب
چلے کھنچ کے رحمت کے برگد کی جانب

ہوئے سامنے جب نمودار حمزہؓ
ہوا سب کو قتلِ محمدؐ کا خدشہ

صحابہؓ اٹھے اپنی تلوار تانے
یہاں تک تو دو آج حمزہؓ کو آنے

نبیؐ نے کہا آنے دو اس کو تنہا
کہ ہم جان لیں، کیا ارادہ ہے اس کا

نبیؐ کے قریں آگئے جوں ہی حمزہؓ
تو دیکھا، ہے روشن نبی جیؐ کا چہرہ

وہ حمزہؓ جو تھے کفر کے راستے میں
چلے آئے اسلام کے دائرے میں

حضرتِ عُمرؓ کا ایمان لانا (۶ نبوی)

﴿طٰهٰ. مَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰى. اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى

(سورہ طٰہٰ کا ابتدائی حصہ)﴾

عُمر کفر کے دائرے میں تھے داخل
وہ تھے سورما اور نہایت ہی عاقل
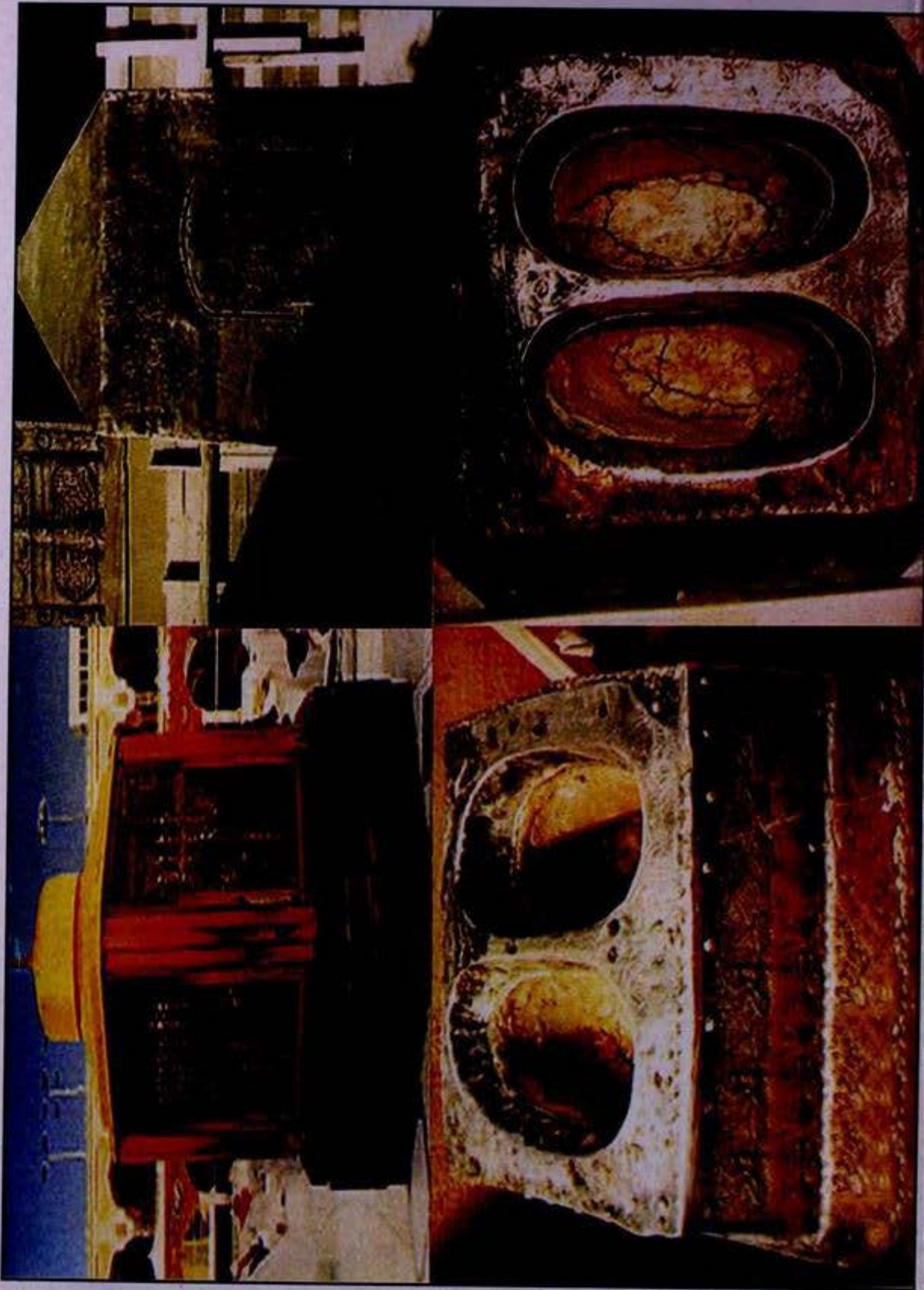
خانہ کعبہ میں مقامِ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام
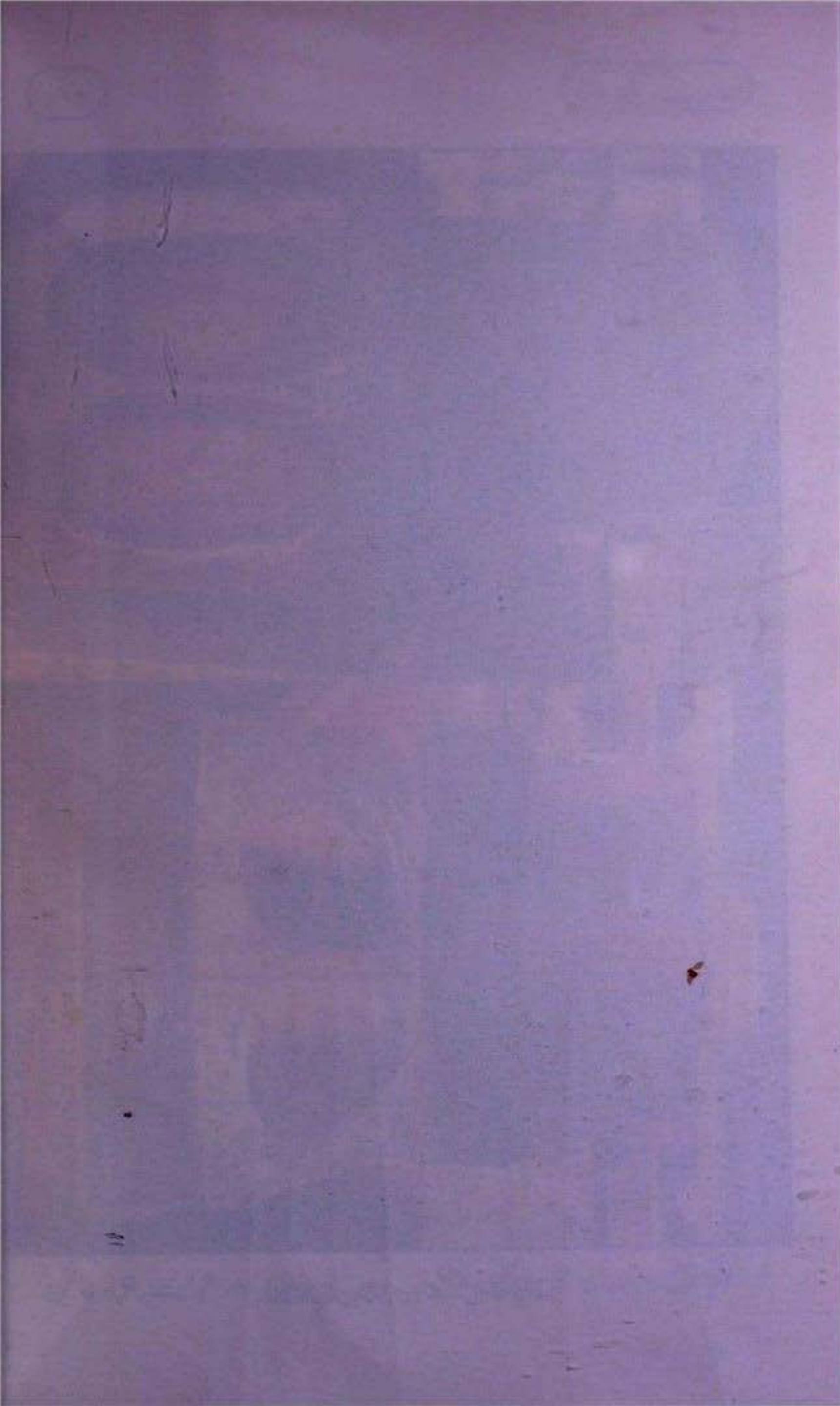
مکۃ المکرّمہ - جبل النور - غارِ حرار
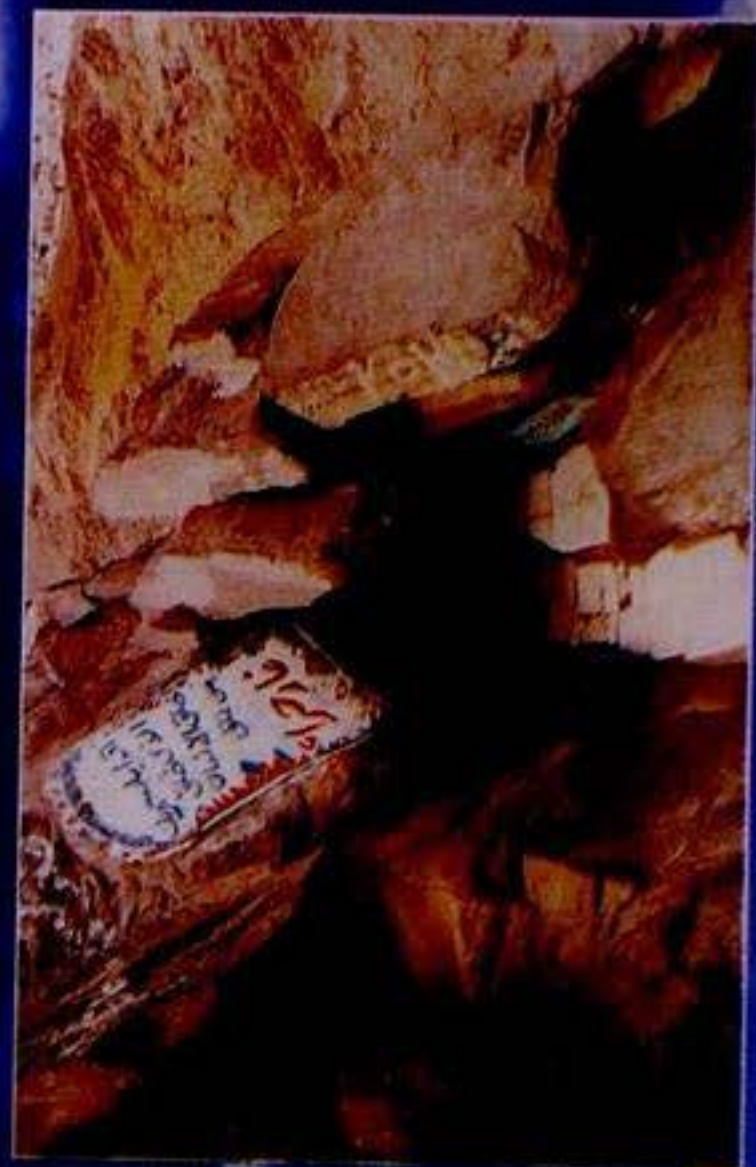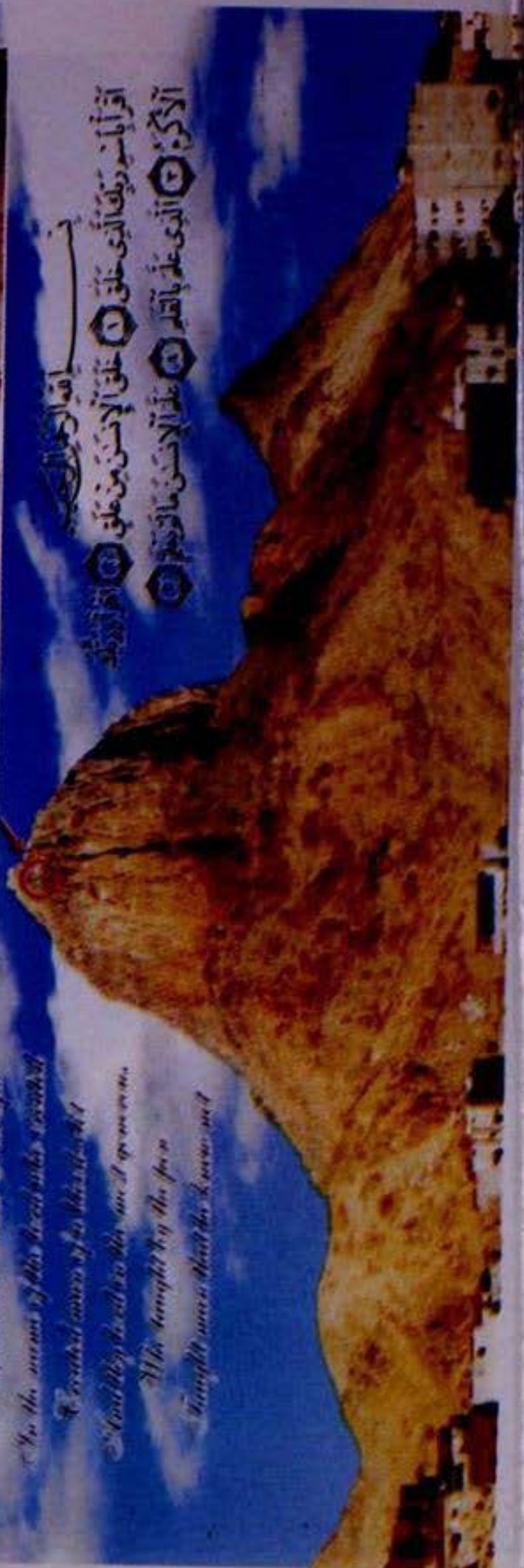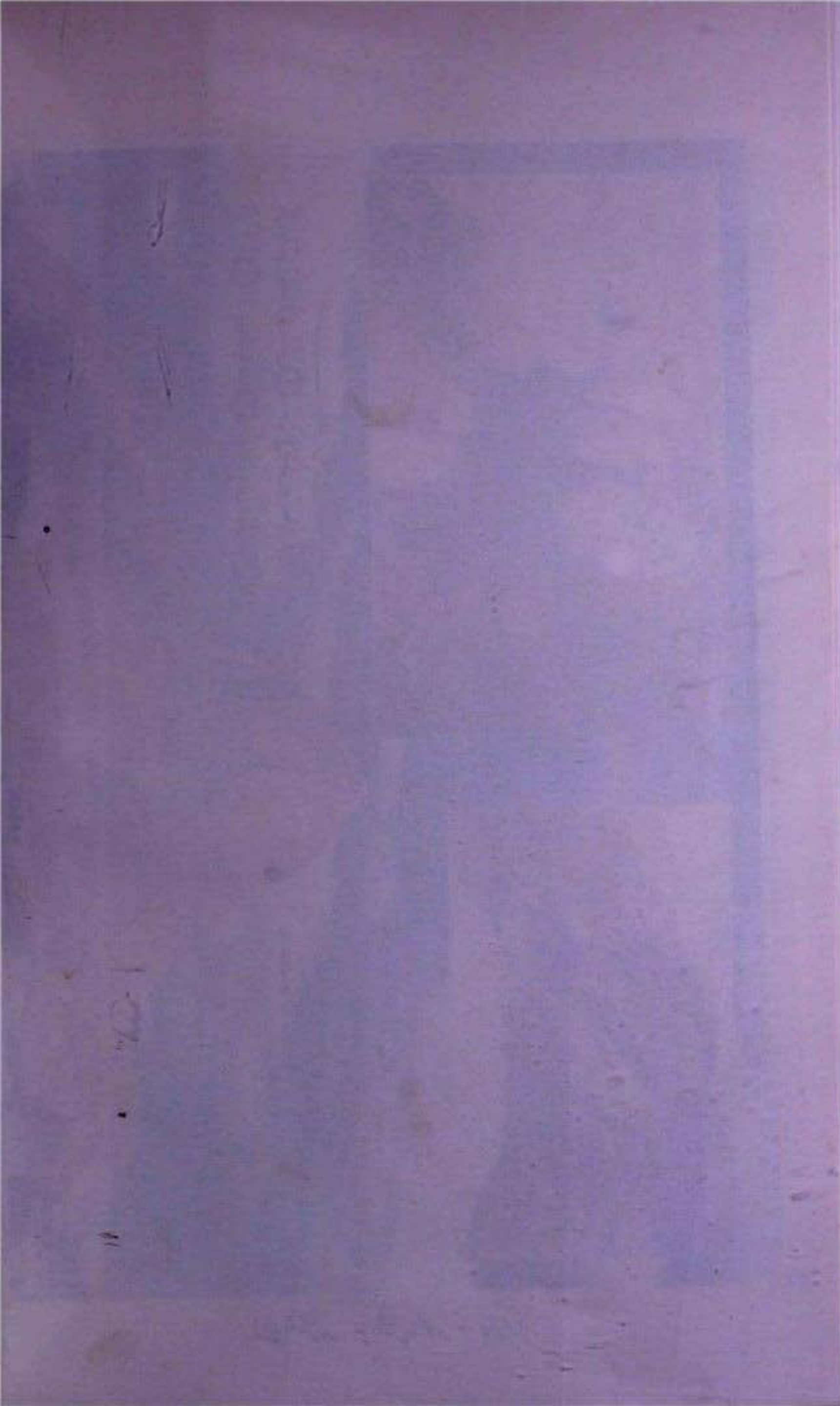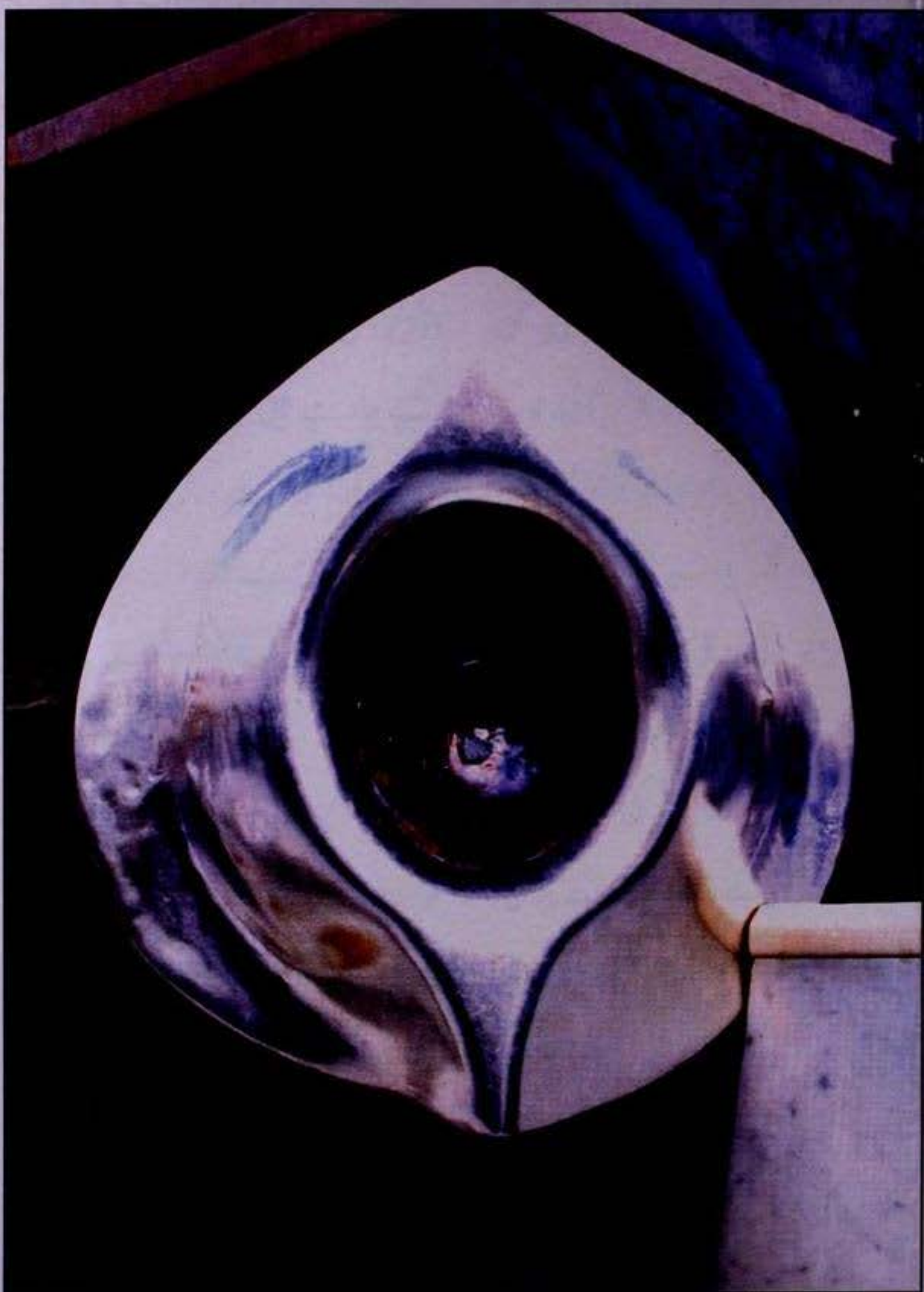
مكة المكرمة - المسجد الحرام - الحجر الاسود
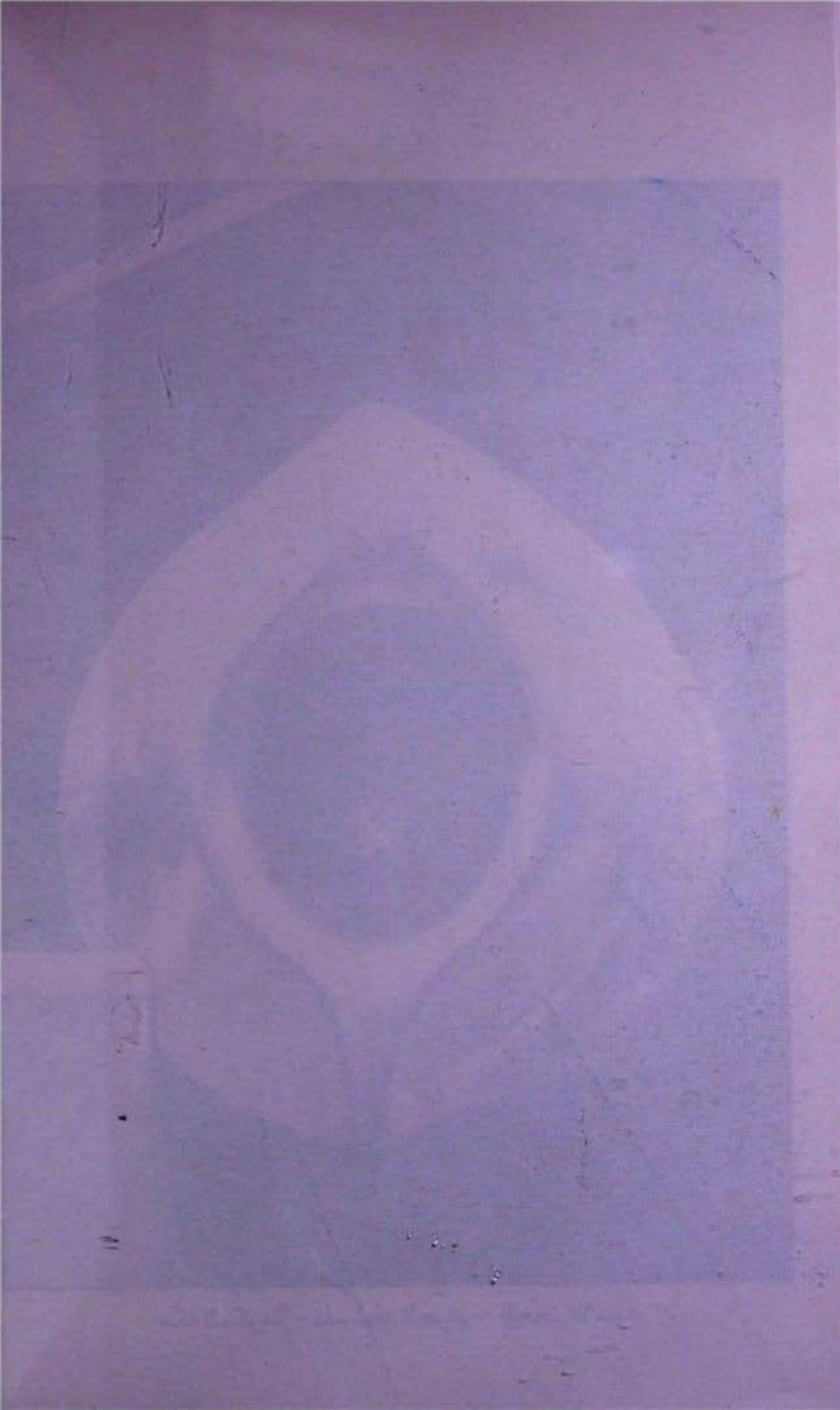
نبیؐ اور مسلمانوں کے وہ تھے دشمن
کہ سختی سے آلودہ تھا اُن کا دامن

مسلمانوں کو وہ ستاتے بہت تھے
ضعیفوں کا دل بھی دکھاتے بہت تھے

نبیؐ کے چچا جوں ہی ایمان لائے
بڑھے کفر کی نفرتوں کے بھی سائے

یہ چاہا نبیؐ جی کے قاتل بنیں گے
نبیؐ جی کو دنیا میں رہنے نہ دیں گے

محمدؐ کی طاقت بڑھی جا رہی تھی
بتوں کی پرستش گھٹی جا رہی تھی

ہُبَل کو نہ پوجے گا کافر کوئی اب
کھنچے جا رہے ہیں نبیؐ کی طرف سب

کہاں جائیں گے لات و عزیٰ بتا دو
جو دینِ محمدؐ ہے اس کو مٹا دو

ہو قتلِ محمدؐ، یہ تجویز ٹھہری
اسے رٹ لگی ہے فقط اک خدا کی

عمرؓ سرورِ دیں کا سر لانے اٹھے
تھے تیور عجب ان کے غیظ و غضب کے

عمرؓ نے نکالی جو تلوار اپنی
لرزنے لگی ساری کعبہ کی دھرتی

جو غصے میں نکلے نبیؐ کی طرف وہ
کہ پا جائیں قتلِ نبیؐ کا شرف وہ

نُعَیم اک عمرؓ کے تھے رشتے کے بھائی
عمرؓ سے ہوئی رہ میں مڈ بھیڑ ان کی

کہا، اے عمر تم کدھر جا رہے ہو
نہایت ہی برہم نظر آ رہے ہو

کہا، سر محمدؐ کا لانے چلا ہوں
شجاعت میں اپنی دکھانے چلا ہوں

کہا، اے عمر پہلے گھر کی خبر لو
بہن اور بہنوئی کو جا کے دیکھو

وہ ایمان لائے ہیں دینِ نبیؐ پر
عقیدہ ہے ان کا نئی روشنی پر

بڑھا اور غصہ عمرؓ کا عزیزو
بڑھے جوش میں گھر کی جانب وہ دیکھو

بہن اور بہنوئی کا حال سن لو
پڑھاتے تھے قرآن خبابؓ ان کو

عمرؓ نے کی بہنوئی کے ساتھ سختی
سمجھتے تھے وہ ظلم کو نیک بختی

تھے ایماں پہ قائم ستم بھی وہ سہتے
لہو کے بھی ریلے بدن سے تھے بہتے

عمرؓ کو زیادہ ہی حیرت ہوئی تب
کہا خود سے، گھبرا کے، آخر ہے کیا سب!

بہن سے کہا کچھ سناؤ ذرا تم
جو کچھ پڑھ رہی تھیں دکھاؤ ذرا تم

ہوئیں وہ رضا مند فوراً خوشی سے
کہ پڑھ لیں اسے خود نہا کر ابھی سے

تلاوت پہ اپنی بہن کی نظر کی
تو بڑھنے لگی اور حیرت عمرؓ کی

وہ قرآن سن کر مچلنے لگے تھے
کہ خود دل ہی دل میں پگھلنے لگے تھے

بہت روئے، پچھتائے، آنسو بہائے
کہ چھٹنے لگے کفرِ سرکش کے سائے

بڑھے اٹھ کے کوہِ صفا کی طرف وہ
کہ دوڑے چلے مصطفٰےؐ کی طرف وہ

یہ دیکھا کہ مصروفِ حمد و ثنا ہیں
کہ ارقمؓ کے گھر میں رسولِ خداؐ ہیں

حضوری میں بوبکرؓ و حمزہؓ تھے ہمدم
صحابہؓ بھی حاضر تھے لیکن تھے کچھ کم

عمرؓ آئے دروازے کو کھٹکھٹایا
کہ ہمراہ ان کے تھا وحدت کا سایہ

صحابہؓ نے روزن سے باہر جو دیکھا
عمرؓ کو کھڑا تیغ کے سنگ پایا

جو دیکھا عمرؓ کا وہ بارعب چہرہ
تو ہیبت کے مارے ڈرے کچھ صحابہؓ

کہا حمزہؓ نے اندر آنے دو اس کو
وہ آیا ہے کیوں یہ بتانے دو اس کو

ہے نیت جو اچھی تو ہم بھی ہیں اچھے
نہیں تو، الجھنے میں ہم کب ہیں کچے

بری ہے جو نیت تو بس دیکھ لوں گا ——— ابھی سر قلم دیکھو اس کا کروں گا

نبیؐ نے کہا اس کا دل کھینچ لایا ——— عمرؓ آخرش ہم سے ملنے کو آیا

نبیؐ نے عمرؓ کا جو دامن جھنجوڑا ——— تو اترا ہوا تھا بہت ان کا چہرہ

بدن پر عمرؓ کے تھی اک کپکپی سی ——— رواں آنکھ سے آنسوؤں کی جھڑی تھی

جھکا کر کہا سر عمرؓ نے نبیؐ سے ——— مسلماں بنادیں مجھے بس ابھی سے

کہا 'لا الٰہ' دل کی گہرائیوں سے ——— تھے مسرور ایماں کی شادابیوں سے

صدا اونچی ہونے لگی مرحبا کی ——— برسنے لگی ان پہ رحمت خدا کی

عمرؓ پھر چلے شہر کی سمت لوگو ——— گئے کفر کے قہر کی سمت لوگو

بہت منتظر تھے قریشی عمرؓ کے ——— تہی دست دیکھا تو حیرت زدہ تھے

کہا مشرکوں سے ہیں بت سارے جھوٹے ——— محمدؐ نبی ہیں خدا کے چہیتے

یہ نفرت، یہ وحشت، یہ ذلت ہے کیسی ——— یہ دینِ نبیؐ سے کراہت ہے کیسی

نہیں شک محمدؐ کی پیغمبری میں ——— اندھیرے میں ہم ہیں تو وہ روشنی میں

مسلمان ہوکر بہت خوش ہوا ہوں ——— بفیضِ نبیؐ آج حق کی صدا ہوں

ہے واحد خدا پر اب ایمان میرا ——— کہ رہبر ہے ہر لحہ قرآن میرا

یہ سن کر اُڑے ہوش سب مشرکوں کے ——— ہیں ناداں جو عاشق نہیں ہیں نبیؐ کے

سبھی ڈر گئے شیرِ غازی سے پیارو ——— ہوا حملۂ کفر ایماں پہ دیکھو

مگر مات دی سب کو شیرِ عرب نے ——— کیا سب کو زیر ان کے غیظ و غضب نے

بڑھی ایسے اسلام کی اور طاقت — ملی اور ایمان والوں کو قوت
عمرؓ نے نبیؐ کی جو ہمت بڑھائی — خوشی اہلِ ایمان نے اس کی منائی
عمرؓ اور بوبکرؓ و حمزہؓ تھے مسلم — بڑھی عظمتِ دیں، ہُوا رعب قائم
عمرؓ کا ہٹا کفر کے سر سے سایہ — تو ایوانِ باطل بہت ڈگمگایا

(یَارَبِّ، صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَداً — عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ)

ہجرت کی ابتدا (۵ نبوی)

قُرَیشیوں کو شیطان کے تھے دلاسے — مسلمانوں کے خون کے تھے وہ پیاسے
ستاتے تھے نومسلموں کو وہ اکثر — کہ رکھنے لگے جسم پر جلتے پتھر
لٹاتے تھے جلتی چٹانوں پہ اکثر — کہ رکھتے تھے شعلے زبانوں پہ اکثر
سلیں سینوں پہ رکھ دیا کرتے تھے وہ — کہ بدلہ عجب یہ لیا کرتے تھے وہ
سلاخوں سے وہ داغ دیتے تھے تن کو — رذالت سے چھلنی بھی کرتے بدن کو
غلاموں کو لگواتے پانی میں غوطے — اذیت سے جن کی تڑپ کر وہ روتے
سدا ظلم کا آئینہ ہی دکھایا — تمام اہلِ ایماں کو بے حد ستایا
ستائے گئے مُصعَبؓ و عبدِ رحماںؓ — ہوا خون سے تربتر ان کا داماں
ابوبکرؓ و عثماںؓ، بلالؓ اور علیؓ کو — ستاتے تھے وہ ہر طرح سے سبھی کو
ہوئی تنگ ان کے لیے ارضِ کعبہ — وطن میں ہوا ان کا دشوار جینا

مسلمان تنگ آگئے زندگی سے
ملا اذنِ ہجرت انہیں تب نبیؐ سے
حَبَش میں نَجاشی کی تھی حکمرانی
رعایا پہ کرتا بڑی مہربانی
نَجاشی تھا اک شاہ انصاف پرور
کہ چرچا تھا اس کی عنایت کا گھر گھر
گئے مکہ سے کچھ مسلماں وہاں بھی
ملی زندگی ان کو امن و اماں کی
خبر اہلِ مکہ کو ہجرت کی پہنچی
دلِ اہلِ ایماں کو راحت کی پہنچی
حبش کو روانہ ہوئے چند کافر
حقیقت میں تھے وہ نہایت ہی جابر
تھے عَمرو بنِ عاص ان کے سردار لوگو
وہ اسلام لائے نہ تھے اے عزیزو
نجاشی کے دربار میں پہنچے سارے
کیے نذر تحفے کئی پیارے پیارے
یہ کہنے لگے سب بتوں کے وہ شیدا
رہے سلطنت بادشہ کی ہمیشہ
جو مکے سے بھاگ آئے ہیں لوگ سارے
شہِ والا وہ تو ہیں مجرم ہمارے
بتوں پر یہ الزام دھرنے لگے ہیں
برائی مذاہب کی کرنے لگے ہیں
یہودی سے، نصرانی سے جل رہے ہیں
نئے دین پر دیکھیے چل رہے ہیں
حوالے ہمارے انہیں کیجیے گا
ہماری حراست میں دے دیجیے گا
حبش کے تھے سب لوگ نصرانی مذہب
حمایت، سفارت کی کرنے لگے سب
نجاشی جو انصاف پرور تھا لوگو
وہ سچائی کا ساتھ دیتا تھا دیکھو
مسلمانوں سے اس نے فرمایا آخر
تمہیں قید کرنے کو آئے ہیں کافر
بتاؤ تمہاری خطا کیا ہے آخر
کہ بگڑے ہیں تم سے بھلا کیوں یہ کافر

بتاؤ! کِیا قتل تم نے کسی کا؟ یہ الزام تم پر بتاؤ ہے کیسا
تمہارا جو ہے دین وہ ہے نرالا سنا ہے کہ دنیا سے ہے وہ انوکھا
نرالی ہے کیا بات اس میں سناؤ کرشمہ ہے کیا اس کا ہم کو بتاؤ
تھے جعفرؓ، علیؓ کے برادر حقیقی انہیں جوشِ اسلام یوں آیا بھائی
لبوں پہ تھیں ان کے جو حق کی صدائیں کہ مانگیں حفاظت کی سب نے دعائیں
کہا ہم گنہگار و جاہل بہت تھے نکمے تھے اے شاہ! کاہل بہت تھے
بہت تھی ہمیں بت پرستی سے الفت نہیں تھی ہمیں بے کسوں سے محبت
خدا کہتے تھے پتھروں کو سدا ہم جہالت میں شیطان سے کچھ نہ تھے کم
پڑوسی کا حق مارتے تھے سدا ہم کہ کردیتے تھے بیٹیوں کو فنا ہم
گناہوں کا سیلاب تھا ہر جگہ پر برادر، برادر کا قاتل تھا اکثر
ہمارے جو دل تھے وہ بے نور تھے سب رہِ نیک سے تو بہت دور تھے سب
ہمارا کوئی سچا رہبر نہیں تھا صداقت کا کوئی بھی پیکر نہیں تھا
جہنم کی جانب رواں تھے سبھی جب تو مکہ میں پیدا ہوئے اک نبیؐ تب
امانت، دیانت کا پیکر ہیں وہ خود صداقت، عدالت کا پیکر ہیں وہ خود
سنائی دی آواز اسلام کی اک جلی شمع اللّٰہ کے نام کی اک
نکالا جہالت کے پنجے سے ہم کو چھڑایا بدی کے شکنجے سے ہم کو
ہمیں بُت پرستی کی لت سے بچایا کہ وحدت کا دیپک دلوں میں جلایا

سکھایا سبق اس نے انسانیت کا　نشاں مٹ گیا جہل و حیوانیت کا
ہمیں چوری منہ زوری سے باز رکھا　کہ اللہ نے ان کو سچا بنایا
نماز اور روزے سکھائے نبیؐ نے　کہ نیکی کے نکتے بتائے نبیؐ نے
ہم ایمان لے آئے آخر نبیؐ پر　یہ احسان ہے آپؐ کا ہم سبھی پر
چھٹا ہم سے جب بُت پرستی کا دامن　ہوئے مکے والے سبھی اپنے دشمن
ہمیں پھر ستانے لگے روز و شب وہ　قیامت کا ڈھانے لگے بس غضب وہ
مسلماں مظالم سے تنگ آچکے تھے　ارادہ وہ ہجرت کا فرما چکے تھے
ہم انسانوں میں آئے انسان بن کر　حبش میں قدم رکھا مہمان بن کر
نہیں جانا ہم، اب کہیں چاہتے ہیں　کہ گمراہ ہونا نہیں چاہتے ہیں
خدارا سہارا ہمیں دیجیے گا　کہ انصاف مظلوموں سے کیجیے گا
حقیقت میں تھا شاہ انصاف پرور　ہوا سچ کا کافی اثر بادشہ پر
سنی اس نے جس وقت تقریرِ جعفرؓ　نجاشی نے مانگی دلیلِ پیمبر
سنائی جو جعفرؓ نے 'مریم' کی سورت　نجاشی کے دل سے گئی سب کدورت
ہوئے شاہ کی آنکھ سے اشک جاری　کہا، ہے یہ سورت نہایت ہی پیاری
سناتی ہے دنیا میں یہ حق کی باتیں　ہیں یکساں سبھی آسمانی کتابیں
جو انجیل میں ہے وہ قرآں میں بھی ہے　اجالا محمدؐ کے داماں میں بھی ہے
کہا یہ سفیروں سے شہ نے کڑک کر　چلے جائیں واپس یہاں سے ستمگر

بھٹکتے پھریں کیوں مسلمان در در انہیں اب کے ہونے نہ دوں گا میں بے گھر
نہیں اب کسی بات کا ان کو کھٹکا رہیں گے یہیں یہ وطن ہے انہیں کا

(یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ)

کفارِ مکہ کا معاہدہ (۷ نبوی)

شرارت نہ کام آئی جب کافروں کی سفارت بھی لوٹ آئی تب جابروں کی
نجاشی کی جانب سے منہ کی جو کھائی سبھوں نے نئی اک کمیٹی بنائی
گھرانے سے ہاشم کے تھا بولہب بھی بنی سرپرستی میں اُس کی کمیٹی
ہوئے مشورے، بات جب طے یہ پائی وہ دشمن ہمارے ہیں ہم بھائی بھائی
نہیں آلِ ہاشم سے اب ان کا رشتہ نہیں واسطہ ہم سے کوئی بھی ان کا
نہ شادی رفاقت، نہ رشتہ، نہ الفت نہ کچھ لینا دینا، نہ کچھ ان سے رغبت
نہ کچھ رکھ رکھاؤ نہ ہو بات چیت اب تعلق نہ کوئی نہ رسم اور ریت اب
خریدیں نہ چیزیں وہ بازار سے اب رہیں دُور کفار کے پیار سے اب
جییں یا مریں وہ نہیں کوئی پروا نہ دیکھے کوئی آج سے اُن کا چہرہ
ہمیں اپنے کام اور دھندے سے مطلب مسلمانوں پر بند دروازے ہیں سب
نبیؐ کو ہمیں سونپ دے جو بوطالب عرب میں کوئی جھگڑا ہوگا نہ صاحب
وہ توحید کا دم جو بھرتا ہے لوگو محمدؐ ہی گمراہ کرتا ہے لوگو

غرض کعبہ پر یہ لگا عہد نامہ تعلق نہیں اہلِ ایماں سے اپنا

ابوطالب کا فیصلہ

چچا کو خبر عہدنامے کی پہنچی کہ نیت ہے کفارِ مکہ کی اُلٹی
رکھا عہدنامے کو اپنی نظر میں اکٹھا کیا اپنے کنبے کو گھر میں
بنی ہاشمی تو مسلماں نہیں تھے مگر منکرِ تابِ قرآں نہیں تھے
اکٹھے ہوئے شِعبِ طالب میں آکر ہوئے خوش وہاں وہ نبیؐ جی کو پاکر
فقط بولہب ان کا دشمن تھا لوگو بہت داغدار اس کا دامن تھا لوگو
جو تھا شعبِ طالب پہاڑی کا درّہ عرب میں ہراک سمت تھا اس کا چرچا
یہیں اہلِ بیت آکے ٹھہرے خوشی سے کہ بیزار تھے شہر کی زندگی سے
پڑا دین پر بے کسی کا جو سایہ بڑا سخت دور اہلِ ایماں پہ آیا

شعبِ ابی طالب کی سختیاں

﴿أَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ یُّتۡرَكُوۡا اَنۡ یَّقُوۡلُوۡا اٰمَنَّا وَهُمۡ لَا یُفۡتَنُوۡنَ۝﴾ (عنکبوت ۲)

قریش اس طرف غلہ آنے نہ دیتے کہ ہر وقت سخت اس کی نگرانی کرتے
اگر کوئی شے اس طرف لے کے چلتا تو خود بولہب اس کو دھمکانے لگتا

پہاڑوں کا یہ درّہ اک قلعہ سا تھا
کٹھن مرحلہ تھا یہ فاقہ کشی کا

خدا کی حفاظت سے سب مطمئن تھے
نبیؐ کی محبت سے سب مطمئن تھے

ہرن لانے حمزہؓ کا جنگل میں جانا
مگر نامرادی سے واپس وہ آنا

تڑپنا وہ بچوں کا مچھلی کی صورت
کہ فاقوں سے ہو جانا پتھر کی مورت

علیؓ طیش کو تھام لیتے تھے اکثر
عمرؓ بھی اٹھالیتے تھے اپنا خنجر

نبیؐ کی تسلی سے خاموش ہوتے
سکوں اپنا اُمت کی خاطر وہ کھوتے

نہ کرتے تھے شکوہ کوئی بے سبب وہ
کہ ڈھاتے تھے خود اپنی جاں پر غضب وہ

تسلی سے سو جاتے تھے بھوکے بچے
خدا کی رضا تھی کہ دکھ سارے سہتے

تڑپ کر وہ جاں اپنی دیتے خدا پر
کہ مائیں تھیں مسرور حق کی رضا پر

نہ پوچھو گزرتے تھے کس طرح لمحے
وہ کھاتے تھے اکثر درختوں کے پتے

اسی طرح سہ سال فاقوں میں گزرے
کہ یہ دین والے تھے ایماں کے پکے

عجب ان کی ہے صبر کی شان دیکھو
اسے کہتے ہیں سچا ایمان دیکھو

خبر ہاتفِ غیب نے دی یہ آکر
خدا خوش ہے صابر یہاں تم کو پاکر

رہے گا نہ اب ظالموں کا زمانہ
کہ دیمک نے چاٹا ہے وہ عہد نامہ

ہر اقرار کی اب تلافی ہے اس میں
فقط نامِ اللہ باقی ہے اس میں

نبیؐ کے چچا کعبے کی سمت آئے
کہا، کوئی اب عہد نامہ دکھائے

کہاں ہیں سبھی دستخط کرنے والے
کوئی جا کے ان کو یہاں کھینچ لائے

ابوجہل دوڑا ہوا خود ہی آیا
کہ دیمک زدہ اس عبارت کو پایا

جھکے شرم سے کافروں کے سبھی سر
ابوجہل تھا لوگو آپے سے باہر

چلے گی نہ کچھ حق کے آگے کسی کی
بگاڑے کوئی کیا، خدا کی ہے مرضی

جو فانی ہے، فانی رہے گا وہ آخر
جو باقی ہے، باقی رہے گا وہ آخر

تو لی چین کی سانس اب مومنوں نے
لیا اپنا رستہ جو ان کے دکھوں نے

خدا کی یہ مرضی میاں تم بھی دیکھو
کہ دسواں برس تھا نبوت کا پیارو

چچا پر ہوا موت کا جوں ہی حملہ
نبیؐ جی ہوئے اس گھڑی بے سہارا

خدیجہؓ تھی اک پارسا نیک بیوی
وہ خاتونِ جنت، چہیتی نبیؐ کی

شریکِ غم و راحتِ دو جہاں تھی
کوئی دوسری ایسی بی بی کہاں تھی

خدیجہؓ ہزاروں مسائل کا حل تھیں
وہ ہر رشتے ناطے کا نعم البدل تھیں

نبیؐ کے لیے تھیں جو واحد سہارا
خدیجہؓ بنیں ان کی آنکھوں کا تارا

خدیجہؓ کی آغوش میں آئی رحمت
ملی تھی انہیں دین و دنیا کی دولت

انہیں آگیا اب خدا کا بلاوا
دلِ مصطفیٰ ﷺ پر تھا پھر غم کا سایہ

قُریشیوں کی خاطر تھی کیا مرگِ طالب
خوشی کا بہانہ بنی مرگِ طالب

ذرا کفر کا سر ہوا اور اونچا
کہ گونجا فضاؤں میں باطل کا نغمہ

کمندیں فریبوں کی ڈالی گئیں پھر
نئی، شر کی راہیں نکالی گئیں پھر

معراج کا واقعہ

(۸ تا ۱۱ نبوی مختلف اقوال)

﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ هُوَالسَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ٥ (بنی اسرائیل ۱)﴾

جو اللہ کے مہماں ہوئے اب نبیؐ جی
تو تصویرِ قرآں ہوئے اب نبیؐ جی

نبوت کا جو سال دسواں تھا پیارو
مہینہ رجب کا تھا وہ اے عزیزو

ہوئی رات نظروں سے غائب تھی شام اب
کہ تھا اُمِ ہانی کے گھر پر قیام اب

ہوئے نیند میں غرق بعدِ عبادت
تو جبریلؑ آ پہنچے بعد از اجازت

چلے آپ کو لے کے وہ سوئے کعبہ
کیا چاک کعبے میں حضرت کا سینہ

اُنڈیلا گیا اک طبق سینے میں جو
تھا بھرپور ایمان و عرفان سے وہ

کیا بند سینہ ، مہک اُٹھے لمحے
نبیؐ نور کے ایک دریا میں ڈوبے

بُراق آنکھ کھلتے ہی اب جلوہ گر تھا
یہ شعلہ کبھی اور کبھی یہ شرر تھا

فلک کی طرف وہ براق اُڑ رہا تھا
یہی حسنِ آغاز معراج کا تھا

سواری براق حسیں آپ کی تھی
یہی تھی مشیت یہی رب کی مرضی

اُڑا اُڑ کے بیت المُقدّس وہ پہنچا
ملا اب نبیؐ کو امامت کا درجہ

امامت پہ فائز نبیؐ جی تھے آگے
تو پیچھے نبیؐ کے سبھی انبیاء تھے

ہوئے جانبِ عرش حضرتؐ روانہ
ہواؤں نے گایا خوشی کا ترانہ

خوشی سے فضا کی بھی آنکھیں تھی نم اب
ستاروں نے چومے نبیؐ کے قدم اب

قدم چرخِ اول پہ تھے اب نبیؐ کے
کہ موجود اس جا پہ آدم صَفِی تھے

یہ مانو کہ وہ سب سے پہلے نبیؐ ہیں
کہ انسانوں کے باپ آدم صفی ہیں

ملے آپؐ آدم سے بڑھ کر گلے اب
کہ اب دست بستہ فرشتے ہوئے سب

مسرت کا دائیں طرف بام و در تھا
کہ بائیں طرف بس عذابوں کا گھر تھا

نبیؐ جی گئے چرخِ دوّم پہ لوگو
ہوئی یحیٰؑ عیسیٰؑ سے پہچان پیارو

گئے تیسرے آسماں پر نبیؐ جی
ملاقات یوسفؑ سے جی کھول کر کی

تھے موجود ادریسؑ چوتھے فلک پر
تھے پنجم پہ ہارونؑ رب کے پیمبر

ٹھکانہ تھا موسیٰؑ کا چرخِ ششم پر
کہ تھا ساتویں پر براہیمؑ کا گھر

نبیؐ سارے نبیوں سے ملتے ملاتے
سعادت تھی ایسی بلندی پہ پہونچے

جہاں پیڑ بیری کا اک خوشنما تھا
کہ یہ پیڑ ہی سدرۃ المنتہٰی تھا

فلک کے سفر کا عجب مرحلہ تھا
فقط قابَ قوسَین کا فاصلہ تھا

ہوا ہمکلام اپنے محبوبؐ سے رب
حجابات جو درمیاں تھے، اٹھے سب

نمازیں ہوئیں فرض ہم پر پچاس اب
نبیؐ جی پلٹ آئے موسیٰ کے پاس اب

کلیم خدا نے کیا تب اشارہ
یہ اُمت کو مشکل ہے، جائیں دوبارہ

نمازوں میں کروائے گا کمی اب کٹھن ہے، اگرچہ ہے یہ مرضی رب
خداوند نے کی نبیؐ کی اعانت ملی پنج وقتہ نمازوں کی نعمت
کسی کی نہیں، تھی یہ قسمت نبیؐ کی جمالِ خدا دیکھا آنکھوں سے اپنی
حسیں باغ بھی دیکھے انگارے دیکھے کہ جنت جہنم کے نظارے دیکھے
پلٹ آئے عرش بریں کی حدوں سے کہ پھر اُمِّ ہانی کے گھر پر نبیؐ تھے
سناتے تھے معراج کے واقعے کو کیا ضوفشاں حق کے ہر سلسلے کو
یوں رتبہ ابوبکرؓ کا بڑھ گیا تھا خطاب اُن کا صدّیقِ اکبر بجا تھا
ابوجہل نے جب سنا سارا قصہ نبیؐ پر اُسے یک بیک آیا غصہ
بھلا یہ شرف کس کو حافظؔ ملا تھا فلک پر نبیؐ کو بلایا گیا تھا

(یارَبِّ، صَلِّ وَسَلِّم دَائِماً اَبَداً عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الْخَلقِ کُلِّھِم)

نبیؐ کا سفرِ طائف (۱۰ نبوی)

رئیسوں کا تھا شہر طائف انوکھا یہاں راج تھا ظالموں کا ہمیشہ
رئیسی کا ایسا صلہ چاہتے تھے خدا کی وہ ہردم عطا چاہتے تھے
تمنا تھی ان میں ہی قرآن اترے انہیں میں پیمبر کوئی ایک ٹھہرے
اسی بات پر ہی حسد تھا نبیؐ سے انہیں دشمنی تھی ہر اک امتی سے
نبیؐ دین کا لے کے پیغام نکلے لیا دل میں اللہ کا نام، نکلے

محمدؐ نے نیکی کی سمتیں دکھائیں
کہ لوگوں کو اللہ کی باتیں بتائیں

کمینوں نے کرتب نہ کیا کیا دکھائے
نبیؐ سے بڑے رعب سے پیش آئے

کہا ایک نے، یہ تو پاگل ہے لوگو
کہ دیں اس کا خود ایک دلدل ہے لوگو

یہاں سے کوئی آج اس کو بھگا دے
چلے بس تو دیوارِ کعبہ بھی ڈھا دے

بتوں کو جو پوجو تو سب کچھ برا ہے
نبیؐ کیا یہی اک خدا کو ملا ہے

خدا ہے جو کوئی تو ہم کو دکھا دو
تمہیں مان لیں گے جو اس سے ملا دو

کہا، مان لے دینِ ہاشم ہے سچا
جو تیرا ہے پیغامِ وحدت، ہے جھوٹا

نبیؐ نے سہے صبر سے سارے طعنے
ہر اک سمت تھے دشمنوں کے فسانے

پجاری وہاں سب صَنَم لات کے تھے
کہ طائف میں سب کفر کی ذات کے تھے

محمدؐ خدا کے تھے سچے پیمبر
چلے شہر میں دعوتِ حق کو لے کر

دیا حق کا پیغام سب کو نبیؐ نے
شریروں کو بہکا دیا تھا کسی نے

شریروں کی شیطانیت جاگ اٹھی
یوں اندر کی حیوانیت جاگ اٹھی

نبیؐ جی پہ برسات کی پتھروں کی
کہ طائف میں سوغات تھی پتھروں کی

وہ جس نے چمن کو مہکنا سکھایا
بنا اُس کا تن پتھروں کا نشانہ

وہ بازو سہارا تھے جو مفلسوں کا
ہدف بن گئے تھے وہی ظالموں کا

وہ سینہ جو نورِ خدا کا تھا مسکن
لہو سے ہوا تر بہ تر اُس کا دامن

وہ پاؤں جنہیں چومتے تھے فرشتے
جنہیں چوم کر جھومتے تھے فرشتے

وہی چلتے چلتے ہوئے چھلنی چھلنی زمیں پر عجب اک قیامت سی اٹھی
ہوا جمع نعلین میں خون اتنا کہ دشوار اک اک قدم کا تھا اٹھنا
لہو میں نہائے تھے کپڑے نبیؐ کے ہوئے بند دروازے سب روشنی کے
نبیؐ کا جو یلغار سے سینہ شق تھا تو سورج کا چہرہ فلک پر بھی فق تھا
فرشتے بلکتے تھے خونیں تھا منظر برس کر محمدؐ پہ روتے تھے پتھر
جو حملوں سے تھک کر نبیؐ بیٹھ جاتے پکڑتے کمینے انہیں پھر اٹھاتے
اڑا کر مذاقِ پیمبر یہ کہتے بلاؤ خدا کو خدا کے چہیتے
کوئی معجزہ اب دکھادو تو جانیں تمہیں آج اپنا پیمبر ہی مانیں
نبیؐ ہو اگر تم دکھادو یہ منظر پلٹ آئیں ہم پر ہمارے ہی پتھر
کرو قدر ان کی بتوں سے ڈرو تم جو ہم کہتے ہیں عمر بھر وہ کرو تم
ہمارے شکنجے سے تم کو چھڑالے خدا سے کہو، آئے تم کو بچالے
عجب ہیں یہ صبر و رضا کی ادائیں محمدؐ نے دیں، ظالموں کو دعائیں
وہ رحمت کا احساس سب کو دلاکر تھے مجروح سنگین زخموں کو کھاکر

سفرِ طائف (ضمیمہ)

چلے ابنِ حارث تلاشِ نبیؐ میں انہیں ڈھونڈا طائف کی اک اک گلی میں
نبیؐ جی کو خوں میں نہائے جو دیکھا تو خوں زیدؓ کی چشمِ پرنم میں آیا

جنت المعلیٰ میں سیدہ خدیجہ الکبریٰ کی قبر مبارک
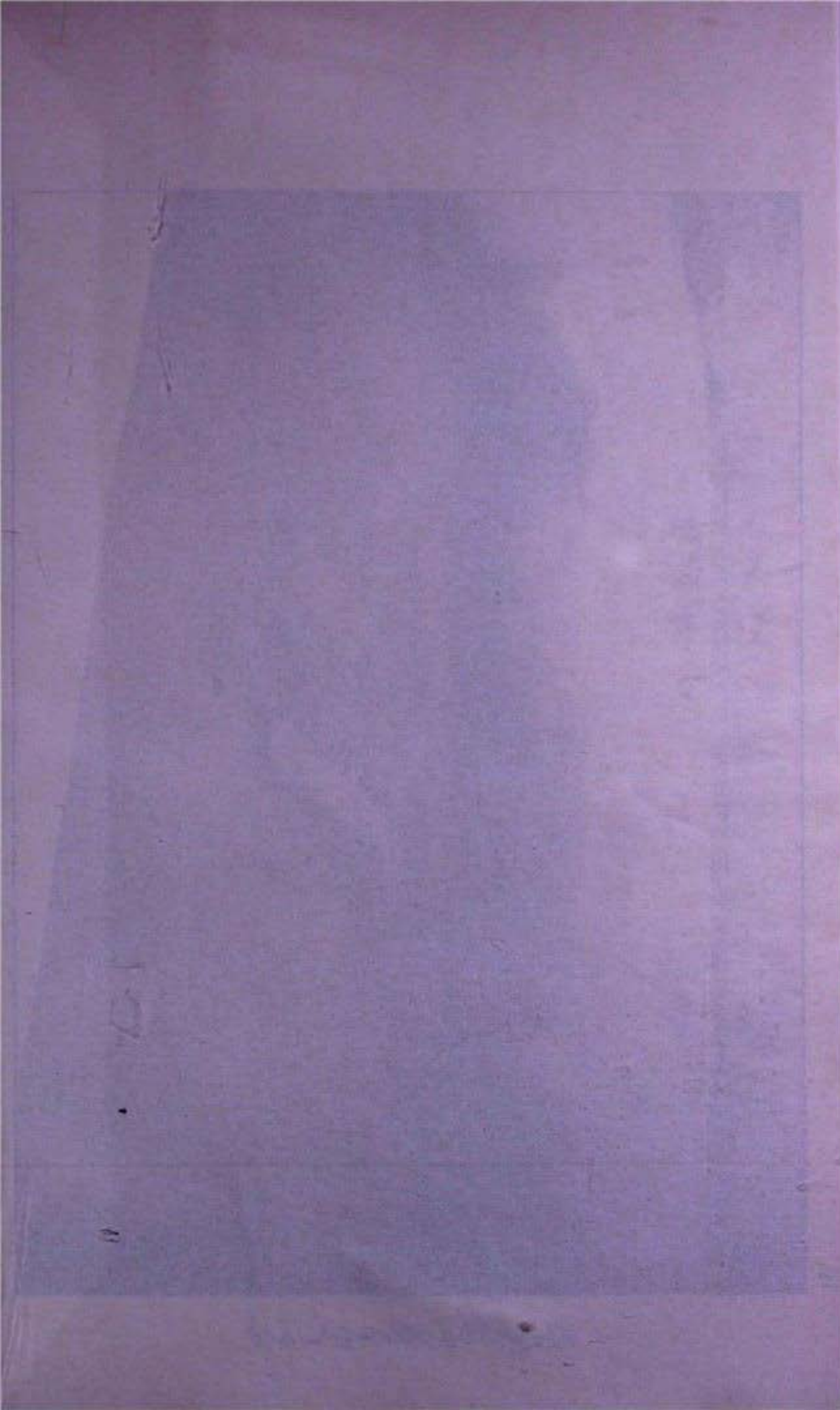
اٹھا کر نبیؐ جی کو کاندھوں پہ اپنے
لِٹایا حدِ نخلہ میں خود ہی لا کے

جہاں تھا نہ سایہ کسی آدمی کا
وہاں پر ہر اک زخم دھویا نبیؐ کا

بدن میں چبھے سنگ ریزے نکالے
تھی کوشش کہ خوں اور بہنے نہ پائے

محبت تھی، ہر درد کو جانتے تھے
جہاں زخم تھے پٹیاں باندھتے تھے

کہا یہ نبیؐ سے کریں بددعا اب
کریں ظلم کفار پیشِ خدا اب

تڑپ لے زمیں اہلِ طائف کو یکدم
نہ باقی رہے کفر میں کوئی دم خم

فلک آگ برسائے طائف پہ پیہم
نہ باقی رہے کفر کا کوئی ہمدم

زمیں پر ستمگر نہ باقی رہیں اب
کہ ظالم تونگر نہ باقی رہیں اب

یہ سن کر نبیؐ جی نے فرمایا لوگو
میں دھرتی پہ رحمت کا ہوں سایا لوگو

یہاں بے ادب بن کے آیا نہیں ہوں
میں قہر و غضب بن کے آیا نہیں ہوں

اگرچہ ہیں یہ دین کے آج دشمن
کسی روز تھامیں گے خود حق کا دامن

نہیں کوئی غم، جو بدلنا نہ چاہیں
کہ اسلام لائیں گی آئندہ نسلیں

دعا کیسے قہرِ الٰہی کی مانگوں
ہیں یہ بے خبر، کیوں تباہی کو لاؤں

نبیؐ نے خدا سے بس اتنی دعا کی
کرم ہو خدایا ہو بخشش خطا کی

دعا بس یہی تھی، عطا ہو ہدایت
کہ ان کے دلوں سے مٹا دے جہالت

ملے قومِ جاہل کو چشمِ بصیرت
کہ کھل جائے ان پر بھی سچ کی حقیقت

ہیں انجان یہ، تو معاف ان کو کر دے
کدورت بھرے دل ہیں صاف ان کو کر دے

انہیں آج ایمان کی روشنی دے صداقت بھری اک نئی زندگی دے
یہ نادان ہیں سنگ باری کے شیدا تو رحمت کے پھول ان پہ برسا دے مولا

(یَارَبِّ، صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَداً عَلیٰ حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ)

یمن اور یثرب (مدینہ) والوں کا ایمان لانا

(۱۱/ ۱۲ نبوی)

محمدؐ جو طائف سے مکے کو آئے تو تبلیغ کا اک نیا جذبہ لائے
تجارت کی خاطر قبیلے جو آتے نبیؐ ان کو پیغامِ باری سناتے
قبیلے خوشی سے جو ایمان لاتے وہ ساتھ اپنے فرمانِ حق لے کے جاتے
یمن سے طُفیلؓ ایک شہزادہ آیا مقدر اسے اس طرف کھینچ لایا
قُرَشیوں نے بہکا دیا تھا اسے بھی کہ باتوں میں ہرگز نہ آئے نبیؐ کی
سنیں اس نے آیاتِ قرآں نبیؐ سے تو ایمان لایا وہ فوراً خوشی سے
مشرف بہ اسلام ہو کر جو لوٹا تو پھیلایا دینِ مبیں کا اُجالا
سُوَیدؓ و اِیاسؓ مدینہ بھی آئے پیامِ رسالت پہ ایمان لائے
یمن اور مدینے سے جو لوگ آئے پڑے ان پہ اسلام کے نرم سائے
محمدؐ میں پائی نشانی نبیؐ کی وہ مشعل تھے ایمان کی روشنی کی
ہے وحدانیت کی صدا ان کے لب پر ہر اک کے لیے ہے دعا ان کے لب پر

مدینے میں بھی دینِ حق کا اثر تھا
کہ تھا اہلِ دولت میں چرچا نبیؐ کا
قبیلے یہاں اَوس و خَزرَج کے تھے جو
وہ تھے اہلِ دل ، اہل اموال لوگو
حقیقت میں یثرب کے تھے جو قبائل
تھے مدت سے بس خانہ جنگی کے قائل
ہوا کرتے تھے بھائی بھائی میں جھگڑے
کہ تھے واقعی ان کے جذبات اندھے
یہودی جو تھے معتبر اور برتر
قبیلوں کو لڑواتے رہتے تھے اکثر
تھا پاس ان کو ایماں کی الفت کا لیکن
وہ لالچ نہ رکھتے تھے دولت کا لیکن
خدا اور نبیؐ کے ہوئے نام لیوا
دلوں سے مٹا ڈالا نقشہ بتوں کا
نبیؐ کا مدینے، یمن میں تھا چرچا
کہ تھا بچہ بچہ بھی قرآں کا شیدا
یہودی تھے قائد مدینے کے لوگو
وہ جلتے تھے نامِ محمدؐ سے دیکھو
عرب میں ہوا دین کا بول بالا
کہ پیغام اسلام کا تھا نرالا

مکہ کے مسلمانوں کی ہجرتِ مدینہ (۱۳ نبوی)

پریشاں تھے مکے میں ایمان والے
ستم ہوتے ان پر بہت ہی نرالے
محمدؐ نے ہجرت کی دے دی اجازت
صحابہؓ کو تھی بس مدینے کی چاہت
سکون و مسرت مدینے میں ہر سو
وہاں تھی محبت کی لوگوں میں خوشبو
صحابہؓ پہ تھا تنگ مکے کا دامن
مدینہ تھا ان کے لیے مثلِ گلشن
یہاں سانس لینا بھی مشکل ہوا تھا
مدینہ میں اصحاب کا دل لگا تھا

صحابہؓ کو یہ فکر رہتی تھی ہر پل کہ مکہ ہے گویا قُریشیوں کی دلدل
اکیلا محمدؐ کو مکہ میں چھوڑیں وطن سے بھلا اپنے، منہ کیسے موڑیں
صحابہؓ کو تھا حکمِ ہجرت ہی پیارا کہ کافی تھا ان کو نبیؐ کا سہارا
ہوئی جو نبیؐ سے صحابہؓ کی دوری ہوئی ظالموں کی تمنا بھی پوری
تھے اصحابؓ سُوئے مدینہ روانہ نہ تھا مشرکوں کی خوشی کا ٹھکانہ
حبش اور مدینے میں جاکر بسے وہ مصیبت سے مکے کی آخر بچے وہ
صحابہؓ بڑے مضطرب تھے اَلم سے پریشاں تھے وہ کافروں کے ستم سے
علیؓ اور بوبکرؓ دونوں تھے باقی اجازت نبیؐ جی سے پائی نہیں تھی
کرے کون اب کافروں کو پریشاں یہ سوچا کہ قتلِ محمدؐ ہے آساں
قریشیوں کا یہ باہمی مشورہ تھا مٹادیں گے نام اب رسولِ خدا کا
لبوں پر ہزاروں کے ذکرِ نبیؐ ہے کہ ایماں کی قوت بڑھی جارہی ہے
نہ ہم ایک دن کفر سے چھوٹ جائیں کسی دن نہ کعبے کے بت ٹوٹ جائیں
ہوئے بزمِ ندوہ میں سارے اکٹھا ہوئے جمع سارے قبیلوں کے آقا
یہاں نجد کا ایک مہمان بھی تھا وہ بوڑھا تھا دشمن رسولِ خداؐ کا
ہوئی قتلِ احمدؐ کی پرزور سازش انہیں دین کے ارتقا سے تھی رنجش
کھٹکتا تھا ان سب کی نظروں میں قرآں تھی تقریرِ کفار یا زہرِ شیطاں
نظر آئی تجویز میں سب کی خامی تھیں بوڑھے کی باتیں نہایت سیانی

وہ اک بات بوجہل نے جو بتائی
وہ بوڑھے کے دل میں بھی جا کر سمائی
کہ اک اک قوی ہر قبیلے سے چن لو
کوئی کنبہ باقی نہ رہ جائے دیکھو
محمدؐ پہ تلواریں یکدم چلیں گی
نہ باقی رہے زندگی اب نبیؐ کی
نبیؐ کا بدن ٹکڑے ٹکڑے جو ہوگا
تو پھیلے گا پھر بت پرستی کا سایہ
کریں ہاشمی خوں کا دعویٰ جو ہم پر
تو ہم ان پہ ٹوٹیں گے اک برق بن کر
یہ تجویز سب کو پسند آئی لوگو
کہ ہوتا ہے کیا آگے آگے یہ دیکھو

شبِ ہجرت

﴿وَاِذْ یَمْکُرُبِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْالِیُثْبِتُوْکَ اَوْیَقْتُلُوْکَ اَوْیُخْرِجُوْکَ (انفال ۳۰)﴾

ٹلا دن کا ہنگامہ، پھر رات آئی
فضاؤں میں ظلمت ہر اک سمت چھائی
کہیں کوئی جگنو چمکتا نہیں تھا
کہ تھا نیند کی گود میں سارا مکہ
خموشی کے پہرے تھے ہر ایک جانب
اندھیرے گھنیرے تھے ہر ایک جانب
نظر چاند تاروں کی مکے پہ ٹھہری
کہ تھی رات کی سانس بھی اکھڑی اکھڑی
فضاؤں کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے
کہ مکے کے دامن میں فتنے جواں تھے
پہاڑوں پہ ہیبت سی طاری ہوئی تھی
کہ اک خوف کی لہر جاری ہوئی تھی
تھا سناٹا مکے کی سب وادیوں میں
درندے بھٹکتے تھے کچھ، گھاٹیوں میں

پیمبرؐ کے گھر میں دیا جل رہا تھا سبھوں کے گھروں میں مگر تھا اندھیرا
مصلے کے اوپر پیمبر تھے بیٹھے اٹھے تھے دعا کے لیے ہاتھ ان کے
ادا کی نماز اور اُٹھے پیمبر نگاہوں میں تھا اُن کی ہجرت کا منظر
نبیؐ جی نے پہلے علیؓ کو جگایا خداوند کا حکمِ ہجرت سنایا
نبیؐ جی ہوئے شہرِ یثرب کے راہی علیؓ کو حفاظت کی خاطر دعا دی
ہے ہجرت میں، دینِ محمدؐ کی عزت کہ موسیٰ و داؤد نے کی تھی ہجرت
ہے سب کے لیے دینِ اسلام لوگو ہے ہجرت نبیؐ کے لیے فرض سمجھو
یوں ہمّت علیؓ کی نبیؐ نے بڑھائی مدد تم کو ہے آج میرے خدا کی
ہیں تلواریں اطراف اس گھر کے دیکھو مجھے فخر ہے تم بھی شیرِ خدا ہو
مجھے قتل کرنے جو آئے ہیں کافر یقیناً وہ مایوس لوٹیں گے آخر
مجھے حق کی منزل کو پانا ہی ہوگا کہ تلواروں پر چل کے جانا ہی ہوگا
امانت سبھوں کی تمہیں دے رہا ہوں کہ میں آج ہجرت پہ جانے لگا ہوں
ہر اک کو امانت ادا کرکے آنا تمہارا بھی ہوگا مدینہ ٹھکانہ
پیمبرؐ نے دی اپنی چادر علیؓ کو ملا آج رحمت کا بستر علیؓ کو
نبیؐ نے انہیں اپنی چادر اڑھا دی علیؓ کی حفاظت کی رب سے دعا کی
علیؓ کو خدا کے بھروسے لٹایا کہ تھا ان کے سر پر خدا کا ہی سایہ
یہ حکمِ خدا تھا نڈر تھے علیؓ بھی انہیں کفر کی آج پروا نہیں تھی

نبیؐ نے کیا کوچ کا اب ارادہ
مگر بند تھا چاروں جانب سے رستہ

تھا اطراف گھر کے لعینوں کا گھیرا
لگا تھا شیاطین کا سخت پہرا

درازوں سے جھانکا نبیؐ نے تو دیکھا
ہر اک سمت تھا ظالموں کا بسیرا

نبیؐ کے لہو کے تھے کفار پیاسے
تھے غصے میں تلواروں کے ساتھ آئے

رسالت کو کیا خوفِ باطل تھا لوگو
وہ تلواروں کے درمیاں نکلے دیکھو

تلاوت وہ "یٰسین" کی کرتے کرتے
چلے نیم شب کو نبیؐ اپنے گھر سے

نظر کیا پڑی کافروں پر نبیؐ کی
تو پٹی بندھی آنکھوں پر تیرگی کی

کھنچی رہ گئیں ساری شمشیریں آخر
دھری رہ گئیں ساری تدبیریں آخر

پڑی ان کی آنکھوں پہ جب خاکِ عظمت
تو آگے نکل ہی گیا نورِ وحدت

رسولِ خدا پہنچے صدیقؓ کے گھر
امنڈ آیا ان کی نگاہوں میں ساگر

خوشی سے نبیؐ کو لگایا گلے سے
منور ہوا آئینہ آئینے سے

ابوبکرؓ کو حکمِ ہجرت سنایا
چلیں ساتھ دونوں انہیں یہ بتایا

تھا بنتِ ابوبکرؓ کے پاس توشہ
کہ جلدی میں سامان باندھا سفر کا

کی خدمت ذرا، اب ادب رنگ لایا
لقب 'ذُوالنِطاقَین' کا اسما نے پایا

جو مکے سے نکلے تو تھی رات باقی
محمدؐ کے ہمراہ تھا نیک ساتھی

نبیؐ کو تھی مکے سے الفت زیادہ
یہاں گرچہ پہنچی تھی کلفت زیادہ

نکل آئے باطل کی حد سے عزیزو
یہ سب تھا خدا کی مدد سے عزیزو

نظر ایک کعبے پہ ڈالی نبیؐ نے
کہ ساتھ ان کا چھوڑا یکایک خوشی نے
کہا، اے حرم! ہیں جدائی کے لمحے
ترا دامنِ یاد ہرگز نہ چھوٹے
مکیں تیرے مجھ کو نہیں رہنے دیتے
کہ حق بات بھی اب نہیں کہنے دیتے
یہ کہہ کر نبیؐ آگے بڑھتے تھے ہردم
برستی تھی رحمت کی ہر لمحہ شبنم
چڑھائی بڑی سخت تھی لمحہ لمحہ
تھے پتھر نکیلے، تھا پُر خار رستہ
نبیؐ کے قدم چوٹ کھاتے تھے ہر پل
مچی تھی ابوبکرؓ کے دل میں ہلچل
جو زخمی نبیؐ جی کے پیروں کو پایا
تو صدیقؓ نے بڑھ کے ان کو اٹھایا
ہوا ختم تھوڑا سا ان کا سفر اب
کہ آ ٹھہرے دونوں لبِ ثور پر اب
ابوبکرؓ جب غار کے اندر اترے
کیا بند سب روزنوں کو وہاں کے
کئے ٹکڑے چسپاں وہاں کچھ عبا کے
کہ ٹھہرے وہیں یار دونوں خدا کے
مقدر عجب ثور کا جاگ اٹھا
چمکنے لگا غار کا ذرہ ذرہ
تھی تاریخ پہلی یہ ہجرت کی بھائی
کہ تھی مصلحت اس میں قدرت کی بھائی
ہوئی صبح سورج نکل آیا لوگو
تماشا ذرا قاتلوں کا بھی دیکھو
نبیؐ کو نہ پا کر تھے حیران کافر
پریشاں ہوئے تھے پشیمان کافر
علیؓ آج شمشیروں کے سایے میں تھے
کہ لیٹے تھے گھر میں خدا کے بھروسے
جھکے شرم سے اب لعینوں کے تھے سر
تھا نورِ سحر خندہ زن کافروں پر
محمدؐ کو غائب جو بستر سے پایا
تو ان کے غضب میں بڑا جوش آیا

علیؓ کو کیا قید کعبے میں کچھ دیر　　علی کافروں کے تھے نرغے میں کچھ دیر
گئے پھر وہ صدیقؓ کے گھر لپک کے　　تھے شعلوں کی مانند چہرے بھی دہکے
ابوبکرؓ بھی غیر حاضر تھے گھر میں　　یہ گرتے گئے آپ اپنی نظر میں
وہ باہم دگر خود جھگڑنے لگے تھے　　کہ اک دوسرے پر بگڑنے لگے تھے
نئے ڈھنگ سے قتل کی فکر اُبھری　　یہ تجویز اب متفق سب میں ٹھہری
محمدؐ کو جو بھی پکڑ لائے گا اب　　وہ انعام میں اونٹ سو پائے گا اب
کئی ہا ہو کرتے وہاں رہ گئے تھے　　کئی لے کے ہتھیار ساتھ اپنے نکلے
پہاڑوں کی وادی کے چکر بھی کاٹے　　مگر ہو کے مایوس واپس وہ آئے
کئی غار کے جو دہانے پہ پہنچے　　لئے، ہاتھ خالی وہ مکے کو لوٹے
ابوبکرؓ باطل سے گھبرا گئے تھے　　محمدؐ مگر مسکرانے لگے تھے
یہ کہتی ہے اس باب میں اک حکایت　　سمجھ لو عزیزو ہے سچی روایت
اسی واسطے نورِ حق چھپ گیا تھا　　دہانے پہ مکڑی نے جالا بُنا تھا
ابوبکرؓ کو جب نظر آیا خطرہ　　نبیؐ[1] نے کہا ساتھ ہے رب ہمارا

یَارَبِّ، صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَداً　　عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

۱۔ لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا (توبہ ۴۰)

مدینے کا رستہ اور عرب کی دھوپ

نہ پائی نشانی کہیں بھی نبیؐ کی
اندھیرے کو کیا ہو خبر روشنی کی

رہے تین دن ثور میں دونوں ساتھی
رہا ان پہ ہر لحہ فضلِ الٰہی

پڑا غار پر چوتھی شب کا جو سایہ
تو حکمِ خدا کوچ کرنے کا آیا

غلامِ ابوبکرؓ، تھا نام عامر
ہوا حسبِ ارشاد خدمت میں حاضر

وہ ہمراہ لے آیا ناقے کی جوڑی
خبر کوئی آنے کی لیکن نہ چھوڑی

کیا عرض بوبکرؓ نے یہ نبیؐ سے
سفر ناقہ سے طے ہو آقا ابھی سے

نبیؐ نے کہا قیمتِ ناقہ طے ہو
اسے مفت میں کیسے لوں یہ بتاؤ

خدا کا ہی احسان ہم لیں گے اے یار
نہ سر پر کسی کے کبھی ہوں گے ہم بار

دی ناقہ کی قیمت محمدؐ نے لوگو
ذرا تم بھی شانِ خودی ان کی دیکھو

سنو اے میاں نامِ ناقہ تھا قصویٰ
رسولِؐ خدا کی ہوئی اب یہ ناقہ

سواری کی دونوں نے ناقے کے اوپر
کہ ہمراہ عامر کے تھا ایک رہبر

چلا قافلہ اب مدینے کی جانب
ہو ملاح جیسے سفینے کی جانب

گئی شب ، ہوئی دوپہر دیکھ لیجے
کڑی دھوپ کا تھا سفر دیکھ لیجے

خدا کا بڑا سخت یہ امتحاں تھا
کڑی دھوپ تھی قافلہ بھی رواں تھا

پگھل جاتے تھے دھوپ میں سارے پتھر — کہ جلتا تھا صحرا کا اک ایک منظر
زمیں سے نکلتے تھے انگارے دیکھو — برستی تھی آگ آسمانوں سے لوگو
مسرت سے سارے شجر جھومتے تھے — تو کانٹے نبیؐ کے قدم چومتے تھے
جو پتھر کے سائے میں آقا تھے ٹھہرے — تو بوبکرؓ پانی کے لانے کو نکلے
لیا دودھ چرواہے سے تازہ تازہ — اسے لا کے فوراً نبیؐ کو پلایا
ہوئی دھوپ ہلکی تو نکلے وہاں سے — مدینے کی جانب یہ دونوں رواں تھے
مدینہ نگاہوں سے تھا دُور بے حد — سفر سے تھے دونوں کے تن چُور بے حد

سُراقہ نبیؐ کی تلاش میں

لعینوں کے دل میں تھا اونٹوں کا لالچ — کہ للچا گیا ان کو وعدوں کا لالچ
سُراقہ کو انعام کی آرزو تھی — محمدؐ کی اک ایک پل جستجو تھی
تلاشِ نبیؐ میں وہ گھوڑے پہ نکلا — نبیؐ جی کو وادی میں، صحرا میں ڈھونڈا
نکلتے ہی گھوڑے نے ٹھوکر جو کھائی — یہ تنبیہہ اس کی سمجھ میں نہ آئی
محمدؐ کا جو قافلہ اس نے دیکھا — تو گھوڑے کے ہمراہ اس سمت لپکا
خمار اس کے سر میں جو سو اونٹ کا تھا — تو تلوار کو میان سے اپنی کھینچا
نہ کر پایا حملہ، گرا اس کا گھوڑا — وہ سمجھا نبیؐ پر ہے بیکار حملہ
سُراقہ کی خاطر تھا غیبی اشارہ — مگر وہ برابر تذبذب ہی میں تھا

لگاوٹ تھی انعام سے اس کو بے حد — تھی نفرت بھی اسلام سے اس کو بے حد
چڑھا گھوڑے پر پھر جہالت کا مارا — کیا قتلِ احمدؐ کا اس نے ارادہ
جو دوڑایا، دوڑا وہ لاچار گھوڑا — دھنسا دھرتی میں تیز رفتار گھوڑا
نبیؐ کی حفاظت تھی اللّٰہ کو پیاری — سراقہ کے دل پر ہوا خوف طاری
گرا ہاتھ سے یک بیک اس کا نیزہ — ہوا دیکھو شرمندہ دشمن نبیؐ کا

حضورؐ کی پیشین گوئی

پکارا محمدؐ کو اس نے لپک کر — لپک کر، لہک کر، چمک کر، ہمک کر
اڑے ہوش آکر نبیؐ کے مقابل — تو کہنے لگا اب تڑپ کر وہ جاہل
خطا بخش دیجے مری اب خدارا — گناہوں سے کرلوں گا اب میں کنارا
مجھے امن کی ایک تحریر دیجے — مرے حال پر رحم تھوڑا تو کیجے
نبیؐ جی نے تھاما مروت کا دامن — کہ عامر سے لکھوادی تحریر فوراً
کہا جب نہیں ہے تو ایمان والا — تو کیوں کر کہوں عہد و پیمان والا
مخاطِب ہوئے اس سے فرمایا فوراً — ترے ہاتھ میں ہوں گے، کسریٰ کے کنگن
نبیؐ کے یہ الفاظ مُعْجِز نما تھے — کہ تحفے تھے سچ مچ یہ غیبی صدا کے
نبیؐ کا سخن سچا ٹھہرا عزیزو — جو مرضی خداوند کی تھی وہ جانو
سراقہ کو قسمت نے یہ دن دکھائے — عمرؓ کے زمانے میں کنگن بھی پائے

سراقہ پلٹ آیا تحریر لے کر
محمدؐ کی اک دل میں تصویر لے کر

نبیؐ نے سفر اپنا آگے بڑھایا
کہ فرمانِ حق کو گلے سے لگایا

نبیؐ سخت جاں تیزرو، مجتہد تھے
لَقف، مَدلَجہ اور مَرجَح سے گزرے

حَدایِد، اَذاخر و رابغ سے گزرے
حَدایِد میں ستانے کو بھی وہ ٹھہرے

ابھی قافلہ راہ میں تھا نبیؐ کا
گرفتاری کو آگیا تھا بُریدہ

تھے ستر بہادر جو ہمراہ اس کے
تھے صحرانوردی سے بس ان کے رشتے

بُریدہ جو سردار تھا قافلہ کا
وہ لالچ میں انعام کے آگیا تھا

وہ وحیِ الٰہی سے ناآشنا تھا
اسے اہلِ مکہ نے بھڑکا دیا تھا

نبیؐ سے ملا اور مسلماں ہوا وہ
کہ پا ہی گیا اپنے رب کی رضا کو

لیا ساتھ ستر کے وہ قافلے کو
مسافر نے پھر طے کیا راستے کو

بریدہ نے اپنا عمامہ اتارا
محمدؐ کے جھنڈے سے پھر اس کو باندھا

ہوا میں جو لہرایا اسلامی جھنڈا
تو اللّٰہ اکبر کا نغمہ بھی گونجا

یہ جھنڈا نشانِ محبت تھا لوگو
کہ اعلانِ امن و صداقت تھا لوگو

تھا جھنڈا اخوت، رفاقت کا مانو
تھا جھنڈا خدا کی ہدایت کا جانو

یہ جھنڈا تھا وحدانیت کی شہادت
یہ جھنڈا تھا انسانیت کی بشارت

محمد نبیؐ بے کسوں کے ہیں والی
نہیں ان کا دامن مروت سے خالی

محمدؐ کے ہمراہ ہے نورِ ایماں
لبوں پر ہے ان کے شب و روز قرآں

(یَارَبِّ، صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ)

قُبا میں قیام

﴿لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ أَنْ تَقُوْمَ فِیْهِ ۝ (توبہ ١٠٨)﴾

تڑپتے تھے وہ روئے انور کی خاطر
تھی امید، ہوں گے یہاں آپؐ حاضر

نگاہوں میں حسرت کی تھیں شمعیں جھلمل
کہ آئے گا اس سمت اک بدرِ کامل

تصور میں تصویرِ شاہِ عرب تھی
انہیں رحمتِ دو جہاں کی طلب تھی

نہ دن کا سکوں اور نہ راتوں کی یاری
کہ سب منتظر تھے بڑھی بے قراری

ہوئیں مختصر دید کی ساری گھڑیاں
پلٹ آئیں اب عید کی ساری گھڑیاں

کسی نے خبر دی نبیؐ آئے دیکھو
ہیں صِدّیقؓ بھی ان کے ہمراہ یارو

اٹھا غل نبوت کا نور آگیا ہے
وہ لے کر دلوں کا سرور آگیا ہے

چلے آئے سارے زیارت کے طالب
صداقت کے طالب، رسالت کے طالب

قُبا والوں نے دیکھا نورانی چہرہ
تو اک نعرہ اللّٰہ اکبر کا گونجا

پڑا سب پہ احمدؐ کا نورانی سایہ
قبا میں کئی روز تک ٹھہرے آقاؐ

اکٹھے ہوئے سب مہاجر قبا کے
کہ یہ دوست تھے سب رسولِ خداؐ کے

علیؓ مکہ سے پاپیادہ نکل کر
چلے آئے ارضِ قبا تک سنبھل کر

مسافت تھی ان کے لیے تین دن کی
قبا میں تواضع ہوئی خوب ان کی

امانت ادا کر کے آئے تھے سب کی
کہ مکہ میں تھے وہ حفاظت میں رب کی

وہ ہمراہ آئے تھے حق کی رضا کے
کہ پاؤں تھے سوجے علی مرتضیٰؓ کے

اٹھائی علیؓ نے سفر کی صعوبت
یہ سب تھا رسولِ خدا کی بدولت

علیؓ کو نہ تھا اپنے زخموں پہ قابو
پیمبرؐ نے دیکھا نکل آئے آنسو

محمدؐ نے مسجد کی بنیاد ڈالی
بنی پھر وہ مسجد بڑی ہی نرالی

کمی ہوگئی آج مسجد کی پوری
یہ بنیاد پرہیز گاری کی ٹھہری

ہوئے شاہِ والا یہاں سے روانہ
ہر اک کے لبوں پہ تھا حق کا ترانہ

میسر تھی یادِ خدا راستے میں
نمازِ جمعہ کی ادا راستے میں

مدینہ میں حضورؐ کی آمد

ہوا کے لبوں پر تھا نغتوں کا سہرا
نظر آیا سب کو محمدؐ کا چہرہ

گھروں سے نکل آئے سب بوڑھے بچے
ہر اک لب پہ تھے بس رسالت کے چرچے

نبیؐ کی طرف کھنچ کے انصار آئے
کہ سج دھج کے جتنے تھے نجار آئے

فضاؤں میں تکبیر کی تھیں صدائیں
کہ خوشبو کو لانے لگی تھیں ہوائیں

مہاجر تھے سارے محمدؐ کے پیچھے
صفیں باندھے انصار تھے آگے آگے

جھکے جا رہے تھے پدر بھی پسر بھی
کہ کرتے تھے تعظیم دیوار و در بھی

زمیں چومتی تھی قدومِ نبیؐ کو　　لٹاتی تھی رحمت یہاں روشنی کو
بہو بیٹیاں تھیں گھروں کی چھتوں پر　　تھے جلوہ فگن راستے میں پیمبرؐ
تھا ''لِلّٰهِ دَاع'' کا خوش رنگ منظر　　کہ تھا ''شَرُقَ بَدرٍ عَلَیْنَا'' زباں پر
بجاتی تھیں دف لڑکیاں چاروں جانب　　کھلی تھیں کئی کھڑکیاں چاروں جانب
گھرانے سے نجار کے یہ سبھی تھیں　　نبیؐ کی عقیدت میں پیچھے چلی تھیں
سواری نبوت کی جس سمت جاتی　　وہاں نعتِ احمدؐ کی آواز آتی
درود و سلام آگئے تھے زباں پر　　کہ تھا کیف میں ڈوبا اک ایک منظر
محمدؐ ہر اک کو دعا دیتے گزرے　　سلامی وہ ہر اک کی لے لے کے گزرے
ہر اک کو تھی مہماں نوازی کی چاہت　　تھی ہر اک کو بس میزبانی کی حسرت
نبیؐ کے تئیں تھا عقیدت کا جذبہ　　کہ انصار کو تھا رفاقت کا جذبہ
سبھی چاہتے تھے ملے میزبانی　　محمدؐ کی اللہ! یہ قدردانی
نبیؐ نے کہا بھائی ہو تم سب　　کہ راضی ہے تم سے تمہارا جو ہے رب
نہ بے کس ہے کوئی نہ کوئی تونگر　　سبھی ایک ہیں ربِ اعلیٰ کے در پر
جہاں جاکے ناقے کا ہوگا ٹھہرنا　　وہیں میرا ہوگا اے لوگو ٹھکانہ
یہ کہہ کر نبیؐ جی نے ناقے کو چھوڑا　　کہ انصاف کی سمت منہ اپنا موڑا
ہوا سب خدا کی رضا کے برابر　　رکی وہ بو ایوب انصاریؓ کے گھر
جہاں اک طرف ایک ویراں زمیں تھی　　یکا یک پڑیں اس پہ نظریں نبیؐ کی

6-A

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

"إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ ٱللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ثَانِىَ ٱثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِى ٱلْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَٰحِبِهِۦ لَا تَحْزَنْ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَنَا فَأَنزَلَ ٱللَّهُ سَكِينَتَهُۥ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُۥ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ٱلسُّفْلَىٰ وَكَلِمَةُ ٱللَّهِ هِىَ ٱلْعُلْيَا وَٱللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٤٠﴾"

In the name of the God
Most gracious, Most Merciful

If you don't help him. Yet God has helped him already when the unbelievers drove him forth the second of two when the two were in the cave.
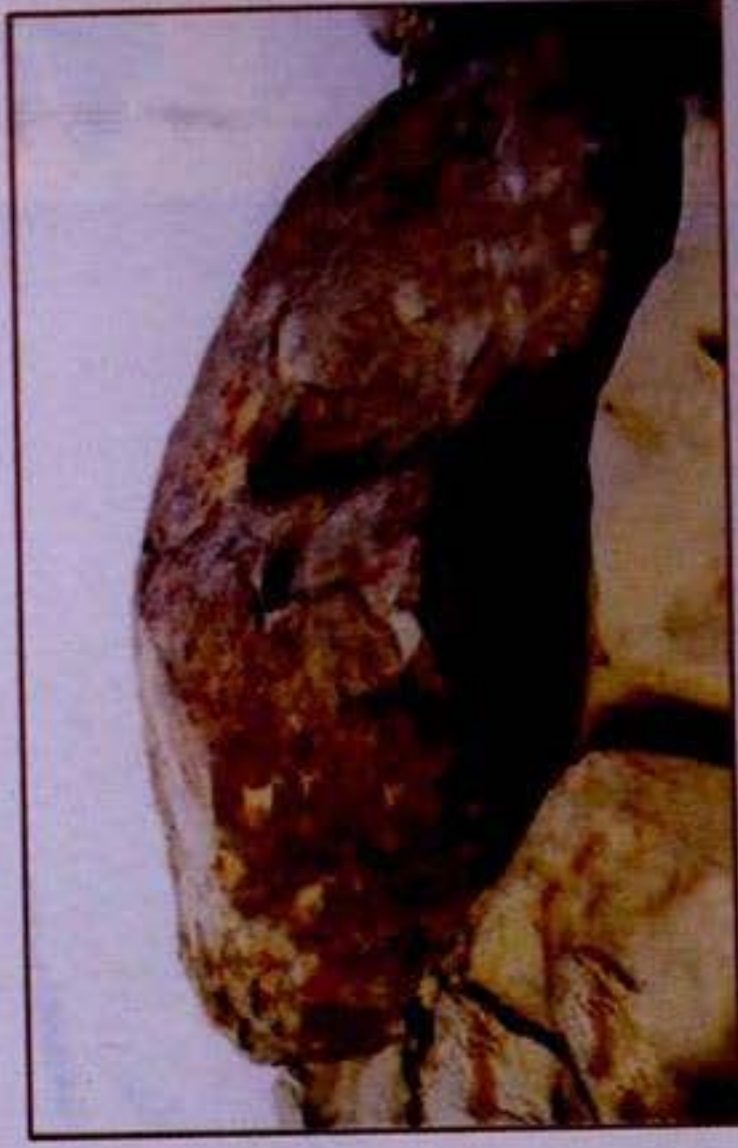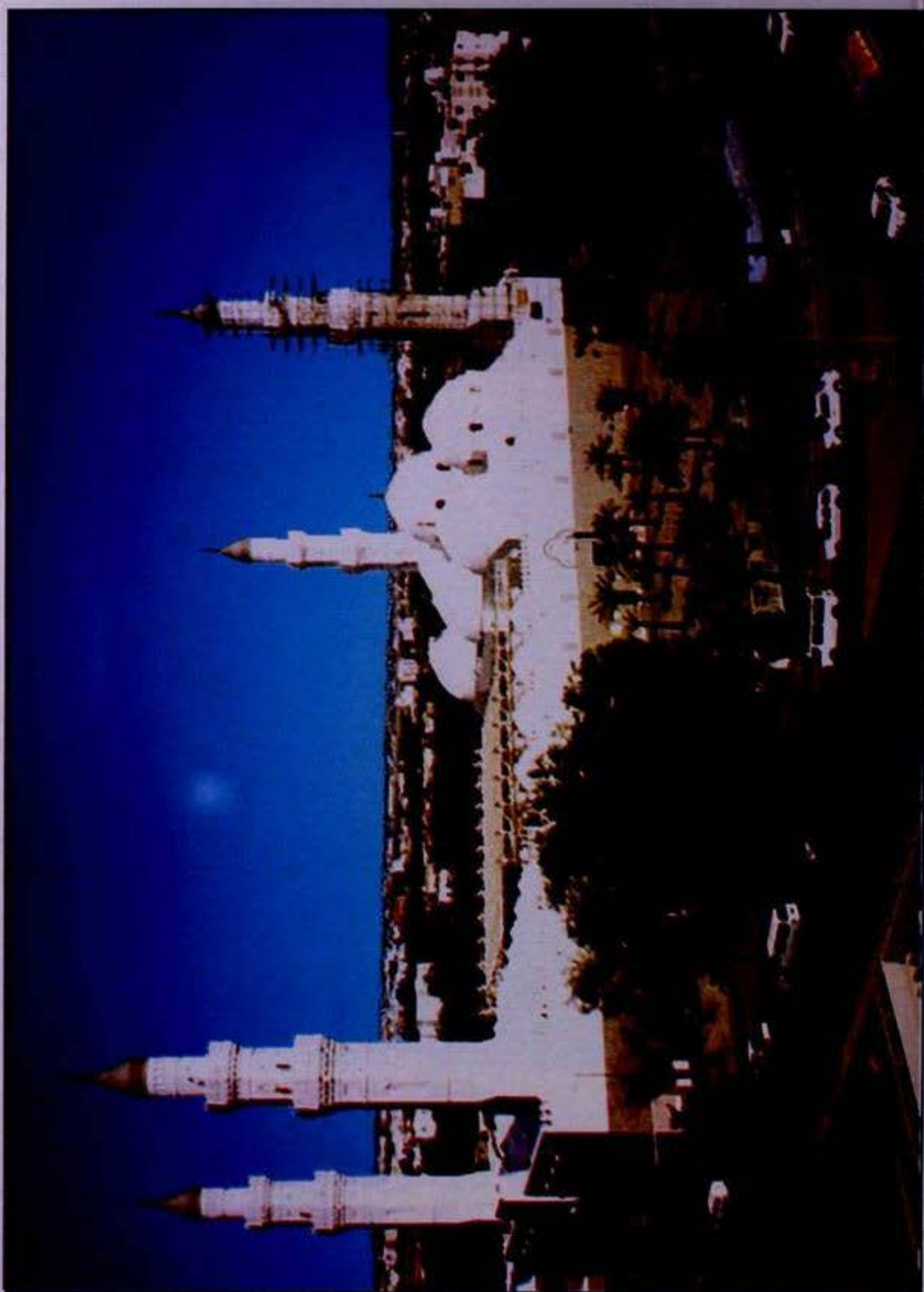
منظر عام مسجد قبا، مدینہ منورہ

7-A

7-B
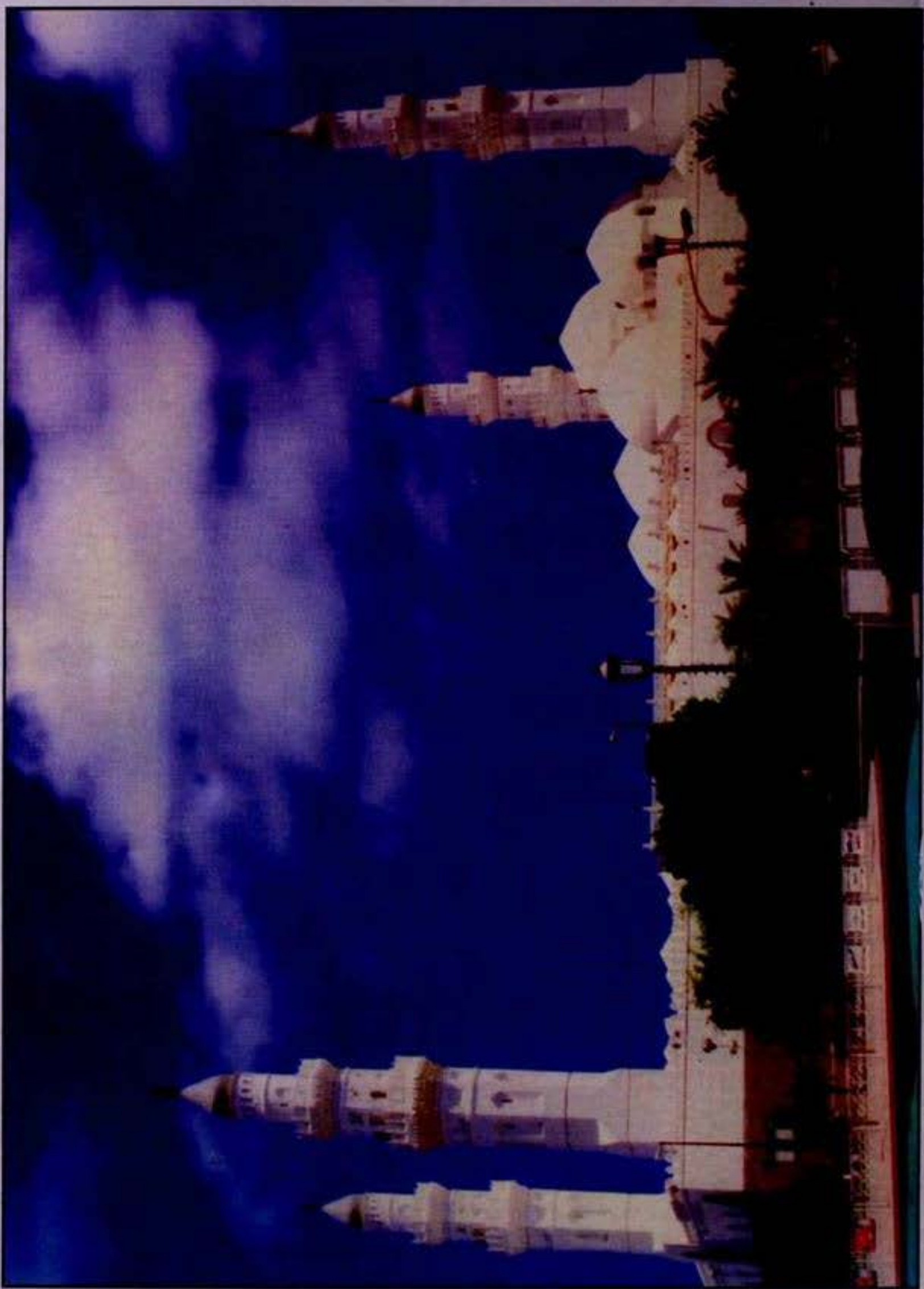
المدينة المنوره - مسجد قباء
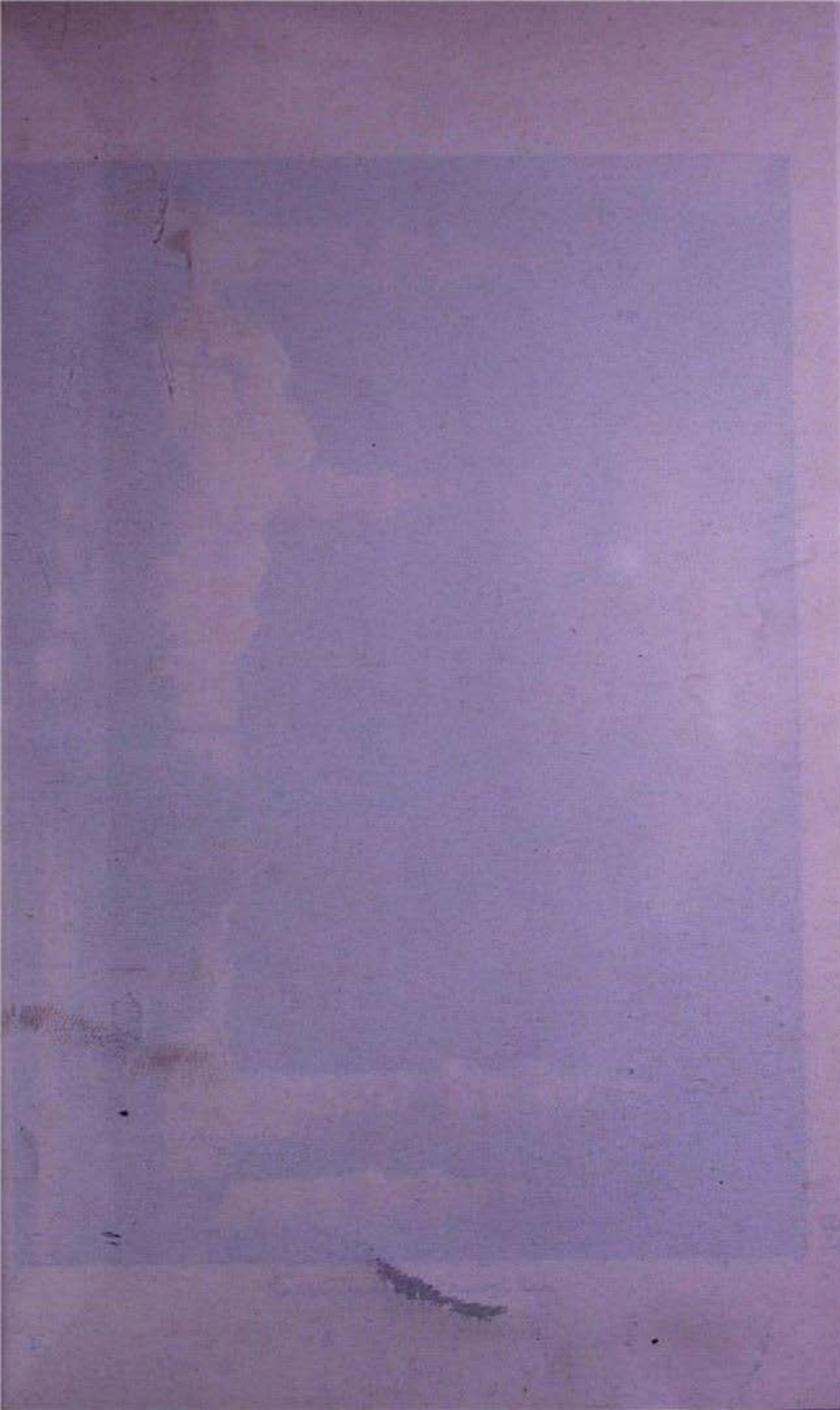
یہی اک زمیں دو یتیموں کی تھی جو
ملی دونوں لڑکوں کی منظوری دیکھو

تھے دونوں زمیں مفت دینے کو تیار
نبیؐ جی مگر تھے یتیموں کے سردار

خریدی زمیں زر ادا کرکے لوگو
ابوبکرؓ سے دام دلوائے لوگو

زمیں سجدہ گاہِ زماں ہوگئی تھی
عبادت کا لوگو مکاں ہوگئی تھی

یہ جانو کہ تعمیرِ مسجد سے پہلے
بوایوب انصاریؓ کے گھر ہی ٹھہرے

شہِ والا چاہت کے تھے اک سمندر
کہ اتری ہے رحمت بوایوبؓ کے گھر

نہ لیتے تھے احسان ہرگز کسی کا
کہ تعمیر کے بعد مسجد مقر تھا

بہت پُر سکوں اس جگہ زندگی تھی
اجازت یہاں سب کو تبلیغ کی تھی

صداقت ہے کیا یہ سکھایا نبیؐ نے
کہ احساسِ باطل مٹایا نبیؐ نے

بہت چاہتے تھے مسلماں نبیؐ کو
ہوس مال و زر کی نہیں تھی کسی کو

مددگار انصار کے تھے مہاجر
کہ رہتے تھے ان کی ہی خدمت میں حاضر

نہ جھگڑے نہ دنگے مدینے میں تھے اب
عبادت کی جانب بڑھے جاتے تھے سب

جہاں کے ستائے چلے آتے ہر پل
محمدؐ کے در پر تھی لوگوں کی ہلچل

کوئی ترکی اور کوئی حبشی یہاں تھا
مسلماں تھے سب، فرق ان میں کہاں تھا

میسر تھا سنت کا اکرام ان کو
نمازوں اذانوں سے تھا کام ان کو

تجارت، زراعت، عبادت، صداقت
خدا سے محبت، نبیؐ سے رفاقت

مدینہ میں ہر سو تھے نیکی کے سائے
تھے شیر و شکر سارے اپنے پرائے

مدینہ تھا امن و اماں کا نشیمن　　کہ تھا ماتھا سب نے قناعت کا دامن
جو ظاہر تھا باطن وہی تھا سبھی کا　　سبق ان سے ملتا رہا زندگی کا
صداقت کا ہوتا رہا بول بالا　　کیا حق نے باطل کا منہ خوب کالا
قریش اپنی ناکامی پر رو رہے تھے　　کہ آنسو سے داغِ جگر دھو رہے تھے
دوبارہ ابھر آئی شیطانی قوت　　کھٹکنے لگی مصطفیٰؐ کی نبوّت
مسلمانوں پر ظلم کے تھے وہ عادی　　ہوس نے ارادوں کو ان کے ہوا دی
ستم ڈھا کے خوش ہوتے تھے جو ہمیشہ　　سدا ڈھونڈتے ظلم ڈھانے کا حیلہ
نفی کرتے تھے وہ سدا دینِ حق کی　　نظر ان کو آئی نہ اپنی تباہی
مدینہ گو مکے سے تھا دور لوگو　　مگر پھر بھی ڈھاتے ستم تھے وہ دیکھو
کہ دل میں تو نفرت بڑی جاگزیں تھی　　یہ صلح و صفائی گوارا نہیں تھی
ترقی رسالت کی آنکھوں میں کھٹکی　　تھیں تلواریں پیاسی نبیؐ کے لہو کی
قُریشیوں نے کوشش جو بیکار جانی　　تو اہلِ مدینہ سے لڑنے کی ٹھانی
لکھا خط مسلمان مجرم ہیں سارے　　حوالے کرو اب انہیں تم ہمارے
اگر خیریت چاہتے ہو تو دیکھو　　نبیؐ اک مصیبت ہے اس کو ہٹا دو
مٹا دو محمدؐ کی ہستی کو فوراً　　کرو قتل ایک ایک ساتھی کو فوراً
ستایا ہے ہم کو محمدؐ کے غم نے　　قسم لات و عزیٰ کی کھائی ہے ہم نے
ابھی ہم تباہی کے منظر دکھا دیں　　مدینے میں اب ہوں گی لاشیں ہی لاشیں

نہ فریاد اب ہم سنیں گے تمہاری
کہ سب عورتیں ہوں گی باندی ہماری

یہ خط نام پر آیا ابن اُبَیّ کے
وہ پھولے سمایا نہیں تھا خوشی سے

اُبَیّ مشرکوں کا تھا سردار لوگو
وہ دینِ نبیؐ کا تھا غدار لوگو

وہ ایمان والوں سے جلتا ہمیشہ
کہ برسوں سے خونِ نبیؐ کا تھا پیاسا

نبیؐ آگئے تو مٹی اس کی عزّت
کہ تھی مشرکوں میں بڑی اس کی عزّت

مدینے میں ابن ابی تھا ستمگر
ہمیشہ سمجھتا تھا اوروں کو کمتر

تمنا تھی حاکم بنے وہ وہاں کا
اُبَی تھا حقیقت میں شہرت کا بھوکا

نہ چھوٹا تھا کوئی نہ کوئی بڑا تھا
نبیؐ نے دیا ایک سا سب کو درجہ

منافق، پیمبر نے جب اس کو پایا
صداقت کا آئینہ اس کو دکھایا

اُبَی چپ رہا مصلحت کے سہارے
سمجھنے لگا وہ نبیؐ کے اشارے

مگر دل میں بے حد کدورت تھی اس کے
کہ ہمراہ ہردم جہالت تھی اس کے

مدینے میں بھی تھی یہودوں کی کثرت
کہ لوگوں میں ان کی زیادہ تھی شہرت

یہودوں میں بھی کچھ پیمبرؑ ہوئے تھے
کہ انسانیت کے وہ رہبر ہوئے تھے

یہودی تھے جب ابنِ مریمؑ کے قاتل[1]
نبیؐ کے بھلا ہوتے کیسے وہ قائل

تھے عیسیٰؑ تو سچے، خدا کے پیمبرؑ
یہودی نہیں مانتے ان کو رہبر

محمدؐ کی یہ حق پرستی بھی دیکھو
وہ عیسیٰؑ کی بھی قدر کرتے تھے لوگو

[1] یہودی عقیدے کے مطابق

انہیں کہتے تھے وہ پیمبرؑ خدا کا
کہ پیکر تھے تسلیم و صبر و رضا کا

یہودی بھلائی سے جلتے تھے ہردم
کہ نفرت کے باعث مچلتے تھے ہردم

یہودِ مدینہ تھے سارے مہاجن
وہ تھامے رہے سود خوری کا دامن

دغا باز و مکار تھے سب یہودی
جمی تھی مدینے میں بھی دھاک ان کی

رسولِؑ خدا کے وہ دل سے تھے قائل
مگر پھر بھی رہتے عداوت پہ مائل

مسلمان تھے اوس و خزرج کے کنبے
کہ فطرت سے اپنی بہادر بڑے تھے

یہودی زر و مال سے معتبر تھے
مگر اوس و خزرج بڑے مقتدر تھے

سب انصار کا اک زراعت تھا پیشہ
ضرورت پہ وہ کرتے تھے فقر و فاقہ

نبیؑ کی ہدایت پہ نازاں تھے ہردم
تھے شعلے بھی ان کے لیے مثلِ شبنم

چلیں ہر طرف یوں حسد کی ہوائیں
امنڈ آئیں ظلم و ستم کی گھٹائیں

ہوئے مکے والے مدینے کے رہزن
وہ تھامے ہوئے تھے برائی کا دامن

مدینے کے میداں میں پھرتے تھے ناقے
انہیں لے گیا کُرز دیکھو چرا کے

صحابہؓ نے کی مصطفٰے سے شکایت
انہیں صبر کی آپؐ نے دی ہدایت

صحابہؓ کو صابر یہاں آج پا کر
ملے سب یہودی قُرَیشیوں سے جا کر

یہودی ستانے لگے مسلموں کو
بڑھانے لگے ان کی سب الجھنوں کو

انہیں راہ میں قتل کرتے لٹیرے
بڑھے جا رہے تھے ستم کے اندھیرے

چھلکنے لگا صبر کا جام آخر
بدی ٹھہرا نیکی کا انعام آخر

ہوا کفر پھر آج ایماں کا دشمن
کہ جلنے لگا صبرِ مسلم کا خِرمَن

بڑھا اور بھی کافروں کا جو کینہ
ہوا تنگ اب دین والوں کا جینا

گھروں سے نکل کر وہ محفوظ تھے کب
لعینوں کے گھیرے میں آجاتے تھے سب

یہ شیوہ عجب ہے ذرا تم بھی دیکھو
کہ تھا جرم نامِ خدا لینا لوگو

نہیں تھے مسلمان محفوظ و سالم
زیادہ ہوئے کفر کے بھی مظالم

قُرشیوں نے اک جنگ کی طرح ڈالی
کہ اس بار ترکیب ہی تھی نرالی

اُدھر رحمتِ حق کو اب جوش آیا
کہ منحوس بے حد تھا باطل کا سایہ

پیامِ خدا لے کے جبریلؑ آئے
رضائے خدا اپنے ہمراہ لائے

اجازت ہے آفت نصیبوں کو اب کے
اجازت ہے سارے غریبوں کو اب کے

کریں اس طرح حل وہ اپنے مسائل
کہ ہو جائیں اب کافروں کے مقابل

ترستے ہیں یہ تازگی کو چمن میں
کہ اب سانس لینا ہے مشکل وطن میں

ہیں مظلوم و بے کس خدا کے یہ بندے
ہیں مجبور حق کی رضا کے یہ بندے

خدا کے نبیؐ کے طلبگار ہیں یہ
بتوں کی عبادت سے بیزار ہیں یہ

نبیؐ کے ہیں یہ کتنے غمخوار سارے
صحابہؓ ہیں مرنے کو تیار سارے

خدا ظالموں کو مٹا کر رہے گا
جو مظلوم ہیں ان کا دامن بھرے گا

رہیں چپ تو بڑھتے رہیں گے ستم اب
لڑیں حق کی خاطر نہ ہو کوئی غم اب

لڑیں کافروں سے، مظالم کو روکیں
جو ظالم ہو اب ایسے حاکم کو روکیں

گناہوں کے دھلتے ہیں، مسجد میں دھبے
یہاں ہوتے ہیں حق کی رحمت کے سائے

یہ کافر مساجد اگر توڑ دیں گے
رہِ حق سے لوگوں کا رخ موڑ دیں گے

یقیناً خدا ان پہ لعنت کرے گا
کہ خود کفر ان پر ملامت کرے گا

قُرَشیوں میں بس جنگ کے تذکرے ہیں
وہ ہتھیاروں کے بل پہ ہر پل کھڑے ہیں

بہانہ لڑائی کا وہ چاہتے ہیں
کوئی شوشہ لڑنے کا وہ ڈھونڈتے ہیں

گئے لُوٹ کر وہ تجارت کا ساماں
نہیں تھا وہاں میرا کوئی بھی پرساں

میرا حال ایسا بنایا ہے اب کے
مجھے حد سے بڑھ کر ستایا ہے اب کے

اسے دشمنی جو پرانی ہے تم سے
محمدؐ نے بدلے کی ٹھانی ہے تم سے

بوسفیان مارا گیا ہوگا اب تک
ہر اسباب لوٹا گیا ہوگا اب تک

تمہیں مار دے گی تمہاری یہ غفلت
نبیؐ کی مدینے میں ہے کتنی عزت

مسلمانوں نے قافلہ کیسے روکا
نہیں کفر کا آج کیوں ان کو کھٹکا

سنا جب قُرَشیوں نے ضَمْضَمْ کا رونا
پڑا ان کو بھی صبر سے ہاتھ دھونا

(یَارَبِّ، صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَداً عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ)

سلسلۂ سیرت

﴿وَذَرْنِی وَ الْمُکَذِّبِیْنَ أُولِی النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِیْلاً ٥ (مزمل ۱۱)﴾

اجازت ملی جنگ کی حق سے دیکھو
کہ اب رحمتِ حق کو جوش آیا لوگو

صحابہؓ ہوئے خوش کہ تھا اذنِ اللہ
تھا یہ حکم اس کا جو ہے سب کا مولا

ملا حکم اپنی حفاظت کا ان کو
ملا موقع رب کی عنایت کا ان کو

لڑو ظلم جب ہو کسی کا زیادہ
یقیناً کرو جنگ کا تم ارادہ

اجازت ہے لڑنے کی راہِ خدا میں
اثر آئے گا التجا میں، دعا میں

اٹھائے کوئی تم پہ تلوار تو پھر
کرو وار تم بھی خدا ہوگا ناصر

جو تم سے ہے کمزور تم اس کو بخشو
کوئی ظلم تم سے نہ ہو اس پہ دیکھو

مگر یاد رکھنا یہ ہے حکمِ قرآں
ستاتا نہیں بے بسوں کو مسلماں

لڑائی میں تم پیش قدمی نہ کرنا
کہ خوفِ خدا تم شب و روز رکھنا

کبھی جنگ میں ابتدا تم نہ کرنا
صداقت پہ جینا صداقت پہ مرنا

کرے وار دشمن تو جائز ہے لڑنا
کبھی تم نہ طاقت پہ اپنی اکڑنا

لڑو ان سے جو جنگ کرتے ہیں ناحق
لڑو ان سے جو تنگ کرتے ہیں ناحق

قُریشیوں نے ٹھانی تھی غارت گری کی
قیادت وہ کرتے رہے تھے بدی کی

مدینے کے اطراف جو تھے قبائل
حقیقت میں تھے وہ جفاکیش قاتل

یہ خطرہ تھا کفار سے وہ ملیں گے
جہالت کی للکار سے وہ ملیں گے

اندھیرے میں نکلی کرن روشنی کی
نبیؐ نے قبائل سے خود دوستی کی

یہ کوشش تھی اٹھے نہ اب کوئی فتنہ
کہ ہو ختم جنگ و بغاوت کا قصہ

یہ فطرت سے تھے مسلم آزار ہردم
قریشی تھے لڑنے کو تیار ہردم

لکھا خط ابوجہل نے یہ نبیؐ کو
بجھا دیں گے اسلام کی روشنی کو

سمجھتے ہو کیوں خود کو سب سے نرالا
سمجھتے ہو کیوں خود کو معراج والا

مدینے میں کرتے ہو جا کر گزارا
مٹادیں گے نام و نشاں ہم تمہارا

تھے ہم نا سمجھ جو یہ ہم نے کیا تھا
محمدؐ کو مکے سے جانے دیا تھا

ہمیں دیکھ کر چھپتے تھے سب مسلماں
ہمیں تھے یقیناً بلاخیز طوفاں

بو سُفیان نکلا تجارت کی خاطر
سفر شام کا تھا امارت کی خاطر

قُرشیوں کی امداد کرنی تھی یارو
منافع کمانے وہ نکلا تھا پیارو

منافع کو تھیلوں میں وہ بھر کے لایا
مدینے سے گزرا تو گھبرا کے ٹھہرا

وہ ایمان والوں سے ڈرتا تھا ہردم
کہ خوفِ محمدؐ سے مرتا تھا ہردم

منافع کی ڈوریں نہ ہاتھوں سے چھوٹیں
کہیں قافلے کو مسلماں نہ لوٹیں

بڑھے زور ہر سمت شیطانیت کا
کہ منہ کالا ہو جائے وحدانیت کا

نئی ایک ترکیب یوں اس کو سوجھی
نظر اس کی ضمضم پہ اب جا کے ٹھہری

جو ضمضم تھا کہنے کو ہرکارہ تھا وہ
حسد سے بھرا ایک انگارہ تھا وہ

بوسفیان نے زر کا لالچ دلایا — تو ضمضم بھی سن کر چلا دوڑا آیا

برہنہ بدن ہی وہ مکے کو پہنچا — قُرشیوں نے جب حال اس کا یہ دیکھا

تو پوچھا تمہاری یہ درگت ہے کیسی — بتاؤ کہ کیا آج تم پر ہے بیتی

کہا اہل دیں نے ستایا ہے مجھ کو — مدینے کی رہ میں رلایا ہے مجھ کو

ابوجہل نے کی جو تقریر اُلٹی — قُرشیوں پہ تھی اس کی تاثیر پوری

کمر باندھو اٹھو مرے ساتھیو تم — مدینے کی جانب ابھی بڑھ چلو تم

سنبھالو ذرا اپنے شمشیر و خنجر — کہ ہو جائیں مسلم سبھی خون میں تر

مسلمانوں کو مکے سے کیوں نکالا — کہ جانے سے پہلے نہ کیوں مار ڈالا

مدینہ پہنچ کر بڑھی ان کی ہمت — چمکنے لگی ہے محمدؐ کی قسمت

مسلمانوں کو خوں میں نہلاؤں گا میں — کہ پرچم مسرت کے لہراؤں گا میں

مسلمانوں کو تم سزا دو ابھی سے — نیا ہے یہ مذہب مٹادو ابھی سے

ابھی تک تو یہ مشت بھر ہے جماعت — وہ ہم سے لڑیں آج، ان کی یہ جرأت!

وہ خود جنگ کے آج طالب ہیں دیکھو — نہ دو ان کو مہلت ابھی مار ڈالو

جو ہیں تین سو ساٹھ اپنے خدا ہیں — وہ واحد خدا سے الگ ہیں، جدا ہیں

ہبل، لات و عزیٰ کی تم کو قسم ہے — مٹے آج وحدت، اگر تم میں دم ہے

غرض جنگ کی مشق ہونے لگی تھی — کہ بدلے کی آندھی دلوں میں اٹھی تھی

مدینے کی جانب بڑھا ان کا لشکر — تباہی کا سامان سب ساتھ لے کر

قریشی جو لڑنے پہ خود ہی اڑے تھے
وہ اونٹوں پہ گھوڑوں پہ تن کر چلے تھے
ابوجہل و عُقبہ و شَیبَہ تھے جاہل
نَضر، حَرث، بُوبَختَرِی بھی تھے شامل
مُنَبِّہَ و اَزَ‌ْفَع و عاص ابنِ ہشام
بڑھاتے تھے یہ حوصلوں کو ہر اک گام
چلے جو پیمبرؑ کے دشمن سبھی تھے
تھے مجبور، ساتھی بنی ہاشمی تھے
نبیؐ کے چچا ایک عبّاسؓ بھی تھے
تھے مجبور وہ، جڑ گئے قافلے سے
عَقِیل ابنِ طالب بھی تھے جمگھٹے میں
تھے وہ معتبر اک صدا قافلے میں
خودی بھی غضب کی تھی ہمراہ ان کے
بدی بولہب کی تھی ہمراہ ان کے
وہ تھے ساڑھے نو سو جو اس قافلے میں
اٹل تھے عداوت کے اس سلسلے میں
یہ لشکر کچھ ایسے فدا تھا بتوں پر
غضب ڈھائے جاتا تھا سب راستوں پر
فلک نعرۂ کفر سے گونجتا تھا
کہ ہر شخص ہی کفر دہرا رہا تھا
بوسفیان کا قافلہ تھا سلامت
مگر اس نے کی تھی فقط اک شرارت
سلامت وہ مکے کو پہنچا عزیزو
کوئی حادثہ پیش آیا نہ دیکھو
سکون اور راحت میں بے حد مگن تھا
وہ مکے میں پہنچا، بڑا پُر فتن تھا
وہ دوڑایا قاصد کو لشکر کی جانب
ابوجہل قاہر ستمگر کی جانب
لکھا تھا پہل کوئی بھائی نہ کرنا
مسلمانوں سے تم لڑائی نہ کرنا
وہ اک چال تھی میں نے ضَمضَم کو بھیجا
کہ سب مال لُٹ جانے کا مجھ کو ڈر تھا
چڑھائی مدینے پہ کرنا جو چاہو
تو اب مارنے اور مرنے کی ٹھانو

پلٹ آؤ مکے کی جانب ابھی سے
نئے لاؤ ہتھیار میری خوشی سے
قبائل کو کردوں نہ کیوں مالا مال اب
مسلمانوں کا آگیا ہے زوال اب
یہودی مدینے کے سب ہیں ہمارے
کہ مجبور ہیں عہد سے وہ بچارے
مسلمانوں پر وہ ستم ڈھائیں گے اب
ہمارے وہ لالچ میں آجائیں گے اب
یہودوں کا جو صلح نامہ ہے یارو
وہ مجبوری کا اک بہانہ ہے یارو
یہودی مٹادیں اگر عہدنامہ
تو تنگ اوس وخزرج کا ہو جائے جینا
کریں ناکہ بندی کہ خود بولیں دھاوا
بنادیں مساجد کو ہم ایک ملبہ
ہمیں حملہ کرنے کا آئے مزہ یوں
مسلمانوں کو دیں گے دیکھو سزا یوں
پلٹ آنا ہو نامناسب، تو بڑھنا
بلا بن کے بس اہلِ ایماں پہ گرنا
ضرورت ہے اپنی تو ہم سب ہیں حاضر
کہ آئیں گے مالِ غنیمت کی خاطر

ابوجہل کا جواب ابوسفیان کو

ابوجہل ہنسنے لگا خط کو پڑھ کر
نبیؐ سے بوسفیان ڈرتا تھا اکثر
اسے کہہ دو لوٹ آئے لشکر میں اپنے
وہ خطرے کو چھوڑ آئے اب گھر میں اپنے
قبائل کی کیوں اب تواضع کریں ہم
مسلماں ہی کیا ہیں کہ ان سے ڈریں ہم
ہمیں بس ہیں کچھ کر گزرنے کی خاطر
مسلمان آئے ہیں مرنے کی خاطر
پلٹنا نہیں ممکن افواج کا اب
کہ وقت آگیا دیں کے اخراج کا اب

تھی معلوم ضمضم کی ہم کو حقیقت بوسفیان کا کارواں تھا سلامت
بڑی حکمتوں سے ہے بہکایا سب کو اسی نے بغاوت پہ اکسایا سب کو
قُرشیوں کو آئینہ ایسے دکھایا کہ بے مال و زر کے، انہیں ورغلایا
نکالو یہاں آ کے سب دل کے ارماں ہے لشکر میں اب عیش و عشرت کا ساماں
ہزاروں ہیں سامانِ عشرت یہاں اب ہمارا یہ لشکر لگے ہے جواں اب
ہر اک رات لشکر میں ہے مے کی محفل کہ ٹل جائے گی یوں مسافت کی مشکل
سمجھنا نہیں یوں ہی اب ہم کو غافل حقیقت میں ہم ہیں نہایت ہی عاقل
دلوں میں ہمارے عجب سی ہے ہلچل کہ اک ولولہ معرکہ کا ہے ہر پل
زباں پر ہے سب کی ہمارا فسانہ ہمیں دیکھے ہر رنگ میں یہ زمانہ
ہے صدیوں سے اپنی حکومت یہ سن لو عرب کے ہمیں آج مالک ہیں دیکھو
ذرا جنگ میں ان کی ذلت کو دیکھو مسلمانوں کی آ کے درگت کو دیکھو
بوسفیان بزدل نظر آتے ہو تم مسلمانوں سے خود ہی کتراتے ہو تم

حضورؐ کا صحابہؓ سے مشورہ

اُدھر کافروں میں تھا اک جوش ہر دم اِدھر بے نیازی کا تھا ایک عالم
محمدؐ پہ تھا کفر کا حال ظاہر قُرشیوں کی تھی ان پہ ہر چال ظاہر
تھے واقف وہ انجام و آغاز سے بھی انہیں فکر انسانیت کی بہت تھی

صحابہؓ کو مسجد سے آیا بلاوا نبیؐ نے چڑھائی کا قصہ سنایا
چلن کافروں کا نرالا ہے دیکھو کہ طوفانِ جنگ اٹھنے والا ہے دیکھو
منظّم بہت ہے قبائل کی تنظیم بوسفیان نے کی ہے زر کی بھی تقسیم
مدینے میں فتنے جگائے گا وہ اب کہ آفت نئی سر پہ لائے گا وہ اب
مدینے پہ وہ ہوں گے سب حملہ آور لعینوں کا مکے سے نکلا ہے لشکر
اٹھے ہیں وہ تاراج کرنے کی خاطر مدینے میں اب راج کرنے کی خاطر
مدینے کے کافر حلیفوں میں ہیں اب یہ ہیں چند لیکن نحیفوں میں ہیں اب
بہت سوں کا انداز ہے درمیانہ کہ ان کی تگ و تاز ہے عامیانہ
مدینے پہ حملے سے گھبرائیں گے وہ کہ دہشت کی چکی میں پس جائیں گے وہ
حفاظت ہمیں آج لازم ہے ان کی کہ وہ تھامتے ہیں شرافت کی رسی
لہو سے دیے حق کے اب تم جلاؤ کہ اندھیارے کفر و ستم کے مٹاؤ
ہو نادار تم اور تعداد میں کم ہے کفار کا اک الگ آج عالم
مہاجر ہیں پردیسی، انصار بے کس زر و مال رکھتے نہیں ہیں یہ بے بس
سواری ہے اچھی نہ ہتھیار اچھے ہیں فطرت سے گرچہ یہ نادار اچھے
تمہیں بس خدا کا سہارا ہے دیکھو کہ طوفان میں بھی کنارا ہے دیکھو
سبیلِ خدا میں جہادی ہو تم سب کہ اک قوتِ خود ارادی ہو تم سب
ارادہ تمہارا ہے اب کیا بتاؤ جو ہے دل میں اس کو نہ ہم سے چھپاؤ

مہاجرین کی رائے

زر و مال، اولاد اور جان آقاؐ — کہ ہیں آپ پر سارے قربان آقاؐ
نہیں جان دینے سے ڈرتے کبھی ہم — نکل جائے اسلام کے واسطے دم
کٹا دیں گے سر اپنا ہم معرکہ میں — ملے ہم کو جنت بس اس کے صلے میں
یہ کہنے لگے اٹھ کے مِقدادؓ، آقاؐ — نہیں قومِ موسیٰؑ سا اپنا ارادہ
کہا تھا کہ آرام اب ہم کریں گے — شکم اپنا لذت سے ہردم بھریں گے
'خدا' اور 'توؑ' لڑنا مل کر بدی سے — ہمارے لیے جنگ کرنا خوشی سے
نہیں جائیں گے ہم اجڑنے کی خاطر — خدا اور موسیٰؑ ہیں لڑنے کی خاطر
نہیں قومِ موسیٰؑ کے افراد ہم سب — ہیں عشقِ نبیؐ میں بہت شاد ہم سب
نبیؐ جی کے در کے بھکاری ہیں ہم سب — کہ کفار پر آج بھاری ہیں ہم سب
ہمیں ڈر نہیں تیر و تلوار کا کچھ — نہیں خوف دشمن کے آزار کا کچھ
مہاجر لگے جوشِ ایماں دکھانے — دعا فتح کی مانگی اب مصطفےٰؐ نے
نبوت کی انصار پر اب نظر تھی — کہ روشن دلوں کی ہر اک رہ گزر تھی
مُعاذؓ اٹھ کے جرأت سے یہ کہہ رہے تھے — نہ جذبات کی رَو میں وہ بہہ رہے تھے
ہم عاشق نبیؐ کے ادا ہے انوکھی — فدا دین پر اپنی ہے زندگی بھی
کیا ہے یہ احسان ہم پر خدا نے — مدینے میں رکھے قدم مصطفےٰؐ نے

نہیں اس سے بڑھ کر کوئی ہم کو عزت نہیں اس سے بڑھ کر کوئی ہم کو شہرت
رہے ہیں اٹل حق کے فرمان پر ہم کہ ایمان لائے ہیں قرآن پر ہم
رسولِ خدا آپؐ کو ہم نے مانا پیمبرؐ صداقت کا ہر وقت جانا
قسم ہے صداقت پہ اپنی مریں گے نہ ہم موت کے سائے سے اب ڈریں گے
وفا کا سدا ہم نے وعدہ کیا ہے کہ دودھ اپنی ہی ماں کا ہم نے پیا ہے
ہیں آپؐ اک صداقت کا پیکر نبی جیؐ تو حاضر ہے قدموں پہ یہ سر نبی جیؐ
خدا نے ہے بھیجا پیمبرؐ بنا کر کہ ہیں آپؐ دونوں جہانوں کے سرور
ہمیں آپؐ کی بس گدائی ملی ہے یہ لگتا ہے جیسے خدائی ملی ہے
وہی خالقِ کل وہ آقا ہے سب کا سنا آپ سے ہم نے ارشاد رب کا
جو ہے رائے عالی وہی اپنی ٹھہری کہ اب جنگ کفار سے اپنی ہوگی
مرے جاتے ہیں آپؐ کے نام پر ہم کہ جیتے ہیں اللہ کے احکام پر ہم
ہمیں شوق ہے کفر سے معرکہ کا کہ اسلام پر خاتمہ ہوگا اپنا
ہو ارشاد تو آگ میں کود جائیں زمانے کو اسلام کیا ہے دکھائیں

غیبی وعدۂ فتح

﴿اُذِنَ لِلَّذِیۡنَ یُقٰتَلُوۡنَ بِاَنَّہُمۡ ظُلِمُوۡا وَ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصۡرِہِمۡ لَقَدِیۡرُ ۙ (حج ۳۹)﴾

نبیؐ نے جو طاعت کا یہ جوش دیکھا
اُٹھایا فلک کی طرف اپنا چہرہ
ہے یہ شان، اُمت کے رہبر کی لوگو
دعا خیر کی مانگی آقاؐ نے دیکھو
ملی جنگ کی جب نبیؐ کو اجازت
خدا سے ملی فتح کی بھی بشارت
کرو کفر کی اے مسلماں نیبڑ اب
اُکھڑ جائے گا کفرو بدعت کا پیڑ اب
اندھیروں کے حامی اجالوں کے قاتل
فلک پر وہ تھوکیں گے جو ہوں گے بزدل

(یارَبِّ، صَلِّ وَسَلِّم دَائِماً اَبَداً عَلیٰ حَبِیبِکَ خَیرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ)

ابوجہل کا تکبر

ہر اک کو ابوجہل نے ورغلایا
نیا جوش اک اک کو اس نے دلایا
اسے مصلحت دیوتاؤں کی جانو
یہ دن آیا ہے ایک مدت میں یارو
ہمارے پہلواں ہیں سو سو پہ بھاری
مٹادیں گے ایماں کی اوقات ساری
مسلمانوں کا ہوگا از خود صفایا
دوبارہ نہ ہاتھ آئے گا ایسا موقع
خدا ایک ہے کیا بتوں سے لڑے گا
یہ مانو مصیبت میں خود ہی پڑے گا

نہایت ہیں خوں ریز تیغ و تبر سب
کٹیں گے یہاں اہلِ ایماں کے سر اب

تباہی مچائے گا سامانِ جنگی
کہ تلواریں ہیں آج ہاتھوں میں ننگی

یہ لشکر ہے جلادوں کا دوستو اب
محمدؐ سے جا کر یہی تم کہو اب

وہ ہتھیار ہیں کہ عرب کانپتا ہے
مسلمانوں کا آج رب کانپتا ہے

نہ باقی رہے ان کا ایمان دیکھو
نہ بچ پائے کوئی مسلمان دیکھو

ادھر روزہ داروں کا لشکر پیادہ
ہے شوقِ شہادت بھی حد سے زیادہ

مسلمان ہرگز نہیں تھے پریشاں
خدا پر بھروسہ نبیؐ پر تھا ایماں

سپر بن گئیں ساری آیاتِ قرآں
اڑا آج تنکا مقابل بہ طوفاں

انہی سے جہاں میں اجالا رہے گا
کہ باطل کا چہرہ ہی کالا رہے گا

مسلمان جہاد کی طرف

نمازِ سحر پڑھ کے چلنے لگے سب
لڑائی کی جانب ہی بڑھنے لگے سب

دکھائی تھی ہر اک کو جو شانِ حق ہے
کہ یہ جنگ سچائی کا اک سبق ہے

یہ ہے قافلہ اہلِ ایماں کا بھائی
کہ تھا بارہواں روزہ رمضاں کا بھائی

فقط تین سو تیرہ مسلم تھے لوگو
مگر حوصلہ بھی غضب کا تھا دیکھو

یہ حالت تھی ہنسنے لگی جیسے جنگ گاہ
تھیں چھ زرہیں ؎ تو آٹھ تلواریں ہمراہ

لگے جب مدینے سے باہر وہ جانے
تو تن پر تھے کپڑے پھٹے اور پرانے

نہیں تھے کسی کے بھی پیروں میں جوتے
کہ تھے زنگ آلودہ شمشیر، نیزے

تھے پیدل بہت اور سواری پہ تھوڑے
کہ تھے اونٹ ستر تو بس دو ہی گھوڑے

نبیؐ اور حمزہؓ بھی پیدل تھے لوگو
یہ انداز ہیں بے نیازی کے دیکھو

علیؓ، بُولُبابہ وہ پیارے نبی جیؐ
شتر پر تھے یہ سب مگر باری باری

ابوبکرؓ و رحمٰنؓ [۲] کی تھی سواری
منازل وہ طے کرتے تھے باری باری

سمندر کی اک موجِ پُر زور تھے سب
وہ غازی تھے اک فوجِ پُر زور تھے سب

کھجوریں کہاں تھیں کہ پیٹ اپنا بھر لیں
بس ایماں کی قوت سے رن فتح کر لیں

کہاں راس گھوڑے یا ناقے رہے تھے
بہت سوں پہ راتوں کے فاقے رہے تھے

نہیں بدر کی اب زمیں پر اندھیرا
کہ سورج ہے نکلا، ہوا ہے سویرا

تکبر، تَمَرُّد تو کفار میں ہے
خلوص اب مسلمانوں کے پیار میں ہے

انہیں ظلم کے سب وسیلے ملے ہیں
ستانے کے بے لاگ حیلے ملے ہیں

قُرشیوں کے دل میں تھے فتنے ہزاروں
کہ وہ مول لیتے تھے جھگڑے ہزاروں

لگا بدر پر اب لعینوں کا ڈیرا
حسد نے انہیں چاروں سمتوں سے گھیرا

مسلمانوں کے وہ لہو کے تھے پیاسے
کہ جذبات میں ہو گئے تھے وہ اندھے

نبیؐ کی وہ دل سے فنا چاہتے تھے
مسلمانوں کا خاتمہ چاہتے تھے

[۱] حوالہ: خاتم المرسلین مولانا عبدالحلیم شرر اور شاہنامہ اسلام جلد ۲)

[۲] حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ

جنگِ بدر (رمضان ۲ ھ)

﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ أَنْتُمْ اَذِلَّة ..... (آل عمران ۱۲۳۔۱۲۷)﴾

بدی سے رنگا تھا لعینوں کا چہرہ
گوارا نہیں تھا انہیں حق کا نعرہ

اُدھر تھا خدا اور یہاں تھی خدائی
یہ تھی حق و باطل کی پہلی لڑائی

نہ قصہ ہے کوئی نہ ہے یہ کہانی
مرے سامنے ہے حقیقت بیانی

شہیدانِ حق کو نہیں تھی اداسی
مگر کفر کی تیغ تھی خوں کی پیاسی

گئی بدر میں فوج ایماں کی بھائی
کہ تھی سترھویں ماہِ رمضاں کی بھائی

تھے اس حال میں سارے ایمان والے
زباں خشک پاؤں میں ان کے تھے چھالے

بڑی دور سے چل کے آئے ہیں آخر
کہ یہ دھوپ میں جل کے آئے ہیں آخر

تھا اسلام کے سر خدا کا ایجنڈا
کہ تھا ہاتھ میں ایک اسلامی جھنڈا

تھے وحدت کی مے سے وہ سرشار دیکھو
کہ سرکارؐ تھے ان کے سالار دیکھو

گو تھے تین سو تیرہ لشکر میں سارے
کہ امداد کو اترے غیبی فرشتے

جہنم کا تھا ہر نظارہ یہاں کا
کہ انگارہ تھا ذرہ ذرہ یہاں کا

قدم رکھنا مشکل تھا میداں میں لوگو
توے کی طرح تھی زمیں گرم دیکھو

ہواؤں میں تھے ریت کے گرم ذرے
پھٹے جا رہے تھے سبھی کے کلیجے

فضا چاہتی تھی ہو بارانِ رحمت
کہ جاگ اٹھے اس وقت صحرا کی قسمت

دعائے ریگستان

رُکی آکے صحرا پہ پیاسی جماعت
دعا کی یہ صحرا نے اے ربِّ عزت

ازل سے میں پیاسا تھا پیاسا رہا ہوں
اک اک قطرے کو بس ترسنے لگا ہوں

صدا دور سے سنتا ہوں بارشوں کی
عنایت ہو مجھ پر تری رحمتوں کی

نبیؐ میرے دامن میں آئے ہیں، واللہ!
بڑھایا ہے تو نے مرا آج رتبہ

صحابہؓ کا لگنے لگا آکے ڈیرا
مجھے لگتے ہیں یہ شہادت کے شیدا

میں شبنم کشیدہ جو اے کاش کرتا
تو شفاف پانی سے پیٹ ان کا بھرتا

دعا لیتا میں آج ان غازیوں کی
تو تقدیر خود ہی سنور جاتی میری

ذرا ابر رحمت کا برسادے پانی
کہ اُمّت یہاں چل کے آئی ہے پیاسی

مجھے آج کردے تو تابندہ یارب
محمدؐ کے آگے ہوں شرمندہ یارب

قدم رنجہ فرما ہیں محبوب تیرے
گزارش مری پوری اللہ کردے

نہ کوئی یہاں آج پانی کو ترسے
وضو کے لیے تھوڑا پانی تو برسے

یکایک گھٹا چھاگئی آسماں پر
کہ صلِّ علیٰ تھا ہر اک کی زباں پر

برسنے لگا بدر پر ابر سارا
تھا رحمت کا ایمان پرور اشارہ

ہوا ٹھنڈی چلنے لگی ہر طرف سے
کہ موجِ لطافت بڑھی ہر طرف سے

بنایا گیا حوض پانی کی خاطر
صحابہؓ ہوئے سب عبادت پہ حاضر

صحابہؓ کے دل کو قرار آگیا تھا کہ چہروں پہ ان کے نکھار آگیا تھا
تھا میداں کھلا، اور نبیؐ کا ٹھکانہ فقط آسماں کا تھا اک شامیانہ
مسافت کی جو گرد تھی ڈھل گئی تھی کہ بارش سے تسکین و راحت ملی تھی
بنایا گیا پھوس کا اک عریشہ محمدؐ کا تھا بس یہی آشیانہ
صحابہؓ محمدؐ کے اطراف ٹھہرے تو اطراف تھے جاں نثاروں کے پہرے
نبیؐ نے کہا صرف دو فرد جائیں اور افواجِ قرشی کی خبریں وہ لائیں
جو سعدؓ و علیؓ چل کے نکلے یہاں سے تو کفار کو دیکھا آگے یہاں سے
پلٹ کر بتایا کہ ہے فوج بھاری ہے ہتھیاروں سے لیس ساری کی ساری
جہاں عدوۃ القصویٰ تھا ایک ٹیلا وہاں فوجِ دشمن کو دونوں نے دیکھا
خبر فوج کی دی جو جاکر نبیؐ کو خبر یہ ملی فوج میں ہر کسی کو
نبیؐ نے کہا تم بھی آرام کرلو ذرا نوش اک نیند کا جام کرلو
لعینوں کے جاسوس نے یہ خبر دی ہمیں روکنے آئے ہیں خود نبیؐ جی
جو بھاگے تھے مکے سے آئے ہیں وہ بھی مدینے کے انصار کی بھی ہے ٹولی
ہنسی آتی ہے حال پر ان کے یارو کہ یہ فوج بے بس و بے کس ہے دیکھو
حماقت پہ ان کی اب افسوس کرلو نہتے ہیں لڑنے کو آئے ہیں یارو
یہ ہتھیار ہمراہ لائے نہیں ہیں یہ لگتا ہے لڑنے کو آئے نہیں ہیں
چلے آئے ہیں اک خدا کے سہارے جو گن لو تو بس مٹھی بھر ہیں یہ سارے

یہ سن کر ابوجہل ہنسنے لگا تھا
اسے غربتِ اہلِ دیں کا پتا تھا

کہا جاکے ان کو ذرا یہ بتادے
کہ موت آنے والی ہے اب ان کے آگے

بڑے بُت نے کیسا کرشمہ دکھایا
محمدؐ کو خود ہی یہاں کھینچ لایا

سنانوں کو تم تیز کرلو ابھی سے
کہ لینا ہے بدلہ تمہیں اس نبیؐ سے

ابھی اپنے تیروں کو زہراب کرلو
انہیں مثلِ آتش و تیزاب کرلو

مناؤ خوشی اپنے ڈیروں میں جاکر
سحر ڈھونڈ لو تم اندھیروں میں جاکر

اِدھر لشکرِ حق، اُدھر لشکرِ بد
اِدھر سچ کی محفل، اُدھر صرف تھا کد

وہاں رقص و مئے کا نشیلا تھا منظر
یہاں خاک پر تھے صحابہؓ کے بستر

وہاں اونٹ کا ماس ملتا تھا ہردم
یہاں پانی پینے کی خاطر بھی تھا کم

یہاں تھا مسلمانوں کا پیٹ خالی
وہاں بزمِ عیش و طرب تھی نرالی

نبیؐ جی کا ہر پل عبادت میں ڈوبا
تو بوجہل بھی خوابِ غفلت میں ڈوبا

نبیؐ جی کی آنکھوں سے آنسو تھے جاری
انہیں آدمیّت کی تھی فکر ساری

اُجالا تھا ہلکا تو گہرا اندھیرا
کہ تھا سرحدِ شب پہ سویا سویرا

تھے سوئے ہوئے انس وجن اور درندے
پڑے تھے سبھی گھونسلوں میں پرندے

ابوجہل اُٹھا جگایا سبھی کو
کہ لڑنے کا رستہ دکھایا سبھی کو

صلح کی کوشش

بزرگی میں ہر اک سے اعلیٰ تھا عُتبہ
اسی نے ہی پایا تھا سرداری رتبہ

وہ بیزار تھا اس لڑائی سے لوگو
ابوجہل کی ضد سے نالاں تھا دیکھو

حزام اس جماعت میں تھا مردِ عاقل
زمانہ تھا اس کی ذہانت کا قائل

اندھیروں کے پہرے تھے کچھ گہرے گہرے
ملا عتبہ سے آ کے وہ منہ اندھیرے

کہا فوج کا تو بنا خوب افسر
قُرَشیوں میں تجھ سے نہیں کوئی برتر

اگر تو بنے صلح کا اب کے حامی
عرب میں ملے گی تجھے نیک نامی

محمدؐ ہے سچا یہ تُو جانتا ہے
اسے بچپنے ہی سے پہچانتا ہے

بتوں سے وہ رکھتا ہے بس اختلاف اب
خطا اس کی اتنی سی کردو معاف اب

مسلماں قریشی ہیں اپنے ہی بھائی
یہ اپنے ہی خوں سے ہے کیسی لڑائی

انہیں قتل کرنے کا سوچو نتیجہ
کوئی اپنا بیٹا ہے کوئی بھتیجا

ہمارے وطن سے وہ رہتے ہیں دور اب
نہیں کچھ انہیں دشمنی کا شعور اب

مجھے دشمنی یہ بُری لگ رہی ہے
گلے پر خود اپنے چھری لگ رہی ہے

ابھی وقت ہے جنگ سے باز آؤ
مروت ذرا ہاشمی کی دکھاؤ

اگر امن سے ہوگی اب کے تلافی
جہاں میں تمہارا رہے نام باقی

جب ابنِ حزام اس طرح آ کے بولا
تو عتبہ نے آہستہ منہ اپنا کھولا

ابوجہل کو تو منانا ہے مشکل
اسے راہ پر اب کے لانا ہے مشکل
کریں صلح تو ہم کو بزدل کہے گا
ہمیں لات و عزّیٰ کا قاتل کہے گا

خطرناک بوجہل کا ہے ارادہ
نبیؐ کے لہو کا ہے وہ آج پیاسا
تمہی جا کے سمجھاؤ دانا تمہی ہو
کہ امن و اخوت کے شیدا تمہی ہو

ابوجہل نے جب سنا ماجرا یہ
دل و ذہن پر جب پڑا سانحہ یہ
ابوجہل آپے سے باہر ہُوا تب
اسے امن کی سوجھتی تھی بھلا کب

کہا دینِ اسلام کا خاتمہ ہو
بتوں کا ہر اک سمت اب غلغلہ ہو
وہ عُتبہ کا بیٹا جو ہے بوحُذیفہ
ہے شامل مسلمانوں میں وہ ہمیشہ

اسی ڈر سے عتبہ نے بھیجا ہے تم کو
نہایت ہی چالاک سمجھا ہے تم کو
ہوا ہے نہایت ہی اب سرد عتبہ
مجھے لگتا ہے ایک نامرد عتبہ

پہن لے وہ اب چوڑیاں اور چھلّے
نہیں پڑتا ہے انتقام اس کے پلے
لڑائی سے واپس پلٹنا ہے مشکل
کھنچے خنجروں کا سمٹنا ہے مشکل

جنگ کی شروعات

مسلمانوں کے آج نیزے پہ سر ہوں
کہ لاشیں سبھی ان کی اب خاک پر ہوں
لڑائی پہ آمادہ تھے سب سپاہی
مچانے کو تیار تھے وہ تباہی

یہ سن کر بڑھا کچھ تکبر کا سایہ
کہ عتبہ کو اب کفر کا جوش آیا

لڑائی سے گرچہ تھا بیزار عتبہ
ہوا پھر بھی لڑنے کو تیار عتبہ

بھیانک تھے اس جنگ کے سب نظارے
کہ بجنے لگے سنکھ اور طبل سارے

وہ کہنے کو گو ایک ٹیلا تھا بھائی
ہے مشہور اب عدوۃ القصویٰ بھائی

نکلنے کو تھا ہر طرف اب سویرا
کہ ٹیلے کے سائے میں تھا بس اندھیرا

مصلّے سے اٹھے نبی جیؐ ہمارے
جگانے لگے جاں نثاروں کو سارے

ادا کی نمازِ سحر جب سبھی نے
کیا بدر کا رخ ہمارے نبیؐ نے

لڑائی کو فوج اہلِ ایماں کی نکلی
فضا صوتِ تکبیر سے گونج اٹھی

نبیؐ جی نے دی فتح کی اب شہادت
شہیدوں کو جنت کی دے دی بشارت

بچے گا نہ شَیبَہ، رَبیعَہ یہاں اب
اُمَیَّہ رہے گا نہ عتبہ یہاں اب

صفیں باندھیں ایمان والوں نے پیہم
دلوں میں تھا اسلام کا درد ہردم

نہتے، مگر تھا خدا پر بھروسہ
مسلح تھے کفار بھی مثلِ خوشہ

یہ دیں دار عابد یہ ساجد یہ زاہد
یہی تو ہیں اسلام کے اب مجاہد

تھے مومن یہ سچ کہ تھے سب نمازی
نکل آئے میدان میں بن کے غازی

نماز ان کی شمشیر کے سائے میں تھی
کہ راحت سی تکبیر کے سائے میں تھی

ادھر دوسری سمت کا دیکھو منظر
مقابل میں نیکوں کے تھے جمع بدتر

تھی ڈھولوں کی دھم دھم کہ دف کا تھا دف دف
تھی گالی لبوں پر، تھی حیوانی عف عف

تکبر کے نعرے تھے اونٹوں کی کثرت
کہ تھی ہر طرف شہسواروں کی حرکت

زمیں سے فلک تک غضب کی صدائیں
لرزنے لگی تھیں یہاں کی ہوائیں

یتیموں کی دولت سے ہیں پیٹ بھرتے
ہیں ماؤں کی عزّت بھی نیلام کرتے

تھی نیت بری اور احساس بنجر
کہ سینوں کے اندر تھے دل ان کے پتھر

تباہی کا اب ساز و سامان نکلا
بدی کا علَم لے کے شیطان نکلا

یتیموں کو بیواؤں کو لوٹتے ہیں
یہ باپوں کو اور ماؤں کو لوٹتے ہیں

یہ لگتا ہے، سینوں میں ہیں ان کے پتھر
ہیں ظالم جفا جُو مظالم کے پیکر

لہو آدمیت کا پی کر جیے ہیں
یہ انسانوں کے روپ میں بھیڑیے ہیں

یہ بندے ہیں سارے بدی کی ادا کے
کہ دشمن ہیں سارے رسولِ خداؐ کے

چلے سیف کی بجلیاں لے کے آگے
یہ لشکر اٹھا برچھیاں لے کے آگے

کھڑے تھے صفیں باندھے ایمان والے
پرستارِ حق تھے وہ قرآن والے

دو گھوڑے تھے اور آٹھ تلوار لوگو
بڑے حوصلے تھے مگر ان کے دیکھو

نہ تیغ و تبر تھے نہ خنجر نہ بھالے
نبیؐ کے تھے عاشق، خدا کے جیالے

رسول اللہؐ کی ہدایت

نبیؐ نے کہا فوج، باطل کی ہے یہ
حقیقت میں اک موج، باطل کی ہے یہ

نہ اپنی طرف سے کوئی وار کرنا
کہ قابو میں تم اپنی تلوار رکھنا

جہاں تک ہو تم جنگ کو ٹال رکھو
نہ چھوٹے کبھی دامنِ صبر دیکھو

انہیں جنگ کی ابتدا کرنے دو تم تکبر کا دم بھرتے ہیں، بھرنے دو تم
لڑائی جو چھڑ جائے تو ڈٹ کے لڑنا خدا کے بھروسے پہ ہمّت سے، اڑنا
اگر پا گئے مارنے میں وہ قدرت تو اپنے لیے ہوگی عقبیٰ میں جنت
ارادے ہوں مضبوط، ہمت ہو ساتھی ملی ہے تمہیں چھاؤں میری دعا کی

(یارب صلِ وسلم دائماً ابداً علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم)

دعائے رسول اللہ ﷺ

الٰہی یہ دیں دار بندے ہیں تیرے دکھی اور غمخوار بندے ہیں تیرے
دلوں میں ہے ان کے ترے دیں کا جذبہ انہیں جیت کا رخ دکھا دے خدایا
یہ میداں میں آئے ہیں تیری ہی خاطر نہتّے ہی رہ کر ہوئے ہیں یہ حاضر
یہ تعداد میں واقعی ہیں بہت کم مگر ان کے دل میں ہے اسلام کا غم
نبیؐ سے بہت عشق رکھتے ہیں یہ تو ہیں نادار یہ، ان پہ تیری عطا ہو
لباس ان کا بوسیدہ ہے یا الٰہی مگر حق کے ہیں یہ دلاور سپاہی
یہ پیدل چلے ہیں، کہاں کی سواری ہے فضلِ خدا ہی سے قوت ہماری
نبیؐ نے خدا سے تڑپ کر دعا کی کہ پھیلا کے ہاتھ اُس سے یہ التجا کی
اگر یہ مسلمان مٹ جائیں گے اب ترا نام لے گا نہ پھر کوئی یا رب
ہوا ہے جو فق آج اُمت کا چہرا عطا کر اسے فتح و نصرت کا سہرا

ترے نام پر ہیں یہی مٹنے والے مسلمانوں کو آج یارب بچالے
کھڑی ہوگئیں اب صفیں دینِ حق کی کہ پھیلیں حدیں دور تک دینِ حق کی
اِدھر اہلِ ایماں ہوئے تھے صف آرا اُدھر لشکرِ کفر بھی رَن میں نکلا
تھا تعداد میں اک ہزار ان کا لشکر ہر اک فرد تھا جیسے لوہے کا پیکر
جھلم آہنی تھا تو آہن تھا تن پر یہ لشکر تھا بپھرا ہوا اک سمندر
تھیں تلواریں تیز اور آہن تھا تن پر نگاہیں تھیں بجلی کلیجے تھے پتھر
ہر اک سمت بے حد بھیانک تھا منظر یہ لشکر تھا شیطانیت کا سراسر
اِدھر ہے محبت، اُدھر ہے کدورت اِدھر ہے صداقت اُدھر ہے حماقت
پدر ہے مسلماں تو مشرک ہے بیٹا ہے باطل کا بدلا ہوا حق سے نقشہ
اِدھر ہے حقیقت اُدھر ہے فسانہ اِدھر اہلِ حق ہیں اُدھر ہے زمانہ
اِدھر ہیں فرشتے اُدھر ہیں شیاطیں اِدھر رحمِ دل ہے اُدھر قلبِ سنگیں
اِدھر نیتیں نیک اُدھر تھی خرابی اِدھر پاک دامن اُدھر تھے شرابی
ترے نام پر ہیں یہی مٹنے والے بچا دین والوں کو یارب بچالے
لعینوں نے کھولا علَم کفر کا پھر بڑھا بدر میں ہر قدم کفر کا پھر
نیاموں سے تیغوں کو پیادوں نے کھینچا غضب اور جوش اپنے چہروں پہ پایا
نکل آئے میداں میں بوجہل و عتبہ کہ شیطاں کی مانند تھا اِن کا چہرہ
پکارا اب عتبہ بہادر ہوں مانو وَلید اور شَیبہ برادر ہیں جانو

جسے موت پیاری ہو میداں میں آئے یہاں موت کے ہر قدم پر ہیں سائے

دعا گو عریشے میں تھے جو نبیؐ جی تو "هَلْ مِنْ مُبَارِزْ" کی آواز گونجی

تھے حضرت کے پہلو میں صدیقؓ لوگو ستون دینِ اسلام کا ان کو سمجھو

نبیؐ سے ابوبکرؓ نے یہ کہا اب میں قربان کردوں گا جو ہے مرا سب

ہیں ماں باپ بھی میرے قربان آقاؐ رہے آپؐ کا ساری اُمت پہ سایا

صحابہؓ کے ہونٹوں پہ نعرے تھے ہردم کہ مُصْعَبؓ کے ہاتھوں میں تھا حق کا پرچم

اُدھر عتبہ نے جو دکھائی جہالت اِدھر بُوحُذَیفہؓ نے مانگی اجازت

پدر کی پسر سے نہ ہوگی لڑائی رسولِ خداؐ نے اجازت نہیں دی

رسولِ خداؐ کی اجازت سے لوگو بڑھا عَوْفؓ و عبداللّٰہؓ کا جوش دیکھو

یہ للکار کر کہہ دیا عتبہ نے اب لڑوں ان سے میرا نہیں ہے یہ منصب

ہوں شرمندہ اپنی بڑائی کروں کیا ہیں چرواہے ان سے لڑائی کروں کیا

کہا، یہ ہے مردانِ ہمت کا لشکر جو ہم مرتبہ ہیں لڑیں ہم سے آکر

نبیؐ کے اشارے کو انصاری پاکر پلٹ آئے میدانِ غزوہ سے، جاکر

بڑھے آگے میداں میں حمزہؓ عزیزو بڑے حوصلہ مند تھے وہ سمجھ لو

علیؓ اور عبیدہؓ بھی ہمراہ نکلے کہ لے کر لڑائی کی وہ چاہ نکلے

ٹھنی حمزہؓ اور عتبہ میں جنگ لوگو نظارا ذرا حق و باطل کا دیکھو

جواباً ہُوا وار، چکرایا عتبہ کہ اک برق جیسی تھی تلوارِ حمزہؓ

تھے منظر سے خوش واں مسلمان سارے — مجاہد تھے سب یہ نبیؐ جی کے پیارے

پدر[1] مرگیا اور پسر کانپ اٹھا — ہوئی خیر کی فتح، شر کانپ اٹھا

کیا اپنے غصے کا اظہار اس نے — علیؓ پر کیے پے بہ پے وار اس نے

کیے وار خالی بہادر علیؓ تھے — فنِ جنگ میں طاق تھے وہ قوی تھے

علیؓ کی تھی تلوار یا برق لوگو — سنبھل کر کیا وار دشمن پہ دیکھو

کہا مرحبا حمزہؓ نے اب علیؓ کو — کیا قتل حیدرؓ نے شر اور بدی کو

بدن سر سے اس کے جدا ہوگیا اب — فضاؤں میں نصرت کی گونجی صدا اب

بڑھا غصہ کچھ اور بھی کافروں کا — جھکا شرم سے سر تھا اُن کے بتوں کا

غم و غصہ باطل کے چہرے پہ چھایا — دو لاشیں جو دیکھیں تو تھرائی کایا

عبیدہ پہ شیبہ کا حملہ ہوا اب — کہ باطل کی میداں میں گونجی صدا اب

بڑھا، بڑھ کے شیبہ نے تلوار اٹھائی — عبیدہ پہ اک ضربِ کاری لگائی

عبیدہ نے شیبہ کے شانے کو کاٹا — مگر پنڈلی پر وار ان کا تھا اوچھا

کیا وار دونوں نے مل کر کچھ ایسا — کہ تلوار کا ساتھ ہاتھوں نے چھوڑا

علیؓ اور حمزہؓ پلٹ آئے فوراً — اجل کا مزہ چکھ گیا دیں کا دشمن

بدن سے جو تینوں نے ہتھیار اتارے — بنے ہیں صحابہؓ کے اب وہ دلارے

ہوا ان کو مالِ غنیمت میسر — عبیدہ کو لے آئے میداں سے باہر

[1] پدر یعنی عتبہ بن ربیعہ اور پسر سے مراد اس کا بیٹا ولید بن عتبہ جو حضرت علیؓ کے مقابلے پر تھا۔ (صفحہ ۹۳)

عبیدہ کا ہر زخم کاری تھا لوگو
قدم پر نبیؐ کے تھی لاش ان کی دیکھو

بشارت دی جنت کی احمد نبیؐ نے
کہ جنت کی لی راہ اس جنتی نے

پریشان بے حد تھے کفّار سارے
کہ مارے گئے تینوں سردار، پیارے!

جو دعوے سے نکلے تھے تن تن کے لوگو
وہی خاک پر لوٹتے ہیں یہ دیکھو

مسلمان ہتھیار والے نہیں تھے
کہ ہاتھوں میں اب ان کے بھالے نہیں تھے

شہادت کا کلمہ زباں پر تھا ہر دم
کہ تھا موت پر بھی خوشی کا ہی عالم

سپر کا وہ لیتے تھے تلوار سے کام
شجاعت کا ان کی زمانے میں تھا نام

گو تھے زنگ آلودہ تلوار و خنجر
مگر کرتے تھے وار پہ وار ڈٹ کر

ابوجہل کی تقریر

ابوجہل نے فوج کو اپنی ڈانٹا
سمجھنے لگا عتبہ کو سرخ کانٹا

کہا، موت سے اُن کی گھبراتے کیوں ہو
مرے ہیں یہ اپنی جہالت سے یارو

کہ پاس اپنے بھالے ہیں، پاس اپنے ڈھالیں
یہ ہے جنگی سامان، اور لاکھ چالیں

لڑیں گے وہ کیا کند تلوار سے اب
بچیں گے کہاں اپنے آزار سے اب

عجب اپنی شوکت، عجب اپنی کثرت
بنو تم نہ نامرد، ہو تم پہ لعنت

چبا ڈالو ہر اک مسلمان کو اب
نہ اُٹھنے دو تم حق کے طوفان کو اب

لڑو دشمنوں سے اکٹھے ہی مل کر
دکھا دو ذرا خون ریزی کا منظر

مچی کھلبلی فوجِ مردود میں اب
پڑی گویا چنگاری بارود میں اب

کرو قتل، مارو یہی اک صدا تھی
لعینوں کے دل میں جفا تھی، دغا تھی

بڑھے کافروں کے یکایک رسالے
صفوں میں کھڑے ہو گئے دین والے

مسلمان میدان میں ڈٹ گئے تھے
چٹانوں کی مانند وہ اب کھڑے تھے

وہ آگے ہی تکتے تھے دشمن کی جانب
گئے بن کے پانی اس ایندھن کی جانب

تھے پُرتاب چہرے ارادے تھے پکے
سروں پر تھے ان کے خدا ہی کے سائے

پسینے کے قطرے تھے پیشانیوں پر
یہ گوہر کی صورت سجے داڑھیوں پر

بڑھی فوج شیطاں کہا یہ نبیؐ نے
جدا ہو نہ جاؤ تم اپنی صفوں سے

بڑھو بڑھ کے اب روکو اشرار کو تم
جہنم میں پہنچا دو کفار کو تم

نشانوں کو تاکا، کمانوں کو تانا
زباں پر تھا اللّٰہ اکبر ترانہ

ہوئی فوجِ حق سے وہ تیروں کی بارش
ہوئی فوجِ کفار میں ایک لرزش

ہوئے تیز تر جوں ہی تیروں کے حملے
لعینوں کے سینے لہو میں تھے ڈوبے

ہوئے لقمۂ موت کافر کے جوہر
ملائک نے دیکھا یہ دلدوز منظر

بظاہر تھے فولاد کے سارے پیکر
گرے اپنے گھوڑوں سے بن بن کے پتھر

تھی کفار کی فوج گرچہ سمندر
لعینوں کے سر کاٹے حمزہؓ نے بڑھ کر

دکھائی شجاعت جو شیرِ خداؓ نے
تو باطل کے پیکر لگے تھرتھرانے

شجاعت کا منظر تھا بالکل نرالا
جو بھاگے اُنہیں روک کر مار ڈالا

بئر بدر (بدر شریف میں پانی کا کنواں)

مقامِ جنگ بدر

کٹے ہاتھ اور سر گرے کافروں کے
کلیجے پھٹے خوف سے پتھروں کے

زُبیر ابنِ صفیہ بہادر تھے لوگو
ذرا ان کی تم اب شجاعت بھی سن لو

لڑے بِھڑ کے وہ شر پسندوں میں ایسے
لڑے بھیڑیوں سے کوئی شیر جیسے

کہا کیوں شجاعت پہ اتراتے ہو تم
نبیؐ کی عنایت پہ اتراتے ہو تم

اَبُو کرِش تھا ایک آہن کا پتلا
وہ بے رنگ چہرہ وہ بے ڈول کایا

اَبُو کرِش خود دیکھتا رہ گیا تھا
زبیرِ قوی نے اڑا ڈالا نیزہ

اَبُو کرِش نے ڈالا تلوار پر ہاتھ
مگر اس کی تقدیر میں تھی لکھی مات

اَبُو کرِش نے مات یوں کھائی لوگو
گھسی برچھی آنکھوں میں شیطاں کے دیکھو

نکل آیا برچھی کا پھل سر کے باہر
ہوا ڈھیر بوکرش، لوہے کا پیکر

تھے ہر سمت اللہ اکبر کے نعرے
جو تھے خس وہی بن گئے اب شرارے

اِدھر تھے نبیؐ کے بہادر مثالی
اُدھر مشرکوں کے لبوں پر تھی گالی

صدا ڈھول طبلے کی، شور اور غوغا
بڑھا جوش کچھ اور بھی مشرکوں کا

شپاشپ سی تیغوں کی تھی بدر میں اب
چقاچق تھی بھالوں کی اس لہر میں اب

تھیں ہر سمت بس زخمیوں کی کراہیں
کہ دیں مرنے والوں نے بھی بددعائیں

دبے حق کی آواز میں شر کے نعرے
کئی سُورما اب جہنم سدھارے

جہنم کی گرمی تھی سورج کی گرمی
تھے پیاسے بہت دونوں جانب سپاہی

ہر اک سمت بھڑکی تھی تیغوں کی آتش
تھی اللہ والوں کے چہروں پہ تابش

مسلمانوں کے حوض میں تھا جو پانی ہوئی اس سے کفار پر مہربانی
اجازت نبیؐ نے صحابہؓ کو دے دی کہ وہ حوض سے دے دیں پیاسوں کو پانی
نبیؐ جی تو انسانیت کے تھے پیکر بنایا انہیں رب نے ساقیٔ کوثر
پڑا ایک گھمسان کا رَن جو لوگو ہٹے حوض سے پیچھے کفار دیکھو
بڑھے حوض کو توڑنے وہ تبر سے مگر خوف کوئی نہ تھا حق کو شر سے
ابوبکرؓ شیبہؓ علَم لے کے نکلے وہ اُمت کا سینے میں غم لے کے نکلے
لعینوں نے عزیٰ کو ہردم پکارا عمرؓ نے انہیں آج گِن گِن کے مارا
بہادر بہت بُوذ جانہ تھے لوگو شجاعت کو ان کی نہ پچھ ہم سے پوچھو
جھپٹتے تھے وہ شیر بن کر ہمیشہ کہ خوں ریز تھا ان کا اک ایک حملہ
ہے یہ راستہ سیدھا حق کے سفر کا پدر نے کیا قتل اپنے پسر کا
کیا سرخرو حق کی ہر رہ گذر کو برادر نے کاٹا برادر کے سر کو
جلے حق کی خاطر کٹے حق کی خاطر مٹے حق کی خاطر مرے حق کی خاطر
نبیؐ کی محبت میں سرشار تھے سب تھا یہ عشق کامل، یہی مرضیٔ رب
ابوجہل آوازے کستا تھا ہرسو کہ روتا تھا ہر سو گرجتا تھا ہرسو
ہوا جارہا تھا وہ غصے میں پاگل لڑاتا رہا وہ لعینوں کو ہرپل
تھے ہونٹوں پہ اس کے بتوں کے ہی منتر وہ دشمن تھا حق کا بدی کا تھا پیکر
لعینوں کو اکسانے پر وہ اڑا تھا حفاظت کے دستوں میں بزدل گِھرا تھا

وہ نامرد جوہر دکھاتا بھی کیسے   کہ تلوار اپنی اٹھاتا بھی کیسے

تھے وہ ابنِ عوفؓ عبد رحمٰنؓ غازی   لگا بیٹھے تھے بدر میں جاں کی بازی

یہ قصہ سنیں آپؐ ان کی زبانی   سناتے ہیں وہ بدر کی اک کہانی

تمنا تھی بوجہل کو قتل کردوں   کہ تصویرِ توحید میں رنگ بھردوں

مری دونوں جانب دو انصاری لڑکے   لڑے جارہے تھے شجاعت کے ناتے

وہ دونوں میں لیکن اک انصاری لڑکا   ابوجہل کے ناک نقشے کو پوچھا

پتا دوسرا لڑکا بھی چاہتا تھا   ابوجہل کو مارنے پر تلا تھا

حفاظت میں بوجہل کی ہیں جو شیطاں   بتایا کہ ہیں وہ قریشی پہلواں

وہ دیتا ہے محبوبِ باریؐ کو گالی   ابوجہل تو ہے حقیقت میں ناری

ابوجہل کے پاس پہنچے یہ لڑکے   تھے ان کے سروں پر شجاعت کے سائے

ابوجہل کی سمت ڈھالیں اٹھالیں   بیک وقت تلواریں اپنی نکالیں

صفیں چیر کر آگے نکلے یہ دونوں   قرینِ ابوجہل پہنچے یہ دونوں

سپر کے وہ پیچھے چھپا جارہا تھا   کہ چمکا کے تلوار دھمکا رہا تھا

گناہوں سے بھرپور تھا اس کا دامن   وہ سب سے بڑا تھا محمدؐ کا دشمن

محمدؐ ہی کیا وہ خدا کا تھا دشمن   کہ حق کی عداوت سے تھا اس کا بندھن

دو لڑکوں نے بوجہل کو جوں ہی مارا   ابوجہل دوزخ کی جانب سدھارا

وہ فوجِ قریشی، وہ کفار سارے   بہت چیخے روئے، بہت تلملائے

تسلسل سے بس گالیاں بک رہے تھے عداوت کے لاوے میں سب پک رہے تھے
ہوئے کفر کے وار دونوں پہ اک دم اُدھر آگ تھی اور اِدھر آبِ شبنم
لپکتے تھے دونوں پہ تیغوں کے شعلے ابوبکرؓ و حمزہؓ، عمرؓ سب ہی لپکے
پیا اک جواں نے شہادت کا پیالہ تبسم بہ لب تھا، جو تھا مرنے والا
مُعَوَّذْ تھا نام اس کا اے بھائی سن لو اسے تم شہید اپنی اُمت کا مانو[1]
ابوجہل کا بیٹا جو عِکرِمہ تھا ہوا دوسرے لڑکے پر وار اس کا
کٹا لڑکے کا ایک بازو عزیزو لڑا پھر بھی وہ ایک بازو سے دیکھو
شہادت کا جام اس کے حصے میں آیا پڑا روح پر اس کی جنت کا سایا
جہاں تھی ابوجہل کی لاش لوگو وہاں کچھ شہیدوں کی لاشیں بھی دیکھو
ابوجہل کا بدلہ لینے بڑھے کچھ جہنم کا ایندھن عزیزو بنے کچھ
شہادت جو پاتے ہیں رہتے ہیں زندہ انہیں تم نہ سمجھو کسی طور مردہ
شہادت کی دولت کو نایاب جانو شہادت ہر اک کو نہیں ملتی مانو
عَلَم فتح کا لے کے نکلے نبیؐ جی نبیؐ کی زباں پر خبر تھی وحی کی
نبیؐ آئے میداں میں ہمت بڑھانے جو زخمی تھے ان کو دلاسا دلانے
غلاموں نے آقاؐ کا چہرہ جو دیکھا دلوں میں نیا ولولہ لوٹ آیا
رسالت کا چہرہ جلالی تھا اس پل جلالِ محمدؐ مثالی تھا اِس پل

[1] سیرۃ المصطفیٰؐ (جلد دوم صفحہ ۹۸)

محمدؐ نے اک مٹھی خاک ان پہ ماری   تو چکرا گئی کفر کی فوج ساری
پڑی مٹی، ناپاک چہروں پہ جونہی   کہ تھی مردنی سارے چہروں پہ چھائی
چلے تیز رو جب ہواؤں کے جھونکے   چبھے آنکھوں میں ریت کے ننھے ذرے
لہو نتھنوں سے ان کے جاری ہوا پھر   کہ زخمی ہوئی کفر کی ہر صدا پھر
فلک پر نظر آئے بادل کے ٹکڑے   جو ٹوٹے تو افواجِ اعداء پہ برسے
اُدھر موت کا سب پہ گہرا تھا سایا   اِدھر نعرہ اللہ اکبر کا گونجا
تھی آنکھوں میں مٹی تھے دشمن ہراساں   ہوا حق پرستوں کا اللہ نگہباں
بھیانک تھے قدرت کے سارے نظارے   کہ میداں سے بھاگ اٹھے کفار سارے
گھرے غازیوں میں جو بھاگے تھے پیہم   نہیں تھا کوئی اب یہاں ان کا ہمدم
رہے کوستے دیوتاؤں کو اپنے   وہ دیتے تھے گالی خداؤں کو اپنے
نہ ہو قتل ناحق تھا اعلانِ احمدؐ   پھلانگے نہ کوئی رعایت کی سرحد
گرفتار کفار ہوتے گئے سب   مروّت کے حق دار ہوتے گئے سب
مروّت کا چہرہ دکھایا گیا تھا   کہ شمشیر گیروں کو باندھا گیا تھا
کچھ ایسے بھی آئے تھے مجبور ہو کر   جو تھے شر کی طاقت سے معذور ہو کر
کچھ ایسے تھے، آئے تھے حیلوں کے شر سے   جو ڈرتے تھے ہردم رذیلوں کے شر سے
مسلمانوں کو وہ ستاتے تھے ہردم   عداوت کو اپنی دکھاتے تھے ہردم
غلاموں پہ وہ جبر کرتے تھے ہردم   سمجھتے تھے بس ظلم کو اپنا ہمدم

پڑے تھے وہ مٹی کے تودے پہ لوگو یہی حشر ہونا تھا ان کا عزیزو
لڑائی کے نکلیں نہ اچھے نتیجے کہ ڈرتے تھے اس سے نبیؐ کے بھتیجے
عقیلِ بوطالب علیؓ کے تھے بھائی مسلمانوں سے ان کی بھی تھی لڑائی
ابوالعاص بھی اک جفا کاروں میں تھے مسلمانوں کے سخت بدخواہوں میں تھے
بنے آج ایمان والوں کے قیدی نبیؐ نے رعایت مروّت میں دے دی
جو مقتول ستر تھے ظالم بہت تھے وہ تھے دشمنِ دینِ احمدؐ سدا سے
ضعیفوں یتیموں کے ظالم تھے یہ سب نہ ظالم، سراپا مظالم تھے یہ سب
زمیں پر تھا اب عصر کا سایہ بھائی مجاہد کوئی اس طرف آیا بھائی
ابوجہل دم توڑتا ہی رہا تھا تڑپتا، مچلتا، سسکتا پڑا تھا
مجاہد نے گردن پہ پیر اپنا ڈالا ابوجہل غصے سے تھرا رہا تھا
کہا، لات وعزیٰ خدا ہیں ہمارے وہ کفار کے جنگ میں ہیں سہارے
قُرشیوں کا سردار ہوں جان لے تو لڑائی کا فنکار ہوں جان لے تو
مجاہد جواباً یہ کہنے لگا اب خدا تیرے اب خاک میں مل گئے سب
نہ جنگی رسالے نہ وہ سورما ہیں یہاں آج فاتح تو اہلِ خدا ہیں
فضا میں ہے اسلام کا جھنڈا اونچا عَلَم کفر کا ہوگیا آج نیچا
ابھی وقت ہے تو مسلمان ہوجا کہ شیطان سے آج انسان ہوجا
ملی ہم کو نصرت، تھی مرضی خدا کی ہوئے کفر پر تین سو تیرہ بھاری

کہا، کفر کے واسطے ہی لڑوں گا
میں کافر تھا کافر ہوں کافر رہوں گا

چڑھا سینے پر مصطفیٰ کا جیالا
بڑے شوق سے اس کا سر کاٹ ڈالا

مجاہد نے بوجہل کا سر جو کاٹا
مٹا دھرتی سے پاپ کا آج سایہ

مسلمانوں میں تھا مسرت کا عالم
لگانے لگے زخمیوں کو وہ مرہم

ضروری تھی سب قیدیوں سے محبت
اسیروں کی کرنے لگے وہ حفاظت

شہیدوں کی خاطر دعا کی نبیؐ نے
جو تاریخِ اسلام کے تھے نگینے

نبیؐ جی کو تسکین ہونے لگی اب
شہیدوں کی تدفین ہونے لگی اب

شہیدوں کی تعداد کیا تھی یہ پوچھو
مہاجر تھے چھ، آٹھ انصاری لوگو

تھیں ستر لعینوں کی لاشیں عزیزو
مسلمانوں کے حق میں جیت آئی دیکھو

پڑے تھے جو میداں میں مُردہ قریشی
ضروری تھی لاشوں کی بھی پردہ پوشی

سبق تھا یہ انسانیت کا نرالا
لعینوں کی لاشوں کو کھڈّے میں ڈالا

نبیؐ نے دیا درس انسانیت کا
ہوا چہرہ اب کالا شیطانیت کا

(یَارَبِّ، صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ)

کفار کی لاشوں سے حضورؐ کا خطاب

بڑھے بدر میں شام کے ٹھنڈے سائے
نبیؐ چاہ کے اب دہانے پہ آئے

مخاطب ہوئے کفر کی لاشوں سے یوں
ہے باطل کا غازہ تمہارا لہو، خوں

خدا سے ملی حق کو نصرت یہ دیکھو ذرا آج تم حق و ناحق کو سمجھو
نبیؐ کی تو ہو قوم پھر بھی ہو بدتم کہ اک عمر لہو و لعب میں رہے گم
نہیں مانتے تھے تم اللہ کو اکبر تمہارا تو کیا، وہ تھا شیطاں کا چکر
تمہیں نے مجھے اپنے گھر سے نکالا دیا مجھ کو اوروں نے لیکن سنبھالا
تمہارے لیے کچھ نہ تھی آدمیت تمہیں راس آئی تھی کیا بربریت
عمرؓ نے کہا مردے سنتے نہیں ہیں سنیں گے یہ کیسے کہ زندے نہیں ہیں
جواباً نبیؐ نے کہا سنتے ہیں یہ مجھے لگ رہا ہے کہ سب زندے ہیں یہ
مجھے غور سے اے عمرؓ سنتے ہیں یہ بڑائی کی حد ہے کہ سر دھنتے ہیں یہ
نماز عصر کی، سب نے مل کر پڑھی پھر کہ ایمان والوں کی محفل سجی پھر
ادا شکر حق ہو رہا تھا زباں سے فرشتے اتر آئے تھے آسماں سے
جسے عجز کہیے وہ دل کا مکیں تھا نشہ کامیابی کا ہرگز نہیں تھا
صحابہؓ پہ معبودِ حق کی نظر تھی کہ شر والوں پر اہلِ حق کی ظفر تھی
کمانیں تبر تیر گرز اور بھالے غنیمت کے اسباب تھے یہ نرالے
لگے ہاتھ اونٹ اور گھوڑے بہت سے رسد، ڈھول نقارے کپڑے، بہت سے
اگر حق تھا شاداں تو روتا تھا شیطاں اسی دن کو کہتے ہیں ہم یومِ فرقاں
پلٹنے لگے بدر سے پھر تو غازی ملی جنگ میں نصرت و سرفرازی
دعا عصر کی کر کے نکلے رسالے مدینے کی جانب بڑھے دین والے

شہیدوں کی خاطر تھے آنکھوں میں آنسو — یہ آنسو عقیدت کے لگتے تھے جگنو
نہیں تھے متاعِ غنیمت پہ نازاں — تکبر سے خالی تھے یہ نیک انساں
اسیروں کو یہ باندھ لائے تھے پھر بھی — تھی ملحوظِ خاطر رعایت نبیؐ کی
یہ حق کے فدائی یہ قرآن والے — سفر سے تھکے تھے سب ایمان والے
بنایا تھا عاشق نبیؐ اور رب نے — ہوئی شب تو آرام فرمایا سب نے
مدینے میں اصحابؓ جتنے تھے بھائی — حفاظت وہ اُمت کی کرتے تھے بھائی
تھیں بیمار بے حد نبیؐ جی کی دختر — رُقَیہ تھا نام ان کا عثمانؓ تھے شوہر
مثالی تھی عثمانؓ کی تیمارداری — مگر موت تھی زندگانی پہ بھاری
ہوا انتقالِ رُقیہ عزیزو — یہی مرضی رب تھی تم یہ سمجھ لو
انہیں کوئی پروا نہ تھی زندگی کی — نبیؐ کے پلٹ آنے کی آرزو تھی
شتر پر سوار آئے زید ابنِ حارثؓ — وہ خادم نبیؐ کے جو تھے حق کے وارث
نبیؐ کی وہ ناقہ پہ آئے مدینہ — تھا ماتھے پہ ان کے سفر کا پسینہ
محمدؐ کی جانب سے نصرت ملی تھی — ملی تھی نویدِ مسرت ملی تھی
سلامت مدینے کی جانب عزیزو — ابھی تین سو غازی آئے ہیں دیکھو
سنو بدر کی جنگ کا ہے یہ قصہ — شہادت کے رتبے کو پہنچے ہیں چودہ
سلامت ہے ہم سب کا وہ کملی والاؐ — ہے راضی سدا اس سے اللہ تعالیٰ
خبر یہ سنا کر بڑھے زیدؓ آگے — مسلمانوں کا بخت کیوں کر نہ جاگے

جو تھے غیر مسلم وہ ہنسنے لگے تھے
کہ حارثؓ پہ آوازے کسنے لگے تھے

کسی نے کہا یہ کہانی ہے یارو
فقط زیدؓ کی لن ترانی ہے یارو

کسی نے کہا چال فوجی ہے دیکھو
یہ باتیں ہیں بہکانے کی تم بھی سن لو

مسلمان تو بدر میں لٹ چکے ہیں
یقیناً وہ میداں میں بے حس پڑے ہیں

محمدؐ تو مارا گیا ہو گا یارو
وہاں جیت اپنی ہوئی ہوگی پیارو

لڑائی سے گھبرا کے زیدؓ آیا ہوگا
وہ آقاؐ کی ناقہ بھگا لایا ہوگا

اکیلا وہ ناقے کو لایا ہے یارو
محمدؐ کو کیا مردہ پایا ہے یارو

وہ حملوں کی شدت سے پاگل ہوا ہے
پریشان ہوکر بھٹکنے لگا ہے

تباہی کا نظارہ دیکھا ہے اس نے
قُرشیوں کی قوت کو سمجھا ہے اس نے

خبیثوں کے لب پر تھیں منحوس باتیں
تھیں ایمان والوں کے لب پر دعائیں

وہ بیزار تھے، کفر کی گفتگو تھی
ہوئی پوری ایماں کی جو آرزو تھی

اُسامہؓ وہ زیدؓ ابنِ حارث کے بیٹے
یہودوں کے طعنوں کو کلفت سے سنتے

اُسامہؓ حقیقت میں بچے تھے کمسن
معمہ تھا ان کے لیے آج کا دن

کہا باپ سے بکتے ہیں کیا یہود اب
کہ ہوجائے سچائی کی بھی نمود اب

کہا زیدؓ نے میری باتیں ہیں سچی
کہ ہوتی ہیں باتیں نبیؐ جی کی اچھی

اُسامہؓ مخاطب ہوئے مشرکوں سے
کہو جھوٹ تم یوں نہ جھوٹے دلوں سے

مسلمان بزدل نہیں اے یہودو
جو چاہو تو رن میں ذرا تم بھی کودو

بڑھی اور کچھ کفر کی بدزبانی دکھانے لگے وہ عداوت پرانی
صدا آئی اللہ اکبر کی دیکھو نبیؐ کی سواری قریب آئی دیکھو
مدینے چلے آئے حق کے دلارے تھیں تکبیریں لب پر خوشی کے تھے نعرے
نبیؐ کا نظر آیا طیبہ میں جلوہ کھڑے ہوگئے دست بستہ صحابہؓ
تھے دلکش مدینے کے سارے نظارے نبیؐ چاند تھے اور صحابہؓ تھے تارے
مسلماں بڑھے خیر مقدم کو لوگو بھلا بیٹھے وہ اپنے ہر غم کو لوگو
مدینے کی ٹھنڈی ہواؤں کو پاکر محمدؐ فروکش تھے مسجد میں آکر
قریب آکے بیٹھے مہاجر و انصار محمدؐ سے تھا ان کو بے انتہا پیار
ڈھلا دن کا سورج تو لہرا گئی شب عشا پڑھ کے آرام کرنے لگے سب
یہ انداز تھے آپؐ کی سادگی کے محمدؐ چٹائی پہ سوئے ہوئے تھے
ذرا نیند آئی تھی حضرت نبیؐ کو تڑپتا ہوا پایا لیکن کسی کو
چچا تھے نبیؐ جی کے عباسؓ لوگو تھے قیدی پڑوسی کے گھر میں یہ سن لو
تھیں مُشکیں بندھی، اور تھا درد بے حد نقاہت سے تھا ان کا تن زرد بے حد
تھے مجبور جو کفر کے ساتھ تھے وہ مگر دین کا دایاں اک ہاتھ تھے وہ
جو تڑپے نبیؐ تو صحابہؓ بھی جاگے صحابہؓ جو اُمت کے تھے چاند تارے
صحابہؓ نے پوچھا ہیں کیوں بے قرار آپؐ کہ ہیں سارے عالم کے ہی غمگسار آپؐ
کہا مُشکیں ڈھیلی کرو قیدیوں کی ہے خواہش یہی اب تمہارے نبیؐ کی

مکے میں شکست کی خبر

بلندی پہ تھے حوصلے کافروں کے
کہ مکے میں وہ منتظر فتح کے تھے

انہیں فوج کی طاقتوں پر یقیں تھا
کہ سچی خبر کوئی سنتا نہیں تھا

صحابہؓ تھے کمزور ان کی نظر میں
یقیں تھا بہت ان کو اربابِ شر میں

یقیں تھا کہ لوٹیں گے کافر سلامت
کہ لائیں گے ساتھ اپنے مالِ غنیمت

انہیں فتح کا جو خیالِ حسیں تھا
قرار ان کو اپنے گھروں میں نہیں تھا

نکل آئے چلاتے سب رہ گزر پر
تھے صفوان بیٹھے مگر اک حجر پر

نہایت ہی ہو کر پریشان آیا
کہ بھاگا ہوا ایک انسان آیا

نہ پیچھا تھا کوئی نہ آگا تھا یارو
مسلمانوں سے لڑکے بھاگا تھا یارو

زباں پر تھا اس کے کہ مارے گئے سب
وہ بھولا تھا اپنی ہی سدھ بدھ کو بھی اب

یہ مردِ خُزاعی تھا پہچانا سب نے
کہ ہارا ہوا ہے یہ پہچانا سب نے

گئے مارے سارے، تھی یہ رٹ لگائی
خطا جس نے کی تھی سزا اس نے پائی

بتا کیا کیا منظر نظر تجھ کو آیا
کہا لطف اب بھاگ آنے میں پایا

جو مارے گئے ان کا بھی نام لینا
کہا پہلے پانی ذرا مجھ کو دینا

پیا پانی اس نے تو دم اس کو آیا
کہ حال اس نے ہارے ہوؤں کا سنایا

غرور اپنے سارے کے سارے گئے ہیں
کہا سارے سردار مارے گئے ہیں

وہ سمجھے مسلمان مارے گئے ہیں | کہ دینِ نبیؐ کے سہارے گئے ہیں
کہا مرنے والوں کے بتلاؤ نام اب | کہاں کھو گئے کفر کے سب امام اب
اُمیّہ و عُتبہ و بُو کرش و شَیبہ | ہوئے قتل سارے ارے توبہ توبہ
وہ عُزّیٰ کے عاشق وہ قسمت کے ہیٹے | نہیں آج حَجّاج و اَسْوَد کے بیٹے
کہا ہنس کے صفواں نے جھوٹا ہے یہ شخص | مسلمانوں کا آج شیدا ہے یہ شخص
بہادر تھے میداں میں کفار سارے | ہزاروں پہ بھاری تھے ساتھی ہمارے
خزاعی یہ بولا نہیں ہوں میں پاگل | کہ تھا آفتِ جاں مسلمانوں کا دَل
وہ صفوان بیٹھا ہوا تھا بیچارہ | مسلمانوں نے اس کے بھائی کو مارا
یہ سن کر تھے حیران شیطاں کے بندے | ہوئے ختم میداں میں طاقت کے اندھے
ابھی اور بھاگے چلے آرہے تھے | شکست اپنی ہر اک کو دکھلا رہے تھے
وہ چھوڑ آئے لاشوں کو میداں میں اکثر | زیادہ ہی تھے وہ پریشان و ابتر
وہ زرہیں وہ فولادی ملبوس سارے | مگر جنگ میں ٹھہرے منحوس سارے
وہ اونٹ اور گھوڑے وہ جرار لشکر | وہ زرہیں وہ تلواریں وہ تیر و خنجر
لٹے اور لٹائے چلے آئے تھے وہ | فقط چند جانیں بچا لائے تھے وہ
پڑھا کافروں نے ہزیمت کا نوحہ | ہوا نوحہ گر سارا مکے کا مکہ
جو تیاریاں فتح کے واسطے تھیں | وہ ماتم کے گہرے سمندر میں ڈوبیں
گھروں سے نکل آئے کفار سارے | کہ چلّا رہے تھے مصیبت کے مارے

اکٹھے ہوئے چوک میں سارے کافر
کہ تھا کرب اب ان کا اشکوں سے ظاہر

جو ہارے تھے بدحال وہ لگ رہے تھے
مقدر پہ رونے کو بس رہ گئے تھے

کہا بُولَہَبْ نے یہ ماتم کو روکو
ہوا بدر میں کیا ذرا اس کو سوچو

وہ تھوڑے تھے تعداد میں پھر بھی یارو
ہرایا ہمیں ان کی ہمت تو دیکھو

فنِ جنگ سے صرف حمزہؓ تھے واقف
قوی تھے بہت، سارے رفقا تھے واقف

نہ گھوڑے نہ تلواریں تھیں پاس، پیارے
حقیقت میں تھے سب غریبی کے مارے

وہ راہوں میں تعظیم کرتے تھے اپنی
لڑیں ہم سے ان کو یہ ہمت کہاں تھی

وہ تھے کھیتی باڑی میں ماہر یقیناً
کہ آتا نہیں تھا انہیں جنگ کا فن

نہیں ملتی تھی ان کو راتوں کو روٹی
نہیں تھی پہننے کی خاطر لنگوٹی

بھتیجے میں آئی یہ طاقت کہاں سے
ملی اس کو لڑنے کی ہمت کہاں سے

ہر اک سمت مکے میں ہیں آج چرچے
ہے اللّٰہ غالب خداؤں پہ اپنے

بڑے نامور تھے ہمارے بہادر
کہ فولاد جیسے تھے سارے بہادر

وہ مارے گئے کیسے ممکن ہے یارو
کہاں کھو گئے وہ انہیں اب پکارو

وہ مارے گئے کس کے جادو سے آخر
تھا شامل مسلمانوں میں کوئی ساحر

بوسفیان سردار تھا کافروں کا
وہ مکے میں تھا رہنما مشرکوں کا

کہا بولَہب سے محمدؐ ہے ساحر
کہ مارے گئے سحر سے، وہ ہے ماہر

رکھو دل میں تم انتقامی ارادہ
ابھی سے کرو جنگ کرنے کا وعدہ

یہاں آج رونے سے کیا فائدہ ہے
ابھی صبر کھونے سے کیا فائدہ ہے

وہ بے بس ہمیں جانیں گے یہ بھی مانو
کہ رونے میں نقصاں ہمارا ہے جانو

وہ چڑواہے ہم پر ہنسیں گے ہمیشہ
ہمیں سب میں رسوا کریں گے ہمیشہ

اگر ہوگا اپنا کچھ ایسا قرینہ
تو دشوار ہوجائے گا اپنا جینا

ہے لازم کہ ہم ملتوی کردیں ماتم
دلوں پر لگائیں نیا کوئی مرہم

جلو اپنی ہی آگ میں اے قریشیو
نہ آئے کبھی آنکھ میں اشک یارو

نہ اب روئے کوئی منادی یہ کردو
نئی جنگ کے آج منصوبے سوچو

قسم لات وعزیٰ کی بدلہ میں لوں گا
جوابِ ہزیمت یقیناً میں دوں گا

بوسفیان کی بیوی تھی ہندہ لوگو
اٹھی چیخ کر سب سے بولی وہ دیکھو

چچا باپ بھائی کو حمزہؓ نے مارا
مرے بیٹے کو موت کے گھاٹ اُتارا

پیوں گی میں اس کا لہو جان لو تم
کلیجہ چباؤں گی یہ مان لو تم

اگر جنگ میں عورتیں ساتھ ہوتیں
تو اپنوں کا وہ حوصلہ بھی بڑھاتیں

تمہیں بھاگنے سے بچاتیں یقیناً
پکڑ لیتیں تم سب کا بڑھ کر وہ دامن

سبھی عورتیں ساتھ آئیں گی اب کے
کہ میداں میں ہمت بڑھائیں گی اب کے

کروں گی نہیں میں بناؤ سنگار اب
کہ ہے ماتمی عورتوں میں شمار اب

مسلمانوں کے حق میں ڈائن بنوں گی
کہ لات اور عزیٰ سے منت کروں گی

گھروں کو وہ لوٹے تقاریر سن کر
ہوئے مارے جذبات کے سارے پتھر

بھڑک اٹھی فتنے کی آتش دلوں میں — وہ دھنستے گئے کفر کی دلدلوں میں
خیال ان کا تھا ظالمانہ سراسر — وہ چاہیں جسے قتل کر دیں وہیں پر
انہیں گویا حق تھا کہ ٹوکے نہ کوئی — جہالت، شقاوت سے روکے نہ کوئی
انہیں سے زمانے میں رہتی تھی ہلچل — کہ قوم ان کی نوعِ بشر میں تھی افضل
خودی، خود پرستی کے قائل تھے کافر — سدا بربریت پہ مائل تھے کافر
روایت تھی یہ واقعی اک سماجی — نیازیں بھی لاتے تھے مکے میں حاجی
ادب کعبہ کا تھا ادب کافروں کا — قریشی بنا تھا نسب کافروں کا
رسولِ خدا سے تھی ان کو شکایت — نہ دیتے تھے بیداد کی داد حضرتؐ
ڈراتے تھے قہرِ خدا سے محمدؐ — محمدؐ سے نفرت وہ کرتے تھے بے حد
سمائی تھیں ذہنوں میں خونخواریاں پھر — لگے جنگ کرنے کی تیاریاں پھر
کیا کافروں نے جو بیوپار بے حد — خریدے گئے جنگی ہتھیار بے حد
رذالت دکھاتے تھے کفار ایسی — قبائل بھکتے شرارت سے ان کی
خدا کا جو دشمن بڑا بولہب تھا — مسلمانوں پر اس کا ہردم غضب تھا
وہ رُوداد سے بدر کی غمزدہ تھا — زیادہ وہ اندر سے زخمی ہوا تھا
بھتیجے کو اپنے ستاتا تھا ہردم — مسلمانوں کو وہ رُلاتا تھا ہردم
خوشی سے بھتیجے کی جلتا تھا ظالم — یونہی دستِ افسوس ملتا تھا ظالم
جہنم کی جانب پکارا گیا وہ — کہ طاعون کی زد سے مارا گیا وہ

مدفن شہدائے بدر
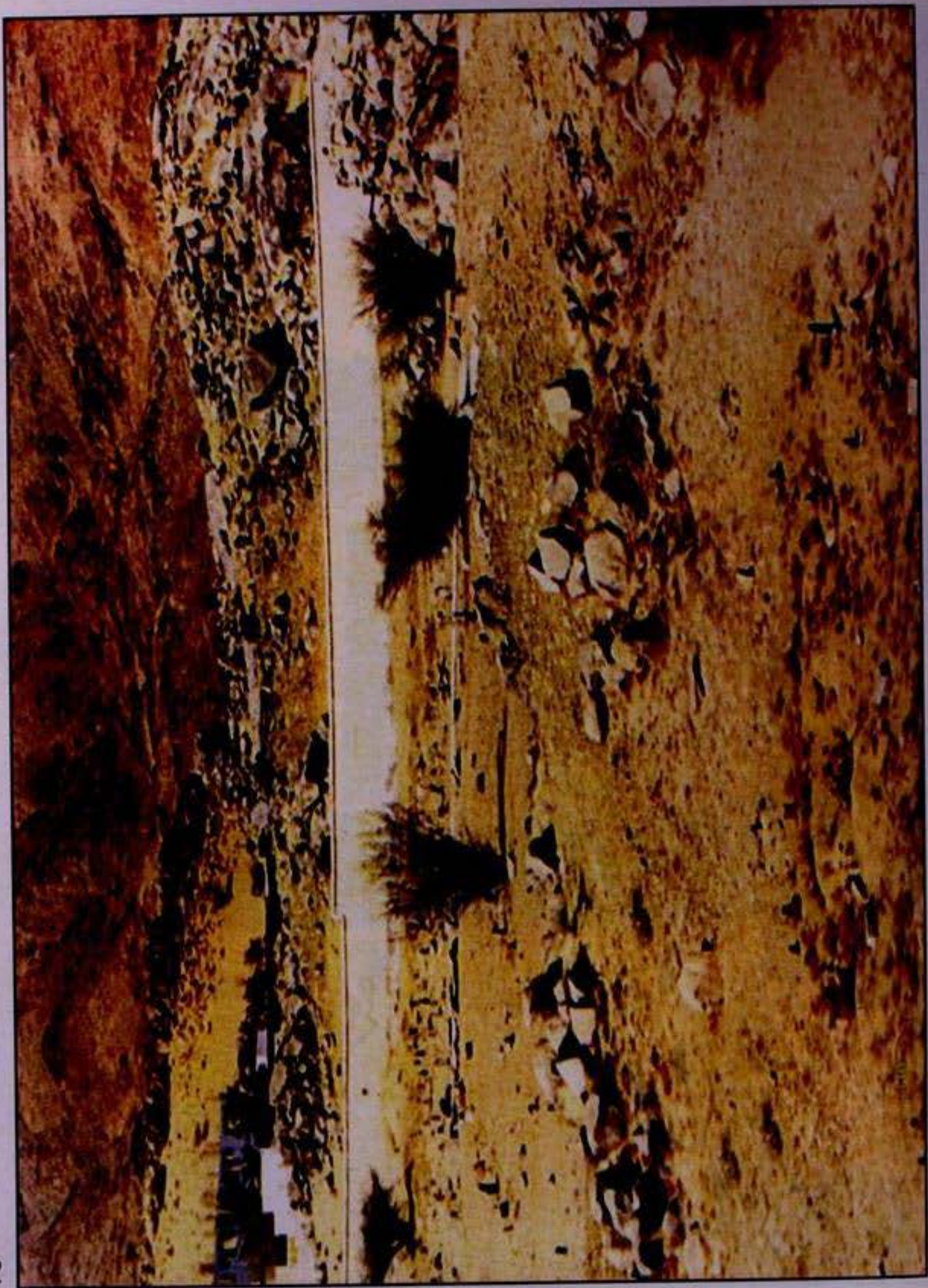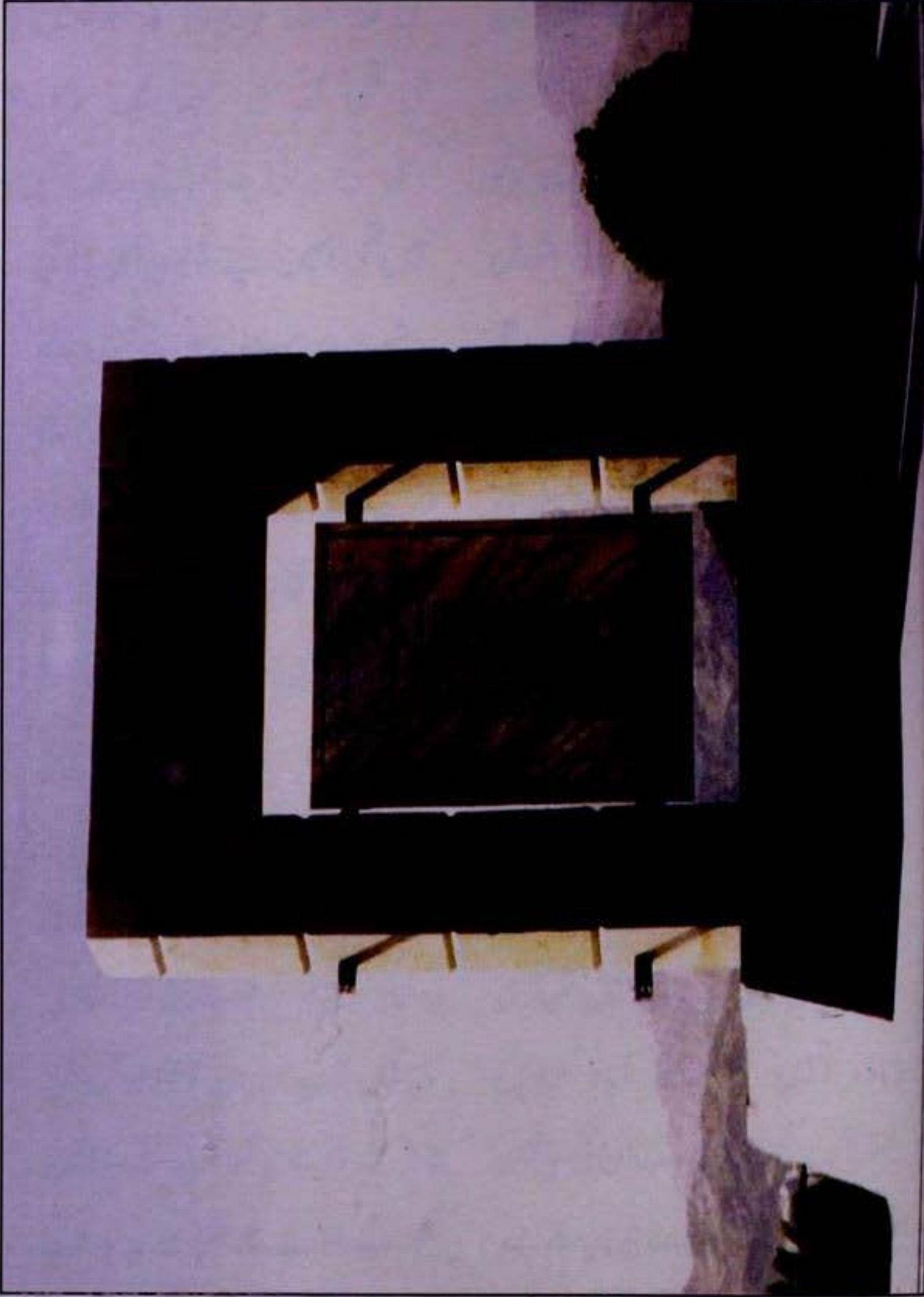
محمدؐ پریشان تھے اپنے گھر میں — کہ تھا مسئلہ قیدیوں کا نظر میں
بلائے گئے تھے مہاجر و انصار — سجی تھی محمدؐ کی مسجد میں سرکار
مسلمان حق پر ہی مرتے تھے لوگو — کسی کی برائی نہ کرتے تھے لوگو
نہ کرتے تھے وہ فتح پر کوئی شورش — نہیں تھی انہیں اپنے بل پر بھی نازش
مذمّت حریفوں کی کرتے نہیں تھے — وہ شہرت، ریاست پہ مرتے نہیں تھے
وہ کمزوروں پر طنز کرتے نہیں تھے — مگر فتح پر اپنی خندہ جبیں تھے
اَڑے تھے فقط دین کے واسطے وہ — لڑے تھے فقط دین کے واسطے وہ
نہ کی لب کشائی کی جرأت کسی نے — تو ڈالی نگاہِ محبت نبیؐ نے
کہا رائے کیا ہے اسیروں کی خاطر — کہو کیا کریں ہم یسیروں کی خاطر
یہ قیدی ہیں اشرافِ مکہ یہ مانو — قریشی لقب ہے بہادر ہیں جانو
جو مارے گئے بدر میں تھے بہادر — کہ تھے واقعی وہ عرب کے بہادر
برے ہی برے ہیں، کیا قید ہم نے — سلوک ان سے اچھا کرو، سمجھو اپنے
ہیں قیدی سبھی دسترس میں تمہاری — وہ ظاہر ہے تم پر جو حالت ہے ساری
بتاؤ، انہیں پھر سے آباد کردیں — کہ لیں فدیہ اور ان کو آزاد کردیں
خطرناک بے حد تھیں سب ان کی چالیں — بتاؤ کہ ہم ان کو اب مار ڈالیں
جھکائے ہوئے سر کھڑے ہیں یہ سارے — تکبر کے مارے تھے ہم سے یہ ہارے
اسے حل کریں کیسے اب تم بھی سوچو — کہ نازک ہے یہ مسئلہ اے عزیزو

خموشی پیمبرؐ کے لب پر تھی لوگو
صحابہؓ کا کیا فیصلہ تھا یہ سن لو

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی رائے

ابوبکرؓ نے یہ کہا سب سے اٹھ کر
میں قربان جاؤں رسولِ خداؐ پر

حضورؐ ان پہ احسان فرمائیں فوراً
یقیں ہے کہ وہ تھام لیں حق کا دامن

یہ سچ ہے یہ جابر ہیں قاہر ہیں یارو
کہ سفاک و فاتر ہیں شاطر ہیں یارو

یہ سچ ہے کہ کینہ ہے سینوں میں ان کے
تعصب ہے ظاہر قرینوں میں ان کے

خطا بخش دیں شاد و آباد کردیں
مری رائے ہے ان کو آزاد کردیں

انہیں اپنی ہی قوم کے لوگ جانیں
مگر فدیہ آزاد کرنے کا لے لیں

انہیں نورِ ایماں عنایت ہو حق سے
کسی دن انہیں بھی محبت ہو حق سے

دُعا ہے کہ ایمان سے شاد ہوں سب
شکنجے سے شیطاں کے آزاد ہوں سب

حضرت عمر فاروقؓ کی رائے

سنیں سب نے صدیق اکبرؓ کی باتیں
یہ تھیں دین کے ایک رہبر کی باتیں

عمرؓ نے کہا اے خدا کے پیمبرؐ
زمانے کے رہبر صداقت کے پیکر

یہ قیدی رسولِ خداؐ کے ہیں دشمن
زمانے سے شاہِ ہدیٰ کے ہیں دشمن

ضعیفوں پہ یہ ظلم ڈھاتے رہے ہیں
کہ ناداروں کو بھی رلاتے رہے ہیں

فقیروں سے یہ چھین لیتے تھے روٹی — تو کمزوروں کی نوچ دیتے تھے بوٹی
یہ پینے نہ دیتے تھے زم زم کا پانی — بہت لمبی ہے ظلم کی یہ کہانی
اٹھے تھے نبیؐ جی کو یہ قتل کرنے — لگے تھے مگر موت آپ اپنی مرنے
شکنجے میں کستے تھے مجبوروں کو یہ — کچلتے تھے ہر وقت معذوروں کو یہ
مسلمانوں کو اپنے گھر سے نکالا — ہیں قیدی ہمارے بڑے جان لیوا
لڑیں گے یہ ہم سے اگر چھوڑ دیں گے — صداقت کے رستے کو یہ موڑ دیں گے
صداقت کے دشمن ہیں، یہ آپ مانیں — انہیں قتل کرنا مناسب ہی جانیں
نہ چھوڑیں انہیں آج ہی مار ڈالیں — نہایت ہی سنگین ہیں ان کی چالیں
نہایت ہی منحوس ہے ان کا سایہ — جو دینِ مبیں پر ہے مدت سے چھایا
یہ مکار ہیں دین کے ہیں یہ غاصب — انہیں قتل کرنا ہے بے شک مناسب

نبیؐ کا فیصلہ

﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى۔ تا۔ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌo (انفال ۶۷۔۶۹)﴾

سنیں دونوں کی رائے احمدؐ نے لوگو — ہر اک فرد خاموش بیٹھا تھا دیکھو
پڑے آج الجھن میں سرکار ہادیؐ — اِدھر امن تھا اور اُدھر تھے فسادی
نبیؐ جی خموشی سے حجرے میں پہنچے — بہ سنجیدگی ان کی رایوں کو سوچے

اگرچہ الگ تھیں دو یاروں کی رائیں
یہ تھیں دینِ حق کے ستاروں کی رائیں
مظالم کی دینے لگے تھے دہائی
کہ دونوں کی آرا میں تھی حق نمائی
ہوا فیصلہ رحم کے حق میں لوگو
صحابہؓ نے بھی مانی دل سے، یہ دیکھو
تمنا تھی حق کا رہے بول بالا
کہ ہر سمت ہو دین کا ہی اجالا
رسول اللہ حجرے سے تشریف لائے
بڑی متحد تھی صحابہؓ کی رائے
گنہ گاروں کو عیسیٰؑ نے بخش ڈالا
لیا نوحؑ نے بد دعا کا سہارا
نبیؐ پر صفت تھی جو رحمت کی طاری
ہوا آج ارشادِ محبوبِ باریؐ
رہا کردو ان قیدیوں کو ابھی سے
ہوں آزاد یہ قید کی زندگی سے
کچھ ایسے ہیں فدیہ نہ دے پائیں گے جو
انہیں آج اک شرط پر چھوڑ ہی دو
پڑھائیں گے انصار کے بچوں کو وہ
لکھائیں گے انصار کے بچوں کو وہ
ہو جب کام پورا تو مکہ کو جائیں
وہاں جا کے گھر بار اپنا بسائیں
پرستار انسانیت کے، نبیؐ تھے
عرب کے اندھیرے میں وہ روشنی تھے
محبت تھی سب کے لیے ان کے اندر
محمدؐ مروت کا تھے اک سمندر
وہ کہنے کو تھے دین کے اک پیمبرؐ
حقیقت میں تھے ساری دنیا کے رہبر
رہا کردو ان پڑھ کو نادار کو بھی
یہی مرضی ہے اب تمہارے نبیؐ کی
اسیروں کو کوئی اذیت نہ پہنچے
کہ مجھ تک کوئی بھی شکایت نہ پہنچے
کسی شخص کو بھی نہ زک پہنچے دیکھو
ڈرو اپنے اللہ سے دین دارو

رکھو اب کے ملحوظ اس فیصلے کو
کرو آج محفوظ اس فیصلے کو
اسیروں کی تقسیم کرلی سبھی نے
مروّت کی تنظیم کرلی سبھی نے
اسیروں پہ احسان کرتے رہے وہ
محبت کا دم یونہی بھرتے رہے وہ

قیدیوں کے لیے مکے کے قوانین

تھا دستور، اسلام سے پہلے جاری
کہ قیدی کو ملتی تھی بس ضرب کاری
اسیروں کو رکھتے تھے تیروں کی زد پر
کیے جاتے تھے جسم سب ان کے جھرجھر
اسیروں کے وہ ہاتھ بھی توڑ دیتے
زمیں میں انہیں گاڑ کر چھوڑ دیتے
بدن پر تپایا ہوا سرخ آہن
لگاتے تو آتش سے جل جاتے تھے تن
انہیں کوڑوں سے پیٹتے تھے ہمیشہ
کہ ڈائن سا بن جاتا تھا ان کا چہرہ
کچلتے تھے اونٹوں سے گھوڑوں سے ان کو
یا کٹواتے کیڑے مکوڑوں سے ان کو
جو اندھے کنوؤں میں انہیں ڈال دیتے
سنا کرتے چیخیں مگر ٹال دیتے
سلیں رکھ دی جاتی تھیں منہ پر کنویں کے
کہ آکر کوئی بھی بچانے نہ پائے
کبھی سوکھا ٹکڑا کبھی گندہ پانی
تواضع یہی تھی یہی میہمانی
یقیں تھا ملے گی اذیت، مذلت
جو قیدی تھے سہمے ہوئے تھے نہایت
مسلمان لطف و کرم کر رہے تھے
اسیروں سے الفت کا دم بھر رہے تھے
اسیروں سے تھی ان کی بس نرم گوئی
خموشی سے سہتے تھے باتوں کی سختی

نہیں تھی شکایت کسی کو کسی کی کہ تھی بے کراں اتنی رحمت نبیؐ کی
تھی صحبت نبیؐ کی کہ دل جگمگائے دلوں سے دلوں کے دیے ہی جلائے
محبت سے انجان تھے سارے دشمن تواضع سے حیران تھے سارے دشمن
ملی مکے سے جو رقم خوں بہا کی اسیروں کو اس نے رہائی عطا کی

حضرت عباسؓ کا ایمان لانا

بلایا نبیؐ جی نے عباسؓ کو جب کہا فدیہ تم پر تو ہے لازمی اب
عقیل اور نوفل کو تم ساتھ لائے تمہارے سبب سے وہ لڑنے کو آئے
ہے واجب تمہیں پر تو دونوں کا فدیہ عرب میں تمہیں ہو امیری کے دریا
کیا آج عباسؓ نے خوب چرچا کہ دینا نہیں ہے مجھے کوئی خرچہ
وہ اولادِ ہاشم میں تھے شان والے نبیؐ نے سبھی قیدی ان پر ہی ڈالے
کیا اپنی غربت کا اظہار لوگو نبیؐ کے لبوں پر تبسم تھا دیکھو
وہ ظاہر میں مجبوری دکھلا رہے تھے حقیقت جو تھی اس کو جھٹلا رہے تھے
کہا کیا وصیت رہی اہلیہ سے اگر مارا جاؤں گا دستِ قضا سے
اثاثہ سبھی کام آئے گا تیرے ترے ساتھ ہوں گے امیری کے سائے
نبیؐ جی کی باتوں سے عباسؓ چونکے انہیں اب خدا کا پیمبر وہ سمجھے
تھا اک معجزہ یہ تو ہادیؐ کُل کا خدا غیب سے ان کو آگاہ کرتا

پکار اٹھے عباسؓ "ایمان لایا" مسلماں ہوا مان لیجے خدارا
محمدؐ کی ہر بات میں ہے صداقت بنی نوعِ انساں پہ ہے ان کی رحمت

(یارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَداً عَلیٰ حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمْ)

حضرت ابوالعاصؓ کا فدیہ اور نبیؐ

ابوالعاص دامادِ حضرتؐ تھے جانو بھتیجے خدیجہؓ کے تھے، یہ بھی سن لو
اجازت خدیجہؓ نے شوہر سے لے کر نبوّت سے پہلے کیا عقدِ دختر
ابوالعاص تھے بدر سے پہلے کافر کہ وہ بدر کے قیدیوں میں تھے حاضر
ابوالعاص کی زوجہ زینبؓ تھیں بی بی نہایت ہی صابر مؤدب تھیں بی بی
لگائے ہوئے دل پہ فرقت کا مرہم اسیری کا شوہر کی رکھتی تھیں وہ غم
تھا اک قیمتی ہار شادی کا تحفہ ابوالعاص کا تھا یہی ایک فدیہ
نظر آیا حضرتؐ کو یہ ہار جس دم یوں بہتے تھے آنسو کہ ہوتے نہ تھے کم
خدیجہؓ کا یہ ہار جو قیمتی تھا ابوالعاص کا فدیہ وہ قیمتی تھا
جو دیکھا کہ زینبؓ نہایت تھیں بے بس محمدؐ نے لوٹا دیا ہار واپس
ابوالعاص کافر تھے، زینبؓ مسلماں ہوا عقد یہ قبلِ تنزیلِ قرآں
ٹھکانہ جو زینبؓ کا تھا، وہ تھا مکہ مدینے بلانے کا تھا ان سے وعدہ
ابوالعاص راضی تھے اس بات پر خود کہ حاوی ہوئے اپنے جذبات پر خود

مدینے میں مسلمانوں کی شکایت

مدینے میں تھا کفر کا ایک طوفاں وہاں پر تھا ابنِ اُبَی نامی شیطاں
یہ تھا اہلِ ایمان کا سخت دشمن گناہوں سے آلودہ تھا اس کا دامن
جو ایماں نہ لائے تھے ایسے بھی تھے کچھ کہ خود سے پرائے تھے، ایسے بھی تھے کچھ
تھی پیشِ نظر دین کی آبیاری رسولِ خداؐ کی تھی تبلیغ جاری
ہوئی بدر کی فتح سے شان اونچی یہ خوش خبری ہر ایک کوچے میں پہنچی
رسالت کی تاثیر تھی یہ بھی دیکھو کہ ایمان لائے سب انصار لوگو
ہوئی دین والوں کی تعداد بھاری تو ابنِ اُبَی پر ہوا ہول طاری
دکھاوے کی خاطر مسلماں ہوا وہ منافق ہی تھا اور منافق رہا وہ
تھا ظاہر میں کچھ اور اندر تھا کچھ وہ کہ حاسد بھی تھا اور خودسر تھا کچھ وہ
اسے اہلِ اسلام سے تھی جو رنجش وہ ایمان والوں سے کرتا تھا سازش
نبیؐ جانتے تھے کہ ہے وہ منافق ہے ایماں کا دشمن بدی کا وہ عاشق
یہودِ مدینہ کو تھا نازِ دولت کبھی کم نہ ہو پائی ان کی شرارت
تھے انصار جو زیرِ دستوں میں شامل ہوا اک بڑا مرتبہ ان کو حاصل
نرالا تھا دینِ محمدؐ کا عالم محبت بڑھی اوس و خزرج میں یکدم
یہود، اوس و خزرج کے دشمن تھے کٹّر کدورت وہ ان سے بھی رکھتے تھے اندر

صحابہؓ کو وہ بھی ستاتے تھے ہردم
مدینے میں فتنے جگاتے تھے ہردم

یہودوں کے دل میں اٹھا ایک طوفاں
کہ تھے بدر کی فتح سے آج نالاں

وہ کرتے تھے توہینِ اسلام ہر دم
بدی سے لیا کرتے تھے کام ہر دم

خریدارِ سبزی کوئی نیک لڑکی
مدینے کے بازار میں جبکہ آئی

یہودوں نے کی چھیڑ چھاڑ اس سے لوگو
برہنہ کیا اس بچاری کے تن کو

یہ نظارہ اک دین والے نے دیکھا
بچاری کو اپنی عبا سے چھپایا

پکڑ کر اسی دم مسلماں کا دامن
یہودوں نے حملہ کیا اس پہ فوراً

چلی لڑکی عزت بچا کر وہاں سے
یہودوں کی اک بھیڑ میں درمیاں سے

لپک کر پکڑنا جو چاہا لعیں نے
بچایا بدن اپنا اس نازنیں نے

کیا قتل مسلم نے اس مسخرے کو
جہنم میں پہنچا دیا سر پھرے کو

یہودوں کے یوں حوصلے بڑھ گئے تھے
انہیں ختم کرنے پہ سب اڑ گئے تھے

پڑی اس پہ چوبیس تیغوں کی ضربت
تو اس مردِ مومن نے پائی شہادت

خبر یہ مدینے میں جس لمحہ پہنچی
صحابہؓ کے سینے میں ایک ہوک اٹھی

یہودوں کو سمجھایا جاکر نبیؐ نے
کہ قہرِ خدا سے ڈرایا نبیؐ نے

کہا آپؐ تورات کو مانتے ہیں
محبت مروت ہے کیا جانتے ہیں

کرو زندگی تم بھی امن و اماں سے
کہ ہم سب کو جانا ہے اک دن جہاں سے

مظالم کی تم سے نہ ہو انتہا اب
کہیں ہو نہ نازل عذابِ خدا اب

سمجھتے نہ تھے ایسی باتیں وہ لوگو
یہودی ہوئے اور گستاخ دیکھو

کہا بدر کی فتح سے خوش نہ ہونا
بس اک جیت سے ہوش اپنے نہ کھونا

قُرشیوں کی مانند بزدل نہیں ہم
یہودی جہاں میں کسی سے نہیں کم

یہودوں کی طاقت کو بھی آزمالو
لڑو ہم سے اور دل کی حسرت نکالو

نبیؐ نے لیا صبر سے کام پھر بھی
لیا امن کا دیکھیے نام پھر بھی

تھا کعب ابن اشرف جو شاعر یہودی
مدینے میں دولت نہایت تھی اس کی

محمدؐ سے اس کی عداوت تھی جاری
اُسے دولتِ سود تھی سب سے پیاری

تھا کفار کی وہ ہزیمت سے نالاں
کہ سینے میں اس کے حسد کا تھا طوفاں

گیا مکے میں لے کے اک مرثیہ وہ
مجھے موت آجائے بکتا رہا وہ

قبائل کو طعنے وہ دینے لگا اب
کہ گونجی عرب میں بھی اس کی صدا اب

وہ مکے میں پھیلا کے بغض و عداوت
مدینے میں لے آیا دل کی کدورت

مسلمان اس سے تھے ناخوش زیادہ
کہ منحوس تھا وہ، اور اس کا ارادہ

حضرت فاطمہ زہراؓ کی شادی (۲ھ کا آخر یا ۳ھ کی ابتدا)

نہ ہو کیوں مبارک وہ دن وہ مہینہ!
کہ تھا عقدِ زہراؓ پہ شاداں مدینہ

مقدر تھا افضل، تھی حق کی وہ مظہر
رسولِ خدا کی تھی وہ نیک دختر

تھی اک پارسا آمنہ کی وہ پوتی
ہو بے مثل اور بے بہا جیسے موتی

رُقیہؓ و کُلثومؓ و زَینَبؓ کی خواہر
وہ خاتونِ جنت وہ نیکی کی خوگر

وہ قاسمؓ، براہیمؓ و طیّبؓ کی بہنا
میسر تھا جس کو فضیلت کا گہنا

خدیجہ کی بیٹی وہ عصمت کی پیکر
وہ کل عورتوں میں مبارک و اطہر

محمدؐ کی نورِ نظر فاطمہؓ وہ
تھی اسلام کا ایک روشن دیا وہ

بڑی صابرہ تھی پیمبرؐ کی دختر
علیؓ سے تھی زہراؓ کی شادی مقرر

مہاجر اور انصار تھے جمع سارے
زمیں پر اتر آئے تھے جیسے تارے

علیؓ ان کے جھرمٹ میں دولہا بنے تھے
مقدر پہ اپنے وہ خوش ہو رہے تھے

نہ نقارہ کوئی نہ ہنگامہ کوئی
نہ شہنائی کوئی نہ دمامہ کوئی

نہ پوشاک رنگیں، نہ باجا نہ سہرا
بڑا مقتدر تھا جمالی وہ چہرا

وہاں جانِ رحمت محمدؐ تھے حاضر
صحابہؓ تھے اس عقد زریں کے ناظر

نبیؐ جی کی ضو سے تھا پُر نور منظر
علیؓ جلوہ افزا تھے نوشاہ بن کر

زمیں سے فلک تک تھے روحانی نغمے
فرشتوں میں عقدِ حسیں کے تھے چرچے

شریعت کی تشریح وہ کر رہی تھی
جو اس عقدِ عالی میں، اک سادگی تھی

ہوئے خرمے تقسیم اب سادگی سے
صحابہؓ بھی پھولے ہوئے تھے خوشی سے

دوم سالِ ہجری تھا حج کا مہینہ
مدینے میں رہتے تھے شاہ مدینہ

ارادہ کیا رخصتِ فاطمہؓ کا
کہ اب مرتضیٰؓ کو نبیؐ نے بلایا

نبیؐ کو تھا حیدرؓ کا احساسِ غربت
وہ رکھتے تھے ہر حال میں پاسِ غربت

علی سے نبیؐ جی نے اس روز پوچھا
کہ رکھتے ہو پاس اپنے کوئی اثاثہ؟
کہا دسترس میں کوئی دھن نہیں ہے
فقط لب پہ احمد کا نام مبیں ہے
کہا وہ زرہ بدر کی ہوگئی کیا
کہا میرے ہمراہ ہے وہ ہمیشہ
کہا بیچ ڈالو اسے اے علیؓ اب
کہ ہو ختم دل کی جو ہے بے کلی اب
ملے چار سو اسی درہم زرہ سے
کہ تھی اک چمک رخ پہ شیرِ خدا کے
یہی کل اثاثہ تھا حضرت علیؓ کا
انہیں سے مقرر تھا مہر و ولیمہ
جہیز ایسا سادہ نبیؐ نے دیا تھا
جو ہے آج تک اک مثالی نمونہ
کھجوری تھی جو بان کی چارپائی
وہی ایک زہراؓ کے حصے میں آئی
ملیں صرف دو چکیاں پیسنے کی
تھی دونوں کے ساتھ اب مقدر کی سختی
گھڑے مٹی کے دو، تھا چھالوں کا گدّا
نہیں خوشنما تھا، وہ تھا سادہ گدّا
تھے گدّے میں پتّے کھجوروں کے لوگو
نہ تھے اس میں روئی کے گالے عزیزو
ملی مَشک پانی کو لانے کی خاطر
غریبی سے رشتہ نبھانے کی خاطر
فقیری کی چادر بھی سر پر تنی تھی
پیمبر کی بیٹی دلہن بن گئی تھی
ملا دولہا دلہن کو غربت کا سایہ
حیا کی تھی چادر تھا عِفّت کا جامہ
دلہن تھی مگر جھیلنی تھی مشقت
مگر پھر بھی زہراؓ تھی خاتونِ جنت
دیا دیں کو یوں فاطمہؓ نے سنبھالا
کہ خوش بخت نے دو شہیدوں کو پالا
علیؓ کو ملا "ھل اتیٰ" کا اثاثہ
سکوں بخش کتنا تھا زہراؓ کا سایہ

ہوئیں فاطمہ باپ کے گھر سے رخصت — توکّل کی اُن کو ملی آج دولت

عشا پڑھ کے بیٹی کے گھر پہنچے ہادیؐ[1] — تو آنے کی اندر اجازت بھی مانگی

ہوا گھر میں حیدرؓ کے ہر سو اجالا — کہ چہرہ نبیؐ کا تھا نورانی ہالہ

نبیؐ جی نے منگوایا پانی کا پیالہ — دعا کر کے خود نوش فرمایا تھوڑا

یہ پانی جو برکت کا تھا اک وسیلہ — اسے فاطمہ اور حیدرؓ پہ چھڑکا

دعا دونوں میں بس محبت کی مانگی — دعا ازدواجی مسرت کی مانگی

انہیں راس آئے یہ شادی کا سہرا — کہ نسل ان کی ہو خیر کا اک وسیلہ

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَداً — عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

[1] شاہنامۂ اسلام میں شادی کا مہینہ رجب لکھا ہے جبکہ مستند کتابوں میں شادی ذی الحجہ یا محرم صفر میں ہے۔

مدینے میں مسلمانوں کی حالت

سکوں سے تھی خالی مدینے کی بستی — کہ فتنے جگانے لگے تھے یہودی

لعینوں میں قوت کی اک لہر جاگی — کہ تیاری کے میں تھی جنگ نو کی

مسلمانوں میں خون ریزی کے قائل — تھے کفار ہر ایک نیکی میں حائل

محمدؐ کے ہی نام کی صرف دشمن — کہ دنیا تھی اسلام کی صرف دشمن

تھا اک نخلِ اسلام اور آندھیاں تھیں — کہ ننھی سی سب اس کی اب ڈالیاں تھیں

یہ پودا جو اب آندھیوں میں گھرا تھا — نگہبان اس کا فقط اک خدا تھا

ابوسفیان (جنگِ سویق)

ہوا بدر کی جنگ کا جوش ٹھنڈا
بوسفیان باطل کا سردار اُٹھا

قسم اس نے بدلے کی کھائی تھی بڑھکر
اسے اب نہ تھا عیش و عشرت کا چکّر

ہوا پھر تو دیکھو حرام اس کا جینا
کہ تھا اس کا اک انتقامی قرینہ

چلے اس کے ہمراہ دو سو لٹیرے
گیا مکے سے وہ عزیزو مدینے

ہبل کی قسم کھاکے نکلا وہ لوگو
قریب مدینہ چلا آیا دیکھو

اندھیرے میں چُھپتا چھپاتا عزیزو
گیا ابنِ مِشکُم کی دہلیز پر وہ

یہودی نے ٹھہرایا گھر میں اسے اب
بتائے مدینے کے احوال اسے سب

وہ نکلا وہاں سے مگر منہ اندھیرے
تھے ہمراہ اس کے ابھی تک لٹیرے

نظر آئے سوئے ہوئے دو جواں پھر
مٹا ڈالا ان کا بھی اس نے نشاں پھر

جلا ڈالا دونوں مکانوں کو ان کے
کیا خاک آخر ٹھکانوں کو ان کے

کیئے خاک انبار جو گھاس کے تھے
شجر وہ اجاڑے جو بو باس کے تھے

ہوئی صبح، آواز آئی اذاں کی
اٹھے صحنِ مسجد میں پیارے نبیؐ جی

بڑھے لے کے دو سو صحابہؓ کو ساتھ اب
کہ آجائیں بزدل بھی ان کے ہاتھ اب

نہ تکبیر کوئی نہ شور اور شرابا
تھے یہ سب مجاہد بڑے بے محابا

نشاں بزدلوں کا کہیں پر نہ پایا
ابوسفیاں گھبرا کے مکّے کو بھاگا

مکاں جل چکے راکھ اڑنے لگی تھی
کسانوں کی لاشوں پہ روئے نبیؐ جی

ابوسفیاں تھرّاتا تھا خوفِ جاں سے
وہ کہتا تھا لوگوں سے بھاگو یہاں سے

شتر اور لٹیرے تھکے ماندے تھے سب
کہ تھی اور ہی کچھ جو تھی مرضیٔ رب

شتر ہو گئے تھے سفر میں جو پیاسے
کہ بھاری لگے ان پہ ستو کے بورے

تعاقب مسلمان کرنے لگے تھے
ابوسفیاں کی جاں کے لالے پڑے تھے

بھگوڑوں نے اونٹوں سے بورے بھی پھینکے
کہ اب بزدلی ان کی کوئی نہ دیکھے

نہیں تھا انہیں بھاگنے پر بھی قابو
کہ خود پھینک دیتے تھے راہوں میں ستو

ابوسفیاں کی مشکلوں کو بھی جانو
اسے لوگو جنگ سویق آج مانو

بڑی مشکلوں سے بڑی کاوشوں سے
پکڑ سے نبیؐ جی کی یہ بچ کے نکلے

چلے آئے غازی مدینے کو واپس
یہودوں کا خطرہ لگا تھا انہیں بس

غزوۂ احد کی ابتدا

پلٹ آئے تھے جان اپنی بچا کر
وہ شعلہ بداماں تھے مکے میں آکر

وہ کرنے لگے جم کے تیاریٔ جنگ
کہ ہر عیش کو خود پہ کرنے لگے تنگ

قبائل کو بھڑکا رہے تھے وہ ہردم
لگانے لگے گویا بدلے کا مرہم

قبائل سے جا کر کہا مشرکوں نے
بتوں پر کوئی آنچ آنے نہ پائے

ذرا اپنی آبائی شہرت بچاؤ
کہ خطرے میں آبائی عزت ہے دیکھو

سمجھتا ہے سب کچھ وہ اپنے خدا کو
نہیں دیوتاؤں کا ڈر مصطفیٰؐ کو

وہ واحد خدا کا جو رطب اللساں ہے
بتادے کہ اس کا خدا اب کہاں ہے

بتوں کو وہ کہتا ہے پتھر کی مورت
خدا وہ کہ جس کی نہیں کوئی صورت

نہ ہے شکل کوئی نہ تن اس کا یارو
ٹھکانہ ہے شاید گگن اس کا یارو

وہ حیّ اور قیوم و رحمٰن بھی ہے
وہ ہے ہر جگہ اس کی یہ شان بھی ہے

وہ کہتا ہے انساں برابر ہیں سارے
ہیں انساں کی خاطر زمیں چاند تارے

فقیر اور حقیر اس کی محفل میں ہیں سب
کہ اچھے برے واقعی دل میں ہیں سب

یتیموں غلاموں کا حامی بنا ہے
جو مظلوم ہیں ان کا ساتھی بنا ہے

وہ کہتا ہے عورت کا حق جانیں ہم سب
ہمیں بخش دے گا سبھوں کا ہے جو، رب

وہ کہتا ہے بیٹی کو زندہ نہ گاڑیں
توازن نہ چاہت کا ہرگز بگاڑیں

روایاتِ پارینہ کو ہم بھلادیں
یہ ممکن ہے کیسے کہ خود کو سزا دیں

یہ لگتا ہے باتوں میں اس کی ہے جادو
یقیناً ہے لوگوں پہ اب اس کا قابو

ہر اک لحہ دو اہل دیں کو سزائیں
کہ وہ اپنے اللہ کو بھول جائیں

ہُبَلْ لات پر بھینٹ ان کی چڑھاتے
مگر اپنے پنجے سے وہ بھاگ نکلے

انہیں اہل یثرب نے دی ہیں پناہیں
کہ کھولی ہیں ان پر محبت کی راہیں

سبھی اَوْس و خزرج مسلماں ہوئے ہیں
بتوں کے ٹھکانے بھی ویراں ہوئے ہیں

قریشی نبیؐ پر ہوئے حملہ آور
تو اک پھونک ماری محمدؐ نے پڑھ کر

یہ دریا روانی سے چڑھنے لگا ہے
کہ دینِ نبیؐ روز بڑھنے لگا ہے

خفا ہم سے ہیں دیوتا آج سارے
وہ ہے کون جو اپنے دشمن کو مارے

لہو اب بتوں کو پلانا پڑے گا
وہ روٹھے ہیں اُن کو منانا پڑے گا

ہزاروں بلائیں ہوئیں ہم پہ نازل
پرانے عقیدوں کے ہم خود ہیں قاتل

اٹھو مارو اب کفر کے نکتہ چیں کو
کرو ذبح چن چن کے سب اہل دیں کو

رکھو آبرو اب کے ہر اک صنم کی
دو اسلام کو جم کے قوت سے دھمکی

صحابہؓ کا خوں بھی بہانا پڑے گا
گھرانوں کو ان کے مٹانا پڑے گا

جو دشمن ہے اپنا وہ دشمن تمہارا
کہ تم لات و عُزّا کا مانگو سہارا

انہیں چاہیے لاؤ لشکر تمہارا
کہ ہے اہلِ مکہ کا جنگی ارادہ

مدینے پہ اب ٹوٹ پڑنا ہے ہم کو
قسم کھا کے عزیٰ کی لڑنا ہے ہم کو

مکے میں جنگی تیاری

رکھا کفر نے یوں قبائل پہ قابو
قُریشیوں نے اک آگ بھڑکائی ہر سو

وہ مکے کی افواج کا تھا جو بانی
بوسفیان نے آج لڑنے کی ٹھانی

تہامہ میں تھے جو گنانی قبائل
اکٹھا ہوئے جو تھے لڑنے کے قائل

ہوئے جمع کفار بطحا میں آکر
یقیناً تھا اک اُن کا جرار لشکر

ہزاروں تھے اِس فوج میں لڑنے والے
کہ تھے حوصلے آج ان کے نرالے

زباں پر رذالت تکبر دلوں میں
وہ لائے تھے بے حد تنفر دلوں میں
تھے عمرؓو اور خالدؓ جو لشکر کے نائب
نہیں تھے ابھی کافری سے وہ تائب
ابھی دین کے امتحاں تھے ہزاروں
کہ اس فوج میں قہرماں تھے ہزاروں
تھی نیت بری اور ارادے تھے قاتل
کہ اقدام کرنے لگی فوجِ باطل
تھے سرداروں کے ساتھ سردار زادے
شتر پر تھے کچھ اور کچھ تھے پیادے
بہادر تھے گھوڑوں پہ تلوار تھامے
سپاہی بھی لگتے تھے خونخوار سارے
زمیں کانپ جاتی تھی شورِ سناں سے
کہ تلواریں نیزے تھے برقِ تپاں سے
رجز گاتی تھیں عورتیں دف بجا کر
وہ رکھ دیتی تھیں فوج کو ورغلا کر
وہ جلّادوں کو دام دیتی تھیں ہردم
بجاتی تھیں وہ فتح یابی کی سرگم
کہاں عورتیں تھیں، وہ ڈائن نما تھیں
شیاطین کے روپ کا آئینہ تھیں
بدی کا گناہوں کا خرمن تھیں یہ سب
محمدؐ کے یاروں کی دشمن تھیں یہ سب
وہ دیتی تھیں بدکار لوگوں کو لالچ
نہ ہوتا تھا وعدوں میں ان کے کوئی سچ
جو صحرا میں خونی تھے چیتے عزیزو
وہ " **العظمه لله** " پڑھتے تھے لوگو
بشر کا لہو پینے آئیں بلائیں
تھیں ہر سمت کفار کی داشتائیں
تھیں افواج کی اتنی قاتل ادائیں
کہ تھرا رہی تھیں عرب کی ہوائیں
پڑا قرشیوں کا مدینے پہ سایا
کہ لشکر بھی سنسان راہوں سے آیا
برائی میں اونچا تھا سفیان کا قد
اچانک مدینے پہ حملہ تھا مقصد

تھی کفار کی فوج بے حد بھیانک
نبیؐ کو خبر مل گئی یہ اچانک

چلا آیا عبّاسؓ کا ایک قاصد
نبیؐ سے کہا اے محبت کے شاہد

ہیں مکے کے قرشی مدینے کے پاس اب
کہ تیار حملے کی خاطر ہیں وہ سب

قُرشیوں کی، افواج کی، سرحدوں کی
اَنَس اور مُؤنِس خبر لائے جلدی

مدینے پہ ہیں کفر کی اب نگاہیں
ہوئیں بند ساری مدینے کی راہیں

نبیؐ نے حفاظت کی تدبیر سوچی
نئی اک ہدایت کی تدبیر سوچی

ضرورت درِشہر پر تھی اماں کی
نبیؐ نے کھڑے کردیے چند غازی

یہودوں کا تھا ہر مسلماں کو خدشہ
تھا مسجد پہ اصحابؓ کا سخت پہرا

لعینوں کی تھی فوجِ جرار بھاری
مسلمانوں نے جاگ کر شب، گزاری

نبیؐ نے کیا ایک مخبر مقرر
خبر دیتا تھا کافروں کی وہ آکر

کہا ان کا ہے سہ ہزار آج لشکر
ہے ہتھیاروں کا بھی خطرناک منظر

لباس آہنی اور گھوڑے بھی دیکھے
رسالے بھی نیزے بھی کوڑے بھی دیکھے

شتر ہیں زیادہ تو ہیں کچھ پیادہ
زرہ پوش ہیں سات سو سے زیادہ

نبیؐ نے کہا 'حَسْبُنَا اللّٰہ' فوراً
خدا ہے معاون نہیں خوفِ دشمن

وہ طاقت بھی دے گا مدد بھی کرے گا
وہ منصف ہے باطل کو رد بھی کرے گا

مجلسِ شوریٰ

ابھی شب تھی باقی تھا ظلمت کا پہرا
کہ اعلان اب ہوگیا مشورے کا
اکٹھے ہوئے صحنِ مسجد میں مسلم
نبیؐ ان کے رہبر خدا ان کا حاکم
ہر اک سمت سے اب یہاں آگئے سب
بڑے چھوٹے بوڑھے جواں آگئے سب
ہوا آکے ابنِ ابی ان میں شامل
منافق تھا وہ اور مکارِ کامل
تھا ابنِ ابی دل سے آقاؐ کا دشمن
بظاہر پکڑتا تھا رحمت کا دامن
مدینے میں اس کے موافق بہت تھے
بظاہر مسلماں، منافق بہت تھے
وہ اسلام میں تفرقے ڈالتے تھے
دل و ذہن میں کفر کو پالتے تھے
ستم ان کے چپ چاپ سہتے تھے پھر بھی
رسولِ خدا کچھ نہ کہتے تھے پھر بھی

(یَارَبِّ، صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَداً عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ)

حضورؐ کا خطبہ

نمازِ سحر پڑھ کے فرمایا دیکھو
کڑے امتحاں کا ہے یہ وقت سمجھو
قریش آئے ہیں جنگی سامان لے کر
کہ بھاری ہے ہم سب پہ اب ان کا لشکر
بڑی سخت ہوگی لڑائی جو ہوگی
اکٹھا کرو آج سامانِ جنگی
ہے اب موت اور زندگی کی کشاکش
کہ ظلمت سے ہے روشنی کی کشاکش

مجھے جنگ سے کیوں نہ ہو سخت صدمہ
کہ درپیش ہوگا شہیدوں کا نوحہ

ہتھیلی پہ سر اپنا دھرنا بھی ہوگا
کہ جانوں کو قربان کرنا بھی ہوگا

پئیں گے چند اصحابؓ جامِ شہادت
ہے فتحِ مبیں کی یہی ایک صورت

مرے حکم کو تم اگر ٹال دو گے
تو الجھن میں خود ہی الجھ کر رہو گے

نہ ہو کوئی تم کو بکھرنے کا خدشہ
رہے جنگ میں نظمِ وحدت ہمیشہ

رہے اپنی ہمت پہ ہردم بھروسہ
تو دیکھو گے تم کامرانی کا چہرہ

مصیبت میں اللہ کو یاد کرنا
صداقت سے جینا صداقت پہ مرنا

رہو جنگ میں اب کے ثابت قدم تم
خدا کی نظر میں رہو محترم تم

اگر تم میں قائم ہو طاعت گزاری
تو مل جائے گی تم کو تائیدِ باری

یہودوں کے دل میں ہے گہرا اندھیرا
ہر اک سمت سے دشمنوں نے ہے گھیرا

اُحد پر قریشی کئی خیمہ زن ہیں
وہ بدلے کے نشّے میں ہر پل مگن ہیں

نہ بڑھنے دو کفار کا، آگے لشکر
اسے روک لو چند میلوں کے باہر

لڑیں گے سب اپنے قرینے میں رہ کر
ہے آسان لڑنا مدینے میں رہ کر

بتادو مجھے کثرت آرائے ملت
کہ ہو مشوروں میں تمہاری بھی شرکت

تمہیں اپنی رائے کا حق ہے زیادہ
کروں میں بھلا فیصلہ کیسے تنہا

ضروری ہے اب صبر اور استقامت
ہو مضبوط تر اب تمہاری عزیمت

یہ خطبہ سنا جوش سے اہل دیں نے
گماں کو مٹا ڈالا بڑھ کر یقیں نے

اکابر نے اٹھ اٹھ کے دیں اپنی رائیں
کہ اللہ اکبر کی اُٹھیں صدائیں

مناسب ہے اب قلعہ بندی سے لڑنا
کہ دشمن سے تیزی سے تندی سے لڑنا

ابی نے کہا یہ پرانا ہے دستور
پسند آئے تو کیجئے اس کو منظور

مدینے پہ دشمن کی ہوتی چڑھائی
تو سب متحد ہو کے کرتے لڑائی

بٹھا دیتے ٹیلوں پہ وہ عورتوں کو
کہ دشمن پہ برساتے تھے پتھروں کو

فصیلوں پہ چڑھتی تھیں افواج اپنی
تو برسات ہوتی تھی تیر افگنوں کی

چلانے نہ پاتے تھے شمشیر دشمن
نہ کر پاتے کوئی بھی تدبیر دشمن

بھگا سکتے تھے دور دشمن کو ہم سب
جلا دیتے تھے اس کے خرمن کو ہم سب

نہ پڑتا تھا پھر ہم پہ دشمن کا سایہ
بٹھا دیتے تھے دھاک اپنی ہمیشہ

مرا مشورہ مان لے گر مسلماں
تو ٹل جائے گا آج باطل کا طوفاں

کرو بند دروازۂ شہر یک دم
تو ہوگا عجب اپنے دشمن کا عالم

سبھوں نے سنی اس منافق کی رائے
مگر واقعی یہ موافق تھی رائے

تھی تجویز بوڑھوں کی بس قلعہ بندی
کہ محفوظ ہونگے جو ہوگی لڑائی

جو تھے نوجواں اور ہٹیے تھے مسلم
وہ بے تجربہ اور ہٹیلے تھے مسلم

شجاعت پہ اپنی وہ نازاں تھے اتنے
بھیانک ساطوفان ہو کوئی جیسے

اٹھے اور حضورِ نبیؐ میں کہا یہ
کہ اب آپؐ سے اپنی ہے التجا یہ

احد میں فدا کر دیں گے اپنی جانیں
دکھائیں گے وہ فن کہ کفار مانیں

ہمیں اچھی لگتی نہیں قلعہ بندی نہ شرمندہ ہو بدر کی فتح مندی

مدینے کی وادی ہمارا ہے مسکن ہیں کھیت اس میں اپنے، یہ اپنا ہے گلشن

یہیں سے تو گونجیں ہماری اذانیں یہیں کلمہ پڑھتی رہی ہیں زبانیں

مدینے میں ہم آج مجبور بیٹھیں فصیلوں کے اندر ہی محصور بیٹھیں

حقیقت میں کمزوری ہوگی یہ اپنی لڑیں گے بھلا کیسے اپنی لڑائی

مدینے سے باہر نکل کر لڑیں گے کہ میداں میں ہم آج چل کر لڑیں گے

قریشی اُڑائیں گے اپنا مذاق اب گزرتی ہے ہم پر یہ تجویز شاق اب

نہ سمجھیں مسلماں کو نامرد کافر یہ سفّاک مشرک، یہ بے درد کافر

قریش آئے ہیں ساری تیاری کر کے پھر اک قوتِ نو کی صورت ابھر کے

ہے تعداد ان کی زیادہ مگر ہم نہیں آگ کے سامنے مثلِ شبنم

سہیں گے ہم ان کا ہر اک وار ڈٹ کر نہ آنچ آنے دیں گے مدینے کے اوپر

نہتے ہیں لیکن جیالے ہیں مسلم عرب میں بڑی شان والے ہیں مسلم

نہیں ہم کو کچھ اپنی جانوں کی پروا کہ ہمت سے لڑنا ہمارا ہے شیوا

نبیؐ کے توسط سے رفعت ملے گی شہادت ملے گی تو جنت ملے گی

لگیں تن پہ جب نیزوں بھالوں کے چرکے نظر اپنی جا کر محمدؐ پہ ٹھہرے

کٹے سر تو پائے محمدؐ پہ ٹھہرے نہیں فکر، ہوں زخم اپنے جو گہرے

سعادت سے جینا سعادت سے مرنا سکھایا ہے احمدؐ نے عزت سے مرنا

لڑیں گے تو غازی ہی بن کر لڑیں گے
اب ان اہل شر سے دلاور لڑیں گے

نہ ہم کو ملی بدر میں یہ سعادت
یقیناً احد میں ملے گی شہادت

چھپیں کیوں فصیلوں میں ہم ہیں مجاہد
بہادر ہیں ہم سب زمانہ ہے شاہد

صحابہؓ کی پرجوش تقریر تھی یہ
ہر اک کی تمنا کی تفسیر تھی یہ

تھے یہ نوجواں تازہ ایمان والے
محمدؐ کے پروانے، قرآن والے

ہنر مندیٔ جنگ میں تھے ادھورے
لڑائی کے ہر رنگ میں تھے ادھورے

نہ جھیلی تھیں کچھ سختیاں دیں کی خاطر
مٹائی نہ تھیں ہستیاں دیں کی خاطر

نہ تھے جنگ میں پختہ و معتبر یہ
نہ لیٹے تھے جلتی ہوئی ریت پر یہ

انہیں جبر کرنا نہ آتا تھا دل پر
نہ آتا تھا رکھنا انہیں دل پہ پتھر

نہ معلوم تھیں ان کو سفاک چالیں
قریشیوں کی بروقت بے باک چالیں

دلاور تھے یہ واقعی تھے جیالے
کہ انداز تھے ان کے سب سے نرالے

بلندی کی خاطر ہے زینہ ضروری
سمندر میں ہے اک سفینہ ضروری

بہاروں سے شاداب ہوگا چمن بھی
لڑائی سے آئے گا لڑنے کا فن بھی

نبیؐ نے سنیں ان کی تقریریں ساری
کہ تھی ان کی جوش اور ہمت سے یاری

نیاز آفریں تھے یہ سب ناز والے
کہ جوشِ جوانی کے انداز والے

پسند آتی کیسے یہ نازش نبیؐ کو
نہ بھاتی تھی خود کی ستائش نبیؐ کو

کہا یہ تمہاری ہے مرضی تو سن لو
خود اپنی اگر ماننا ہے تو مانو

لڑو فوجِ دشمن سے آگے نکل کر کمربستہ ہو جاؤ میداں میں چل کر
خدا پر ہی فتح و ظفر منحصر ہے یہ سن لو وہی خالقِ خیر و شر ہے
دعا مانگو صبر و رضا کی ابھی سے کہ ہو مہربانی خدا کی ابھی سے
اب امرِ نبیؐ و خدا ہو جو ملحوظ تو ہو گے خود اپنی شجاعت سے محفوظ
یہ سن کر ہوئے خوش شجاعت کے بندے نبیؐ اور خدا کی اطاعت کے بندے
حفاظت کی مانگی دعا اب نبیؐ نے پڑھائی نمازِ جمعہ اب نبیؐ نے
ہوا آج اعلانِ تیاریٔ جنگ گئے حجرے میں مصطفیٰ عزم کے سنگ
رسولِ ھدیٰ کا جلالی تھا چہرہ زمانے میں بس اک مثالی تھا چہرہ
بوبکرؓ و عمرؓ آئے حجرے میں دیکھا نبیؐ کا جلالی نظر آیا چہرا
نبیؐ جی نے پوشاکِ جنگی پہن لی تو دونوں رفیقوں کو کچھ اور سوجھی
جو چمڑے کی پیٹی سے کس دی کمر اب نبیؐ جی لڑیں گے تو کاہے کا ڈر اب
بھرا اپنے ترکش کو تیروں سے لوگو کماں کاندھے پر خود سنبھالی عزیزو
لیا ہاتھ میں اپنے حضرتؐ نے نیزہ زِرَہْ کو بھی پھر مصطفےٰؐ نے سنبھالا
صحابہؓ نے رکھی ادب کوشی جاری مکمل ہوئی اسلحہ پوشی ساری
تھے پُر جوش اور صف بہ صف تھے مجاہد کہ مسجد میں سب سر بکف تھے مجاہد
نکل کر حضورؐ اپنے حجرے سے آئے تو ہمراہ تھے رحمتوں کے بھی سائے
بدن پر نبیؐ کے تھی پوشاکِ جنگی کہ حیران آج ان کی اُمت تھی ساری

زِرَہ مِغْفَر و تیر، شمشیر، بھالا — تھا اطرافِ احمدؐ اجالے کا ہالا

جمالِ خدا تھا محمدؐ سے ظاہر — نمایاں تھے رُخ پر جلالی مظاہر

یہ منظر جو ہر اک مجاہد نے دیکھا — ندامت ہوئی، اپنے سر کو جھکایا

ہمارے لیے سختیاں جھیلیں آقا — زرہ پہنیں ہاتھوں میں لیں آج نیزہ

بڑا سا کوئی سانحہ ہوگا درپیش — یقیناً کوئی واقعہ ہوگا درپیش

رہے آپ کی جان میں جان آقاؐ — ہوں ماں باپ سب اپنے قربان آقاؐ

لڑائی ہو میدانی یا قلعہ بندی — ہمیں ہے قبول آپ کی ہو جو مرضی

ہیں ہم کیا حقیقت ہے کیا اب ہماری — ہیں سب آپ کے در کے ادنیٰ بھکاری

کیا ذرّوں کو آفتاب آپؐ نے اب — رسالت کے سائے میں سرشار ہیں سب

ہے ذات آپؐ کی جب نبوت کا مظہر — تو پھر کیوں نہ ہوں آپ محبوبِ داور

مجاہد ہیں ہم کیا ضرورت ہے اس کی — اتاریں ابھی آپؐ پوشاکِ جنگی

تھی رقت کی حالت صحابہؓ پہ طاری — تبسم بہ لب تھے اس اُمّت کے ہادیؐ

چلو آج میداں میں ہوگی لڑائی — مناسب نہیں ہوگی اب قلعہ بندی

جو رائے تمہاری ہے وہ رائے میری — کہ ہے صبر و ہمت ہی بنیاد اپنی

خدا کو ہے منظور رائے تمہاری — عزیمت تمہاری خدا کو ہے پیاری

خدا کی ہے مرضی جو فتح و ظفر ہے — فقط آج دشمن پہ اپنی نظر ہے

میں فسخِ عزیمت کروں کیسے لوگو — عزیمت یہ پیاری ہے اللہ کو، پیارو

مدینے سے نکلو خدا کے بھروسے کٹھن ہیں بہت جنگ کے ہیں جو لمحے
جیو یا مرو فرض اپنا ادا ہو تمہاری شہادت سے راضی خدا ہو

(یارَبِّ، صَلِّ وَسَلِّمْ دائماً اَبداً عَلٰی حبیبک خیر الخَلْق کُلِّهِم)

قافلۂ اسلام

جانبِ احد اور منافقوں کی شرکت

صحابہؓ پئے جنگ تھے سارے حاضر تھے مسجد پہ گھوڑے سواری کی خاطر
دیا حکم چلنے کا افواج کو اب مجاہد تھے پُر جوش جاں باز تھے سب
ہوئی جنگ سے آپؐ کو آج یاری کہ مسجد سے نکلی نبیؐ کی سواری
تھا شوّال کا چودھواں ماہِ کامل یہ لمحے تھے فوجِ منافق پہ مشکل
مدینے سے نکلی نبیؐ کی سواری کہ اک اک مجاہد تھا سو سو پہ بھاری
تھے سَعْدَینؓ ابنِ مَعاذؓ و عُبادہؓ نقیبِ رسالت کے یہ سب پیادہ
یہ تھے مالدار اوس و خزرج کے اکثر مگر تھے رسالت کے خدام و نوکر
محمدؐ کے اطراف تھے سب مجاہد یہ میداں میں غازی تھے مسجد میں زاہد
تھے لشکر میں ابنِ ابی کے منافق کہ تھی تین سو اس کی فوجِ موافق
تھی تعداد لشکر کی بس اک ہزار اب پیادہ بھی تھے اس میں تھے کچھ سوار اب
زرہ پوش تھے ایک سو فوج میں ہی جو تھے ناموافق وہ تھے موج میں ہی

صف آرا ہوا دین کا ایسے لشکر
جسے دیکھ کر خوش تھے محبوبِ داورؐ

صفِ فوج میں اک پہلوان بن کر
کھڑا ہوگیا وہ انگوٹھوں کے بل پر

جہادِ سبیل اللہ تھا فرض سب پر
کہ خود اس میں شامل تھے محبوبِ داورؐ

فنِ جنگ میں چونکہ کچے ابھی تھے
تو اس جنگ سے سارے بچے بری تھے

جو کمسن تھے واپس مدینے گئے سب
حفاظت سے ننھے نگینے گئے سب

یہ بچے شجاعت کے حقدار ہوں گے
بڑے ہو کے ملت کے سالار ہوں گے

انہیں بچوں میں تھے دو کم سن دلاور
انہی میں سے اک، پیشِ محبوبِ داورؐ

ہوا صف میں شامل بشوقِ شہادت
اسے کھینچ لائی تھی حبِّ رسالت

جہاد اس نے کرنے کی پائی اجازت
نبیؐ کو پسند آئی اس کی شجاعت

مجاہد تھا وہ نام اس کا تھا رافع
وہ تھا قوتِ کفر کا آج دافع

وہ سَمُرہ جو رَافع کا تھا ایک ہم سن
زیادہ وہ رافع سے کم سن تھا لیکن

نبیؐ کی نظر میں وہ ننھا تھا پیارو
ملا واپسی کا اسے حکم لوگو

نبیؐ کے حضور اپنے والد کو لایا
نبیؐ کے قریں آکے سر کو جھکایا

کہا میرے ماں باپ قرباں نبیؐ پر
کہ ہیں آپؐ رحمت کا گہرا سمندر

ہوں کم سن مگر پختہ ہمت ہے میری
کہ رافع سے کچھ بڑھ کے قوت ہے میری

پچھاڑوں گا کشتی میں اس کو ہمیشہ
ابھی آزما لیجیے گا خدارا

مجھے جنگ سے دور رکھیے نہ آقاؐ
شہادت کا ہے شوق مجھ کو زیادہ

اجازت ملی کشتی کی دونوں کو اب ۔۔۔ تو زور آزمائی کو دیکھا کیے سب
مسرت سے کھل اٹھا سمرہ کا چہرہ ۔۔۔ کہ کشتی میں سمرہ ہی رافع سے جیتا
مقابل میں دشمن کے کھڑنے کی اس کو ۔۔۔ اجازت ملی جنگ لڑنے کی اس کو
جلالی ہوا اب نبیؐ جی کا چہرہ ۔۔۔ پسند آیا یہ نوجوانوں کا جذبہ
ہوا تھا بہت ماند سورج کا چہرہ ۔۔۔ فلک پر شفق کی نگاہوں میں خوں تھا
احد پر تھیں سورج کی ہلکی نگاہیں ۔۔۔ کہ افواج کو شام کی تھیں پناہیں

لشکرِ اسلام کا قیامِ شب

جسے لوگ کہتے ہیں شیخین ٹیلا ۔۔۔ اُحد اور مدینے کے یہ درمیاں تھا
یہیں ڈالا ایمان والوں نے ڈیرا ۔۔۔ کہ ہر سمت تھا شام کا ٹھنڈا سایہ
تھکا ماندہ سورج شفق دے کے ڈوبا ۔۔۔ تو شیخین پر چھاگیا کچھ اندھیرا
فضاؤں میں گونجی اذانِ بلالیؓ ۔۔۔ ہواؤں میں تھی سنسناہٹ جلالی
نمازیں پڑھیں سب نے میداں میں مل کر ۔۔۔ صحابہؓ تھے سب صبر و ایماں کے پیکر
اُحد اہلِ باطل کا ڈیرا بنا تھا ۔۔۔ اندھیرے کا پہرا بڑھا جارہا تھا
عشاء پر بلالی اذاں گونج اٹھی ۔۔۔ دعا کامرانی کی ہر اک نے مانگی
مجاہد طِلائے پہ قائم ہوئے کچھ ۔۔۔ کہ اب شب کے پہرے پہ قائم ہوئے کچھ
نظر میں نبیؐ کی تھا شب خوں کا ہلّہ ۔۔۔ ہوا بھاری سب پہرے داروں کا پلّہ

ستارے اتر آئے شیخین پر سب
یہ حاوی ہوئے آج کی رین پر سب
منافق جدا سب سے رہنے لگے تھے
کہ وہ کفر کی رو میں بہنے لگے تھے
فلک نے یہ نظارہ دیکھا یہاں اب
یقیں سے الگ ہو رہا تھا گماں اب
تھا شیخین پر بس اجالوں کا پہرہ
احد پر مگر چھا گیا تھا اندھیرا
احد میں لعینوں کے تھے جتنے ڈیرے
نظر آتے تھے وہ گناہوں کے ملبے
سیہ کاریوں کی نمائش تھی ہر پل
گناہوں کی مدح و ستائش تھی ہر پل
ہوس کے بدن ہر طرف بج رہے تھے
کہ اب ڈیرے ڈیرے میں دف بج رہے تھے
ابوسفیاں کے ساتھ سردار تھے سب
نشے میں شرابوں کے سرشار تھے سب
حسینوں کا تھا رقص، تھا شغلِ مے بھی
ہوا مسئلہ جنگ کا گویا طے بھی
مقاموں پہ اپنے سبھی ڈٹ رہے تھے
کہ شمشیر و تیر و تبر بٹ رہے تھے
ہلاکت کی تدبیریں بننے لگی تھیں
کمانیں بھی ہر سمت تننے لگی تھیں
خدا کے نبیؐ کے تھے دشمن یہاں اب
جو دکھلا رہے تھے بدی کا سماں اب

کافروں کے جاسوس اور ابوسفیان

جو جاسوس دوڑا ہوا ایک آیا
خبر فوجِ مسلم کی وہ ساتھ لایا
کہا جملہ افراد ہیں اک ہزار اب
جلو میں محمدؐ کے نکلے ہیں وہ سب
نہیں صرف اس میں صحابہؓ نبیؐ کے
کہ ساتھی بھی شامل ہیں ابنِ ابی کے

ہے ابنِ اُبی مکر کے فن میں کامل
وہاں تین سو لوگ اپنے ہیں شامل

یہ اسلام سے کینہ رکھتے ہیں یارو
جدا فوجِ اسلام سے ان کو مانو

یقیناً ہبل، لات وعزیٰ کے دم سے
بچھڑ کر وہاں سے ملیں گے وہ ہم سے

اگر یوں نہیں تو ہمیں چھوڑ کر وہ
چلے جائیں گے راستہ موڑ کر وہ

جو ہیں سات سو لڑنے آئیں گے ہم سے
سزا دشمنی کی وہ پائیں گے ہم سے

ہیں ہمراہ ان کے جو تلواریں زِرہ ہیں
انہیں سے ہیں سب ان کی قوت کی گرہیں

ہے سب کچھ یہی جنگی سامان ان کا
ادھورا رہے گا اب ارمان ان کا

نظر آتے ہیں فوج میں دو ہی گھوڑے
لڑیں گے بھلا ہم سے کیا وہ بھگوڑے

نمازی ہیں یہ مردِ غازی کہاں ہیں
دہکتے ہوئے شعلے ہم وہ دھواں ہیں

اگر اپنی قوت کو وہ جان جاتے
فصیلِ مدینہ سے باہر نہ آتے

نہیں پاس لڑنے کا سامان پورا
کہ لگتا ہے ہر فرد ان کا ادھورا

تھکے ہارے ہم پر نظر کرتے ہیں وہ
کہ شبخین میں شب بسر کرتے ہیں وہ

ابوسفیاں سنتا رہا ساری باتیں
خود اپنے ہی جاسوس کی نیاری باتیں

کہا اپنی باتیں نہ دہراؤ جاؤ
کہیں سے بوعامر کو اب لے کے آؤ

بوعامر کو پہنچا کے تم پھر سے جاؤ
ابھی جا کے تم عکرمہ کو بلاؤ

بوعامر ہو یا عکرمہ آج یارو
کریں گے حفاظت ہماری وہ پیارو

وہ ہاتھ اپنا جو بادہ نوشی سے کھینچا
تھا ہشیار، وقتِ نزاکت کو سمجھا

مدینے میں رہ کر جو لڑتے مسلماں اٹھاتے یقیناً وہ تیروں کا طوفاں
مدینہ ہے اونچی جگہ پر یہ جانو ڈھلانوں سے لڑنا برا ہے یہ مانو
بوسفیاں رہا چند لمحے تو خاموش ہوا دیکھتے دیکھتے پھر وہ پُرجوش
کہا ملتوی کردو اب مے کشی کو ہمیں قتل کرنا ہے فوجِ نبیؐ کو
ہمیں اب ہے لڑنا بلندی پہ چڑھ کر ہے فوجِ مسلماں بڑا بوجھ ہم پر
نکل آئے ہیں وہ فصیلوں سے دیکھو بڑھو ان کو ہتھیاروں سے اپنے روکو
قضا ان کو لائی ہے میدان میں اب نہ بچ پائیں گے اپنے ہاتھوں سے وہ سب
چڑھائی کرو منہ اندھیرے ہی ان پر کہ جانے نہ پائے کوئی ہم سے بچ کر
رہیں سارے دستے ہمارے نگہباں کہ لشکر پہ شب خوں نہ ماریں مسلماں
سحر ہوتے ہی پھونکو قرنے کو یارو ہُبَل کو مدد کے لیے پھر پکارو
بوعامر جو راہب ہے غدار ہے وہ محمدؐ کے حق میں اک آزار ہے وہ
ہے وہ مکر و فن میں بھی ماہر زیادہ زباں پر زمانے کی ہے اس کا چرچا
چلاتا ہے وہ حکم لوگوں پہ ہردم ہمارے ہر اک زخم کا ہے وہ مرہم
مدینے میں جس وقت اسلام پھیلا عرب میں محمدؐ کا جب نام پھیلا
ہوئی ماند راہب کی شہرت جبھی سے کہ کم ہوگئی اس کی عزت تبھی سے
ہوئی جب نبیؐ کی مدینے کو ہجرت کی راہب نے اس وقت مکے کو ہجرت
وہ اسلام کا ہے خطرناک دشمن کہ تھاما ہے میں نے بھی اب اس کا دامن

وہ چال اک چلے گا لڑائی سے پہلے ۔ کہ یہ کام ہے یارو اب اس کے ذمے
اثر اوس و خزرج میں اب بھی ہے اس کا ۔ ہے ان میں ابھی اس کی حکمت کا چرچا
یقیناً وہ ڈالے گا ان میں کوئی پھوٹ ۔ رہے گی نہ ان کے لیے کوئی بھی چھوٹ
اگر پھنس گئے اس کی چالوں میں وہ سب ۔ تو برباد کر ڈالیں گے ان کو ہم تب
کریں گے محمدؐ کے یاروں کو برباد ۔ مدینے میں ہو جائے گا کفر آباد
نہ چھوڑیں گے یثرب کے دہقانوں کو ہم ۔ مزہ اب چکھائیں گے نادانوں کو ہم
بو عامر سے سازش وہ کروائیں گے ہم ۔ محمدؐ کو زندہ پکڑ لائیں گے ہم
یقیناً ابھی بدر کا لیں گے بدلہ ۔ ابھی دیکھ لینا احد کا تماشا
بو عامر معزز تھا مہمان بن کر ۔ ابو سفیاں نے بھر دیا ایک ساغر
وہ شیطان راہب چلا آیا اندر ۔ نکل آئے خیمے سے سب فوجی افسر
یہ راہب تھا ابلیس کا ایک چیلا ۔ کہ شیطاں کی مانند تھا اس کا چہرہ
بو عامر سے طے جب ہوئی ایک سازش ۔ ابو سفیاں کی یک بیک چھوٹی رنجش
ابو سفیاں کی بیوی تھی ہندہ لوگو ۔ لگا تھا قریب اس کا خیمہ عزیزو
تھیں حاضر کئی عورتیں خیمے میں اب ۔ کہ تیاریٔ جنگ میں تھیں لگیں سب
وہ پہنے تھیں ہاتھوں میں زرکار گہنے ۔ کہ ملبوس سارے تھے زرتاب ان کے

حضرت حمزہؓ کو شہید کرنے کی سازش

وہ حمزہؓ چچا جو نبیؐ کے تھے پیارے
وہ حمزہؓ جو سردار تھے مومنوں کے

وہ حمزہؓ جو غازیِ اسلام ٹھہرے
تھے ان کی شجاعت کے بھی خوب چرچے

انہیں قتل کرنے کی سازش رچی تھی
یہ خواہش دلِ ہندہ میں بس گئی تھی

وہ حمزہؓ جو تھے فاتحِ بدر یکسر
تھے کفار کے واسطے قہر پرور

وہ حمزہؓ جو تھے ایک غازیِ دوراں
ہوئے ان کو اب قتل کرنے کے ساماں

انہی نے قریشیوں کے پیاروں کو مارا
کہ حمزہؓ نے عالی تباروں کو مارا

کہا ہندہ نے وحشی کو یہ بلا کر
میں آئی ہوں دیکھو قسم آج کھا کر

کہ ہر قتل کا بدلہ لوں گی ابھی سے
جوابِ ہزیمت، میں دوں گی ابھی سے

جگر، گردے، دل اس کے کھاؤں گی اب کے
لہو پی کے ہڈی چباؤں گی اب کے

اسے چھپ کے تو قتل کر دے اے وحشی
تو لا کر مجھے اس کا سر دے اے وحشی

ہے حمزہؓ کی خاطر مرے دل میں کینہ
اُسی نے تو مشکل کیا میرا جینا

ہے انعام کا وعدہ تجھ سے اے وحشی
ہے اکرام کا وعدہ تجھ سے اے وحشی

غلامی سے آزاد ہو جائے گا تو
زر و مال سے شاد ہو جائے گا تو

دیے وحشی کو پیشگی چند سکے
ابھارا اسے اب ہوس کے وسیلے

کہا کام مشکل تمہارا ہے بی بی
اسے ہم سے لڑنے کا یارا ہے بی بی

نہ منصوبہ سارا بگڑ جائے بی بی نظر اس کی ہم پر نہ پڑ جائے بی بی
چلے گی جو حمزہؓ کی شمشیر بی بی نہ کام آئے گی میری تدبیر بی بی
نہ ہشیاری بھی کام آئے گی ہرگز نہ کاری گری کام آئے گی ہرگز
میں پھر بھی یہ جوکھم اٹھاؤں گا بی بی کہ عیاری اپنی دکھاؤں گا بی بی
میں بیٹھوں گا ٹیلے کے پیچھے دبک کر تو پھر آزماؤں گا اپنا مقدر
چلاؤں گا نیزہ جو پاؤں گا موقع یہ رکھیے یقیں مارے جائیں گے حمزہؓ
ہوا وحشی قول وقسم لے کے رخصت ابوسفیاں کو اب ملی تھوڑی راحت
خموشی میں مسرور تھا وہ نکما نہایت ہی مغرور تھا وہ نکما
وہ خیموں کی جانب چلا آیا بڑھکر کہ تھے دو غلام اس کے ہمراہ اکثر
ہوا علم جب ساری تیاریوں کا لیا جائزہ جنگی تیاریوں کا
تھی تیاری اپنے طریقے سے سب کی کہ ترتیب بھی تھی سلیقے سے سب کی
الگ طرح ڈالی سواروں نے اپنی بڑھادی تھیں مشقیں پیادوں نے اپنی
کمانیں، تبر، تیر، شمشیریں، نیزے مہیا ہوئے سارے جنگی وسیلے
اندھیری تھی شب نیند طاری تھی سب پر تھا شیطان حاوی درندوں کے اوپر
نظر آتی تھی سب کو خونیں علامت کہ برپا تھی تیاریوں سے قیامت
جو کھودے تھے میداں میں عامر نے کھڈے وہ ٹٹی سے سب خاروخس کی چھپے تھے
نبیؐ کو پھنسانے کی تدبیر تھی یہ کہ دھوکے کی دلچسپ تصویر تھی یہ

خطرناک تدبیریں ہونے لگی تھیں
کہ تجویز تعزیریں ہونے لگی تھیں

یہ منظر جو دیکھا ستارے بھی روئے
یہ رنگ سارے نظارے بھی روئے

وہ تیار خود کو کیے جا رہے تھے
کہ بوروں میں پتھر بھرے جا رہے تھے

فُسوں پڑھتی تھیں عورتیں خیموں میں سب
کہ تھی واقعی قیمتی آج کی شب

سَحَر ہونے پر دیکھیے کیا ہو منظر
کہ ہے شب میں آفات کا ایک لشکر

بشر ہیں کہ ہیں بھیڑیے ان کو دیکھو
اَڑے ہیں لہو آج پینے پہ یارو

وہاں ظلمتوں کے تھے سامان ہر سو
یہاں نور اور مسلمان ہر سو

جو تھی نیند کی گود میں خَلق ساری
تو بیدار تھے بس ہمارے نبی جیؐ

مصلّے پہ محوِ عبادت تھے سرورؐ
رسولِ خداؐ، جانِ رحمت تھے سرورؐ

وہ کملی میں ماہِ منوّر بنے تھے
اندھیرے میں نورانی پیکر بنے تھے

وہ خوشبو کا مرکز تھے گلزارِ حق میں
طلب گارِ رحمت تھے دربارِ حق میں

تہجد پہ جاگ اٹھے تھے سب مسلماں
دلوں میں تھا ان کے شہادت کا ارماں

حضورِ خدا آج کی رات گزری
کہ ہر لمحہ محوِ عبادات گزری

گزارش کو اب سننے والا خدا تھا
کہ سجدوں سے میدانِ شب سج گیا تھا

مصلّے سے اٹھے نبی جیؐ عزیزو
خدا کو ہے منظور اب کیا یہ دیکھو

رہِ حق میں سب نے کمر باندھ لی اب
احد کی لڑائی بھی ہے مرضیِ رب

نبی جیؐ تھے آگے تو غازی تھے پیچھے
کہ دینِ مبیں کے نمازی تھے پیچھے

دلوں میں تو ایمان کی روشنی تھی — مگر سخت یہ امتحاں کی گھڑی تھی
مجاہد نبیؐ جی پہ ہردم فدا تھے — خدا تھا محافظ نبیؐ رہنما تھے
مجاہد خطر اور مشاکل میں پہنچے — کہ وہ اب لڑائی کی منزل میں پہنچے
تھی آواز اللہ اکبر فضا میں — غضب کا تھا سوزِ دروں بھی نوا میں
اذاں دی بلالِ مجاہدؓ نے ڈٹ کر — صداحق کی دی حق کے شاہد نے ڈٹ کر
صحابہؓ سبھی نیند سے جاگ اٹھے — صفیں باندھیں میدان میں اب احد کے
ملی ان سبھوں کو امامت نبیؐ کی — یہ سوغات تھی سب کی خاطر خوشی کی
پڑھائی نمازِ سحر جو نبیؐ نے — لی انگڑائی ایمان کی تازگی نے

(یَارَبِّ، صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَداً — عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ)

غزوۂ اُحد (شوال ۳ھ)

﴿وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَھْلِکَ تُبَوِّیُٔ الْمُؤْمِنِیْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ (آل عمران ۱۲۱)﴾

کروں گا اب اشعار میں کچھ اشارہ — ہے دل سوز کتنا احد کا نظارہ
تمہیں دید کا ہو اگر آج یارا — کرو میری آنکھوں سے جنگی نظارہ
نہ پوچھو احد کی لڑائی کے قصے — ہیں یہ کفر کی خود ستائی کے قصے
جواں مسلموں میں خودی کچھ تھی شامل — خوشی فتح کی کیسے پھر ہوتی حاصل

احد کے عجب ہوں گے لوگو مناظر چلیں گے نئی چال مکے کے شاطر
ارادے بڑے انتقامی تھے ان میں کہ سب قتلِ احمدؐ کے حامی تھے ان میں
اسیروں کو دی تھی نبیؐ نے رہائی مروت کہاں کفر کو راس آئی
وہ چھونے لگے آج بدلے کی سرحد بھلا بیٹھے حسنِ سلوکِ محمدؐ
احد میں ہیں اب آلِ ہاشم کے دشمن پکڑنے لگے ہیں بتوں کا یہ دامن
ابوسفیاں کا تھا اُمیہّ سے رشتہ حسد آلِ ہاشم سے کرتا ہمیشہ
پسند اس کو تھی بس اُمیہّ کی شہرت نہ بھاتی تھی اک آنکھ ہاشم کی عزت
ابوسفیاں اس کو سمجھتا تھا ذلت تھی ہاشم کی شہرت نبی جیؐ کی عزت
بنا اس لیے اب وہ دشمن خدا کا بنی ہاشمی میں نبیؐ کو چنا تھا
نبیؐ کوئی آلِ اُمیہّ میں ہوتا نہ رکھتا محمدؐ سے وہ بیر اتنا
حسد کی وہ آتش میں جلتا رہا تھا تأسف سے ہاتھ اپنے ملتا رہا تھا
عرب میں وہ کفار کا سرغنہ تھا کہ وہ لات و عزیٰ کا بندہ بنا تھا
کھلی خود پہ نارِ حَرِیق اس نے کی تھی کہ بیکار جنگِ سَوِیق اس نے کی تھی
ابوسفیاں ہندہ کا تھا پیارا شوہر کہ تھی ہندہ عُتُبہ کی بیہودہ دُختر
وہ سفاک اسفل، خطرناک جاہل کہ تھی زن کی صورت میں اک مردِ باطل
برادر جو تھا ہندہ کا اے عزیزو اتارا تھا سر اس کا حیدرؓ نے لوگو
تھا شوہر ہی ہندہ کا واحد سہارا کہ باپ اور بیٹے کو حمزہؓ نے مارا

علیؓ اور حمزہؓ تھے اولادِ ہاشم — اسی واسطے تھا ابوسفیاں شاتم

دلِ سوختہ کو لبھانے کی قسمیں — وہ گُردوں کو حمزہؓ کے کھانے کی قسمیں

وہ کھاتی رہی قتلِ حمزہؓ کی قسمیں — زیادہ تھیں ماضی سے فردا کی قسمیں

وہ عورت کی صورت میں ڈائن تھی گویا — وہ تھی صنفِ نازک کہ ناگن سراپا

بوعامر مدینے کا راہب تھا لوگو — وہ فوجِ قریشی میں شامل تھا دیکھو

مسلمانوں کا سخت دشمن تھا کافر — فریبی، دَغَل باز تھا ایسا عامر

حقیقت میں تھا اک ریاکار عابد — کہ تھا اوْس کے خانداں کا وہ زاہد

لڑاتا تھا وہ اوس و خزرج کو باہم — کہ سر ان کے کٹواتا رہتا تھا پیہم

بوسفیاں نے ڈیرے میں اس کو بلایا — دوبارہ وہ شب میں وہاں کھنچ کے آیا

ابوسفیاں نے ایک ساغر پلایا — بوعامر کو احساسِ نشہ دلایا

محمدؐ کے وہ بن گئے ہیں سہارے — کہ انصار سارے تھے چیلے تمہارے

لہو ان کا ہم مفت میں کیوں بہائیں — اب ان کے گھرانے کو ہم کیوں رلائیں

وہ تعداد میں بھی بہت کم ہیں یار، اب — انہیں کیوں نہیں زندگی سے بھی پیار اب

انہیں مرنے سے اب بچا لیجیے گا — کہ ترکیب کوئی بتا دیجیے گا

ابوسفیاں کو سن کے عامر یہ بولا — محمدؐ کے اصحابؓ کا ہوں ستایا

ہیں ہم قومِ یثرب کے سب رہنے والے — پھنسے ہیں مصیبت میں وہ بھولے بھالے

ہے یثرب میں اب تک اثر میرا باقی — ہے ان کے علاقے میں گھر میرا باقی

وہ مجھ کو ابھی تک گرو مانتے ہیں مجھے اپنا اک راہبر جانتے ہیں
ابھی تفرقہ ان میں ڈالوں گا دیکھو جو حسرت ہے دل میں نکالوں گا دیکھو
مری باتوں کے جال میں وہ پھنسیں گے بھلا چال سے میری کیسے بچیں گے
احد میں بنیں گے عدم کے وہ راہی بچیں گے کہاں اب محمد کے ساتھی
میں سمجھاؤں گا اوس و خزرج کو جا کر کہ بہکا کے چھوڑوں گا اب موقع پا کر
کریں گی اثر میری جادوئی باتیں نہ بیکار جائیں گی اب میری گھاتیں
قُریشیوں کا مجھ کو مددگار پا کر مجھے اوْس و خزرج کا غم خوار پا کر
محمدؐ سے وہ بے وفائی کریں گے مسلمان بے موت ہی اب مریں گے
قبائل میں ڈالوں گا وہ بے وفائی جدا ہو ہی جائے گا بھائی سے بھائی
مسلمانوں کی فوج سے آپ کٹ کر لڑیں گے مسلمانوں سے خوب ڈٹ کر
یہ انصار بھی رتبے والے ہیں سن لو کہ تیور سب ان کے نرالے ہیں سن لو
نبیؐ کے لیے اک ارادہ ہے میرا کہ غصہ اسی پر زیادہ ہے میرا
اسی پر اتاریں گے بدلہ ابھی سے کہ توبہ کرے خود ہی وہ زندگی سے
اذیّت اسے دے کے زخمی کریں گے کہ سینے کی آگ اپنی ٹھنڈی کریں گے
ابوسفیاں، کچھ آدمی دے دو اپنے وہ چال اک چلیں گے مرے ساتھ رہ کے
مری چال کیا ہے یہ بتلاؤں گا اب اسے دل میں رکھنا کہ جتلاؤں گا اب
تھیں ظاہر میں کچھ دھیان میں کچھ تھیں باتیں زبانی تھیں کچھ، کان میں کچھ تھیں باتیں

حفاظت کے دستے کو ساتھ اپنے لے کر اندھیرے میں نکلا وہ راہب ستمگر
کیا اپنی سازش کو اس نے اجاگر احد میں گڑھے اس نے کھدوائے جا کر
گڑھے شب میں چھپ چھپ کے کھدوا دیے سب کہ پھر خار و خس ان پہ بچھوا دیے سب
مسلمانوں پر نیند طاری تھی اس شب کہ قرشی تھے مصروفِ تیاری اس شب
مسلمانوں میں صبر تھا خامشی تھی تو کفار کی فوج میں کھلبلی تھی
اِدھر مومنوں میں تھا ایماں سلامت اُدھر قرشیوں میں تھا شیطاں سلامت
محمدؐ مصلّے پہ محوِ دعا تھے اُدھر قرشیوں کے تھے گندے ارادے
رخوں پر تھا غصہ دلوں میں تھا کینہ احد میں تھا یہ کافروں کا قرینہ
اِدھر مصطفٰے کی تھی سجدہ گذاری اُدھر کافروں کی تھی بادہ گساری
اِدھر تھے تہجّد میں رحماں کے بندے اُدھر سو گئے سارے شیطاں کے بندے
اِدھر تھے نظارے نمازِ سَحَر کے اُدھر دَف دَفالی بجانے لگے تھے
اِدھر تھا نبیؐ کی امامت کا منظر اُدھر کافروں کی جہالت کا منظر
اِدھر اک خدا کی عبادت کا منظر اُدھر ہے بتوں کی قیادت کا منظر
اِدھر صف میں چھوٹا نہ کوئی بڑا ہے سروں پر اُدھر سب کے شیطاں کھڑا ہے
اِدھر ہیں لبوں پر مناجات جاری اُدھر ڈھول اور غل غپاڑوں سے یاری
جو دیکھے یہاں خیر و شر کے نظارے ہوا چاند رخصت، تو سوئے ستارے
اندھیروں کو آ کر اجالوں نے گھیرا اکھڑنے لگا چاند تاروں کا ڈیرا

ہر اک سمت پھیلا سحر کا اجالا
کہ سورج نے بھی اپنے رتھ کو سنبھالا

چلا ہر طرف ایک جھونکا سا لو کا
ہوا ذرہ ذرہ بھی پیاسا لہو کا

تھی ہر سمت صحرا میں شدت کی گرمی
تھی شہداء کی رگ رگ میں وحدت کی گرمی

تھی سورج کی سرخی کہ خوں ریز سایہ
دکھاتی ہے کیا دیکھیں قدرت کی مایہ

اِدھر ہے صداقت اُدھر اندھی طاقت
اِدھر ہے محبت اُدھر ہے کدورت

غرور آج اپنا دکھانے لگا تھا
مدینے کو مکہ ڈرانے لگا تھا

درندوں کو خونِ بشر چاہیے تھا
کہ ہر لمحہ بس شر ہی شر چاہیے تھا

بہت دور بھاگے تھے خوشیوں کے سائے
کہ چشمِ سحر میں تھے آنسو کے قطرے

عبداللہ ابنِ اُبی کی منافقت

﴿وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا تَّبَعْنٰكُمْ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ۝

(آل عمران ۱۶۷)﴾

صفیں غازیوں کی خطوں میں کھڑی تھیں
وہ کفار سے لڑنے پر اب اڑی تھیں

بڑا سخت عرصہ تھا یہ امتحاں کا
تقاضا تھا میداں میں تسلیمِ جاں کا

تھے اس فوج میں کچھ منافق بھی شامل — جو باطن میں تھے دھوکہ بازی پہ مائل
یہ سب تھے نبیؐ کی شفاعت سے باہر — جماعت میں رہ کر جماعت سے باہر
بظاہر تھی خوبی تو اندر خرابی — تھے غدّار ابنِ ابی کے یہ ساتھی
تھے حیرت زدہ دین کے سارے ساتھی — منافق نے چال الٹی چل کر دکھادی
منافق مدینے کی جانب چلے اب — مسلمان فوجوں سے کٹ کر رہے اب
ابی نے بہانہ بنایا نیا اب — لگانے لگا ہر طرف یہ صدا اب
محمدؐ نے ٹھکرا دی رائے ہماری — انہیں نوجوانوں کی رائے تھی پیاری
مرا مشورہ تھا مدینے میں رہنا — وہاں سے قُرَشیوں پہ خود وار کرنا
مری رائے کی کوئی عزت نہیں ہے — اُبی کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے
ابھی لڑکوں کی عمر ہے کھیلنے کی — نہیں عمر یہ جنگ کو جھیلنے کی
جہاد ان پہ عائد نہیں ہوگا سن لو — ہے کچی ابھی عمر لڑکوں کی یارو
نبیؐ ان کے کہنے پہ میداں میں آئے — مقدر کو روئیں گے اب یہ بچارے
ہے کفار کا پلہ بھاری یہ مانو — کریں گے بڑا سخت ہلہ وہ جانو
وہ پربت ہیں، ہم رائی لگتے ہیں یارو — یہ بہتر ہے تم سب گھروں کو سدھارو
ہم ایسی لڑائی لڑیں گے نہ ہرگز — کہ جھگڑے میں اب کے پڑیں گے نہ ہرگز
ہمیں پیار ہے اپنی ہی زندگی سے — جنہیں مرنا ہے وہ مریں گے خوشی سے
ذرا ان کی یہ کج روی بھی تو دیکھو — سدھارے منافق مدینے کی رہ کو

وہ تھے بے وفا اور بزدل نہایت
کہ تھی واقعی ان کی ڈرپوک فطرت

صداقت کی دیتے وہ کیسے گواہی
سمجھتے تھے وہ دین کو اک تباہی

یہ اسلام پر ضربِ کاری تھی پہلی
کہ ہیبت سی اک ان پہ طاری تھی پہلی

جو تھی شاطرانہ وہ فطرت دکھائی
کہ اب تین سو کافروں نے دغا دی

احد آج ہے اس حقیقت کا شاہد
جو باقی تھے وہ سات سو تھے مجاہد

نہ کثرت، وَغا کا نہ سامان کوئی
یہ رکھتے تھے اُمید فضلِ خدا کی

انہیں کیا پڑی تھی ابھی بے بسی کی
یہ پروا، نہ کرتے تھے ابن اُبَی کی

تھی اسلام کی فوج اب دو تہائی
مگر ساتھ اُس کے تھی ساری خدائی

اسی سے لیا کام حکمِ خدا سے
مرتب کیا فوج کو مصطفیٰ نے

کھڑے ٹیلے پر تیر انداز رکھے
پچاس ان کی تعداد ٹھہرائی حق نے

محمدؐ نے کی خوب ان کو نصیحت
وہ گھاٹی پہ اڑ جائیں اب کوہ صورت

اگر اس طرف سے ہو دشمن کا حملہ
انہیں تیروں کا تم بناؤ نشانہ

سواروں پہ دشمن کے نظریں جماؤ
کبھی خود کو گھاٹی پہ غافل نہ پاؤ

ہے تاکید تم کو یہیں ٹھہرے رہنا
کبھی اندھے جذبوں کی رَو میں نہ بہنا

مسلمان جیتیں کہ ہاریں اُحد میں
اڑے رہنا تم عرض و طولِ بلد میں

بہرحال گھاٹی کو تنہا نہ چھوڑو
کبھی دیکھو عہدِ وفا کو نہ توڑو

اسی پُشتے پر مانو دربان ہو تم
کہ اس جنگ حق کے نگہبان ہو تم

قریش اس طرف سے بڑھیں گے جو تھوڑے
نشانوں پہ تیروں کے زخمی ہوں گھوڑے

عَقَب سے جو آئیں نظر ان پہ رکھو
کہ پشتے پہ ہر لحہ مضبوط ٹھہرو

جو مرضی ہے وہ واقعی رب کی ہوگی
تمہاری مدد کی ضرورت بھی ہوگی

ہوئے پشتے پر تیر انداز قائم
کہ پربت پہ ہوں جیسے شہباز قائم

سبھی تیر انداز تھے چُست پیکر
بنائے گئے اب جُبَیر ان کے افسر

بقیہ جو تھی فوج اس کو بلایا
سلیقہ لڑائی کا سب کو بتایا

بنے ساقہ کے آج مِقداد افسر
تھے سعدؓ و عُبیدہؓ بھی سالارِ لشکر

یمینوں کے سردار تھے جو عُکاشَہ
ابوسَلَمَہ کا بھی ہوا اب اضافہ

زُبیرؓ و علیؓ اور حمزہؓ تھے قائم
یہ تینوں یقیناً بہادر تھے دائم

تھی مشہور ان کی شجاعت عرب میں
کہ مُصعَبؓ بھی سالارِ لشکر تھے سب میں

خوشی تھی یہ مصعبؓ کو سالار تھے وہ
اب ایمانی فوجوں کے سردار تھے وہ

دیا بوسہ مصعبؓ نے دستِ نبی ﷺ کو
کیا ظاہر اس طرح اپنی خوشی کو

جو میداں میں نکلے عَلَم لے کے دیکھو
کھڑے ہوگئے کوہ کی طرح لوگو

عَلَم صلح کا ایک پیغام ٹھہرا
یہ میداں میں رحمت کا انعام ٹھہرا

مرتب نبیؐ نے کیا فوج کو اب
بتایا کہ کیا ہوتا ہے جنگ کا ڈھب

ہو دشمن سے اقدام لڑنے کا پہلے
نہ لو خود سے تم کام لڑنے کا پہلے

نبیؐ نے کہا سب کرو اجتہاد اب
مگر یاد کرلینا حَقُّ العِباد اب

نصیحت یہ کی آپؐ نے آج کھل کر
کہ مخلوق کا حق زیادہ ہے تم پر

ہے آسان کہنا تو دشوار کرنا
خوشی سے خدا کی محبت پہ مرنا

جو ہے سچ کا شیدا وہ بندہ خدا کا
ہے باطل نَفَس، بندہ حرصِ و ہوا کا

بھلا کرتے ہیں جو بھلائی کے بندے
انہیں گھیر لیتے ہیں نیکی کے سائے

عمل نیک ہوں اور ہو حسن نیت
جو فتح و ظفر ہے، وہ اس کی مَشِیّت

خدا سب کی نیت کو بھی جانتا ہے
وہ اعمال کو سب کے پہچانتا ہے

اگر جنگ ہے تو شہادت ضروری
ظَفَر کے لیے استقامت ضروری

ہمارا فقط مدعا ہے شہادت
حقیقت میں حق کی رضا ہے شہادت

شہادت یقیناً بڑی ہے عبادت
یہ سچ ہے کہ فتح و ظفر ہے شہادت

رہو نیک اللہ کے بندے بن کر
اطاعت پیمبر کی لازم ہے سب پر

نہ سختی سے گھبراؤ تم معرکے میں
مصیبت ملے گی ہر اک راستے میں

صفیں ربط سے کرلو آراستہ اب
کرو خود کو ایماں سے پیراستہ اب

جہادِ مسلسل پہ آمادہ ہونا
تو ہمت سے میداں میں اِستادہ ہونا

رہیں تیر انداز ٹیلے پہ قائم
کہ اب مصطفیٰؐ کا ہے یہ حکم دائم

خلافِ پیمبر نہ اٹھیں قدم اب
چلیں آپؐ کے حکم کی راہ پر سب

سجائی گئی فوجِ کفارِ مکہ
بڑھایا گیا حوصلہ ایک ِ اک کا

ابوسفیاں سالارِ لشکر اُدھر تھا
کہ انجام سے اپنے وہ بے خبر تھا

جو خالد رسالے کے افسر تھے بھائی
حقیقت میں وہ شیر واژدر تھے بھائی

وہ اک دن مسلمانوں کی شان ٹھہرے
وہی فاتحِ روم و ایران ٹھہرے

تھے بعدِ احد سب کے لب پر یہ چرچے
مسلمان ہو کر وہ سیف اللہ ٹھہرے

جو حامی تھا مظلوموں کا ہونے والا
تھا ساتھ اس کے کچھ ظالموں کا رسالہ

تھی خالد کے دل میں تباہی کی نیت
نہ بھائی انہیں دین کی شکل وصورت

ابوجہل کا بیٹا جو عکرِمہ تھا
تھا اس کی قیادت میں بھی اک رسالہ

یہ موقع بہت اچھا اس کو ملا تھا
یقیں اب اسے باپ کے بدلے کا تھا

خبر کیا تھی اس کو، وہ ہوگا مسلماں
ملیں گی اسے بھی ہدایاتِ قرآں

وہ رکھتا تھا جو قاتلانہ ارادہ
کہ اب قتلِ اصحابِ احمدؐ تھا منشا

سواروں کو ہمراہ لے کر کھڑا تھا
رسولِ خداؐ کا وہ دشمن بڑا تھا

نہایت قوی اک پہلواں تھا طلحہ
عرب میں تھا اس کی شجاعت کا چرچا

ابوسفیاں نے اس کو ہنس کر بلایا
کہا وقت ہے اب ترے امتحاں کا

ہم آئے ہیں اب بدر کا لینے بدلہ
رہے وِرد باقی نہ صلِّ علیٰ کا

عَلَم کو نہ اپنے زوال آئے دیکھو
عَلَم سے قُرَشیوں کی شوکت ہے مانو

عَلَم سے ہے عزت ہمیں آج طلحہ
عَلَم کا میں پڑھتا ہوں ہردم وظیفہ

عَلَم کا کبھی سر، نگوں ہو نہ جائے
وقارِ قریشی کہیں کھو نہ جائے

اے طلحہ تجھی سے ہے لشکر کی عزت
سمجھنا اسے اپنے ہی گھر کی عزت

اے طلحہ علم کفر کا تھام لے اب
کہ لات اور عزیٰ کا تو نام لے اب

عَلَم سے ہے بازی لڑائی کی طلحہ
عَلَم کا رہے تابناک آج چہرا

جو ہمت نہیں تو علم آج رکھ دے
کہ سر اپنا تو کر کے خم آج رکھ دے

جو ہمت نہیں تو عَلَم میں اُٹھالوں
یہ بارِ امانت ہے، خود ہی سنبھالوں

جوابِ طلحہ

یہ طعنہ بڑا ہی غضب ناک ٹھہرا
نہ سہہ پایا اس کو جری تھا جو طلحہ

کہا بزدلی کیوں دکھاتے ہو بزدل
دکھاوے کی باتیں بناتے ہو بزدل

عَلَم کو اٹھالے یہ طاقت ہے کس کو
سنبھالے اسے اب یہ ہمت ہے کس کو

میں واقف ہوں جو حاسدانہ ہے چال اب
بچھاتے ہو تم میری شہرت پہ جال اب

تمہیں فتح کا ہے یقیں اس لیے اب
بناتے ہو باتیں نئے ڈھنگ کی سب

شرارت تمہاری ہے شہرت کی خاطر
کہ لڑتے ہو تم سب عداوت کی خاطر

میں فیضِ علم سے کنارہ کروں کیا
عَلَم دو کسی کو؟ گوارہ کروں کیا

عَلَم کا ہے حق خانداں کو ہمارے
کہ ہم لوگ ہیں کفر کو سب سے پیارے

مرا فرض کیا ہے یہ میں جانتا ہوں
بہادر کو، بزدل کو پہچانتا ہوں

بڑھاتے ہو کیوں جھوٹ کا مان ہردم
دکھاتے ہو سالار کی شان ہردم

حفاظت عَلَم کی ہے کام اپنا بے شک
کہ ہو جائے گا اس سے نام اپنا بے شک

تمہیں نے حمیت کو میری مروڑا — بنے ہو مری راہ کا تم ہی روڑا

فریقین کا فیصلہ

عَلَم تم کو حاصل نہیں ہو سکے گا — مرے ساتھ سائے کی طرح رہے گا
ابوسفیاں کھسیانا اب ہوگیا تھا — وہ مطلب سے دور اپنے اب کے رہا تھا
کہا، اپنی حد سے بہت بڑھ گئے ہو — اے طلحہ یہ تم کس کے سر چڑھ گئے ہو
عَلَم ہم بنالیں گے اپنا نیا اب — کہ عزیٰ سے مانگیں گے دل سے دعا اب
کہا طلحہ نے حق جتاؤں گا میں ہی — عَلَم جو بھی ہوگا اٹھاؤں گا میں ہی
غرض تو تو میں میں بڑھی دونوں جانب — عداوت کی آتش لگی دونوں جانب
بالآخر فریقین میں طے یہ پایا — عَلَم طلحہ کے ہاتھ میں آج ہوگا
اگر جنگجو ہو تو جھگڑا ضروری — اگر چہ دلوں میں ہے جھگڑوں سے دوری
بری نیتیں کفر والوں نے باندھیں — صفیں پیدلوں نے رسالوں نے باندھیں
حماقت تھی طاقت کی تھی خود نمائی — تھی فوجِ قریشی میں بس خود ستائی
ابوسفیاں کھسیانا سا ہوگیا تھا — کہا طلحہ نے میرا مطلب نہ جانا
شریفوں کے دشمن تھے کفار سارے — ضعیفوں سے سختی سدا کرنے والے
یہ شیدا تھے اب خون ریزی پہ دل سے — انہیں دشمنِ آدمیت سمجھئے
محمدؐ کی عظمت کی تاب حسیں کو — بجھانے کو آئے تھے یہ شمعِ دیں کو

فضا میں چمکتی تھیں ہر سمت تیغیں
تھی یہ فوج یا لوہے کی لمبی سیخیں
جو، اَنیاں تھیں بھائی وہاں برچھیوں کی
نہ تھی کوئی حد ان کی خوں ریزیوں کی
ثَقیف و اَحَابِش، قریش و کِنانہ
نمایاں سبھی کرتے تھے جوش اپنا
وہ مشہور جنگی جو تھے ابنِ عاص اب
قُرشیوں کی تھی ان پہ اک چشمِ خاص اب
وہی عَمروؓ اسلام لانا تھا جن کو
کہ خود نیل تک آگے جانا تھا جن کو
علم دین کا مصر میں گاڑنا تھا
انہیں رومی لشکر کو کرنا تھا ٹھنڈا
وہی عمروؓ جو دین کے ہوں گے شیدا
سپاہِ قریشی میں دیتے تھے پہرہ
شِہاب وابُیَ، جمحی وعُتبہ، اَسَدی
تھے بس تاک میں جان لے لیں، نبی کی
نبی پر وہ حملے کی نیت سے آئے
گھروں سے عزائم نئے آج لائے
ہر اک سمت دشمن تھے ذاتِ نبیؐ کے
برے ان کے تھے سب عمل اور ارادے
بجھانے کو آئے تھے ایماں کی شمعیں
کہ دیں کو مٹانے کی کھائی تھیں قسمیں
بدی ان کی آنکھوں سے ہر دم ہویدا
وہ بدکار تھے اور گناہوں کے شیدا
یہ پانچوں ہی فتنہ اٹھانے کھڑے تھے
نبیؐ جی کی ہستی مٹانے اڑے تھے
چٹانوں کے پیچھے تھا وحشی غلام اب
وہ تیار تھا کرنے کو اپنا کام اب
سجی کفر کی فوج میداں میں ایسے
سمندر میں طوفان اٹھتا ہے جیسے
قیامت کی اس وقت جاری تھی گرمی
زبانوں پہ گھوڑوں کی چھائی تھی خشکی
تھے سینے لعینوں کے ڈھالوں کی صورت
یہ شرفا سبھی تھے رذیلوں کی صورت

یہ انسان تھے گویا حیوان سارے
خدا کے مقابل تھے شیطان سارے

وہ محبوبِ داور وہ حق کے جیالے
زمانے سے ڈرتے نہ تھے کملی والے

اُدھر تھی نمائش اِدھر تھا تجمل
اُدھر تھی حماقت اِدھر تھا تحمل

زنانِ قریش کے لب پر تھے نغمے
تھے کفار بھی اپنے جذبوں میں اندھے

بھڑکتی تھیں آنکھیں تھا لہجہ غُصیلا
تھا خیمے میں ہر زن کا تیور نشیلا

وہ لہراتی تھیں ناگنوں کی طرح اب
کہ بل کھاتی تھیں ناچ گانے میں وہ سب

ابوسفیاں کی بیوی تھی آگے آگے
کہ تیور بھی تھے آج غیظ و غضب کے

زنانِ قریش کا نغمہ

ہمیں نور کی بجلیاں تم سمجھ لو
کہ ہیں نار کی ناریاں تم سمجھ لو

ہم آئے ہوئے سارے انعام پر ہیں
کہ ہم شعلہ، شبنم ہر اک گام پر ہیں

خود اپنے پیا کی ہیں جو پیاریاں ہم
کہ رنگوں کی رنگین ہیں دھاریاں ہم

چلیں گی پرندے کی ہر لحہ چال اب
کہ غمزے کو، عشوے کو کرنی ہے ڈھال اب

نگاہوں میں ہر لحہ اب ساحری ہے
ہماری اداؤں میں بھی دلبری ہے

ہیں ہر رات کی ہم سحر، ہم کو مانو
نظر والو حسنِ نظر اپنا جانو

نظر میں جنوں کے اشارے بھرے ہیں
کہ مانگوں میں اپنی ستارے بھرے ہیں

ہمیں دیکھو! پھولوں کی شہزادیاں ہیں
کہ خوشبو میں ڈوبی ہوئی وادیاں ہیں

یقیناً تمھارا ہے جرّار لشکر
ابھی کاٹ لاؤ مسلمانوں کے سر
تمھیں سے، ہمیشہ کو جُو جائیں گے ہم
مسرت کے نغمے ابھی گائیں گے ہم
اے پیارو نہ میداں سے ہرگز اُکھڑنا
کہ زخموں کو سینوں پہ کھا کھا کے لڑنا
اگر پیٹھ اپنی دِکھاؤ گے پیارو
جدا ہوں گے ہم تم سے، قسمت کے مارو
مسلمانوں سے جیتنی ہے لڑائی
چلے گی نہ اب صلح ہو یا صفائی
نہ واپس پلٹ آؤ اب ہار کر تم
پلٹ آؤ دشمن کو بس مار کر تم

بوعامر راہب

اُحد میں فقط خوں کے پیاسے تھے دشمن
قیامت بپا ہونے والی تھی فوراً
بوعامر صفِ کفر و باطل سے نکلا
یہ راہب بڑا مکر والا تھا فتنہ
بدی کا وہ ساتھی بدی پر تھا قرباں
کہ تھا راہبیت میں وہ ایک شیطاں
اُحد پر تھے اب اس کے منحوس سائے
کہ اب سو سوار اس کی امداد پر تھے
پڑا تھا وہ بس لشکرِ حق کے پیچھے
جمایا غلاموں کو ٹیلے پہ اس نے
اُحد میں یقیناً یہ منظر تھا چھوٹا
کہ محبوبِ داور کا لشکر تھا چھوٹا
فقط سات سو تھے خدا کے یہ غازی
کہ لڑنے چلے آئے تھے سب نمازی
مہاجر بھی تھے ان میں انصار بھی تھے
جری تھے بہادر تھے سردار بھی تھے
یہاں اوس و خزرج کے سردار بھی تھے
محمدؐ کے سارے وفادار بھی تھے

کبھی بھائیوں کے یہ قاتل تھے ہردم
مگر اب یہاں بھائی بھائی تھے باہم

کبھی جان لیتے تھے اک دوسرے کی
کہ اب جان دینے کی ان کو لگن تھی

یہ مل بیٹھنے پر تھے آمادہ اب کے
تھے ہر اک طرف ان کی الفت کے چرچے

بوعامر کو منظر یہ تڑپا رہا تھا
حسد کی چتا میں جلا جارہا تھا

اندھیرا خباثت کا تھا اس کے رخ پر
وہ شیطان تھا قلب اس کا تھا پتھر

مخاطب ہوا اوس والوں سے وہ یوں
نپٹنے لگا ان جیالوں سے وہ یوں

کہا میرے بچو مری بات سن لو
مرے ہاتھ میں ہاتھ آج اپنا دے دو

عرب کانپتے تھے مدینے سے کل تک
کہ ڈرتی تھیں موجیں سفینے سے کل تک

میں راہب ہوں بس جانتے ہو مجھے تم
میں سفاک ہوں مانتے ہو مجھے تم

تھے اوس اور خزرج میں جھگڑے زیادہ
کہ منواتے تم اپنی طاقت کا لوہا

یہ دیکھا ہے میں نے بھی اکثر تماشا
تمہیں دیکھ کر کانپتا تھا زمانہ

تم اپنے ہی گھر میں تھے قاتل نہایت
زمانے کی خاطر تھے جاہل نہایت

تم آپس میں لڑتے تھے شیروں کی صورت
کہ جیتے تھے ہردم دلیروں کی صورت

بدل ڈالا کیوں تم نے خصلت کو اپنی
بھلا ہی دیا کیا شجاعت کو اپنی

زمانہ نہ بزدل کہے تم کو اب کے
محمدؐ کی چالوں سے تم کاش بچتے

کبھی شیر تھے بھیڑ بکری ہو تم اب
محمدؐ کے دم سے ہی جھگڑا ہے یہ سب

یہ کیسی فضاؤں میں تم کھو گئے ہو
کبھی جاگتے تھے ابھی سو گئے ہو

نمازی تھا کوئی نہ صائم تھا کوئی قبیلہ نہ وحدت کا قائم تھا کوئی
جو صلح و اُخوت کا بندھن ہے توڑو بڑھو اور طاقت سے دشمن کو موڑو
کہا کس نے؟ بھیڑوں کا گلّہ ہو تم سب عداوت کی دیوی کے شیدا ہو تم سب
قریشی سبھی اب مناتے ہیں تم کو کہ غفلت سے دیکھو جگاتے ہیں تم کو
محمدؐ کو رحمت کا سایہ نہ جانو وہ زحمت ہے ہم پر، یہ سچائی مانو
کہاں سے بھلا لاؤ گے اتنی جرأت نہ تم سہہ سکو گے قُرشیوں کی آفت
قُرشیوں کو سمجھا کرو خون اپنا نہ آبائی ہے اور نہ ذاتی ہے جھگڑا
تحفظ ملا تھا تمہیں اس طرح کب جلے جاتے ہو آتشِ غیر میں اب
چلے جاؤ واپس گھروں کو تم اپنے سنبھالو وہاں جا کے پھر اپنے دھندے
قُریشی ہیں سب بھائی بندے تمہارے محمدؐ کے ہیں عارضی یہ سہارے
بچالوں گا میں قتل ہونے سے تم کو ملے گا نہ کچھ ہوش کھونے سے تم کو
مریں گے وہی جو لڑیں گے یہاں اب کہ ہو جاؤ یثرب کی جانب رواں اب
نہ ٹالو نصیحت کو تم میرے پیارو کہ اب بال بچوں کی جانب سدھارو
محمدؐ ہی لایا ہے میداں میں تم کو اکیلا وہ چھوڑے گا طوفاں میں تم کو
خطرناک تھیں بوڑھے عامر کی گھاتیں کہ صیاد کا دام تھیں ساری باتیں
سمجھتے تھے عیار عامر کو مسلم لگے کہنے غدار عامر کو مسلم
جو عامر کی حرکت میں بیہودگی تھی ہوا نام زائل تو شرمندگی تھی

انصار کا ردِّ عمل

نہ کام آئی عامر کے یہ کذب گوئی
نہ لایا درندے کو خاطر میں کوئی
تھا انصار کے لب پہ بس ایک فقرہ
لا اھلاً تھا لا مَرحَبَا کا تھا نعرہ
بھنچے لب تو دیدے پھٹے رہ گئے تھے
وہ سر تا قدم تھا پسینے پسینے
چھپا کر ندامت کو وہ اپنی لوٹا
چلا مڑ کے اپنے مریدوں میں بوڑھا
چڑھا ایک دم اس کے غصے کا پارا
اُدھر ایک پتھر اٹھا کر دے مارا
بو عامر کو مجبور اس وقت پا کر
لعینوں نے اس سمت برسائے پتھر
لڑائی کی تھی ابتدا سنگ باری
تھی یہ بدقماشوں کی اک بدشعاری

ابو عامر کا فرار

ارادہ خطرناک تھا مشرکوں کا
جواب اس کا پتھر سے دینا پڑا تھا
مقابل سے برسے جو پتھر مسلسل
بھٹکنے لگا کفر، دردر مسلسل
ہوئے چھیڑ سے اپنی مغلوب کافر
کہ منہ کی ہی کھانے لگے خوب کافر
کوئی بھاگا پیچھے کوئی آگے نکلا
ہوا خود بخود زرد عامر کا چہرا
یہ منظر جو دیکھا تو عامر بھی بھاگا
وہ میداں میں کیسے ٹھہر سکتا تنہا
بڑا مَضحکہ خیز تھا یہ نظارہ
کسی نے مگر قہقہہ بھی نہ مارا

غلامی میں غیرت نہیں آدمی کی　　غلامی تو دشمن ہے زندہ دلی کی
غلامی میں عزت نہیں رہتی کوئی　　غلامی میں دل کی نہیں قدر باقی

غلامی اِرادوں کی قاتل ہے لوگو　　غلامی حقیقت میں دُشمن ہے لوگو
غلامی ہے داغ ایک، انسانیت پر　　غلامی ہے آمادہ شیطانیت پر
سپاہی کرائے کے ہیں قرشیوں میں　　بدوں کا اضافہ ہوا ہے بدوں میں
کرائے کی دینے لگے ہیں گواہی　　کہ اب موت سے ڈرتے ہیں یہ سپاہی
ہیں یہ جاں نثاری کے جذبوں سے عاری　　کہ ہیں واقعی سارے، حیواں شکاری
سلامی کے خوگر غلامی کے پیکر　　ہلاتے ہیں دُم شیر کے آگے آکر
قریش آئے تھے بس غلاموں کی صورت　　بڑی شاطرانہ تھی سفّاک فطرت

مقابل میں شیروں کی صورت جو دیکھی　　پڑی ان کے چہرے کی رنگت بھی پھیکی
بوعامر کا فرزند جو حنظلہؓ تھا　　مسلمان وہ پہلے ہی بن چکا تھا

وہ غازی کی صورت اُحد میں کھڑا تھا　　حقیقت تو یہ ہے بہادر بڑا تھا
پدر کا صفایا وہ کرنا جو چاہا　　نبیؐ جی نے بڑھ کر اسے خود ہی روکا
پدر پر پسر ہاتھ اُٹھائے گا کیسے　　وہ مجبور تھا حکمِ احمدؐ کے آگے
یہ دستورِ رحمت تو ہر جنگ میں تھا　　کہ یہ سب شریعت کے ہی رنگ میں تھا
مسلماں چلا سکتے تھے تیر اپنے　　تھے بے بس مگر حکمِ احمدؐ کے آگے
دیا پتھروں سے جواب اُن کا آخر　　کہ زخمی اُحد میں ہوا سخت عامر

رَذَالَت بھی تھی اُس کی بے حد مثالی
تھی راہب کے ہونٹوں پہ اب گندی گالی
یہاں سے چلا ٹھوکریں کھا کے عامر
کہ آیا تھا لفظوں کا وہ بن کے ساحر
ہوئے جا کے لشکر میں شامل قریشی
وہ زندہ بچے، تھی یہی خوش نصیبی
یہ اظہار نامردی دیکھا جو لوگو
تو دیں فوج نے گالیاں اُن کو لوگو
بھگوڑے ہی کہنے لگا سارا لشکر
کہ ڈالی گئی خاک ہی ان کے سر پر
ہنسی اُڑتی تھی آج عامر کے پیچھے
تھی رسوائی پیچھے ندامت تھی آگے
ہوئی فوج کھسیانی کفار کی اب
وہ کرنے لگے بات تلوار کی اب

(یَارَبِّ، صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَداً عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ)

طلحہ کا غصہ

سراپا تھا جرأت کا اظہار طلحہ
کہ تھا فوج قرشی کا سردار طلحہ
ہوا غصے سے اب کے دیوانہ طلحہ
کہا فوج سے یہ دلیرانہ طلحہ
قرشیو غلاموں کو لڑواتے ہو کیوں
ندامت کو، شامت کو، بلواتے ہو کیوں
بوعامر نے عزت مٹادی ہماری
غلاموں نے بھی بزدلی اب دکھادی
یہ ٹٹو کرائے کے کیا لڑ سکیں گے
وہ چٹان بن کر نہ اب اڑ سکیں گے
محمدؐ کی تھی مہربانی وہ چھوٹے
بھرم اپنا یارو احد میں نہ ٹوٹے
نبیؐ معجزہ آج دکھلائے گا کیا
وہ دیکھے گا لات و ہبل کا کرشمہ

مسلمانوں سے بدلہ لینا ہے یارو — قدم اپنے ہرگز نہ پیچھے ہٹاؤ
ابوسفیاں! دیکھو تو راہب کی صورت — وہ ہے واقعی ایک مٹی کی مورت
ہیں بے تاب لڑنے کی خاطر قریشی — ہیں پیاسی بہت آج تلواریں ان کی
لڑو بڑھ کے تم چھوڑو تقریریں اپنی — دکھاؤ تو لڑنے کی تدبیریں اپنی
رہے کوئی چُپ، میں نہیں چپ رہوں گا — بہادر ہوں ہمت سے لڑ کر مروں گا

معرکۂ کفر و اسلام

بڑھا طلحہ اب لشکرِ دیں کی جانب — وہ مُوذِی بڑا تھا، نہایت ہی غاصب
علَم کے تلے فوج آگے بڑھی جب — مچی فوجیوں میں عجب کھلبلی تب
لبِ بام سورج کی کرنیں عیاں تھیں — جو تیغوں کے سائے میں جلوہ فشاں تھیں
شعاعیں چٹانوں کو چھونے لگیں اب — اُحد میں ہے کیا دیکھیے مرضیٔ رب
مسلمانوں کو گھیر کر مار دیں گے — لبوں پر تھے کفار کے اب یہ نعرے
ذرا اپنی نارِ خودی میں دہک کر — بڑھا نعرہ زن طلحہ، آگے لپک کر
نبیؐ کے پہلوانوں کو آنے دو اب — شکست اُن کو میدان میں پانے دو اب
دکھاؤں گا اب یہ تماشا عزیزو — گراؤں گا لاشے پہ لاشہ عزیزو
بڑھا فوج سے کچھ قدم آگے طلحہ — کہ غصے میں تھا سرخ اب اس کا چہرا
مقابل میں جا کر نبیؐ جی کے ٹھہرا — مسلمانوں کے آگے لہرایا جھنڈا

جِھلم کو ہٹایا، بڑھا لے کے نیزہ
بدن پر نمایاں تھا غصے سے رعشہ
پکارا مسلمانو پہچانو مجھ کو
میں طلحہ بہادر ہوں تم مانو مجھ کو
میں جنت میں پہنچاؤں گا تم کو آؤ
کہ حوروں سے ملواؤں گا تم کو آؤ
نہ گھبراؤ تم اب مرے ساتھیوں سے
شہادت ملے گی تمہیں کافروں سے
خوشی اب منائے نہ کیوں ہر مسلماں
کہ جنت میں ہے عیش کا سارا ساماں
ہمیں کہتے ہو تم جہنم کے مارے
ابھی حوصلے دیکھ لوں گا تمہارے
ہو جنت کی خواہش تو آجاؤ آگے
ہو ہمت کسی کو تو دوزخ دکھادے
بنو آج غازی، شہادت کو پاؤ
تو فردوس کا خود کو مژدہ سناؤ
ہے جنت کی ہر رہ گذر پیاری پیاری
کہ حوریں وہاں منتظر ہیں تمہاری
رہو گے تم اپنے خدا ہی کے شاکر
مریں گے جہنم میں جائیں گے کافر
جہنم میں زہریلے ہیں ناگ بے شک
جہنم میں ہے ہر طرف آگ بے شک
جسے حوصلہ ہو مرے آگے آئے
جہنم میں بھیجے یا جنت میں جائے
مجھے دوزخی تم اگر مانتے ہو
تو آتش مزاجی مری جانتے ہو
سنیں گالیاں صبر سے مسلموں نے
نہ گندہ زباں کو کیا عابدوں نے
خطاب اس کا تھا واقعی کافرانہ
جواب اس کا شمشیر سے دینا چاہا
مسلمانوں کے چہروں پر حیرتیں تھیں
کہ دل میں اگر تھیں تو بس غیرتیں تھیں
مسلمانوں نے اپنی تیغوں کو چوما
نبیؐ جی کی جانب عقیدت سے دیکھا

بڑھے حوصلے غیب سے سب دلوں میں
خدا ساتھ کیوں کر نہ دے مشکلوں میں

نبیؐ جی کے چہرے پہ تھا بس تبسم
نگاہوں میں خاموش سا تھا تکلم

علیؓ مرتضیٰ صف سے آگے بڑھے جب
لگے دشمنِ دیں کو للکارنے تب

نظر مصطفےٰؐ کی علی پر تھی لوگو
بڑھا حوصلہ مرتضیٰ کا بھی لوگو

ملی جو نبیؐ جی کی ان کو رضا اب
بڑھے لے کے نامِ خدا مرتضےٰ اب

نہ تن پر لبادہ تھا لوہے کا کوئی
نہ سر پر تھی لوہے کی ٹوپی اے بھائی

علیؓ مرتضیٰ ہوگئے پھر تو تیار
کمر سے بندھی تھی فقط ایک تلوار

مقابل ہوئے طلحہ کے شاہِ مرداں
کہ دل میں تھا جذبات کا ایک طوفاں

کہا طلحہ نے اے علیؓ ابنِ طالب
کہ ہے تم پہ کیوں شوق لڑنے کا غالب

جنوں جنگ کا تم پہ یہ طاری کیوں ہے
تمہیں اتنی دنیا سے بیزاری کیوں ہے

تمہیں ہاتھ دھونا ہے اب زندگی سے
کہ دکھلاؤں گا تم کو جنت ابھی سے

تبسم سے فرمایا حیدرؓ نے لوگو
ابھی کون جائے گا دنیا سے دیکھو

تری موت کا جنگ ہے اک بہانہ
ہے دوزخ تری آتما کا ٹھکانہ

ہنر لڑنے کا اب دکھا دے مجھے بھی
میں پہچان لوں گا جو قوت ہے تیری

یہ سنکر بڑھا اور ظالم کا غصہ
ہوا لال چہرہ بدن پر تھا رعشہ

ابھی دیکھ لوں گا کہ کیا ہوگا تجھ سے
تو پہنچائے گا مجھ کو دوزخ میں کیسے

کہا یہ علیؓ نے اے جلاد کافر
کشادہ ہے دوزخ کا در تیری خاطر

کیا ترک تقریر کا اب ارادہ جمانے لگا پینترا اپنا طلحہ
گرجتی ہوئی تیغ اپنی نکالی زباں دفعتاً اس نے اپنی سنبھالی
تماشا یہ مردانِ عالم نے دیکھا کہ میدان میں آگیا شیر بھوکا
اُدھر کفر کی طلحہ پر تھیں نگاہیں اِدھر تھیں کشادہ محبت کی راہیں
علیؓ پر کیا وار اس نے خودی سے ہوا نور کا سامنا تیرگی سے
علیؓ نے ہر اک وار بڑھ کر سنبھالا یدُاللّٰہ نے شمشیر کو روک ڈالا
لبوں پر اُدھر تھا فقط نامِ عُزّا اِدھر برق افشاں تھی تیغِ یدُاللّٰہ
اُدھر کفر تھا اور اِدھر اک خدا تھا کہ اب حق و باطل کا اک معرکہ تھا
ہر اک سمت تھا ہولناکی کا منظر پگھلنے لگے موم بن بن کے پتھر
عجب گھن گرج دونوں تلواروں کی تھی کہ ہوں سان پر جیسے چنگاریاں سی
تھا آہن جو تن پر تو سر پر تھا مِغفَر کہ طلحہ تھا نازاں بہت اپنے فن پر
سمجھتا تھا کم عمر ہے ابنِ طالب کہ تھی فتح کی اُس پہ امید غالب
علیؓ کو خدا کی تھی امداد حاصل سمجھ پائے گا کیسے طلحہ سا جاہل
سنبھلنے نہ دیتا تھا طلحہ جو دم بھر مگر نکلی الجھاؤ سے تیغِ حیدرؓ
چلی تیغِ حیدرؓ کٹا اس کا مِغفَر تھا حیرت فزا سب کی خاطر یہ منظر
وہ کافر تھا یکلخت حیران و ششدر کہ طلحہ کے سر پر چلی تیغِ حیدرؓ
تھا میدان میں اب لہو کا نظارہ کہ سر ٹوٹا اور کٹ گیا اس کا چہرہ

گرا طلحہ دھرتی پہ خود ڈھیر ہو کر — کہ اب حلق سے نکلی شمشیرِ حیدرؓ
نظر میں علیؓ کی حیا کا تھا سایہ — کہ طلحہ وہاں اب برہنہ پڑا تھا
ہوا ڈھیر جیسے ہی وہ سنگ پیکر — لبوں پر نبیؐ کے تھا اللہ اکبر
اندھیرے تھے سہمے ہوئے روشنی سے — کہ ششدر تھے قرشی رسالے ابھی سے
فضا میں تھا گاڑے ہوئے اب نظر وہ — کہ بسمل کی مانند تھا خاک پر وہ
نظارا تھا ہر سمت اب روشنی کا — کہ تھا جانبِ چرخ چہرہ نبیؐ کا
شریعت کو تھا پاس شرم و حیا کا — علیؓ نے علَم طلحہ کے تن پہ ڈالا
سبق اک حیا کا عدو کو بھی دے کر — پلٹ آئے اب فوج میں اپنی حیدرؓ
علَم تھا نبیؐ جی کے کاندھے پہ جولاں — تو تکبیر کی تھی صدا لب پہ رقصاں
اُٹھیں ہاتھ کیوں کر نہ خود ہی دعا کو — کہ لشکر نے حق کے پکارا خدا کو
ہوئی اب پشیماں بہت فوجِ قرشی — چلی کچھ نہ نیکی کے آگے بدی کی
ہوئی مات میدان میں جو بدی کی — صفِ کفر میں مچ گئی کھلبلی سی
ہر اک سمت تھا غیظ و غصہ انوکھا — کہ آپے سے باہر ہوا کفر سارا
بڑھے لے کے تیر و کماں اب ستمگر — مسلماں کھڑے تھے مقابل میں ڈٹ کر
زمینوں کو تھی آسمانوں کی خواہش — کہ تھی کافروں میں فقط اک نمائش
صفِ اوّلیں میں تھے ہادی ہمارے — تبسم بہ لب تھے وہ جھنڈے کو تھامے
یہ جھنڈا تھا ایمان کا مصطفیٰؐ کا — یہ جھنڈا تھا توحید کی ابتدا کا

یہ جھنڈا تھا کفار کے حق میں دشمن
معطّر ہواؤں میں تھا اس کا دامن
شہنشاہوں کے شاہ کا یہ پھریرا
نشانِ جہادِ مسلسل تھا جھنڈا
مٹانے یہ آیا تھا الحاد لوگو
اسے حق کو کرنا تھا آباد لوگو
یہ جھنڈا تھا رحمت کا بھرپور سایہ
سکوں آفریں بن گئی اس کی چھایا
حمایت شریفوں کی کرتا رہا یہ
اعانت ضعیفوں کی کرتا رہا یہ
اسے جھوم کر کہیے، ظِلِّ الٰہی
اسی کے تلے ہوگی عالَم پناہی
ابد تک رہے گا یہ جھنڈا ہمارا
بنے گا صدا بے کسوں کا سہارا

نغمۂ علَم

ہمیں سب سے پیارا ہے نیارا علَم ہے
صداقت کی آنکھوں کا تارا علَم ہے
حقیقت میں وحدت کا نغمہ یہی ہے
کہ رحمت کا لہراتا سایہ یہی ہے
ہر اک جنگ میں آپ لہراتا ہے یہ
سدا کفر کا خون کھولاتا ہے یہ
ہے سچ مچ یہ مؤمن کے دل کا اُجالا
ہے انداز اس کا انوکھا نرالا
اُخوت کا چاہت کا گلشن علَم ہے
تو دشمن کا بھی ایک دشمن علَم ہے
یہ ظلمت میں ہے نور کا ایک دریا
اسی کا ہے ہر اک طرف آج چرچا
ہر اک ملک میں اس کی ہی شان دیکھو
ہمارا اسی سے بڑھا مان دیکھو
ہے پہچان ایمان والوں کی اس سے
کہ وابستگی ہے ہلالوں کی اس سے

ہے امن و اماں کا یہ رنگین پیکر سمجھ لو اسے اک محبت کا ساگر
سدا امن کا داعی ہے سبز منظر بڑھو آگے وحدت کا پیغام لے کر

(یَارَبِّ، صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَداً عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ)

جنگ کی نبوی حکمتِ عملی

بڑھی فوجِ کفار طوفاں کی صورت تھے سالار، مردود شیطاں کی صورت
نبیؐ نے کہا ٹھہرو اے جاں نثارو ذرا تیر تلوار اپنے سنبھالو
دھنی تیر اندازی کے ہو سبھی تم کہ دشمن کی چالوں کو بھانپو ابھی تم
بڑھو سمتِ دشمن نڈر ہو کے تم اب وہی ہوگا جو کچھ بھی ہے مرضیِ رب
یقیں کے تھے پکّے جدا تھے گماں سے ہوئے مستعد سارے تیر وکماں سے
تھے کفار سب نقشِ طلحہ کے آگے کہ تھی فوج کی موج اب اس کے پیچھے
اٹھا ان کی جانب سے تیروں کا طوفاں تھے انسان کے روپ میں سب یہ شیطاں
جواباً مسلمانوں نے تیر پھینکے بلند حوصلے تھے تو اعلیٰ تھے جذبے
سزا دی مسلمانوں نے ظالموں کو جہنم میں پہنچا دیا مشرکوں کو
چلاتے تھے تیر اور لگاتے تھے نعرے قوی تھے مجاہد تھے یہ حق کے بندے
نشانے پہ تھے اہلِ ایماں کے تیر اب کہ تھے جنگ میں سب کے سب بے نظیر اب
عدو زخمی ہو کر گرے جا رہے تھے سزا کبر و نخوت کی وہ پا رہے تھے

چلائے مسلمانوں نے تیر ایسے لعینوں کے پھٹنے لگے تھے کلیجے

تڑپنے لگے ہر طرف سارے بسمل کہ چھلنی ہوا دم بدم جسمِ باطل

وہ یلغار سے پیچھے ہٹنے لگے تھے کہ حملوں سے دشمن بھی چھٹنے لگے تھے

پڑی مار تو ان سے رُخ اپنے موڑے گرے منہ کے بل سب سواروں کے گھوڑے

زنانِ قریشی نے منظر یہ دیکھا پڑا کفر پر خوف و دہشت کا سایہ

بلایا انہیں پاس غمزے دکھا کر دلایا انہیں طیش گا کر بجا کر

یہی عورتوں کی تھیں بیہودہ رسمیں تھی گالی لبوں پر تو منہ پر تھیں قسمیں

دیے عورتوں نے جو مردوں کو طعنے قدم گڑ گئے تب ندامت سے ان کے

ہوئی کارگر صنفِ نازک کی گالی تھی کفار کی آزمائش نرالی

علمبردار۔ابوشیبہ

ڈُبکنے لگے تھے محمدؐ کے ڈر سے علَم قرشیوں کا تھا اوجھل نظر سے

علم لاش طلحہ کے اوپر پڑا تھا کوئی اُس کو آگے اٹھانے نہ آیا

برادر تھا طلحہ کا بوشیبہ لوگو عرب کا پہلوان تھا اس کو جانو

اسے غم تھا بھائی کے مرنے کا بے حد ہوا تھا وہ ماتم کا اک نقشِ اسود

کوئی بھی علم کو اُٹھانے نہ پایا کہ سکتہ قُرشیوں پہ چھایا ہوا تھا

زنانِ عرب کی تھی سب پر ملامت ابوشیبہ کو جوش آیا نہایت

بڑھا شیبہ جھنڈے کی جانب اکیلا — کہ تھا سرخ غصے سے اب اس کا چہرہ
اُٹھایا عَلَم نعشِ طلحہ تھی ننگی — مگر بات غیرت کی آخر یہ ٹھہری
عَلَم کے قریں تھیں زنانِ قریشی — نہ کام آئی اب کوئی بھی چال اُن کی
تھی شیبہ کے ہاتھوں میں لاٹھی عَلَم کی — رجز گارہی تھیں زنانِ قریشی
ابوسفیاں لشکر کو گرما رہا تھا — وہ خود عِکرمہ کو بھی سمجھا رہا تھا
کمانوں پہ چڑھنے لگے تیر لوگو — کہ گھمسان کا رن پڑے گا یہ مانو
بڑھایا رِسالوں کو وہ آگے آگے — کہ پیدل سبھی رہ گئے پیچھے پیچھے
ابوشیبہ آگے بڑھا لڑنے کو خود — مقابل میں آکر بھڑا لڑنے کو خود
کہا، بھائی طلحہ کا ہوں، نام شیبہ — ہمیشہ لڑائی کا رہتا ہوں شیدا
علیؓ نے جو طلحہ معمّر کو مارا — کیا آج اُس نے خود اپنا خسارا
علیؓ کی نہ طاقت پہ اتراؤ تم سب — ہو طاقت تو آگے مرے آؤ تم سب
میں چُن چُن کے ماروں گا اک اک کو دیکھو — بہادر قریشی ہوں تم آزمالو

حضرت حمزہؓ کا شوقِ شہادت

علیؓ نے نبیؐ پر نظر اپنی ڈالی — ہوئے جنگ کے واسطے پھر سوالی
مگر صف سے حمزہؓ نکل آگئے تھے — گھٹا بن کے میدان پر چھاگئے تھے
مُعمّر تھے جنگی مہارت تھی ان کو — بہت آرزوئے شہادت تھی ان کو

اُحد میں صداقت کا سورج بھی چمکا — میاں! حمزہؓ کا تین دن سے تھا روزہ
تمنا شہادت کی رکھتے تھے حمزہؓ — لعینوں کا آئے تھے کرنے صفایا
امنڈ آئی پیری میں ان کی جوانی — کہ حمزہؓ نے شیبہ سے لڑنے کی ٹھانی
نبیؐ کے چچا راہِ حق کے تھے راہی — کہ وہ جنگ میں لاتے تھے اک تباہی
صدا مرحبا کی تھی حیدرؓ کے لب پر — شہادت کے حق میں تھا عمِّ پیمبر
جلالت ہی چھائی تھی حمزہ پہ لوگو — کہ تھا ہاشمی رعب چہرے پہ دیکھو
بو طالب کے بھائی نبیؐ کے چچا تھے — کہ حمزہؓ بہادر، تھے ملکِ عرب کے
شہادت کے وہ ہمنوا ہوگئے تھے — بھتیجے کے دیں پر فدا ہوگئے تھے
تھی احمدؐ کے چہرے پہ رقت نمایاں — کہ دل میں تھا غم کا چھپا ایک طوفاں
نظر مضطرب لب پہ ہلکا تبسم — تھا حمزہؓ کی خاطر ترحُّم ، ترحُّم
شہادت بھی اک حُسنِ نیت ہے لوگو — کہ حمزہؓ کا شوق شہادت بھی دیکھو
نبیؐ جی نے حمزہؓ کی پیشانی چومی — اجازت لڑائی کی دینی تھی، دے دی
ہوئے اس سعادت سے سرشار حمزہؓ — ہوئے شیبہ سے لڑنے تیار حمزہؓ
ابوسفیاں حمزہؓ سے گھبرا رہا تھا — کہ اب رُعب سے ان کے تھرّا رہا تھا
یہ شیبہ سے کہنے لگا وہ مچل کے — کہ حمزہؓ پہ حملہ کرو ہاں! سنبھل کے
نہایت ہی حمزہؓ ہے خونخوار شیبہ — کہ ہے وہ لڑائی میں عیار شیبہ
اسے اپنی طاقت سے پیچھے ہٹانا — کہ عجلت میں حمزہؓ سے چرکا نہ کھانا

سنبھالا ابو شیبہ نے ایک بھالا
یہ انداز تھا اس کا سب سے نرالا
ہوئے حمزہؓ، شیبہ سے بڑھ کر مخاطب
کہا تجھ پہ ہے کس لیے فخر غالب
گِلہ طلحہ کی ناتوانی کا کیوں ہے
گِلہ اب علیؓ کی جوانی کا کیوں ہے
میں بوڑھا ہوں لیکن ارادہ جواں ہے
کدورت مگر تیرے دل میں نہاں ہے
دِکھا دے جوانی کی طاقت یہاں اب
تو ہوگا یہ بوڑھا ترا قدر داں اب
یہ حمزہؓ کا طرزِ شریفانہ دیکھو
اسے ایک شائستہ انداز سمجھو
کہا شیبہ نے تُو بہادر ہے حمزہؓ
نہایت ہی سنجیدہ ہے تیرا شیوہ
پہلوانوں کو بدر میں تُو نے مارا
قوی نوجوانوں کو تو نے پچھاڑا
تجھے آج جنت میں پہنچاؤں گا میں
کہ ہرگز نہ دوزخ میں اب جاؤں گا میں
ہے دوزخ قُرشیوں کی خاطر اے حمزہؓ
مسلمان پائیں گے جنت کا سایہ
تجھے لات وعُزّیٰ سے ہے بَیر ہر دم
تجھے آج کرنا ہے خود اپنا ماتم
میں گن گن کے اب لوں گا بدلہ اے حمزہؓ
پڑھیں گے مسلمان اب تیرا نوحہ
اسی دن کا میں منتظر تھا اے حمزہؓ
اُحد کا تھا دن میری قسمت میں لکھا
دھنی ہوں میں طاقت کا اب آزما لے
تجھے ختم کردیں گے یہ نیزے بھالے
کہا حمزہؓ نے فن دکھا آج اپنا
نہ پھینک اس طرح اپنی باتوں کا پھندا
میں دیکھوں گا وہ جو دکھائے گا اللّٰہ
کہ اب تجھ سے شیبہ لڑوں گا میں تنہا
بہادر اُحد میں ذرا آج بن کر
طلب کر مقابل دکھا اپنے جوہر

ابھی اپنے رستے کو ہموار کرلے ذرا آگے بڑھ کر تو اب وار کرلے

شہادت سے ڈرتا نہیں مردِ مومن کہ مر کر بھی مرتا نہیں مردِ مومن

کیا وار نیزے سے حمزہؓ پہ اس نے گئے خالی حمزہ پہ سب وار اس کے

فن جنگ میں تھے جو حمزہؓ مثالی کہ نیچے بغل سے گیا وار خالی

ابوشیبہ سے نیزہ حمزہؓ نے چھینا اسے سب کی نظروں سے اب دور پھینکا

کیے تن کے دو ٹکڑے حمزہؓ نے اس کے کہ پہنچایا اس کو جہنم میں سیدھے

ملی خاک میں اس کی یکتائی ساری پڑے خاک پر تن کے دو ٹکڑے بھاری

بڑھے کفر کے دس سپاہی اُدھر سے مگر وہ نہ بچ پائے ان کی نظر سے

فن جنگ حمزہ نے دکھلایا دیکھو کیا دشمنوں کا صفایا عزیزو

پڑے جوں ہی کفار حمزہؓ کے اوپر گرادی گئیں سات لاشیں زمیں پر

کھڑے تھے جو باقی، ذرا سہمے سہمے اٹھی تیغِ حمزہؓ معاً بھاگ نکلے

غضب طاری تھا فوجِ دشمن پہ ہردم کہ تھا کفر پر آج سکتے کا عالم

قُرشیوں کی یلغاروں کے بیچ حمزہؓ تھے خوں ریز تلواروں کے بیچ حمزہؓ

تھا حمزہ کا شعلے کی مانند چہرہ تھے تنہا مگر تھا شہادت کا جذبہ

ذرا فاصلے پر تھے حمزہؓ عزیزو تھے وادی میں دشمن کے نرغے میں دیکھو

فقط دیکھتے رہ گئے یہ نظارے کہ پابندِ حکمِ محمدؐ تھے سارے

تھا نامِ خدا لب پہ سینے میں قرآں کہ دستِ محمدؐ میں تھی تیغِ بُراں

نبیؐ نے کہا یاروں سے تیغ اٹھا کر
بڑھو آگے اب جوشِ ایماں دکھا کر

ملے گی اسے تیغ میری ابھی سے
جو فرمانِ داور کو ملحوظ رکھے

کوئی ہے جو رنگِ بدی کردے اب فق
ادا کردے تلوار کا جو مری حق

تھی ہر اک کو تیغِ نبیؐ کی تمنا
کہ حسرت سے شمشیر کو سب نے دیکھا

اکابر نے رُوئے مُنوّر کو دیکھا
کہ شمشیر کے نوری منظر کو دیکھا

نکل آئے خود صف سے فاروقِ اعظمؓ
نبیؐ کے مصاحب صداقت کے ہمدم

جھکایا سرِ عجز احمدؐ کے آگے
کہا ہو عنایت مجھے تیغ اب کے

یہ بندے پہ احسان ہوگا نبیؐ کا
کہ اعزازِ اعلا ملے اب خوشی کا

ہلایا نفی میں سر اپنا نبیؐ نے
کئی نامدار آئے اُمید لے کے

نہ جانے خدا کا تھا کیا راز لوگو
مشیّت الٰہی کی تم اس کو سمجھو

نہ جانے ہو کس پر عنایت نبیؐ کی
خدا جانے تقدیر جاگے گی کس کی

نبیؐ جی کی جانب ہوئے وہ روانہ
کہ صف سے نکل آئے اب بُودُجانہؓ

کہا خود نبیؐ نے یہ حق ہے تمہارا
مری تیغ پر ہے تمہارا اجارا

کہا بُودُجانہؓ نے اے تیغِ برحق
نہ لے آوں گا جنگ سے خونِ ناحق

بپا ہوگیا جوش کا ایک طوفاں
ملی بُودُجانہؓ کو اب تیغِ بُرّاں

مسرت میں ڈوبے رہے بُودُجانہؓ
لیا دستِ سرکارؐ کا جھک کے بوسہ

تھا اسلام کے حق میں پاکیزہ جذبہ
کہ اب سر سے باندھا نیا سرخ کپڑا

تبسم سے فرمایا ہادی نے ان سے — بڑھو بُودُجانہؓ بس آگے ہی آگے
چلو بن کے طوفان طوفاں کی جانب — بڑھو اے مسلمانو میداں کی جانب
بڑھو بھر کے توحید کا دم ہمیشہ — رکھو دل میں اُمّت کا ہی غم ہمیشہ
چلی تیغِ حمزہؓ، کٹے جا رہے تھے — تردّد سے دشمن ہٹے جا رہے تھے
بڑھی فوج اللہ کا نام لے کر — مسلماں احد میں تھے بے حد دلاور
رہیں تیر انداز پشتے پہ قائم — رکھیں اونچے ہر وقت اپنے عزائم
یہ اندیشہ تھا خود ہی رستے سے اپنے — بہک کر نہ ہٹ جائیں پشتے سے اپنے
نبیؐ نے دوبارہ یہ فرمائی تاکید — مری بات کی اب نہ ہو کوئی تردید
خوشی کی ہو منزل کہ ہو کوئی اشکال — رہو قائم اپنی جگہ پر بہر حال
رہے یاد ہر لحہ قولِ پیمبر — کھڑے رہنا پشتے پہ دیوار بن کر
نکل آئے جب بھی قُرشیوں کا دستہ — کرو پشت سے، جم کے تیروں سے حملہ
گرفتار ہوں یا شہادت کو پائیں — لڑائی میں جیتیں کہ اب ہار جائیں
مدد گار وہ اپنے ہر حال کا ہے — محاسب خدا سب کے اعمال کا ہے
تھے ہر سمت اللہ اکبر کے نعرے — ہوئے حملے بہنے لگے خوں کے دھارے
ہوا حمزہؓ پر فوجِ اعدا کا نرغہ — کہ دشمن تھے مانندِ امواجِ دریا
گرا ڈالیں حمزہؓ نے لاشوں پہ لاشیں — بدن کٹ رہے تھے کہ ککڑی کی قاشیں
رجز گا رہی تھیں زنانِ قریشی — کہ آتش حسد کی ذرا اور بھڑکی

قریب آگئیں جبکہ دونوں کی فوجیں　　تلاطم اٹھا اور ٹکرائیں موجیں
گتھے اک مسلماں سے اب سات کافر　　کہ اس جنگ کے تھے فرشتے بھی ناظر
کھنچیں تیغیں خنجر چلے نیزے اُٹھے　　اُحد میں تھے ہر سمت خونخوار لمحے
اِدھر تھے فرشتے اُدھر رقصِ شیطاں　　کہ دست و گریباں تھے اب کفر و ایماں
کھڑا تھا علَم تھامے طلحہ کا بیٹا　　وہ تھا کفر کا ایک زہریلا فتنہ
لپکتا تھا وہ ایک شعلے کی صورت　　بڑھا آگے خوں ریز سائے کی صورت
نظر ابنِ وقاصؓ کی پڑ گئی جو　　چلایا نشانے پہ اک تیر دیکھو
ہوا تیر اس کی زباں سے جو باہر　　گرا لے کے جھنڈے کو وہ سنگ پیکر
تڑپ کر ہوا ٹھنڈا اب خاک پر وہ　　جہنم کی جانب چلا اب وہ دیکھو
مُسافِع جو تھا ابنِ طلحہ عزیزو　　علَم کو اٹھائے تھا ہاتھوں میں دیکھو
چلا ابنِ ثابت کا تیر اس کے تن پر　　گرا خاک پر وہ علم لے کے یکسر
مُسافِع کا لاشہ بھی گرنے نہ پایا　　قدم کفر نے اس طرف کو بڑھایا
کُلابِ قَوِی نے اٹھایا جو جھنڈا　　زبیرِ دلاور نے اک تیر مارا
کُلابِ قَوِی خاک پر گر پڑا اب　　جہنم کی جانب عزیزو چلا اب
ذرا بڑھ کے ارطاۃ جو آگے آیا　　چلا وار اک اس پہ تیغِ علیؓ کا
علَم گر پڑا ، گر پڑا سرغنہ بھی　　کہ ہمت ہوئی پست اب کافروں کی
یہ جھنڈے کا مقصد تو بس کشت و خوں تھا　　اُحد میں یہی آج تو سرنگوں تھا

گرے اہلِ باطل کے لاشوں پہ لاشے دلاور تھے افراد سب فوجِ حق کے
پڑا قُرَشیوں پر تباہی کا سایہ کوئی آ کے جھنڈا اُٹھانے نہ پایا
غلام ایسا بھی اک صُوابِ قَوِی تھا بہادر بہت تھا نہایت جری تھا
اُٹھا ہی لیا اپنے ہاتھوں میں جھنڈا ہوا سیدھا اک وار اس پر علیؓ کا
ہوا ڈھیر وہ فرش پر اب تڑپ کر بڑا کرب انگیز ٹھہرا یہ منظر
زُبیرؓ اور علیؓ کا انہیں آسرا تھا تھا مُصْعَبؓ کے ہاتھوں علم اب خدا کا
بلندی و پستی پہ قائم علَم تھا پڑا اس پہ وحدت کا، رحمت کا، سایہ
علَم کے تلے جنگ کرتے تھے مصعبؓ کہ دم دینِ حَق کا ہی بھرتے تھے مصعبؓ
جھپٹتے تھے کفار جب اس علَم پر تو کرتے تھے مصعبؓ بھی اب جنگ تن کر
اُلٹ جاتی تھی صف کی صف ان کے آگے لعینوں کے اُڑتے تھے پیہم پرخچے
بڑی بودجانہؓ کی تھی جاں نثاری شجاعت سے اُن کی تھی دراصل یاری
چلاتے تھے وہ تیغِ احمدؐ بہر سُو تھا کفار کی فوج پر ان کو قابو
وہ کافر جو تھے نامور اور جاہل ٹھہرتے نہیں تھے وہ اُن کے مقابل
قُرَشیوں کو بہکاتے رہتے تھے جاہل کہ لشکر کے اندر ہی چھپتے تھے جاہل
اُنہیں ڈھونڈ کر مارتے بودجانہ بنے سب وہ تیغِ نبیؐ کا نشانہ
ادب کرتے تھے وہ نبیؐ کی عطا کا سہارا ملا تھا حبیبِ خدا کا
فرشتے خدا کے جو تھے ساتھ اُن کے وہ شمشیروں تیروں کو خود روک لیتے

کدورت بڑھاتیں، زنانِ قریشی
دَفیں یوں بجاتیں زنانِ قریشی

نظر آیا کٹتا ہوا قیمہ ہردم
رہی ہندہ، بالکل سراسیمہ ہردم

دکھانے لگی تھی ہر اک سمت پھرتی
اس عورت نے پہنا تھا ملبوس جنگی

لبوں پر سجاتی تھی بس گالیوں کو
بھگوڑے وہ کہنے لگی کافروں کو

ہر اک لشکری سے وہ بڑھ کر اکڑ کر
کھڑی تھی لعینوں کی ہمت جکڑ کر

بھگوڑوں کو اب جان کر اپنے دشمن
وہ یوں پیش کرتی تھی ہاتھوں کے کنگن

بھگوڑوں پہ کستی تھی ہر وقت طعنے
اُڑے جارہے تھے اب اوسان اس کے

پڑی بودجانہؓ پہ اس کی نظر اب
ہوا ان کے حملے کا تھوڑا سا ڈر اب

وہ لشکر ہٹا کر اِدھر آ ہی نکلے
اُڑے جاتے تھے ہوش ہر ایک صف کے

کہا ہندہ سے اے فریب آرا عورت
مرے نام سے کیوں نہیں تجھ کو حیرت

سمجھنا مجھے اک عزازیل ہندہ
کہ ہوں مرگ کی تیرے، ترسیل ہندہ

اُڑے ہندہ کے ہوش سن کر یہ فقرہ
ہوا خوف سے پیلا اب اس کا چہرہ

میں عورت ہوں دیکھو نہ مارو مجھے تم
میں خود ایک تشویش میں ہوں ابھی گُم

ہٹا کر وہ چہرے سے اب زلف اپنی
دکھانے لگی اپنے ہاتھوں کی سرخی

وہ کھاتے بھلا کیسے رنگین دھوکا
اُٹھی تیغ، ہاتھوں کو اب اپنے روکا

کہا تجھ کو قاتل سدا مانتا ہوں
تری فتنہ انگیزیاں جانتا ہوں

حقیقت میں خوں ریز ہیں تیرے فتنے
تجھے بخشتا ہوں نبیؐ جی کے صدقے

رسالت کی شمشیر آلودہ کیوں ہو
ترے خوں کا اس پر کوئی دھبہ کیوں ہو
رسالت کی شمشیر کے ہیں یہ تیور
یہ اُٹھتی نہیں ہے ضعیف و زناں پر
جھکاتی ہے مغرور حاکم کے سر کو
جدا تن سے کرتی ہے ظالم کے سر کو
مڑے مشرکوں کی طرف بودجانہ
جھکے اور تیغِ رسالت کو چوما
وہ ہتھیاروں سے کرتے تھے استفادہ
جو مشرک تھے وہ چھ گنا تھے زیادہ
صحابہؓ سے منہ کی جو کھاتے تھے وہ سب
کہ خود بھاگ جاتے تھے منہ موڑ کر اب
مُعاوِن صحابہؓ تھے اک دوسرے کے
مدد وہ طلب کرتے تھے اپنے رب سے
حفاظت میں اک دوسرے کی تھے ہر دم
وہ محفوظ رہتے تھے دشمن سے ہر دم
وہ دشمن کے آگے تھے آہن کے پیکر
خراش آنے دیتے نہ اپنوں کے تن پر
وہ زخموں پہ گھائل کے رکھتے تھے مرہم
مثالی تھا سب کے لیے ربطِ باہم
مُعاوِن زمین و فلک بھی تھے ان کے
بندھے تھے سبھی بس اُخوت کے ناتے
تھا جوشِ جہاد آج ہر اک پہ طاری
کہ تھا چار پر اک مسلمان بھاری
چھبے گھوڑوں کے نتھنوں میں تیر ایسے
گرے منہ کے بل وہ زمیں پر تڑپ کے
تھے خنجر زمیں پر تو ٹوٹے تھے بھالے
لعینوں کے اُجڑے ہوئے تھے رسالے
بتوں کو پکارے چلے جا رہے تھے
کہ کفار ہارے چلے جا رہے تھے

خالدؓ کی کشمکش

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ (آل عمران آیت ۱۵۵)﴾

مدد کو جو خالدؓ کا آیا رسالہ
دمکنے لگا ہر قریشی کا چہرہ

اذیت میں تھی فوجِ قُرشی عزیزو
وہ کرنے کو تھے پشت سے وار دیکھو

گیا خالی خالدؓ کا اک وار اُوچھا
کہ پُشتے پہ تھا تیر انداز بیٹھا

ہوئی پُشتے سے تیز تیروں کی بارش
ادھوری رہی آج خالد کی خواہش

تھی والد کے بدلے کی دھن عکرِمہ کو
ضمیر اس کا کہتا تھا ہر لحہ جاگو

بڑھی پیاس سب کی، غضب کی تھی گرمی
کہ تھی ارض پتھریلی اور تنگ گھاٹی

لعینوں کے بیچ ایک ٹیلا تھا حائل
مگر پیدا کرنے لگے وہ مسائل

نبیؐ جانتے تھے لعینوں کی نیت
تھی گھاٹی پہ اس واسطے اک جمعیت

سواروں نے گھوڑوں پہ برسائے کوڑے
گرے منہ کے بل سب لعینوں کے گھوڑے

نہ بڑھتے تھے ٹیلے کی جانب بھگوڑے
کہ سہمے تھے تیروں کی بارش سے گھوڑے

ہوئی جاتی تھی فوجِ کفار ملبہ
زبردست تھا فوجِ مسلم کا حملہ

قدم مومنوں کے زمیں پر جمے تھے
اُدھر اہلِ باطل ہراساں کھڑے تھے

نبیؐ چاند تھے اور صحابہؓ ستارے
شہادت کے خواہاں تھے اللہ کے پیارے

یہ کھولیں گی کس گانٹھ کی آج گرہیں
کہ تن پر نبیؐ جی کے تھیں دو دو زرہیں

نبیؐ کا کسی پر نہ حملہ ہوا تھا
کسی کو نہ زخمی ابھی تک کیا تھا

محافظ تھے مظلوم اُمت کے احمدؐ
کہ سالار تھے اپنی ملت کے احمدؐ

جو قاہر تھے ان پر مہرباں رہے ہیں
کہ ہر درد کا آپؐ درماں رہے ہیں

قُرَیشیوں کا تھا حال ابتر نہایت
تھا لشکر نبیؐ کا مُظفّر نہایت

قدم کفر کے اُکھڑے جاتے تھے ہردم
کہ تھا اُن کی فوجوں میں اک ہُو کا عالم

بکھرتا رہا دم بدم اوجِ باطل
کہ نرغے میں آتی رہی فوجِ باطل

قریش اپنے خیموں تلک جاچکے تھے
یہاں پر مسلمان اب آچکے تھے

یہاں سے بھی اُکھڑے قدم مشرکوں کے
یہاں بھی ہوئے حملے اب غازیوں کے

سَرَاسیمہ ہر پل تھے ہردم ہراساں
گئے چھوڑ کفار سب ساز و ساماں

تَوَنگُر، جری سب گریزاں تھے دیکھو
مسلمانوں سے وہ پریشاں تھے دیکھو

نکل بھاگے جب کفر کے سب رسالے
لگے پھر تعاقُب میں ایمان والے

تھے مالِ غنیمت سے بے پروا مسلم
رضائے خدا کے ہی تھے شیدا مسلم

یقیناً وہ سب تھے بڑے ہی جیالے
مگر کھو گئے تازہ اسلام والے

وہ منزل کے نزدیک اپنی جو پہنچے
سبق اپنے سردارؐ کا بھول بیٹھے

ہزیمت کے سائے میں دشمن کو دیکھا
ہُوا شوق مالِ غنیمت کا پیدا

وہ مالِ غنیمت پہ اس طرح ٹوٹے — کہ ہتھیار ہاتھوں سے سب ان کے چھوٹے

پڑے ان کے ہوش و خرد پر وہ پردے — کہ گاڑے زمینوں میں وہ اپنے نیزے

نگہباں جو تھے خیموں کے کچھ غلام اب — لگے بھاگنے خوفِ مسلم سے وہ سب

مسلمان تھے معرکہ میں مثالی — کہ اب لُوٹنے کو تھا میدان خالی

گھُسے کچھ مسلمان خیموں کے اندر — تو مالِ غنیمت اٹھا لائے جاکر

مسلمان غفلت میں گم ہوگئے تھے — وہ فرمانِ احمد کو بھولے ہوئے تھے

غَنیموں کا لشکر ہوا ڈر کے پُسپا — کہ تیرافگنوں نے یہ دیکھا نظارا

لگے لُوٹنے ایسے مالِ غنیمت — کہ ہاتھ آگئی جیسے بن مانگی دولت

ہوئے مانع ابنِ جُبَیر آکے لوگو — سنائی نبیؐ جی کی تاکید اُن کو

نہیں حکم ٹیلے سے ہٹنے کا تم کو — نہ ہے اذن آپس میں بٹنے کا تم کو

سنو پُشتی بانو ابھی غور سے تم — کہ ہوش اپنے کھوکر نہ ہوجانا گم سُم

کرو مال و زر سے نہ اتنی محبت — نبیؐ سے نہیں بڑھ کے مالِ غنیمت

کہے جو پیمبر وہی اب کرو تم — ہدایت ہے پشتوں پہ قائم رہو تم

جبیرؓ آج تیر اپنے برسا رہے تھے — کہ جاں بازیِ دین دکھلا رہے تھے

شجاعت قُرَشیوں کو اپنی دکھادی — شہادت کو پانے لگے ان کے ساتھی

جبیرؓ قوی تھے شجاعت کا پیکر — ہوئے تیر خالی تو لڑھکائے پتھر

لعینوں نے آکر انہیں خوب گھیرا — مگر اُس جری نے نہ منہ اپنا پھیرا

ادا فرض مسلم نے کر ڈالا اپنا
قُرَشیوں کے سینوں کو بھالوں سے چھیدا
نظر آئے کچھ مومنوں کے بھی لاشے
تھے نورانی سارے شہیدوں کے چہرے
شہادت کے خوں سے ہوئے سرخرو وہ
گئے سیدھے اللّٰہ کے روبرو وہ
مسلمانوں سے اب جو ٹیلا تھا خالی
نظر اُس پہ خالد نے فوراً ہی ڈالی
ہے خیموں پہ کفار کے ایک میلا
ہوا اہلِ ایمان کا ان پہ قبضہ
مجاہد نے تیغوں کو میانوں میں رکھا
مسرت سے مالِ غنیمت کو لوٹا
مسلمانوں کے ہاتھ میں آئی نقدی
رَسَدْ، کپڑے اور تھیلیاں مال و زر کی
ہوئیں منتشر عورتیں دف بجاکر
پہاڑوں کے پیچھے رہیں منہ چھپا کر
ابوسفیاں رَن سے اچانک تھا غائب
نہ خیمے پہ تھا کوئی افسر نہ نائب
ہُوا کفر کا جوش اے لوگو ٹھنڈا
ملا خاک وخوں میں قُرَشیوں کا جھنڈا
سمایا تھا آنکھوں میں یہ ماجرا سب
کہ خالد کی آنکھوں سے ٹپکا لہو اب
بڑھا حوصلہ اس سے خالد کا یارو
کہ تھے عِکرِمہ، عَمرُ وساتھ ان کے لوگو
مسلماں تھے مصروفِ مالِ غنیمت
وہ سمجھے قُرَشیوں نے پائی ہزیمت
یہی تھی مشیت یہی مرضیِ رب
لعینوں نے بھونچال پیدا کیا اب
پڑا فوجِ مسلم پہ غفلت کا سایہ
ہُوا چاروں جانب سے بھالوں کا حملہ
اچانک قیامت جو ٹوٹی پلٹ کر
مجاہد نہ ٹک پائے میداں میں ڈٹ کر
یہ حملہ تھا ایسا سنبھلنا تھا مشکل
کہ غالب ہوا فوجِ مسلم پہ باطل

بڑھے لے کے کفار جو نیزے بھالے
ہوئے قتل پہلے جو تھے ٹیلے والے

بڑھے لاشوں پر سے لعینوں کے گھوڑے
غنیمت کو جو لُوٹتے تھے وہ پلٹے

چلیں پھر وہ تیغیں، وہ ہنگامہ اُٹھا
ہر اک سمت گویا تھا اک حشر برپا

کیا غرق مالِ غنیمت نے ان کو
کہیں کا نہ رکھا ہزیمت نے ان کو

لعیں لے کے اب فوجی امداد پلٹے
ابوسفیاں اور سارے جلّاد پلٹے

ہُوا آج بیدار ہر طیش اُن کا
گرا فوجِ مسلم پہ اب جیش ان کا

سبھی سور ماؤں نے رخ اپنا پھیرا
مسلماں جہاں تھے وہاں آ کے گھیرا

مسلمانوں نے دیکھا یہ بھی تماشا
اک عورت نے ہاتھوں میں جھنڈا اُٹھایا

یہ اک واقعہ بھی اُحد میں ہوا تھا
قُرشیوں کا بے حد جنوں بڑھ گیا تھا

دکھایا فلک نے یہ طُرفہ تماشا
رُخِ کفر پر تھا مسرّت کا غازہ

مسلمان جو دشمنوں کے تھے دشمن
پلٹ آئے دیکھا جو یہ شُور و شِیوَن

اُٹھا جنگ کا اک لہو رنگ طوفاں
کہ آپس میں ٹکرا گئے کفر و ایماں

پیمبر کے فرمان کو ٹالنے سے
مسلماں نے دیکھے یہ منحوس لمحے

پلٹ آئے اربابِ فخرِ زمانہ
زبیرؓ و علیؓ حمزہؓ و بودجانہؓ

جو روٹھی ہو قسمت تو منتی کہاں ہے؟
کہ بگڑی ہوئی بات بنتی کہاں ہے؟

ابنِ قَمِیَہ

تھے سب مشرکوں کو رذالت کے دعوے
اُنہیں تھے نبیؐ کی عداوت کے دعوے

اُنہیں میں تھا اک ابنِ قَمِیَہ بھی کافر
نبیؐ پر وہ حملے کی خاطر تھا حاضر

نہیں پایا جذبات پر اپنے قابو
محمدؐ کو وہ ڈھونڈتا تھا بہر سو

برائی کے رستے پہ وہ پڑ گیا تھا
نبیؐ کو مٹانے ہی پر اَڑ گیا تھا

نبیؐ جی کو دیتا تھا گالی وہ لوگو
تھی منحوس اُس کی زباں اے عزیزو

وہ غصے میں کہتا تھا یہ بات سب سے
میں چھکے چھڑا دوں گا جا کر نبیؐ کے

محمدؐ مٹائے گا شیطاں کو کیسے
وہ جنت میں بھیجے گا انساں کو کیسے

بتوں کی محبت میں اندھا ہوا تھا
نبیؐ کے لہو کا وہ پیاسا ہوا تھا

کہ مُصعَبؓ کے ہاتھوں علَم تھا خدا کا
مسلمانوں کے سر پہ تھا اس کا سایہ

شباہت محمدؐ سے ملتی تھی ان کی
شجاعت تھی مصعبؓ کی بے حد مثالی

وہ اپنی صفت سے تھے یکسر جمالی
مگر ان کا چہرہ ہوا اب جلالی

تھی اسلام کی شان میداں میں دائم
کہ تھے غازیوں کے قدم اب بھی قائم

اِدھر آگیا اب جو قَمِیہ کا بیٹا
وہ مُصعَبؓ کو ہی مصطفیٰؐ جان بیٹھا

وہ اب لگ گیا دیکھو مُصعَبؓ کے پیچھے
ارادہ کیا چھپ کے حملے کا اس نے

دغا کا تھا سینے میں اب اس کے عُنصَر
کیا پیچھے سے وار مُصعَبؓ کے اوپر

گرا کٹ کے میداں میں مُصعَبؓ کا بازو
علم پر نہیں تھا انہیں اب کے قابو
علم تھاما مصعبؓ نے اک ہاتھ سے اب
لبوں پر تھا اُن کے "مرے رب مرے رب"

وہ ظالم نے مُصعَبؓ کا پھر ہاتھ کاٹا
نظر آیا ان کو شہادت کا چہرا
عجب حوصلہ مُصعَبِؓ حق نے پایا
علم گردن اور شانے کے بیچ آیا
لہو ان کا مانندِ فوارہ اچھلا
تھی ہمت کسے جو کرے یہ نظارا
مجاہد گرفتار تھے مشکلوں میں
کہ وہ گِھر گئے تھے سبھی قاتلوں میں
جھکا شانے پہ سر، تھا خوں رنگ داماں
گلے پر علم کی ہی چھڑ تھی نمایاں
ملی واقعی ان کو حق کی رضا اب
کیا فرض مُصعَبؓ نے اپنا ادا اب
لہو سے ہوا سرخ مصعبؓ کا چہرہ
تبسم تھا لب پر زباں پر تھا اللّٰہ
کیا وار اک ابنِ قمیہ نے ایسا
اُتر ہی گیا تن سے اب بوجھ سر کا

نبی ﷺ کی شہادت کی افواہ

خوشی سے ہوا آج سر اس کا اونچا
کہ اک قہقہہ ابنِ قَمِیہ کا گونجا
اسے واقعی فعل سمجھو نرالا
کہ میں نے محمدؐ کو اب مار ڈالا
ہوا میرے ہاتھوں سے قتلِ محمدؐ
نہ ہوگا زمانے میں اب نورِ احمدؐ
خوشی سے وہ پاگل ہوا جا رہا تھا
کہ کفار کا دل بھی بہلا رہا تھا
اگرچہ خبر یہ غلط تھی عزیزو
پڑی برق یوں فوجِ مسلم پہ دیکھو

مصیبت میں مسلم گرفتار تھے سب
ہراساں ہوئے سارے، کفار سے اب

تھے چہرے اداس اور دل تھے فسردہ
صحابہؓ نہایت تھے اب زخم خوردہ

خبر قتلِ احمدؐ کی کس نے سنائی؟
نبیؐ نے غلاموں کو دی تھی دہائی

نبیؐ جی تھے کالی شبوں میں اجالا
نبیؐ جی نے ہی بے کسوں کو سنبھالا

نبیؐ کی شہادت کی افواہ پھیلی
ہر اک سمت میدان میں آہ پھیلی

مسلمانوں کے سارے ہتھیار چھوٹے
وہ باہر سے ساکت تھے اندر سے ٹوٹے

جمے رہ گئے جس جگہ تھے مسلماں
تھمے رہ گئے جس جگہ تھے مسلماں

اندھیرا اب آنکھوں میں لہرا رہا تھا
دلوں پر غبارِ الم چھا گیا تھا

غشی ہوگئی اہلِ ایماں پہ طاری
ہوئی موت سے جیسے اب ان کی یاری

یہ مالِ غنیمت کا فتنہ عجب تھا
یہ کفار سے منہ کی کھانی تھی گویا

غبار آنکھوں میں کرب کا بھر گیا اب
ہوئی قتل حقانیت کی صدا اب

خرد پر تھی اک بدحواسی کی چادر
مسلمان تھے اک اداسی کا منظر

مسلمانوں کو تھی دعا ان کی کافی
کہ بوڑھوں کو تھی جنگ کی بھی معافی

جو میداں میں آئے یمانؓ و رفاعہؓ
ہر اک سے یہ پوچھا کہ ہے ماجرا کیا

یہ دونوں مدینے سے باہر تھے مامور
نبیؐ کی محبت میں دونوں تھے مخمور

شہادت کی خاطر چلے آئے دونوں
ہتھیلی پہ جان اپنی لے آئے دونوں

زباں پر نبیؐ ہی کا تھا نامِ نامی
شہادت کی وہ لینے آئے سلامی

تھی ان کے لیے واقعی یہ سعادت انہیں مل گئی جنگ میں اب شہادت
نبیؐ جی کا نوحہ عیاں ہو رہا تھا مسلمانوں کو یہ گماں ہو رہا تھا
رسولِ خداؐ ہو گئے حق سے واصل نہ کچھ ہوگا اب جنگ لڑنے سے حاصل
نظر آتے تھے ماتمی سارے چہرے پراگندہ خاطر ابوبکرؓ بھی تھے
گری تیغ، سینے پہ سر جھک گیا تھا اُڑے ہوش سینے میں دم رُک گیا تھا
نہ بازو میں بل تھا نہ پیروں میں طاقت کہ میدان میں بس کھڑی تھی ہزیمت
اَنسؓ بن نضر اتنے میں کھنچ کے آئے عُمرؓ کے وہ رہبر تھے، تشریف لائے
عُمرؓ دست و بازو کو روکے کھڑے تھے نبیؐ جی کے ماتم میں وہ کھو گئے تھے
کہا، اب دلوں میں نہیں کوئی ہلچل کہ شمع ہدایت ہے آنکھوں سے اوجھل
نضر اپنی آنکھوں میں بھر لائے آنسو عُمرؓ کی بھی آنکھوں میں لہرائے آنسو
نضرؓ نے کہا مان لو وہ نہیں اب ہمارا مددگار ہے اپنا اک رب
ابھی دینِ احمد ہے سینوں میں اپنے یقیناً ہیں ہم لوگ پیرو نبیؐ کے
نبیؐ جی کا ہر کام آگے بڑھائیں شریعت کو ان کی گلے سے لگائیں
ادا فرض اپنا کریں گے یوں ہی ہم کہ زخموں پہ یادِ نبیؐ کا ہو مرہم
اَنسؓ کہہ کے اٹھے یہ تلوار لے کر عُمرؓ بھی بڑھے آگے رہوار لے کر
عُمرؓ اپنی آنکھوں کو نم دیکھتے تھے نبیؐ جی کے نقشِ قدم دیکھتے تھے
صحابہؓ کئی اپنا جی چھوڑ بیٹھے اُمیدوں سے ناطے سبھی توڑ بیٹھے

خطا ہو گئے تھے جو اوسان ان کے کہ اب چند اصحابؓ بے خود کھڑے تھے
قُرَشیوں کا دل بڑھتا جاتا تھا ہردم یہ دریا تو بس جوش کھاتا تھا ہردم
مسلمانوں نے دیکھا اب ایسا منظر کہ ہاری ہوئی فوج آئی پلٹ کر
شجاعت سے اپنی مکرنے لگے تھے کہ روباہوں سے شیر ڈرنے لگے تھے
مسلمانوں میں نا امیدی تھی ہرسو نہیں تھا انہیں خود پہ اب کوئی قابو
تھے میداں میں اول سے آخر تلک جو شجاعت کی دیتے بھلا داد کس کو
زباں پر لرزتی تھی آوازِ اُمّت انہیں یاد آئی نبیؐ کی ہدایت
رسولِ خدا سے تھی ان کو محبت لبوں پر فقط 'قَدْ خَلَتْ' کی تھی آیت
اُسَیدؓ و علیؓ، حمزہؓ و بُودُجانہؓ لڑے جارہے تھے سبھی والہانہ
حُبابؓ اور حارثؓ، زُبیرؓ و عُبیدہؓ کہ اب عاصمؓ و عبدِ رحمٰنؓ و طلحہ
شجاعت کو اپنی دکھانے لگے تھے غضب کافروں پر وہ ڈھانے لگے تھے
نبیؐ کے دلاور شجاعت کے پتلے مُعاذ ابنِ مسلمؓ تھے اور کعبؓ بھی تھے
خبر قتلِ احمدؐ کی اب گونجتی تھی کہ تکمیلِ مقصد کی خواہش بھی جاگی
تھا مقصد کہ باقی نہ ہو طرزِ دوئی کہ مٹ جائے دنیا سے باطل پرستی
ضعیفوں کی امداد کرنا تھا مقصد یتیموں کی فریاد سننا تھا مقصد
یہ مقصد تھا وہ کام کرکے دکھانا رذالت مٹانا شرافت بڑھانا
تھا مقصد غلاموں کی ہردم رہائی تھا مقصد خدا کی ہو قائم خدائی

کبھی موجوں پر تھے کبھی تھے بھنور میں
تھے ہر وقت ہار اور ظفر کے اثر میں

تھے بھونچال میں، سارے بے حال تھے وہ
مگر دامنِ صبر تھاما تھا دیکھو

وہ خوش تھے شہادت سے ہر لمحہ بے شک
نہ لگتی تھی تلواروں سے بھی کوئی زک

(یَارَبِّ، صَلِّ وَسَلِّم دَائِمًا اَبَدًا   عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ)

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت

﴿مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاھَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ فَمِنْھُمْ مَنْ قَضٰی نَحْبَہٗ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا ﴿احزاب ۲۳﴾

تھا حمزہؓ پہ طاری جلالِ مثالی
کہ تھی ان کے چہرے پہ سورج کی لالی

خبر ایسی لیتے تھے وہ مشرکوں کی
تھی پسپائی قسمت میں بس کافروں کی

قُرَیشیوں کے انبوہ پر ٹوٹ پڑتے
بہادر تھے حمزہؓ دلیری سے لڑتے

چمکتے شِہابوں کی مانند حمزہؓ
جھپٹتے عُقابوں کی مانند حمزہؓ

تھا حمزہؓ کے ہاتھوں میں میدان سارا
انہیں کا تھا کفّار پر اب اِجارا

سَحَر سے وہ غازی کی صورت لڑے تھے
نماز اپنی اب ظہر کی پڑھ رہے تھے

سُباع پہلواں تھا قُرَیشیوں میں نامی
قریشی اسے دیتے تھے سب سلامی

مسلمانوں پر حملہ آور تھا ہردم
کہ تھا دیدنی اس کی قوت کا عالم

اسے حمزہؓ نے آج بڑھ بڑھ کے روکا	مگر حمزہؓ کے راستے سے وہ بھاگا
اے فرزندِ ختانہ تیری یہ جرأت	لڑے گا تو مجھ سے نہیں تیری ہمت
چکھاؤں گا جرأت کا تیری مزہ اب	جہنم کا دکھلاؤں گا راستہ اب
یہ کہہ کر گلا پکڑا حمزہؓ نے اس کا	سباع لڑکھڑایا بدن اس کا کانپا
پڑی چوٹ ایسی گرا خاک پر وہ	جہنم کی جانب سدھارا وہ لوگو
نظر اُس نے ہر ایک ساتھی پہ ڈالی	تو دوڑے چلے جارہے تھے قریشی
وہ وحشی جو ٹیلے کے پیچھے چھپا تھا	نظارا یہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھا
وہ دو ٹیلوں کے درمیاں ہی کھڑا تھا	تھا سفاک حمزہؓ کے پیچھے پڑا تھا
تعاقب میں فردِ فراری کے تھے اب	کہ حمزہؓ نشانے پہ وحشی کے تھے اب
تھا حمزہؓ میں بھی بے نیازی کا انداز	پرندے کی ہو جیسے آزاد پرواز
وہ لڑنے میں مصروف تھے والہانہ	تو وحشی نے حمزہؓ پہ سادھا نشانہ
شِکَم کے لیے لذت آگیں نوالے	ملیں گے بس انعام میں چند سِکّے
وہ برسوں سے سہنے لگا تھا غلامی	ملے گی اسے قید سے اب رہائی
وہ برچھی جسے ہاتھ میں اس نے تولا	اسے تاک کر حمزہؓ کی سمت پھینکا
تھا مشہور حربہ چلانے میں زَنگی	نشانہ بنا اس کا حمزہؓ سا غازی
لگی ناف پر پشت سے برچھی نکلی	رضا تھی یہی دیکھو آخر خدا کی
لگی حمزہؓ کی ناف پر ضرب کاری	مگر حمزہؓ نے دیکھو ہمت نہ ہاری

یقیناً تھے حمزہؓ بھی اک شیر افگن
وہ پھرتی سے لپکے چلے سوئے دشمن

کیا پیچھا حمزہؓ نے وحشی کا لوگو
کہ دوڑے کمیں گاہ کی سمت دیکھو

اجل کو خود اس نے یوں آتے جو دیکھا
جو حمزہؓ کو دیکھا تو وحشی بھی بھاگا

اُحد میں جو کھودے گئے تھے عزیزو
اجل بیٹھی تھی ان گڑھوں میں اے لوگو

مڑا جا کے اک موڑ پر جب کہ وحشی
تو حمزہؓ نے بھی ساتھ مڑنے کی سوچی

ذرا پیر ان کا اچانک جو پھسلا
گڑھے میں گرے زخم خوردہ تھے حمزہؓ

گڑھے میں گرے لڑکھڑا کے جو حمزہؓ
فلک کی طرف طائرِ روح نکلا

یہ جنگ اور حربہ تھا بس اک بہانہ
جہاں کو دکھانا تھا حق کا نشانہ

رہِ حق میں مٹ کر جہاں کو دکھایا
کہ نقشِ شہادت دلوں پر بٹھایا

گڑھے میں پڑا تھا وہ وحدت کا پیکر
زمیں سے فلک تک تھا دہشت کا منظر

زمیں پر فقط خوں چکاں لاش تھی اب
کوئی ٹال سکتا نہ تھا مرضیِ رب

نہ دیکھا جو حمزہؓ کو زنگی نے لوگو
یقیں آگیا مرگِ حمزہؓ کا اس کو

وہ آہستہ چلتا، سمٹتا بکھرتا
دہانے پہ آ ہی گیا ڈرتا ڈرتا

چمکنے لگی حمزہؓ کی ریشِ انور
تبسم بہ لب تھے شہادت کے پیکر

اسے تھا یقیں قتل ہوں گے نہیں وہ
نہ اب نیند سے جاگ جائیں کہیں وہ

ذرا سی ہو جنبش، تو میں بھاگ جاؤں
اماں جان کی بھاگ کر آج پاؤں

لرزتے ہوئے کنکری اس نے ماری
تو دیکھا کہ حمزہؓ پہ ہے موت طاری

قرار آیا حرکت نہیں ہے بدن میں نہیں جان اس غازیٔ صف شکن میں
چھری لے کے وہ نعشِ حمزہ پہ آیا شکم چیرا ان کا، جگر پھر نکالا
چلا اپنے کرتوت کے دام لینے کہ اب ہندہ سے اپنا انعام لینے
یہ قاتل تھا اُکسانے والی تھی ہندہ ابوسفیاں کی تھی یہ بیہودہ زوجہ
قریں ہندہ کے بڑھ کے جو آیا وحشی جگر حمزہؓ کا آہ! دکھلایا وحشی
یہ تھا اس کی خاطر بڑا کارنامہ کہ حق اس نے اپنا برابر جتایا
خوشی آج شیطانِ ہندہ پہ چھائی کہ وہ دیونی جھوم کر مسکرائی
قصائن پہ اب اک جنوں چھا گیا تھا عداوت کا اس پر فسوں چھا گیا تھا
اہا ہا کہے جا رہی تھی عزیزو چبانے لگی تھی جگر حمزہؓ کا وہ
چبانے میں باچھوں سے خوں تھا ٹپکتا کہ بد روح جیسا تھا ہندہ کا چہرا
یہ منظر تو وحشی نے حیرت سے دیکھا کہ فولاد سا ہندہ کا تھا کلیجہ
جگر حلق میں ہی اٹک کر رہا اب حقیقت میں تھی بس یہی مرضیِ رب
زمیں پر جگر کو اگل ڈالا اس نے کہ خود کو بھی بے بس ہی بس پایا اس نے
کلیجہ جو حمزہؓ کا اس نے چبایا تو نام اس کا ہندہ جگر خوار ٹھہرا
کلیجہ ہُوا ہندہ کا آج ٹھنڈا کہ یہ انتقامِ پدر اور پسر تھا
کیا مر کے حمزہؓ نے اب شاد مجھ کو کیا تھا اُسی نے ہی برباد مجھ کو
یہ ہے میرے میکے کا قاتل اے وحشی کہ ہے پُرسکوں اب مرا دل اے وحشی

بتا لاش حمزہؓ کی وحشی کہاں ہے
مجھے لے کے چل لاش اس کی جہاں ہے

چلا وحشی ڈر ڈر کے ہمراہِ ہندہ
کہ ہمراہ تھا اس کے وحشت کا سایہ

وہ خطّہ جہاں نعشِ حمزہؓ تھی لوگو
بصد شوق ہندہ نے اب دیکھا اس کو

بڑے شوق سے نعشِ حمزہؓ کو دیکھا
کہ تھے خاک اور خون میں لتھڑے حمزہؓ

کہ رہ رہ کے کرنے لگی اس کو وہ پیار
بنایا اب ہندہ نے اعضا کا اک ہار

دیا آج انعام میں طوق اپنا
کہ پورا کیا واقعی ذوق اپنا

کہا مکے میں دوں گی دینار تجھ کو
کہ بخشوں گی زرّین دستار تجھ کو

تھی عیار اور دل نہایت تھا کالا
دکھانے لگی سارے لشکر کو مالا

ہوا آج آزاد وحشیؓ کافر
کہ ہونا تھا اس کو مسلمان آخر

ملامت ہر اک لمحہ کرنے لگا من
ندامت کے آنسو سے دھوتا تھا دامن

لگے اس طرح خونِ حمزہؓ کے دھبّے
کوئی داغ دل سے نہ مٹتا تھا اس کے

وصالِ نبیؐ کی تھی افواہ ہر سو
لبوں پر تھی مسلم کے بس آہ ہر سو

لڑائی میں تھے گنتی کے بس مجاہد
کہ تھے یہ اُحد میں شہادت کے شاہد

تھے افواہِ قتلِ نبیؐ سے پریشاں
اُٹھا تھا مسلمانوں کے دل میں طوفاں

احد میں ذرا کچھ پریشاں تھے مومن
لعینوں کے حق میں تھے اس جنگ کے دن

مجاہد جو باقی تھے لڑتے تھے جم کر
کہ ہر وار سہتے تھے میداں میں تھم کر

ترازو میں اُلفت کی تلتا تھا ایماں
تھا رنگیں لہو سے شہادت کا داماں

جو ناپختہ مسلم تھے پختہ ہوئے وہ
مزہ جنگی ضربوں کا چکھنے لگے وہ
ہوئے دشمنوں سے نبیؐ جو بری اب
تو دیکھی مسلمانوں کی ابتری اب
کھڑے تھے وہ محفوظ میدان میں اب
محافظ اگر تھا تو تنہا وہ اک رب
ہوا میں تھے تنکوں کی صورت مسلماں
مگر پھر بھی مضبوط تھا ان کا ایماں
ہر اک سمت غالب ہجومِ قُرَشیاں
کہ ہٹنے لگے تھے قدُومِ مسلماں
فقط معرکہ آرا سَتّر مجاہد
ارادوں کے پکے تھے یہ سارے عابد
ہر اک سمت بس قاتلوں کا تھا گھیرا
تھا میدان میں بد نہادوں کا ڈیرا
مسلمان لڑتے رہے بے مَحابہ
نظر ڈھونڈتی تھی نبیؐ کو ہمیشہ
تھے موجود لیکن نظر سے تھے اوجھل
دلوں میں صحابہؓ کے تھی ایک ہلچل

اُحد میں شانِ نبوتؐ

محمدؐ لعینوں سے لڑتے تھے لوگو
نرالی شجاعت تھی ان کی عزیزو
نبیؐ سنتے تھے قتل کی ایک افواہ
فسردہ تھا اس بات سے ان کا چہرہ
یہ منظر نبیؐ جی نے حسرت سے دیکھا
کہ میداں کو نوخیز لڑکوں نے چھوڑا
بڑھی اس گھڑی پھر مسرت نبیؐ کی
جو صابر تھے ان کی شجاعت بھی دیکھی
نبیؐ نے شہادت کا منظر بھی دیکھا
کہ یاروں کی ہمت کا منظر بھی دیکھا
خبر تھی کہ دشمن لہو کے ہیں پیاسے
محمدؐ کی ہستی مٹانے کے درپے

محمدؐ بڑھانے کو تھے جن کے رُتبے
خود اپنے تئیں ہو گئے تھے وہ اندھے

احد میں قیامت تھی ہر لمحہ برپا
ہر اک سایہ تھا ایک خوں ریز سایہ

زمیں نے کئی جنگجوؤں کو دیکھا
محمدؐ سا قائم کسی کو نہ پایا

نبیؐ جی جو ثابت قدم تھے ہمیشہ
نہ پڑتا تھا ان پر ہزیمت کا سایہ

نبیؐ جی کے دل میں اٹھا غم کا طوفاں
مسلماں کے زخموں سے بھی تھے وہ نالاں

وہ چپ چاپ سہتے تھے ملت کا نوحہ
لبِ مصطفٰےؐ پر تو شکرِ خدا تھا

کعبؓ بن مالک کی آواز

جہلّم کی زرہیں تھیں ان کے بدن پر
کعبؓ نے ہی دیکھا نبیؐ کا یہ منظر

جہلّم سے ظاہر حیا خیز آنکھیں
اُجالوں کا مسکن تھیں وہ تیز آنکھیں

مسلمانوں کو واقعی تھی ضرورت
خدا نے دکھائی نبیؐ جی کی صورت

نبیؐ جی کو زندہ جو دیکھا عزیزو
کعبؓ کی خوشی کا ٹھکانہ نہ پوچھو

کعبؓ نے کہا آنکھ میں جلوہ بھرلو
اِدھر آؤ سرکار کی دید کرلو

یہاں آؤ اب غور سے تم بھی دیکھو
نبیؐ جی سلامت ہیں اللہ والو

خلوص و محبت کا منظر جو دیکھا
کعبؓ کو اشارہ کیا خامشی کا

کعبؓ کی صدا گونج اُٹھی تھی پہلے
صحابہؓ نبیؐ جی کے اطراف سمٹے

خدا نے نبیؐ جی کی صورت دکھائی
صحابہؓ کی اب جان میں جان آئی

ملیں اہلِ دیں کو نبیؐ کی پناہیں
بھٹکنے سے اب رہ گئیں سب نگاہیں

بڑھے سمتِ احمدؐ جو تھے حق کے شاہد
سروں کو قلم کرتے آئے مجاہد

نظارا نظر کے لیے تھا یہ جاذب
کہ پروانے کھنچ آئے دیپک کی جانب

قُرَشیوں نے حملہ نبیؐ پر کیا اب
محافظ صحابہؓ ہوئے خود بخود سب

ہوا ابنِ قَمِیَہ نہایت ہی جھوٹا
وہ اندر سے خود کو لگا آج ٹوٹا

کیا پیدلوں اور رسالوں نے دھاوا
خطرناک نکلا لعینوں کا حملہ

صحابہؓ تھے سچے، نبیؐ کے محافظ
کہ پروانے تھے روشنی کے محافظ

علیؓ کو دیا حکم احمدؐ نے یارو
کہ کفار کے حملے کو بڑھ کے روکو

ہر اک سمت تیغِ علی چل رہی تھی
قیامت کی اک دھوم ہر سو مچی تھی

لپکتی تھی تلوار بجلی کی صورت
علی کا تھا ہروار بجلی کی صورت

نبیؐ پر ہوا تیرہ تیروں کا حملہ
بڑا سخت نکلا شریروں کا حملہ

صحابہؓ سبھی تھے محمدؐ کے غمخوار
کھڑی ہوگئی جسموں کی ایک دیوار

صحابہؓ نے بھی تیر برسائے ہرسو
قُرَشیوں پہ ہونے لگا ان کا قابو

نبیؐ نے کماں اپنی خود ہی سنبھالی
شجاعت تھی ان کی عزیزو مثالی

نبی نے کیا تیروں سے آج حملہ
کہ مشکل تھا کفار کا اب سنبھلنا

ابوبکرؓ و سعدؓ و عمرؓ مل کے لوگو
محافظ بنے تھے نبیؐ جی کے دیکھو

زبیرؓ اور طلحہؓ بھی سینہ سپر تھے
کہ یہ گنجِ اسلام میں اک گہر تھے

نبیؐ جی کو محفوظ یوں پا رہے تھے
صحابہؓ بھی زخمی ہوئے جا رہے تھے

اِدھر پا پیادے مسلماں تھے سارے
اُدھر تھے قُرَشیوں کے جنگی رسالے

اِدھر سینوں پر تیر، بھالے لگے تھے
اُدھر حملہ آور کئی سر پھرے تھے

(یَارَبِّ، صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَداً عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِم)

مدینے میں افواہِ شہادتِ محمدؐ

شرارت انوکھی جو شیطاں کو سوجھی
یہ افواہ اُڑ کر مدینے کو پہنچی

جو معذور تھے کچھ مدینے کے اندر
نہ تھا ’جَاھِدُوْا‘ کا کوئی حکم ان پر

وہ کمسن پلٹ آئے تھے جو اُحد سے
وہ شیدا یقیناً تھے دینِ نبیؐ کے

دعا کرتی تھیں بیبیاں یہ ہمیشہ
نبیؐ پر نہ آفت کوئی آئے اللہ

ہوئی ساری بیوائیں مصروفِ ماتم
عجب تھا ضعیفوں کے اب غم کا عالم

یتیموں، غریبوں کا تھا وہ سہارا
کہ راحت فزا تھا نبیؐ کا اشارا

یہ محفوظ تھے سارے قلعے کے اندر
حفاظت ضروری تھی ان سب کی یکسر

یہ محبوبِ باری کے غم میں تھے نالاں
نبیؐ کے سوا کون تھا ان کا پُرساں

جو بھاگ آئے میداں سے کچھ نو مسلماں
گھروں میں تھے اپنے وہ ہر دم پشیماں

انہیں بیویوں اور ماؤں نے ٹوکا
فسُردہ نہایت تھا ہر ایک چہرا

دیے ماؤں نے ان کو دھکّے بگڑ کر
بنے بوجھ وہ اپنی ہی بیویوں پر

کہا ماؤں نے، ہم نہ بخشیں گے دودھ اب دکھاؤ گے منہ کیسے مولا کو تم سب
نبیؐ کی شہادت پہ تم بھاگ آئے کسی کو خدا دن نہ ایسے دکھائے
تمہیں پالا تھا کیا اسی دن کی خاطر کہ نامرد بن کر ہوئے آج حاضر
مثالی ہے سچ مچ شجاعت تمہاری کہ ان سے بچا لائے ہو جان اپنی
نہ ہوتی ہمیں انتہا کچھ خوشی کی جو کرتے نبیؐ پر فدا جان اپنی
ہے ڈر کس قدر جان کھونے کا تم کو کہ ہے خوف قربان ہونے کا تم کو
کہیں کس زباں سے کہ مؤمن ہو تم سب کہ بھاگے ہوئے تم یہاں آئے ہو اب
یہ کہنے لگیں خود بخود ان کی بہنیں گھروں میں یہ چوڑی پہن کر تو بیٹھیں
وفادار ٹھہرے نہیں جب نبیؐ کے تو اپنی حفاظت کریں گے یہ کیسے
یہاں پر جو آئے ہیں سب بے ضرر ہیں یہ سمجھو کہ خود عورتوں سے بتر ہیں
خطا کا ہوا ان کو احساس لوگو یہ رن کی طرف دم بخود بھاگے دیکھو ا
یہ آ ہی گئے آج راہِ خدا پر شہادت کی خاطر بڑھے سمتِ لشکر
جبل دشت میں کچھ مسلماں تھے بھاگے اَٹے رہ گئے دھول میں ان کے چہرے
یہ سب لوگ زندہ ہی تھے اور نہ مردہ بنا دشت ان کے لیے ایک جادہ
ہر اک آنکھ سے اشک جاری ہوئے تھے جو یاد آئے احساں رسولِ خداؐ کے
لبوں پر تو 'لَاتَقْنَطُوْا' کی صدا تھی کہ میدان میں 'جَاهِدُوْا' کی صدا تھی

ا ملاحظہ ہو شاہنامۂ اسلام جلد سوم صفحہ ۱۳۳ (بحوالہ ارشاد الحکمہ)

خواتینِ اسلام

مدینے کی راہوں سے اے لوگو چل کر
زنانِ بہادر کچھ آئیں نکل کر

اندھیرے میں لینے چلیں روشنی کو
ہر اک سمت وہ ڈھونڈتی تھیں نبی کو

خلوص و عقیدت کی تھی یہ نشانی
کہ یہ زخمیوں کو پلاتی تھیں پانی

یہاں آئی تھیں کچھ شہیدوں کی مائیں
تھیں ان کے لبوں پر خدا سے دعائیں

ہے اسلام پر بیکراں ان کا احساں
کیا دین پر اپنے بچوں کو قرباں

پدر ہو کہ بھائی ہو، شوہر پسر گو
نچھاور کیا دین پر اپنے گھر کو

نہ اب مامتا کا، نہ رشتوں کا تھا غم
بقا چاہتی تھیں یہ ہادیؐ کی ہردم

یہ رہ جاتی تھیں جنگ میں کچھ بکھر کے
مگر پانی مَشکیزوں میں لاتیں بھر کے

احد میں تھیں اُمِ عُمارہ بھی حاضر
وہ تھیں دین کے زخمیوں کی بھی ناظر

یہ فرزندوں کی دے کے قربانی بھائی
پلاتی تھیں زخمی پیاسوں کو پانی

نبیؐ پر پڑے جان کے سارے دشمن
اڑے تھے جلانے کو رحمت کا خرمن

رہا دشمنوں کا نہ خوف و خطر اب
یہ بی بی نے چادر سے باندھی کمر اب

شجاعت کے دل پر بٹھائے تھے سکے
کہ فرزند و شوہر بھی لڑنے لگے تھے

انہیں جنگ کی تھی نہیں کوئی مشکل
عمارہ تھیں اطرافِ ہادیِ کاملؐ

نبیؐ جی پہ مشکل کو آنے نہ دیتیں
کوئی زخم ان پر لگانے نہ دیتیں

کیا حملہ بدکیش نے کوئی اس پر　　نہ واقف تھے اس حملے سے اب پیمبر
عمارہ نے کافر کی دستار چھینی　　مروڑا جو بازو تو تلوار چھینی

(یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا　　عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ)

ابوطلحہؓ و سعد بن وقاصؓ

پیمبرؐ کی جانب چلے تیر لوگو　　مگر ٹھہرے سب بے اثر آج دیکھو
ابوطلحہؓ و سعد نے لیں کمانیں　　احد میں بڑھیں خود بخود ان کی شانیں
یہ دونوں کی بھی تھی عجب شان دیکھو　　تھا ساتھ ان کے ترکش نبیؐ جی کا لوگو
سرِ مصطفیٰؐ طلحہؓ کے شانے پر تھا　　اک اک تیر کو پھر نبیؐ نے چلایا
قریشی ہوئے سعدؓ و طلحہؓ سے نالاں　　نظر آرہے تھے وہ میداں میں گریاں
ہوئے تیر طلحہؓ کے ترکش سے خالی　　نبیؐ سے ہوئے طلحہؓ اب کے سوالی
نہیں جان آقاؐ کی خطرے سے خالی　　کہ اب رن سے ہٹ جائیں سرکارِ عالی
چھپے گا نہیں نورِ احمدؐ کہیں بھی　　کہ مرضی یہی ہے اے طلحہؓ خدا کی
دیں طلحہؓ کو اب چند شاخیں نبیؐ نے　　لگے ان سے وہ تیر اندازی کرنے
یہ تھیں لکڑیاں سوکھی تیروں سے بڑھ کر　　کہ ٹوٹی قیامت قُرشیوں کے اوپر
جو اک سازشی ٹولی تھی قرشیوں کی　　انہیں تاک تھی ہر گھڑی بس نبیؐ کی
قریشی تو حملے کی گھاتیں لگاتے　　نبیؐ تک پہنچنے کا رستہ نہ پاتے

نبیؐ پر نہ ہوں دین والوں کے سائے
یہ تجویز ہے فوج پیچھے کو ہٹ جائے

اکیلے محمدؐ کو تم گھیر لو اب
صحابہؓ پہ سنگین حملے کرو اب

اندھیرے میں اب کھینچ لو روشنی کو
کرو کوئی ترکیب گھیرو نبیؐ کو

مجھے چاہیے آج دل سوز منظر
کہ برسیں نبیؐ پر فلاخن کے پتھر

کڑے سونے کے پہنیں قاتل کے بازو
محمدؐ کی قوت پہ تم پالو قابو

بوسفیاں نے بہکایا بہکے ہوؤں کو
جلانے کی کوشش کی بجھتے دیوں کو

یہ کہہ کر ابوسفیاں آگے بڑھا اب
محمدؐ کو دینی ہے یارو سزا اب

خبر فتح کی کافروں میں تو آئے
کہ قد کے برابر ہیں میداں میں سائے

مسلمان ثابت قدم جنگ میں ہیں
وہ لڑتے ہیں ظاہر ہر اک رنگ میں ہیں

اگر شام تک ایسی صورت رہے گی
تو سمجھو کہ آ پہنچی اپنی تباہی

وہ تھے منتشر ایک جھوٹی خبر سے
پلٹ آئے ایمان کے اب اثر سے

نظر آئے ان کو جو اُمت کے ہادیؐ
مسلمانوں سے بھر گئی ساری وادی

انہیں دور لے جاؤ اب کے قُریشیو
گڑھوں تک یہ راہب کے پہنچیں عزیزو

نبیؐ کو صحابہؓ سے کردو جدا اب
کہ میداں میں ہو کفر کی اک صدا اب

ابو سفیاں کی گھات ہے کیا یہ سمجھو
کہ سالار کی بات ہے کیا یہ سمجھو

ہوئی فوج ترکیب نو سے مُزَیَّن
کہ اجڑے مسلمانوں کا آج گلشن

ہوئے گھڑ سوار اور دو پیادے مائل
نبیؐ کی طرف بڑھ چلے آج قاتل

نبیؐ جرأتِ کفر پر مسکرائے
ذرا دیکھیے کیا مشیت دکھائے

بڑھے جا رہے تھے شہادت کے مارے
تھی دل میں صداقت زباں پر تھے نعرے

ذرا تازہ آج اپنا ایمان کردے
نبیؐ پر کوئی جان قربان کردے

زِیادِؓ قوی کو ملا جو اشارہ
انہیں جوشِ حق نے نہایت ابھارا

بڑھے اور بھی پانچ انصاری لوگو
شجاعت تھی بے مثل ان کی عزیزو

شجاعت سے لڑ کر ہوئے واصلِ حق
شہادت ملی تو ہوئے شاملِ حق

زیادِؓ قوی میں تھی کچھ جان باقی
تھی خواہش یہ ان کی ہو دیدارِ ساقیؐ

تھی ایمائے احمدؐ رضائے پیمبرؐ
تھی نعشِ زیادؓ آج پائے نبیؐ پر

نظارا ہوا نور کی حد کا ان کو
کہ تکیہ ملا پائے احمدؐ کا ان کو

نبیؐ پر تھا شیطانوں کا حال ظاہر
وہ چلتے تھے چالیں نئی، تھے جو شاطر

نہ لوٹیں گے میدان سے جی چرا کے
یہ بیعت تھی سب کی رسولِ خداؐ سے

حضورِ اقدسؐ پر حملے

پیمبرؐ پہ ہوتے رہے سب نچھاور
شہادت کے شیدا تھے حق کے دلاور

لہو میں ہوئے غرق سارے شناور
تھا مقصد ہو محفوظ ذاتِ پیمبرؐ

جو اک اک کو دس دس سواروں نے گھیرا
بڑھا جوشِ ایماں سے ہر ایک شیدا

وہ یوں کر رہے تھے حفاظت نبیؐ کی
کہ پیچھے لگی ہٹنے فوجِ قریشی

لگے خود نبیؐ قُرشیوں کے جو پیچھے
صحابہؓ کے بھی حوصلے بڑھ گئے تھے

تھے تاراجی، خندق پہ ہر وقت حاضر
کھدے تھے گڑھے وہ محمدؐ کی خاطر

ہوا کفر و ایماں کا اب کے تصادم
زمیں پر بپا ہوگیا اک تلاطم

یہاں بڑھ گیا تھا بہت زورِ باطل
تھا ہمراہ شیطاں کے اک ایک قاتل

دوراہے پہ تھی آج تقدیرِ انساں
فرشتے اِدھر تھے اُدھر رقصِ شیطاں

اُدھر سے جو پہنچا تھا ابنِ قَمِیَہ
وہ اب بن گیا تھا یقیناً درندہ

بُرا آدمی تھا بدی میں مثالی
کہ ناپاک لب پر تھی بس گندی گالی

نبیؐ کے مقابل ہوا جس گھڑی وہ
اٹھائی چمکتی ہوئی تیغ دیکھو

اُمِ عمارہؓ کی جاں بازی

اُسے اُمّ عمارہؓ نے بڑھ کے روکا
یہ عورت تھی لیکن بڑا حوصلہ تھا

اک عورت کا یہ حوصلہ آج دیکھو
تھی تلوار کی زد میں گردن عزیزو

وہ بی بی تھی حق آشنا تم بھی سن لو
کہ ہر مدح اس پر نچھاور تھی سن لو

یہ آئی تھیں نوری فرشتے کی صورت
تحفظ کے اصلی فرشتے کی صورت

نبیؐ کے لیے اس نے چھوڑا تھا گھر کو
کیا پیش اُمّ عمارہؓ نے سر کو

کیے اُمِ عَمارہؓ نے وار پھر بھی
پڑی ضرب ان پر قَمِیَہ کی گہری

عمارہؓ احد میں جو اک شیرنی تھی
گری نیچے غش کھا کے اللہ کی بندی

پسر اور شوہر بھی تھے معرکے میں کہ تھے حوصلے اونچے ہر لمحہ ان کے
نگاہِ نبیؐ تھی نگہبان ان کی اُحد میں بڑھی اور بھی شان ان کی
عمارہؓ کی تیمارداری ہوئی اب مگر زندگی ان پہ بھاری ہوئی اب
ہوئیں واصلِ حق عمارہؓ اُحد میں کہ تھیں رحمتِ حق کی وہ آج حد میں

(یارَبِّ، صَلِّ وَسَلِّم دَائِماً اَبداً عَلیٰ حَبِیبِکَ خَیرِ الْخَلْقِ کُلِّھِم)

کافروں کی سنگ باری اور پیمبرؐ کی دعائیں

نبیؐ جانتے تھے جو ہے مرضیِ رب شرارت بڑھی سازشی ٹولی کی اب
اُبی، عتبہ، ابنِ شہاب، ابنِ قَمِیَہ تھا ان سب کا قتلِ نبیؐ کا ارادہ
ادا ان کی ہر ایک شعلہ فشاں تھی نگاہوں سے بدنیّتی بھی عیاں تھی
یقیناً تھے یہ سارے زہریلے مار اب نہیں تھا انہیں خود پہ بھی اختیار اب
یہ پتلے تھے طاقت کے، آہن کے پیکر تھی چہرے سے ان کے شقاوت اجاگر
مقابل یہ رحمت کے تھے دیکھ لیجے کہ پیکر یہ زحمت کے تھے دیکھ لیجے
وہ لائے تھے جھولی میں نوکیلے پتھر نشانہ بنیں تاکہ محبوبِ داورؐ
گھماتے رہے وہ فلاخن کو ہر پل محمدؐ کے آگے تھے گویا وہ پاگل
زِرَہ تَن پہ احمدؐ کے سر پر تھا مِغْفَر انہیں سے ہوا تھا یہ عالم مُنوَّر
سیہ بخت تھے، روئے انور کو تاکا تھے منحوس، پُر نور منظر کو تاکا

تھے یہ دیدہٗ و دل کی خاطر نظارے لعینوں نے پتھر مگر خوب مارے
شکستہ ہوئیں تھوڑی دانتوں کی لڑیاں گڑیں گالوں میں آہنی تھیں جو کڑیاں
ہوئے لب دوپارہ بہا خونِ احمدؐ لعینوں نے کی پار وحشت کی سرحد
زمیں کانپی تھرّا گیا آسماں بھی ہوئے احمدِ مجتبیٰؐ آج زخمی
محمدؐ تھے دین اور دنیا کے حارث انہیں پر مظالم انہیں پر حوادث
محمدؐ کی خاطر تھی دنیا یہ ساری لعینوں کو تھی آپؐ کی موت پیاری
ہوئے لب کے ہمراہ دنداں بھی زخمی نشانی تھی یہ کفر کی دشمنی کی
تھا گہرا بہت وہ جو تھا زخمِ شانہ یہ تھا رحمتِ دو جہاں کا دہانہ
وہ رحمت کی آنکھیں بڑی دلنشیں تھیں نبیؐ کی نگاہیں کہاں خشمگیں تھیں
جنوں ابنِ قمیہ کے سر پر بہت تھا وہ اصلاً، حریفِ پیمبرؐ بہت تھا
پسِ پُشت تلوار کو اپنی تولا نبیؐ جی کو غافل نہایت، وہ سمجھا
عقب میں تھی راہب کی اک گہری خندق کہ جس سے زمیں کا کلیجہ بھی تھا شق
جوں ہی کھینچ کر تیغِ دو دم وہ آیا قدم آیا خس پوش خندق میں اس کا
کیے تاک کر قمیہ نے ایسے حملے یہ مرکز نبیؐ کی جراحت کے ٹھہرے
یہ خندق تھی راہب کی کھدوائی لوگو نبیؐ آرہے اس میں منظر یہ دیکھو
یہاں گاڑے تھے نیزے، تلوار، خنجر کہ زخمی ہوا ان سے اب جسمِ اطہر
ہوا آن کی آن میں واقعہ یہ نبیؐ جی پہ تھی ظلم کی انتہا یہ

نبیؐ پر ہوئی کیسی یہ چیرہ دستی کہ پستی میں ہے آج رحمت کی ہستی
نہایت ہی خستہ تھی حالت نبیؐ کی جبیں، دنداں، لب، شانہ، رخسار زخمی
تھا آزردہ سورج تھے گُل سب فسردہ کہ اترا تھا ہر ایک منظر کا چہرا
کئی ساق و زانو پہ آئیں جو ضربیں نبیؐ جی کے تھیں بس لبوں پر دعائیں
شکستہ رُباعیہ، خوں ان سے جاری ہوئے تھے محمدؐ کے دو ہونٹ زخمی
دعا مانگی رب سے معافی انہیں دے یہ ہیں نا سمجھ اور نادان بندے
یہ قوم اپنی پستی سے اُبھری نہیں ہے انہیں ظلم کی ہر ادا اب حسیں ہے
کرم کر ابھی ان پہ اے حق تعالیٰ الٰہی انہیں درگذر آج فرما
تھے محفوظ اعدا نبیؐ کی نظر سے کہ یہ وقتِ نازک ٹلا ان کے سر سے
مصیبت میں سب جاں نثارِ نبیؐ تھے وہ سُرعت سے کھڈوں کے اطراف پلٹے
ابوبکرؓ و عمرؓ و عبیدہؓ بھی آئے علیؓ اور طلحہؓ بھی کھڈوں میں اترے
زمیں تھی پریشاں تو ساکت تھا گردوں کہ تھا منجمد جسمِ اُمت میں بھی خوں
دیا طلحہؓ نے بازوؤں کا سہارا علیؓ نے نبیؐ جی کو اوپر اٹھایا
نبیؐ جی کا یہ عزمِ راسخ بھی دیکھو لبوں پر تھی آوازِ بسم اللّٰہ لوگو
تھا اطراف مہ اک ستاروں کا ہالہ کہ اک گھیرا سب جاں نثاروں نے ڈالا
نہایت ہی نازک تھیں لوگو یہ گھڑیاں کہ رخسار میں گڑ گئیں چند کڑیاں
صحابہؓ سمٹ کر ادھر اب جو آئے تو کفار نے تیر برسائے جم کے

نبیؐ جی کے اطراف کی حلقہ بندی　　صحابہؓ نے بھی اپنی قوت دکھادی

نہایت ہی زخمی ہوئے تھے عمارہ　　ملا قدِ احمدؐ کا ان کو سہارا

وہ کیا لوگ تھے جن کا جاگا نصیبہ　　کہ سر پر تھا ان کے شہادت کا سایا

سرِ طلحہ ہر تیغ کے سامنے تھا　　شجاعت دکھانے لگے بودجانہؓ

نبیؐ پر فدا ہورہے تھے مسلماں　　لڑے جارہے تھے مقابل تھا طوفاں

بہادر نہایت تھے عاشق نبیؐ کے　　فدا شمع پر تھے یہ پروانے سارے

تھا خالد جو مغرور فتح و ظفر سے　　صحابہؓ کو دیکھا انا کی نظر سے

نبیؐ جی ہی تھے ان سبھوں کا سہارا　　تھا اسمِ محمدؐ دل و جاں سے پیارا

صحابہؓ پہ میدان تھا تنگ سارا　　تھی چھوٹی جماعت ہزاروں کا دھاوا

بڑھا اور بھی اس سے دم قرشیوں کا　　کہ عورت نے تھاما علم قرشیوں کا

اُحُد میں ہے کشتوں کا اب نام لوگو　　کہ ہے ظہر کا دیکھو ہنگام لوگو

تیمّم کیا خاک سے مسلموں نے　　وضو کر لیا آج دیکھو لہو سے

ہوئے قبلہ رو اب مسلمان سارے　　نمازیں ادا کیں مسرت سے سب نے

یہاں سینے میں برچھیوں کے گڑے پھل　　یہاں لٹ گئے آن کی آن میں دَل

یہاں غُلغُلے سینیے بُوق و دُہل کے　　لگے ہیں یہاں ڈیرے ہردم اَجل کے

صحابہؓ تو تعداد میں کم تھے پھر بھی　　جو قوت تھی وہ غائبانہ تھی ان کی

یہاں موت بھی ہے یہاں زندگی بھی　　یہاں حق و ناحق کی رسّہ کشی بھی

یہاں اللہ والوں پہ شیطاں کے نرغے
تھے خونخوار بے حد لعینوں کے حملے

یہاں اک طرف گالیاں ہیں زباں پر
وہاں دوسری سمت اللہ اکبر

یہاں اک طرف ڈھالیں شمشیریں دیکھو
وہاں اک طرف صرف تکبیریں دیکھو

یہاں ہر طرف ہیں سُموں کی بھی ٹاپیں
وہاں ہر طرف کوڑوں کی سخت ضربیں

تھا باطل کا غلبہ مگر حق ہے دائم
مسلمان ہیں کم مگر پھر بھی قائم

یہاں خنجر و تیغ سب ہیں کشیدہ
محمدؐ مگر سجدے میں ہیں خَمیدہ

نبیؐ جی ہیں ہر دم خدا کی اماں میں
ہے چرچا انہیں کا زمیں آسماں میں

یہاں ہر طرف قاتلوں کی نگاہیں
کہ تھیں بند بالکل محبت کی راہیں

یہاں ہر طرف مشرکوں کی ہیں گھاتیں
تو مسجود و ساجد میں بھی ہوں گی باتیں

کہا خود سے، خالد نے حق سے لڑائی
نہیں ہے نہیں ہے یہ اپنی بڑائی

بدن اور چہرا لہو سے اٹا ہے
محمدؐ کو دیکھو کہ محوِ دعا ہے

یہ بخشش کا انداز اور یہ عبادت
کہ دنیا طلب میں نہیں ایسی قوت

شکست، انتشار، اسلحوں کی یہ قلت
مگر پھر بھی قائم ہیں ہادیِ ملت

یہی اک دلیلِ رسولِ امیںؐ ہے
بشر اتنا صابر ہو ممکن نہیں ہے

پیمبر نہ ہوں کیوں یہ سب کی نظر میں
جلال و جمال ایسا کیا ہو بشر میں

مگر حق کی باتیں ہوئیں ساری کافور
کہ آوازِ حق سے تھے خالد بہت دور

کھڑے تھے وہ کفر اور ایماں کے بیچ اب
ذرا دیکھو آخر ہے کیا مرضیِ رب

اِدھر عظمتِ قوم اُدھر تھے پیمبرؐ — کہ دلچسپ ہے کتنا دیکھو یہ منظر
ہوا کفر کا شیدا خود ہی شکستہ — تھا دل اس کا ایمان وایقاں سے بستہ
ہوا کفر سے اب جدا آپ خالد — کہ قاتل نبیؐ کا ہوا آپ خالد
ابھی اور کچھ گمرہی تھی اضافی — نہیں ہونی تھی جلد اس کی تلافی
نہ اپنی حدوں سے بڑھا آج خالد — خیالوں میں الجھا رہا آج خالد
یہاں شمعیں جنگ و جدل کی جلی ہیں — کہ نظریں نبیؐ کی زمیں پر جمی ہیں
یہیں کفر سے الجھا ہے نورِ ایماں — اُحد کی زمیں پر ہے خونِ شہیداں
لہو پھیلا تھا یوں زمینِ فغاں میں — شفق جس طرح پھیلی ہو آسماں میں
مسلمان بے ساز و ساماں تھے لوگو — مقابل میں تھے سینکڑوں گھوڑے دیکھو
تھا وحدت پہ کثرت کا یوں آج غلبہ — یہ لگتا تھا بگڑے گا وحدت کا چہرا
جھلکتے ہیں بدلی میں جس طرح تارے — تھے کفار کے بیچ حق کے دلارے
یہ دریا تھا جس میں بھنور بھی کئی تھے — شَناوَرْ پہ مسدود تھے سارے رستے
تھے کفار کے دائرے چاروں جانب — ہوئے جارہے تھے صحابہؓ پہ غالب
صحابہؓ کے اطراف مشرک کھڑے تھے — قَفَس جیسے ہو گرد کچھ طائروں کے
سمٹتے تھے بڑھتے تھے گھٹتے تھے حلقے — اُبھرتے تھے ملتے تھے چھٹتے تھے حلقے
دکھائی مسلمانوں نے استقامت — نہ کام آئی اب مشرکوں کی شقاوت
ڈھلا جاتا تھا مِہر، تھا عصر لوگو — ابوسفیاں گھبرا رہا تھا عزیزو

نبیؐ کے صحابہؓ وفا پیشہ تھے سب　　کہ کفار آخر جفا پیشہ تھے سب
عجب تھے ارادے عجب تھے عزائم　　مسلمان کم تھے مگر حق پہ قائم
بنایا اک حلقہ سبھی مشرکوں نے　　کیا اونچے ٹیلے کا رخ کافروں نے
بڑی زخم خوردہ تھی فوجِ قریشی　　نہیں ہوتی تھی ختم پھر بھی لڑائی
غنیمت تھا یہ عارضی غلبہ ان کا　　کہ جس نے قُرشیوں کو لڑنے سے روکا
کیا باہمی مشورے کا ارادہ　　لیا قتلِ احمدؐ کا آپس میں وعدہ
تھے سرکار اور جاں نثاروں کا جھرمٹ　　وہ مہتاب اور یہ ستاروں کا جھرمٹ
اگر چہ تھی ہر وقت زخموں سے الجھن　　تھے سرکار اور کوہساروں کا دامن
تھا ارشاد، مہلت نہ دیں کافروں کو　　کریں بڑھ کے پسپا سبھی مشرکوں کو
جماعت تھی ہمراہ اب اک، عُمرؓ کے　　کیا حملہ اور ٹیلا سب چھوڑ بھاگے
جبَل کی طرف لے گئے سب کو ہادیؐ　　کہ ہاری ہوئی جنگ جیتی گئی تھی
ارادہ خطرناک تھا جو اُبَی کا　　نبیؐ سے لڑائی کی خاطر وہ نکلا
اُبَی گھوڑے پر تھا سوار آج دیکھو　　قضا کھینچ لائی تھی اس کو عزیزو
ہوا تھا اُبی سنگ باری میں شامل　　نبیؐ جی کی ہر زخم داری میں شامل
نبیؐ جی سے لڑنے کی اس کو جسارت؟　　تھی ابلیس کی سمجھو ساری شرارت
بہت زخم خوردہ تھے ہادیؐ دوراں　　یہ سمجھا کہ قتلِ محمدؐ ہے آساں
اُبَی نے سنبھالا تھا اک لمبا بھالا　　اسی دن کو اس نے تھا گھوڑا بھی پالا

بہت شوق سے اس نے گھوڑا خریدا
رسولِ خداؐ کو بھی پیغام بھیجا

نہایت ہی مضبوط بھالا ہے میرا
یہ بھالا جہاں میں نرالا ہے میرا

سلاحِ عجب یہ نکالا ہے میں نے
کہ پھل اس کا ہاتھوں سے ڈھالا ہے میں نے

ہے گھوڑا بھی نسل و نسب سے نرالا
اسے میں نے اپنے ہی ہاتھوں سے پالا

بہت تیر بازی میں کی میں نے محنت
بہت کی ہے اس اسپِ تازی کی خدمت

تمنا تھی اس گھوڑے پر چڑھ کے اک دن
محمدؐ کی لوں جان بھالے سے اک دن

یہ پیغام سن کر نبیؐ مسکرائے
پیمبر کے لب پر یہ الفاظ آئے

نہیں جانتا تو ارادہ خدا کا
تو گھوڑے پہ اور تیرا بھالا بھی ہوگا

خودی کے بھنور سے نکالوں گا تجھ کو
اسی بھالے سے مار ڈالوں گا تجھ کو

اُبی نے محمدؐ کو للکارا لوگو
کہ میداں میں لڑنے چلا آیا دیکھو

یہ تھا ہادیٔ دینِ رحمت کا وعدہ
نہ ہوگا کبھی جھوٹا حضرتؐ کا وعدہ

میں واپس نہ لوٹوں گا میداں سے تنہا
نبیؐ کو ہدف بھالے کا بننا ہوگا

میں زندہ نہ چھوڑوں گا اب کے نبی کو
اندھیروں میں لے جاؤں گا روشنی کو

نبیؐ جی کو ظالم نے رستے میں روکا
کہ نامِ محمدؐ کو لے لے کے ٹوکا

تخاطب تھا اب نامِ نامی سے اس کو
کدورت تھی سرکارِ عالی سے اس کو

فداکاروں نے بڑھ کے چاہا کہ جائیں
اُبی کا ابھی جا کے سر کاٹ لائیں

نہ آئے وجودِ محمدؐ تلک وہ
کہ پہنچے نہ اب حق کی سرحد تلک وہ

گزارش صحابہؓ نے کی حملے کی اب نبیؐ نے کہا یہ نہیں مرضیِ رب
جبیں زخمی، دانتوں کی لڑیاں ہیں زخمی ہیں فولاد کی کڑیاں عارض میں چپکی
یہ کڑیاں نکالیں گے رخسار سے ہم نبیؐ کو بچالیں گے کفار سے ہم
مقابل نہ ہو اب کوئی فردِ عامی کہ زخمی زیادہ ہے ماہِ تمامی
صحابہؓ نے کی عرض اے شاہِ والا نہ کیجیے لڑائی کا خود سے ارادہ
خدا کا غضب اس پہ غالب ہے بھائی کہ دشمن محمدؐ کا طالب ہے بھائی
یہ کہہ کر قدم اپنے آگے بڑھائے نبیؐ کیسے جھکتے شرارت کے آگے
نبیؐ سے خصومت تھی اُس کو زیادہ کہ شیطانی قوت کا تھا اس پہ غلبہ
یہ شاید تھی اک آخری فتنہ سازی اُحد میں بھی شیطان نے کھیلی بازی
تھا شیطان بھی تو نہایت ہی جاہل اُبَیّ کے بدن میں ہوا آج داخل
نہ تھے ساتھ ہتھیار پیارے نبیؐ کے رفیقوں کو آخر وہ سب دے چکے تھے
بُراق اور رَفرَف بھی حاضر تھے پھر بھی سواری تھی پیدل اُحُد میں نبیؐ کی
فرشتے تھے دم سادھے، جبریل خاموش فلک پر اجالوں کی قندیل خاموش
سِنانِ اُبَیّ لپکی ناگن کی صورت ہوئی حملہ آور وہ خائن کی صورت
نظر فرش کی عرش کی سمت اُٹھی کہ چشمِ فلک فرش کی سمت اُٹھی
تصور میں زیر و زبر ساری دنیا نبیؐ پر ہوا آج شیطاں کا حملہ
قریب آئی نوکِ سناں سینے سے جب سنبھالا نبیؐ نے اسے خود بخود تب

جھپٹ کر محمدؐ نے نیزے کو چھینا
اُبی رہ گیا دیکھو اب ہکّا بکّا
یہ اعجاز تھا یا تھا زورِ انامل
ہوا سرنگوں جنگ میں آج باطل
یہ سرکارِ عالی کا اک معجزہ تھا
کہ ہاتھوں میں تھا ان کے دشمن کا بھالا
لیا نیزہ دیکھا اُبیَ کو عزیزو
اُبی کا بدن غرقِ آہن تھا لوگو
تھا فولاد سے لیس گھوڑا بھی دیکھو
چٹان ایک لوہے کی تم اس کو سمجھو
بڑی ایک اہرن تھی اہرن پہ لوگو
کہ اک دیو بیٹھا تھا آہن پہ دیکھو
صحابہؓ تھے چپ دل تھے بے چین ان کے
کہ سب کچھ تھے سردارِ کونینؐ ان کے
کھڑا تھا مقابل میں بدکار انساں
بظاہر تھا انساں مگر تھا وہ شیطاں
نبیؐ نے کیا نیزے سے اک اشارہ
یہ ہلکا اشارہ بھی تھا اک شرارہ
انی بھالے کی کچھ فضا میں جو چمکی
گلوئے اُبی پر اک آفت سی آئی
فضا میں تھی اک چیخ ہیبت زدہ سی
سرِ راہ عزت لٹی مشرکوں کی
گرا خاک پر اوندھا شیطاں اُبی اب
ہوئی ختم بدکار کی زندگی اب
وہ حیوان کی طرح ڈکرا رہا تھا
کہ باطل کا ایوان تھرّا رہا تھا
اُحد میں اُبی کی یہ بربادی دیکھو
ہوئی اس کے ماتم کی تیاری دیکھو
زمیں اور فلک بھی مسرت سے جھومے
کہ جبریل دستِ شہِ والاؐ چومے
قُرَشیوں نے بسمل کو آکر اٹھایا
دیا تھا شہِ دیں نے اک ہلکا چرکا
وہ کرتا رہا ایک واویلا ہرپل
کہ واویلا یہ دور تک تھا مسلسل

قریشیوں نے آ آ کے سمجھایا اس کو تسلی دی ہنس ہنس کے بہلایا اس کو
خراش آئی ہے تیری گردن پہ ننھی کہ ہو جائے گی کل تری صحت اچھی
عجب لگتی ہے تیری یہ آہ و زاری نہ چیخ اتنا، ہے کم تری زخم خواری
ہُبل، لات و عزّیٰ ترے ساتھ ہیں جب یقیں رکھ نہ مر جائے گا ایسے تو اب
اُبی نے یہ سن کر ذرا آنکھ کھولی مگر اس کی صورت تو مرجھا گئی تھی
کہا لات و عزّیٰ کا میں ہوں پجاری خدا نے مقدر میں لکھی ہے خواری
قریشی لڑائی سے اب باز آئیں کہ حق اور صداقت پہ ایمان لائیں
محمدؐ کی یلغار سے بچ کے رہنا پیمبرؐ خدا کا اسے دل سے کہنا
دکھاتا ہے وہ معجزے ہر قدم پر یقیناً ہے وہ لوگو، محبوبِ داور
نظر میں مری لات و عزّیٰ ہیں پتھر نبیؐ ہیں پیمبر، نبی ہیں پیمبر
محمدؐ کے اس معجزے کو تو دیکھو یہ حربہ، یہ حالت مری، غور کر لو
محمدؐ نے یہ مجھ کو کیسی سزا دی کہ اک چیخ سے اس نے گردن جھکا دی
سمایا قُریشیوں کے سینے میں ہَول اب رواں مکے کی سمت ہونے لگے سب
اسی گھوڑے پر لادا نعشِ اُبی کو سزا یہ ملی تھی اُبی کی خودی کو
اُٹھائی لعینوں نے شیطاں کی میت کہ پائی عداوت نے یوں آج ذلت
تھا یہ زخم شیطاں کا مرگِ دوامی ہوئی ختم انسانوں کی اب غلامی

(یَارَبِّ، صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَداً عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ)

حضرت ابودجانہؓ پر عبداللہ بن حمید[1] کا حملہ

اُحد میں لعینوں نے ہاری جو بازی مقدر بنی دین کا، سرفرازی

فدا کاروں نے زخم کھائے تھے گہرے اٹے تھے بہت گرد سے ان کے چہرے

قریشی بہت آج میداں سے بھاگے پڑے تھے دلوں میں بہت ان کے رخنے

تھا ابنِ حمید اک جو، غصّے میں بھر کے بڑھا سوئے احمدؐ وہ یلغار کرنے

جَبَل پر محمدؐ چڑھے جا رہے تھے صحابہؓ چلے آپ کے پیچھے پیچھے

حمید حملہ آور ہوا چاہتا تھا وہ پیاسا تھا بے حد نبیؐ کے لہو کا

کہا آپؐ رہ جائیں گے آج زندہ تو ہونا پڑے گا مجھے خود ہی رسوا

ہوئے اس پہ اب مشتعل بُودُجانہؓ نہ بھائی انہیں طرز یہ کافرانہ

کہا بے ادب مجھ سے ہو اب مخاطب تو کس منہ سے ہے مرگِ آقا کا طالب

مقام اس کا ارفع وہ سب کا نبیؐ ہے اسی سے دو عالم میں اب روشنی ہے

تری موت کو بودجانہؓ ہے کافی تو لڑ مجھ سے ہوگی ابھی کچھ تلافی

بڑا سخت تھا بودجانہؓ کا حملہ گرا کر دبوچا اسے مار ڈالا

یہ حملہ تو تھا واقعی قاتلانہ جماعت سے پھر مل گئے بودجانہؓ

حمیدِ لعیں اب جہنم کو پہنچا یہ اک اور دشمن تھا جانِ نبیؐ کا

[1] یہاں اس کو ضرورتِ شعری کے تحت حمید کے نام سے ذکر کیا گیا ہے۔

چڑھے جاتے تھے کوہ پر سارے غازی   احد میں ملی تھی انہیں سرفرازی
تھکن ان کے اعصاب پر گو تھی حاوی   تھے سب منتظر سننے کو حکمِ ہادی
ملا عین طوفاں میں ان کو کنارا   کہ سب سے بڑا تھا نبیؐ کا سہارا
تھی چلنے میں کمزوری واضح نبیؐ کی   چٹان اک بڑی رہ میں حائل ہوئی تھی
بنے طلحہؓ جھک کر نبیؐ کا سہارا   نہ پوچھو جو عالم تھا ان کی خوشی کا
گڑی تھیں بہت سخت گالوں میں کڑیاں   کہ رو پڑتا، ہوتا اگر نرم انساں
انہیں دانتوں سے بوعبیدہ نے کھینچا   بڑا سخت تھا لوگو ان کا کلیجہ
لہو سے رنگے اب کے رخسارِ تاباں   تھے جانباز حیراں کٹیں کیسے کڑیاں
نبیؐ جی کے ہونٹوں پہ شکرِ خدا تھا   نہ شکوہ کسی کا نہ کوئی گلہ تھا
جو قوم اپنے ہادی کا خود خوں بہائے   اسے کون راہِ صداقت پہ لائے
خدا سے نبیؐ جی نے یہ التجا کی   ہو نادان بندوں پہ رحمت خدا کی
حقیقت سے ناآشنا ہیں یہ بندے   انہیں درگذر میرے اللّٰہ کردے
سفیرِ خداوندِ عالم وہ بن کر   چلے آئے جبریل نزدِ پیمبرؐ
وحی کی زباں پر تھی پاکیزہ آیت   عزیزو خدا کی تھی یہ بھی عنایت
صحابہؓ سے فرمایا حضرتؐ نے لوگو   ابھی غور سے دیکھو آیت کو سن لو
بہت ہوں گے باطل کے حملے عزیزو   نہ پائیں گے حق پر کبھی فتح دیکھو
اس آیت کو سن کر چمک اُٹھے چہرے   تھے سائے میں سب جیسے امن واماں کے

یَارَبِّ، صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَداً عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تشنگی

جبینِ منور سے خوں بہہ رہا تھا
وہ جانکاہ صدمہ سبھی کو ہوا تھا

لگی پیاس، احمدؐ تھے بے حد ہی پیاسے
صحابہؓ کے بڑھتے رہے اب دلاسے

تھی چوٹی پہاڑی کی پانی بھی کم تھا
تھے پیاسے نبیؐ جی یہی ایک غم تھا

نہ کچھ کر سکی دیکھو دنیائے فانی
نہ ملتا تھا ساقیِ کوثر کو پانی

گڑھے میں اکٹھا تھا کچھ آب باراں
اسے پی نہیں سکتا تھا کوئی انساں

گڑھے میں تھا نا صاف پانی اے پیارے
اسے کیسے پیتے نبی جیؐ ہمارے

علی مرتضیٰؓ صاف پانی جو لائے
نبیؐ جی نے کیں کلّیاں زخم دھوئے

نہ پورا ہوا پانی پینے کا ارماں
ہوا پانی کی بو سے دل بھی پریشاں

وفاتِ محمدؐ کی افواہ سن کر
احد میں چلے آئے چاہت کے پیکر

نبیؐ کو وہ ڈھونڈا، کئے آج ہر سو
کہ آنکھوں میں تھے دُکھ بھرے چند آنسو

نبیؐ کے لیے عورتیں لائیں پانی
کہ مقصود تھی پیاس ان کی بجھانی

رضا کار تھیں بیبیاں ساری لوگو
تھیں عائشہ صدیقہؓ بھی ان میں دیکھو

ترستے تھے پانی کو محبوب کے لب
نہ تھی بوند بھی کوئی مشکیزے میں اب

صحابہؓ بھی کاریز کی سمت دوڑے
صحابیؓ کچھ آبِ صفا لے کے آئے

ملا صاف لیکن تھا کچھ گھونٹ پانی　　نبیؐ نے اسے نوش کرنے کی ٹھانی
یہاں فاطمہ زہراؓ بھی آگئی تھیں　　وہ افواہِ دشمن سے گھبرا گئی تھیں
قریں مصطفیؐ کے جو تشریف لائیں　　پدر کی اس حالت پہ آنسو بہائیں
علیؓ بھر کے مشکیزے میں پانی لائے　　لہو کے نشاں، دستِ زہراؓ نے دھوئے
جلایا تھا پشمینہ اک فاطمہؓ نے　　تھا پشمینہ اور زخم ہائے نبیؐ تھے
لہو تھم گیا مل گئی کچھ تسلی　　ہوئی کم بہت اس سے کلفت نبیؐ کی
سکوں کا پڑا سایہ ذاتِ نبیؐ پر　　مگر تھا شہیدوں کا دلسوز منظر
ہوئیں ساری سفاکیاں آج عریاں　　تھیں دستِ زنانِ قریشی میں چھریاں
یہ سب عورتیں آج قاتل بنی تھیں　　شہیدوں کے کان اور آنکھیں بھی کاٹیں
یہ کہہ دے کوئی جا کے ان عورتوں سے　　بڑھیں اس قدر بھی نہ پنجے ستم کے
لعینوں سے میداں تھا خالی وغا کا　　نبیؐ کوہ پر تھے نہ تھا کوئی خطرہ
ابوسفیاں کے دل میں تھا ایک کھٹکا　　کہ جیسے چبھا جاتا ہو کوئی کانٹا
تھا رفعت پہ اب قافلہ جو نبیؐ کا　　وہ حالات کی جستجو کر رہا تھا
بلندی پہ خود جیسے فائز ہوا وہ　　مقابل کے اک کوہ پر چڑھ گیا وہ
محمدؐ کی جانب تھے اس کے اشارے　　مگر اہلِ طاعت تھے خاموش سارے
لیا نام بوبکرؓ کا اور عمرؓ کا　　مگر سب کو پھر بھی وہ خاموش پایا
کہا کیسے خاموش تم ہو گئے ہو　　ابھی ہار کر جیسے تم سو گئے ہو

ہوئے ضبط سے آگے فاروقِ اعظمؓ　　جواب اس کا دینے لگے وہ اسی دم
ہے قائم ابھی تک خدا کی خدائی　　سلامت نبیؐ ہیں اور ان کے فدائی
ترا قول ہے اب سماعت میں ان کے　　نبیؐ ساتھ ہیں اپنے نادان سن لے
جماعت میں ہیں سارے افرادِ ملت　　بہت تیری خاطر ہیں سامانِ ذلت
جوابِ عمرؓ سے وہ رہ رہ کے تڑپا　　ابوسفیاں کا دل بہت تیز دھڑکا
کیا خود بخود فخر کا اب ارادہ　　کہ تھا ہر گھڑی وہ حسد کا ہی شیدا
کہا، ہے عرب میں ہبل سب سے محبوب　　کہا مومنوں نے ہیں بت سارے مغضوب
اُدھر لب پہ تھی صرف تعریفِ عزّیٰ　　ادھر نغمہ لب پر تھا واحد خدا کا
کہا بدر کا بدلہ ہم نے لیا ہے　　کہ مجروح اسلام کی اب صدا ہے
کئی سورماؤں کو مارا ہے ہم نے　　کہ خود موت کے گھاٹ اتارا ہے ہم نے
مسلمانوں کے گوش و بینی بھی کاٹے　　کہ چند عورتوں نے کلیجے چبائے
لبوں پر ہمارے تھیں بیہودہ باتیں　　نہ خالی گئیں جو لگائی تھیں گھاتیں
نبیؐ سے کہا اگلے سال آئیں گے ہم　　قُرشیوں کی قوت کو دکھلائیں گے ہم
نبیؐ جی نے منظور فرمائی دعوت　　ابوسفیاں کی جانتے تھے وہ عادت

(یَارَبِّ، صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَداً　　عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ)

منظرِ احد بعدِ جنگ

﴿وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (آل عمران ۱۵۲)﴾

ہوئی شام، تھی ہر طرف ہولناکی ملے خاک میں نامور تھے جو خاکی
ہوا تھا مسلمانوں کا خونِ حسرت کہ پائی شہیدوں نے مرکر سعادت
شفق سرخ تھی کیا شہیدوں کے خوں سے ابھر آئے تھے داغ شاید احد کے
شفق نے شہیدوں کا خوں مل لیا تھا کہ سرخی کا تھا آسماں پر بھی پہرا
خموشی کی چادر احد میں بچھی تھی نہیں تھی کہیں کوئی ہنگامہ کوشی
احد ظالموں سے ہوا یوں تو خالی نہیں تھا کہیں کوئی لاشوں کا والی
ہوا تھا یہ انجام دیکھو جنوں کا فسانہ تھا بکھرا ہوا قتل و خوں کا
یہ خطہ ہے خاک اور خوں کے سفر کا اگا تھا یہیں کھیت تیغ و تبر کا
لہو میں نہائے تھے سب سنگ ریزے لہو میں تھے ڈوبے ہوئے ٹوٹے نیزے
نظر میں سمائے تھے مقتول گھوڑے کہ بکھرے ہوئے چیتھڑے سے پڑے تھے

تھیں زرہیں شکستہ تو پھوٹے تھے مغفر
زمینِ احد پر تھا لاشوں کا منظر

یہاں ٹوٹی تھی کفر کی کبر و مستی
ہر اک سمت تھا منظرِ خود شکستی

فضاؤں میں عبرت کی تحریر ابھری
کہ شہرِ خموشاں میں اک خامشی تھی

ضعیفوں کے کل تک جو حامی بنے تھے
انہیں کے یہاں آج لاشے پڑے تھے

گواہی شہادت کی دینے لگے وہ
کہ سچائی کے نام پر ہی مٹے وہ

وہ اسلام کے واسطے مر مٹے تھے
ادا قرضِ ہستی بھی کر کے گئے تھے

اگرچہ بدن معرکہ سے تھے زخمی
مگر جاگتی تھی سدا روح ان کی

کہیں سے نہیں آتی تھیں اب صدائیں
کہ ماتم کناں تھیں احد کی ہوائیں

فرشتے بھی سرگوشی کرتے نہیں تھے
شہیدانِ اُمت بلا کے حسیں تھے

وہ خاموش تھا جب صداؤں کا لشکر
ندا کوہ سے آئی اللّٰہ اکبر

خدا کی حکومت کا چرچا تھا ہر سو
نبیؐ کی رسالت کا نعرہ تھا ہر سو

پڑا نورِ ایماں کا ہرسمت سایا
کہ گونجا فضاؤں میں وحدت کا نعرا

کھڑے تھے صفیں باندھے اللّٰہ کے غازی
ادا فرض کرنے لگے سب نمازی

نبیؐ دیکھو حق کی امامت کو آئے
امامِ نبوت قیادت کو آئے

جھکا ڈالے سجدے میں اب سب کے سب سر
یہ منظر بھی دیکھا ستاروں نے جم کر

بنے سجدے عرشِ معلیٰ کی زینت
بڑھی فرش والوں کی کچھ اور عظمت

یہ سجدے تھے اخلاص مندی کے لوگو
کہ تھی ان میں بھی شانِ حق اے عزیزو

یہ سجدے تھے ایوانِ وحدت کی کیلیں فرشتوں کی خاطر تھیں روشن دلیلیں
عقیدت سے تھے سارے لبریز سجدے لہو میں تھے تر تن، لہو ریز سجدے
یہ سجدے تھے ایثار کے سجدے بھائی حقیقت میں تھے پیار کے سجدے بھائی
لگا دی تھی ان سب نے جانوں کی بازی امام ان کا اللہ نبیؐ جی تھے ہادی
سجا تھا بہت زخموں سے ان کا چہرہ کہ تھے لذتِ غم سے دل بھی شکستہ
وہ رہتے تھے زخموں کو دل سے لگائے لگے تھے رہِ حق میں یہ داغ سارے
شِکَستَہ تھا ظاہر میں آئینہ تن کا تھا شفاف درپن مگر ان کے من کا
شہیدوں کی لاشوں کی کرنی تھی عزت کہ باقی تھی فوجِ مسلماں کی خدمت
شہیدوں کا عقبیٰ میں جاگا مقدر کہ کرنی تھی تدفین ان سب کی مل کر
کیا دفن ہر اک کو فخرِ زماںؐ نے کہ تاروں کی تدفین کی آسماں نے
جَراحت سے تھے پیرہن ان کے ٹکڑے میسر نہ تھے کپڑے تن کو کفن کے
ملا ان شہیدوں کو پورا کفن کب؟ بدن ڈھانکے سوکھی ہوئی گھاس نے اب
رسولِ خداؐ کی تھیں آنکھیں نم آلود صحابہؓ ہوئے جا رہے تھے غم آلود
بظاہر تھے آواز و حرکت سے محروم مگر ان شہیدوں کی جنت میں تھی دھوم
نگاہِ رسالتؐ کی چادر تھی ان پر کرے ناز کیوں کر نہ ان کا مقدر

شہیدِ اُمّت حضرت حمزہؓ کی لاش

نبیؐ جی جو حمزہؓ کی میت پہ آئے
جلالت، وقار، اپنے چہرے پہ لائے

صفیہؓ جو ہمشیرِ حمزہؓ تھی لوگو
پئے دید آئی اُحد میں عزیزو

تھی حمزہؓ سے الفت زیادہ ہی یارو
زیارت کو بھائی کی آئی تھی پیارو

زبیرؓ ان کے بیٹے قرینِ نبیؐ تھے
کہا پھوپھی کو دید سے روک رکھیئے

لگے زخمی دل کو نہ اب ان کے چرکا
نہایت ہی بگڑا ہے حمزہؓ کا چہرا

جو سمجھایا ماں کو پسر نے زیادہ
تو صابر انہیں بیٹے نے آج پایا

پڑھی فاتحہ، بھائی کا دیکھا چہرہ
خموشی کی چادر میں لپٹے تھے حمزہؓ

قضا پر تھی راضی یہ اُمّت عزیزو
لو عبرت، تماشا اسے تم نہ سمجھو

سبیلِ خدا کے تھے حامی شہیداں
ہوئے دین وملت پہ خوش ہو کے قرباں

لعینوں کو اموات کی رہ دکھا کر
گرے تھے وہ تیرِ اجل آج کھا کر

سمجھ لو شہیدوں نے منزل ہے پائی
کہ بھائے خدا کو شہیدوں کی لالی

زیادہ ہیں زندوں سے زندہ وہ یارو
ہیں مسرور اب آسمانوں پہ پیارو

ہمیں ان کی اب پیروی لازمی ہے
فدا دین پر ہو یہی زندگی ہے

نہیں حق سے جس شخص کو کوئی الفت
تو جینا بھی لعنت ہے مرنا بھی لعنت

ملے جا کے جو فوجِ دشمن سے کوئی
منافق اسے ساری دنیا کہے گی

جو ملت کے غدار ہوتے ہیں لوگو
کہاں ایسے لوگوں پہ روتے ہیں لوگو

تجہیز و تکفین کے بعد

بڑے پُرسکوں لگ رہے تھے نظارے
زمیں پر تھا چاند اور فلک پر ستارے

شہیدوں کی تدفین ہوتی تھی شب بھر
فلک پر بھی تحسین ہوتی تھی شب بھر

شہیدوں میں سب تھے نبیؐ جی کے ہمدم
جنہیں یاد قرآں تھا وہ تھے مقدم

ہوئیں دفن ستّر عزیزوں کی لاشیں
اک اک قبر میں دو شہیدوں کی لاشیں

تھے پھولوں کے آنسو بھی تربتوں پر
نہ دیکھا گیا ایسا غمگین منظر

نبیؐ نے اچانک یہ اک بات سوچی
نہ جانے ہے کس سمت فوجِ قریشی

ہے بہتر وہ مکے کی جانب جو جائیں
پلٹ کر ہمیں اپنا منہ نہ دکھائیں

اگر ہو مدینہ پلٹنے کی ہمت
جو زخمی ہیں پہنچادو ان کو بہ سرعت

نہ کردیں وہ حملہ ضعیفوں پہ یارو
خبر کیا ہے فوراً ذرا جا کے لاؤ

ہوا اب جو ارشادِ احمدؐ عزیزو
تو دوڑے چلے چند افراد دیکھو

مخاطِب صحابہؓ سے تھے اب محمدؐ
ہوا ہے ستم دین و ایماں پہ از حد

لڑوں گا دمِ آخریں تک عدو سے
کہ اُمت کی خاطر مروں گا خوشی سے

شکستہ صحابہؓ نبیؐ کے تھے پیچھے
مدینہ کا رستہ لیا اب نبیؐ نے

احد کا تھا چرچا مدینے میں بھی اب
مساکیں، یتامیٰ الم ناک تھے سب

احد کے شہیدوں کی غمگین مائیں — نبیؐ کے لیے مانگتی تھیں دعائیں
نکل کر مدینے کی راہوں میں آئیں — مسا کیں، دکھوں کی فضاؤں میں آئیں
ضعیفہ بھی اک راہ پر آگئی تھی — کہ وہ حال کی جستجو کرنے نکلی
شہیدوں میں شامل تھا شوہر، برادر — کیے تھے یہ جوہر بھی اس نے نچھاور
شہادت کے پیغام اس کو ملے تھے — کہاں زخم بڑھیا کے دل کے سلے تھے
مگر لب پہ اسمِ گرامی تھا اس کے — ہیں احوال کیا اب بتادو نبیؐ کے
نہ شوہر، نہ بیٹوں، نہ بھائی کا غم تھا — خیال اس کو تھا بس رسولِ خداؐ کا
نبیؐ زندہ ہیں یہ پتا چل گیا جب — ہوئے دور از خود شہیدوں کے غم سب
مجھے اب نبیؐ جی کی صورت دکھاؤ — ضیا چاہیے میری آنکھوں کو لوگو
سلامت ہے ایماں سلامت نبیؐ ہے — ذرا سی تسلی مجھے مل گئی ہے
ہیں زندہ یتیموں کے آقا غنیمت — رہے حشر تک دینِ حق بھی سلامت
نہ بھولے گا جو سانحہ ہے احد کا — یہ اک اہلِ ایماں کی خاطر سبق تھا

(یارَبِّ، صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَداً عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ)

ابوسفیان کی حضورؐ کے خلاف زہر افشانی

مرے ساتھیوں نے جو ستّر کو مارا — خوشی ہے کہ منظر یہ میں نے بھی دیکھا
محمدؐ کو تم سب نے تنہا تو گھیرا — مگر قتل ہونے سے وہ بچ گیا تھا

گرا وہ گڑھے میں مگر زندہ ٹھہرا　تھا بے خوف اور مطمئن اُس کا چہرا
وہ ہم سے لڑے اُس میں ہمت کہاں ہے　ہزاروں سے لڑنے کی جرأت کہاں ہے
تھی امداد غیبی تو کیوں زخم لگتا　کوئی معجزہ جنگ میں وہ دِکھاتا
نہ وہ ہے پیمبر نہ ساحر ہے یارو　ہے پیکر وہ ہمت کا عظمت کا سمجھو
ہوئے اُس پہ تیر و تبر کے بھی حملے　مرے ساتھیوں نے کئی سنگ پھینکے
چلی اس پہ تلواریں یاروں کی پھر بھی　چلی اس کے آگے نہ پُھرتی کسی کی
وہ زندہ ہے یہ امر ہے اتفاقی　ابھی اُس پہ گہری نظر ہے ہماری
ہو حملے پہ تیار اگر تم دوبارا　نہیں اہلِ یثرب میں لڑنے کا یارا
بتوں کی دہائی کی اب داد دو تم　کہ لات و ہبل کا سدا نام لو تم

صفوان ابنِ اُمیّہ کا خطاب

غنیمت ہے غلبہ تمہارا ہے جانو　پلٹ جانے میں اپنی عزّت ہے مانو
نہ پڑ جائیں لینے کے دینے سمجھ لو　نہ اُکھڑیں قدم آگے بڑھنے سے یارو
نہیں تم کو مالِ غنیمت ملا ہے　کہ غلبہ تمہارا تمہیں جچ رہا ہے
وہاں مسلموں کی جمیعت ہے بھاری　کرو اپنی نیّت کو حملے سے عاری
کہو تم صحابہؓ نے کب جنگ ہاری　تھا ہر اک صحابی ہزاروں پہ بھاری
تمہاری لڑائی بنی تھی سوالی　کہ خالد کی قوت نے عزت بچالی

دھری رہ گئی بس تمہاری شجاعت مسلمانوں نے تم کو دے دی ہزیمت
کدورت کو سینے میں کیوں پالتے ہو کھٹائی میں غلبے کو کیوں ڈالتے ہو
مدینہ پہ کیوں کر رہے ہو چڑھائی جو غلبہ ہے قائم ہے وہ فتح مندی
لگے تکنے اک اک کا چہرہ یہ کافر لگے گالیاں بکنے اب سارے شاطر

مَعْبَد کی دھمکیاں

نہ ہو پا رہی تھی کوئی بات طے اب کہ ڈوبے ہر اِس اور غصّے میں یہ سب
رہی اُٹھ کے موجِ ہوس دل ہی دل میں کہ کڑھنے لگی فوج بس دل ہی دل میں
تنازع بڑھا، شام کا وقت آیا نظر آیا اب سب کو معبد کا چہرا
خُزاعی قبیلہ تھا معبد کا لوگو سمجھدار تھا وہ بہت اے عزیزو
وہ معبد جو ناقہ سوار آگیا تھا مدینے کی پوری خبر لا چکا تھا
ابو سفیاں کہنے لگا ہو کے ناچار خوشی کی خبر کوئی دے ہم کو اب یار
اَلم بیچ اُن کے ہے یا اب خوشی ہے جماعت محمدؐ کی کیا کر رہی ہے
مدینہ میں آہ و بکا تو نہیں ہے وہاں ماتمی اب صدا تو نہیں ہے
بتا اب مسلمان کس حال میں ہے وہ کیا اب غموں کے سیہ جال میں ہے
خزاعی ہو اور ہو بڑے نام آور کہو کیا ارادہ ہے بولو دلاور
جواباً خزاعی نے یہ عرض کی اب ہمیشہ مہرباں نبی جیؐ پہ ہے رب

بنا کر کوئی بات کہتا نہیں میں ... میں سچ کہہ رہا ہوں کہ جھوٹا نہیں میں
مجاہد تھے وہ سب ارادے کے پکے ... مسلمان ستر جو مارے گئے تھے
نہیں تھے جو مسلم لڑائی میں شامل ... شہیدوں کا صدمہ ہُوا اُن کو حاصل
خزاعی نے فوراً کہا سن لے ناداں ... نہیں کفر کی جیت کا کوئی امکاں
وہاں ہیں یہ انوارِ شب میں نظارے ... کہ ہیں غیظ آلودہ سارے کے سارے
مسلمانوں کے دل میں اٹھا ہے طوفاں ... کہ شب میں بھی جاگیں مدینہ کی گلیاں
لب و رخ پہ احمد کے جو زخم آیا ... مسلمانوں کو وہ بہت ورغلایا
نہ سمجھو کہ وہ آج ماتم کناں ہیں ... کہ تیار لڑنے کو پیر و جواں ہیں
مہیا ہوئے ہیں بہت اونٹ گھوڑے ... اکٹھا ہوئے تیر وتلوار تھوڑے
ہیں افواج کے آج بادل گھنیرے ... کہ نکلا ہے لشکر بھی یہ منہ اندھیرے
بھگا لایا میں ناقے کو آگے آگے ... یہاں رک گیا ہوں تمہیں آج پا کے
جو لڑنا ہے تو خود کو تیار کرلو ... اگر یوں نہیں تو کوئی آڑ پکڑو
یہ سُن کر لعینوں کے چہرے ہوئے فق ... زمیں جیسے ہوجائے قدموں تلے شق
بو سفیاں پکارا خبر کیسی ہے یہ ... کہ ہے رات باقی سحر کیسی ہے یہ
ذرا دیکھنا کیا ہے ٹیلوں کے پیچھے ... لگے ہیں مسلمانوں کے آج ڈیرے
ہیں ٹیلوں کے پیچھے جو گھوڑوں کے کاوے ... محمدؐ کے ہیں یارو جنگی ارادے
صدا مرُ گبوں کی ہے کانوں میں میرے ... کہ ٹیلوں کے پیچھے ہیں دشمن کے پھیرے

جو مَسلی ہیں رانیں سواروں کی ہر دم زبانیں نکلتی ہیں گھوڑوں کی ہر دم
یہ سن کر سَراسیمہ کفار ٹھہرے نکل آئے خیموں سے گھبرا کے سارے
نظر آئے اسلام کے جیش اُن کو کہ آیا بہت خوف اور طیش اُن کو
دیا حکمِ رخصت بوسفیان نے اب کرو اپنے خیموں کو خالی ابھی سب
تھے کفار کی فوج کے یہ نظارے سپاہی تھے پیچھے تو سالار آگے
نرالی ہوا خواہی معبد کی نکلی چلے مکے کی سمت سارے قریشی
بوسفیاں تھا شرمندہ حرکت پہ اپنی نہ وہ چل سکا چال کُھل کر انوکھی
بظاہر تسلی وہ دیتا رہا اب گریزاں تھے خود سے قریشی جو تھے سب
دلوں پر مسلمانوں کا رُعب چھایا پریشان کرتا تھا خود ان کا سایہ

مسلمان، حمراء الاسد میں (شوال ۳ھ)

﴿اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ۔ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِیْمٌ﴾ (آل عمران ۱۷۲)

مسلمانوں کا زخم خوردہ تھا دستہ چلا ڈھونڈنے اب شہادت کا رستہ
وہ مظلوم اور ظالموں کا تعاقب کہ نیکی سے تھا خود بدی کا تخاطب
بظاہر شکستہ مجاہد تھے سارے مگر حوصلے تھے نہایت ہی اُونچے
سپہ اور سالار بھی زخم خوردہ مہاجر بھی انصار بھی زخم خوردہ

نہ بے دل نہ شاکی نہ رنجیدہ خاطر ۔۔۔ بڑھے سامنے راہِ حق کے مسافر
نہ تھا جذبۂ انتقام ان کے آگے ۔۔۔ تھا منشا فقط روک تھام اُن کے آگے
تھے اشرار کچھ اور کفار تھے کچھ ۔۔۔ منافق تھے کچھ اور غدار تھے کچھ
پلٹ کر نہ آجائیں افواجِ اعدا ۔۔۔ خطرناک شیطان کا ہے ارادہ
مدینے پہ چڑھ کر نہ رسوا کریں اب ۔۔۔ نہ ارذل، شریفوں پہ دھاوا کریں اب
بڑھانی تھی ہر اک مجاہد کی ہمت ۔۔۔ نبیؐ جی کو کرنی تھی اِن کی امامت
بتانا تھا چلنے میں لغزش جو ہوگی ۔۔۔ کروگے نہ پروا ندامت کی کوئی
دکھانا تھا ہے ساتھیوں پر بھروسہ ۔۔۔ جتانا تھا رحمت کا ہے اُن پہ سایہ
اُحد میں جو ناتجربہ کاریاں تھیں ۔۔۔ مسلمانوں کو اُن کی غم خواریاں تھیں
ہوا تجربہ حوصلے بڑھ گئے تھے ۔۔۔ کہ ہر ایک فوجی کے لب پر تھے نعرے
بڑھیں جس طرف سے قریشی رِسالے ۔۔۔ تعاقب میں اُن کے ہیں ایمان والے
ہوا خیمہ زن قافلہ روشنی کا ۔۔۔ تھا حمراء اسد میں پڑاؤ نبیؐ کا
ہوا حکم اعداء کی لائیں خبر اب ۔۔۔ رہے کافروں پر ہر اک کی نظر اب
خبر فوجِ قُرشی کی لانے کو لوگو ۔۔۔ علیؓ، سعدؓ، بوبکرؓ چل نکلے دیکھو
خبر لانے دیں کے رضا کار نکلے ۔۔۔ کہ اسلام کے چند غم خوار نکلے
پڑھیں مغربی رکعتیں جب نبیؐ نے ۔۔۔ مخاطب ہوئے جاں نثاروں سے اپنے
بڑا مرتبہ اہلِ دیں کا ہے دیکھو ۔۔۔ مصیبت میں ہر دم خدا کو پکارو

ابھی آگ سُلگاؤ شب کا ہے ڈیرا ۔۔۔ کہ کفار کے دل میں ہو خوف پیدا

جو میدان سارا ہو آتش بداماں ۔۔۔ تو گھبرا کے میدان چھوڑے گا شیطاں

جو زخمی ہیں وہ آگ تاپیں ابھی سے ۔۔۔ کہ زخموں کو بندھوائیں اپنے خوشی سے

پیئیں کھائیں نامِ خدا ہی سے ہر دم ۔۔۔ کریں شکرِ مولیٰ نہ رکھیں کوئی غم

جمایا یہ سن کر صحابہؓ نے ایندھن ۔۔۔ جلی ہر طرف آگ میداں تھا روشن

ذرا فاصلے سے جو آتش جلی تھی ۔۔۔ گریزاں تھے میداں میں سارے قریشی

نظر آتے تھے دور سے سارے شعلے ۔۔۔ اندھیرے میں کفار تھے گویا اندھے

نگاہیں تھیں پیچھے قدم آگے آگے ۔۔۔ مسلمانوں سے ڈر کے کفار بھاگے

نبیؐ کی نظر مجروں کی طرف تھی ۔۔۔ کہ اسلام کے رہرووں کی طرف تھی

قریبِ تہجد خبر آئے لے کر ۔۔۔ دکھانے لگے فوجِ قرشی کا منظر

وہ بھاگے چلے جاتے ہیں اپنے گھر تک ۔۔۔ وہ تھے ارضِ روحا میں بس سہ پہر تک

ہمارے تعاقب سے آگاہ ہیں وہ ۔۔۔ کہ خوف اور دہشت کے ہمراہ ہیں وہ

(یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔۔۔ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ)

شہدائے اُحد

نبیؐ کے ارشادات اور مدینہ واپسی

کیے رب کو سجدے رسولِؐ خدا نے
اٹھے رہ گئے ہاتھ ان کی دعا کے

تذبذب کی زنجیر میں ہیں وہ لپٹے
ہمیں جا کے کرنا ہے کیا ان کے پیچھے

نہ ہم ان کی چالوں میں آئیں گے ہرگز
دوبارہ وہ غلبہ نہ پائیں گے ہرگز

خدا کی حمایت نہ ظالم کو ہوگی
ہے ان کے لیے بس کھٹائی بدی کی

ہے احساں خدا کا کہ ہے آج ناصر
قریشی ہیں سب آج خستہ و قاصر

بجا لاؤ خالق کا اب شکر یارو
مصیبت میں ہر دم اسی کو پکارو

یہاں تین دن کے لیے اب ٹھہر کر
بنو اپنے زخموں کے خود ہی رفوگر

کرو کوچ دارالاماں کی طرف پھر
چلو اپنے اپنے مکاں کی طرف پھر

بڑھا کر تجلی کو حمراء اسد کی
مدینہ میں جلوہ فگن تھے نبیؐ جی

چمکنے لگا اہلِ ایماں کا سینہ
نبیؐ جی جو تشریف لائے مدینہ

مدینے پہ طاری رہی سوگواری
کئی خاندانوں پہ تھا رنج طاری

ہمارے نبی جیؐ جدھر سے بھی گزرے
نظر آئے ماتم میں اصحابؓ ڈوبے

گھروں پر نمایاں تھی جو سوگواری
وہ سینہ فگاری کہ تھی آہ وزاری

بظاہر ملی خاک میں خاک ان کی
مگر روح ہے واقعی پاک ان کی

جو پیشِ نظر ہے وہ انسانیت ہے
کہ سر پیٹنا رونا شیطانیت ہے

خدا ان سے خوش ہوتا ہے آسماں پر
شہیدوں کا احسان ہے اس جہاں پر

عمل ان کا ہے بہر تقلید یارو
اک آئینہ حُسنِ نیت ہے پیارو

عمل کو کیا جوش والوں نے زندہ
کہ تھا نور اور شہادت کا چہرہ

تمھیں کیا ہے معلوم فرماں خدا کا
انہیں سمجھو زندہ، نہیں ہیں وہ مُردہ

کرو جاں نثاروں کی خاطر دُعائیں
خدا کو ہیں پیاری تمہاری صدائیں

نہ کپڑوں کو پھاڑو نہ ماتم کرو تُم
کہ خود روح میں غم کو مُدغم کرو تُم

بنو خوب صابر رہو اس پہ شاکر
سمجھ لو یہاں اس کو حاضر و ناظر

پڑا غم زدوں پر جو رحمت کا سایہ
یہ ارشاد سن کر سکوں سب نے پایا

شکیبائی شیوہ ہوا مسلموں کا
ٹلا سر سے دیکھو تو سایہ دکھوں کا

بہار آئی گلشن میں کلیاں کھلیں سب
یہی تھی رضائے نبیؐ مرضی رب

ہوا خاتمہ دکھ بھری ساعتوں کا
بھر آیا ہر اک زخم اب زخمیوں کا

مدینہ کا حوصلہ افزا منظر

نبی کی طرف اُن کے دیوانے آئے
ہوئی شمع روشن تو پروانے آئے

شفا کی طلبگار تھی جب کہ دنیا
تو دینِ مبیں ہر مرض کا تھا نسخہ

بہت دور تھی ظلم کی آج سرحد
سجی صحنِ مسجد میں بزمِ محمدؐ

مہیا تھا راحت کا ساماں یہاں پر
کہ تھم جاتے تھے آکے طوفاں یہاں پر

ازالہ قباحت کا ہونے لگا تھا ہوئے قلبِ اصحابؓ سارے مجلّیٰ
فضا تھی اخوت کی مسجد کے اندر ہوا تھی مروت کی مسجد کے اندر
فضا میں تھا اللّٰہ اکبر کا نعرہ مقدر بھی محراب و منبر کا جاگا
صحابہؓ نہا کر ہوئے باوضو سب صفیں باندھیں ہونے لگے قبلہ رُو سب
برابر جو خادم بھی مخدوم بھی تھے یہاں یکساں حاکم بھی محکوم بھی تھے
قیام و قعود و رکوع و سجود اب تھا کثرت میں بھی اُن کا واحد وجود اب
مساجد میں آتے ہیں ایمان والے جھکاتے ہیں سر کو یہاں شان والے
ادب، خُلق اور آدمیت یہاں ہے کہ حسنِ عمل، حسنِ نیت یہاں ہے
ہر اک پل یہاں اتباعِ نبیؐ ہے دلوں میں صحابہؓ کے اب روشنی ہے
دلوں میں محبت لبوں پر دعائیں خدا کو پسند آئیں ان کی ادائیں
سحر میں تھا ہر لمحہ نورِ عبادت کہ حاصل تھی سب کو نبیؐ جی کی صحبت
نبیؐ سے صداقت کے بھی بخت جاگے کہ تھے بندگی میں محمدؐ ہی آگے
زہے اُمتِ احمدِ مصطفیٰؐ یہ کہ دیتی ہے وحدت کا سب کو پتا یہ
طبیعت تھی سادہ، تھے اطوار سادہ کہ تھا صاف اور شفاف کردار سادہ
تھی چہرے پہ دل کی تجلی نمایاں کبھی ڈگمگایا نہیں ان کا ایماں
بڑا دل نشیں تھا یہ مسجد کا منظر کہ جانِ نظارہ تھے محبوبِ داور

حضورؐ کی صورت وسیرت

نبیؐ جی کہ دارالاماں کے تھے ساکن
مدینے میں دستورِ شفقت کے ضامن

اُنہیں سے تھے رحمت کے سایے ہمیشہ
کہ وہ بندگی میں تھے آگے ہمیشہ

محمدؐ تھے اُمت کے بے لوث ہادی
طبیعت تھی سادی شریعت بھی سادی

عرب سے تھا باہر نبیؐ جی کا نام اب
وہ سب کی نظر میں تھے عالی مقام اب

تھے اخلاق اعلیٰ، تھے اطوار سادہ
صداقت کا مظہر تھے سب سے زیادہ

نبیؐ جی کی ذاتِ گرامی تھی گلشن
کہ آئینے کی طرح چہرہ تھا روشن

نگاہوں کا عالم نہایت حسیں تھا
کہ چہرہ بڑا ہی خلوص آفریں تھا

اسی چہرے سے ماہ نے حسن پایا
تھے وہ مرکزِ روشنی ہی سراپا

نبیؐ جی کا تھا جسم اک جسم اطہر
کہ پیشانی بھی تھی بڑی نور آور

سب الفاظ اُن کے تھے قرآں کی صورت
کہ پیشانی تھی صبحِ خنداں کی صورت

محبت کی سچی صدا تھے نبیؐ جی
کہ ہر دل میں جلوہ نما تھے نبیؐ جی

اُنہیں سے چمکنے لگے سارے منظر
کہ جانِ نظارہ تھے محبوبِ داور

مثالی تھی نُطقِ نبیؐ کی حلاوت
نہیں رکھتے تھے وہ کسی سے عداوت

(یَارَبِّ، صَلِّ وَسَلِّم دَائِماً اَبَداً
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ)

حادثۂ بیر معونہ (صفر ۴ھ) اصحابِ صفہ

گھروں کو یہ چھوڑ آئے تھے اے عزیزو — یہ شیدائی تھے دینِ احمدؐ کے لوگو
نبیؐ جی کی خدمت میں رہتے تھے حاضر — تڑپتی جبیں اُن کی سجدوں کی خاطر
عزیز اُن کو بس مرضیِ مصطفیٰ تھی — کہ مطلوب اُن کو رضائے خدا تھی
وہ کرتے تھے یارو قناعت زیادہ — کہ تھی فقر و فاقے سے رغبت زیادہ
یہ پروانے شمعِ نبیؐ کے تھے یارو — کہ شیدا فقط بندگی کے تھے یارو
اُنہیں کوئی پروائے دولت نہیں تھی — نظر ان کی سوئے امارت نہیں تھی
اشاعت وہ قرآں کی کرتے تھے ہر سو — انہیں نفس پر اپنے ہر دم تھا قابو
طریق ان کا لیکن گدائی نہیں تھا — کہ دامن کو وہ تھام لیتے تھے حق کا
ہوا اہلِ صفہ سے اسلام روشن — وہ تھامے ہوئے تھے رسالت کا دامن
تھے صابر بہت آفتوں کے یہ مارے — مگر تھے نبیؐ جی کو ہر لحہ پیارے
غنی تھے، غیُور، ان کی فطرت مثالی — رسالت سے اُن کی محبت مثالی
نہ تھی ظاہری شان و شوکت گوارا — کہ تھا غم کے طوفاں سے لڑنے کا یارا
رِیا اُن کی فطرت میں شامل نہیں تھی — طبیعت تکلف پہ مائل نہیں تھی
پناہوں میں تھے دردمندوں کی یہ سب — مہرباں فلک سے تھا اِن پر خدا اب
معافی کے پروانے لکھتے تھے اکثر — فراہم یہ مسکینوں کو کرتے چادر

یہ معصوم اُلفت کے شیدا بہت تھے
عدالت میں بے مثل تھے اہلِ صفّہ

نبیؐ کی عنایت کے شیدا بہت تھے
حقیقت میں تھا یہ نبیؐ جی کا صدقہ

یہ اصحابؓ حُفّاظِ قرآں تھے بھائی
درِ مصطفیٰؐ کے یہ درباں تھے بھائی

تھے خوش ہر گھڑی یہ نبیؐ کی عطا سے
کہ تھے زندگی ہی میں راضی خدا سے

محبت کا اپنی یہ منظر دکھاتے
نبیؐ جی کی راہوں میں آنکھیں بچھاتے

یہ مسجد میں رہتے تھے حاضر ہمیشہ
تھا حاصل نبیؐ جی کی قربت کا سایہ

یہ سچ ہے، تھے علم وعمل کے یہ شیدا
کہ تھا ساتھ ہردم صداقت کا جذبہ

نظر میں سمایا محبت کا جذبہ
رسولؐ و خدا کی اطاعت کا جذبہ

نہ کچھ چاپلوسی نہ طرزِ رَعُونت
نہ کوئی لجاجت نہ کوئی خشُونت

رسولِؐ خدا اُن کی محفل میں اکثر
ہُوا کرتے تھے بارہا جلوہ گُستر

جو شیطاں کو باطل کی ترکیب سوجھی
تو چال اک چلی کفر نے اب بدی کی

ہوئی شیطنت کی جو ہر دم نمائش
بڑھی حق پرستوں کی پھر آزمائش

لعینوں کے اندر تھا غصے کا عالم
کہ پہنچے کوئی زَک نبیؐ جی کو ہر دم

جہالت پہ اپنی تھے کفار نازاں
محمدؐ تھے اس شیطنت سے بھی نالاں

بنو عامر اک تھے نہایت ہی مشہور
قبیلے میں نجدی کے تھے آپ مغرور

دغابازی فطرت میں تھی ان کی لوگو
کہ عامر دلاور تھا اک ان میں پیارو

یہ عامر تھا ابن الطفیل ان کا سردار
کیا اس نے فتنے کا ہر سمت اظہار

ابو براء مدینے میں

حضورؐ ایک دن صفہ کے درمیاں تھے
کہ آیاتِ حق سے وہ رطب اللساں تھے
رہِ نجد سے بوبراء بڑھ کے آیا
وہ ناقے بھی گھوڑے بھی ہمراہ لایا
وہ سرکارؐ میں پہنچا اب عاجزی سے
بجالایا آدابِ مجلس خوشی سے
یہ کی عرض آیا ہوں بیمار بن کے
شفاعت کا ہر دم طلبگار بن کے
سنا ہے کہ دستِ نبی میں شفا ہے
بڑی پر اثر آپ کی ہر دُعا ہے
پیمبر امیں اور آمن ہیں لوگو
شفا کے حقیقت میں ضامن ہیں لوگو
کریں میرے ہدیے قبول اب پیمبر
کہ آیا ہوں میں دور سے کتنی چل کر
مرے ساتھ ہے اب کُہن سالی دیکھیں
کہ دامن مرا ہے ابھی خالی، دیکھیں
دعا سے نکل آئے بیماری کا حل
نہ ہو جاؤں میں درد سے آج پاگل
نبیؐ نے سنی اُس کی رُوداد لوگو
بجا تھی جو اس کی تھی فریاد لوگو
دعا کی حبیبِ خدا نے خوشی سے
کہ بیماری یارب ابھی دور کردے
وہ تاجِ شفا کے نگیں تھے بالآخر
نبیؐ رحمتِ عالمیں تھے بالآخر
یہ بیماری یارب عطا بھی ہے تیری
دوا بھی ہے تیری شفا بھی ہے تیری
کہا ہر مرض کا خدا ہی ہے شافی
نگاہِ کرم ایک اُس کی ہے کافی
تُو آیا ہے تن کا مرض لے کے مجھ تک
یا روحانی کوئی غرض لے کے مجھ تک

علاج اپنا روحانی کر لے ذرا تو
کہ اب مان لے اپنا واحد خدا، تو
طلب کر لے اسلام کی آج دولت
ملے گی تجھے دین و عقبیٰ میں شہرت
مجھے مال و زر کی ضرورت نہیں ہے
تحائف کی، ہدیوں کی حاجت نہیں ہے
ضرورت نہیں کوئی اب ان کی مجھ کو
ضرورت ہے اک قلبِ مؤمن کی مجھ کو
نہ لوں گا کوئی منکرِ دیں سے تحفہ
کہ لوں گا میں نامِ خدا ہی سے ہدیہ
کسی پر یہ بیداد کرتا نہیں ہے
صِلہ لے کے امداد کرتا نہیں ہے
سوالی کو رد کر نہیں سکتا ہر گز
سلوک ایسا بد کر نہیں سکتا ہر گز
تو ہوتا جو ایمان و حق سے منور
یقیناً ترا لیتا تحفہ پیمبر
یہ کہہ کر دیا شہد کا ایک کوزہ
سنایا شفا کا محمدؐ نے مژدہ
جو نامِ خدا ہو تو تاثیر ہوگی
ہر اک ذرّہ میں ایک تنویر ہوگی
ہوا مدّعا خود بخود اُس کو حاصل
ہُوا بوبراء اب نبیؐ جی کا قائل
تھا اعجازِ حضرت شفا پائی اس نے
مگر کچھ عقیدت نہ دکھلائی اس نے
دُعائے نبیؐ سے شفا پایا عامر
ہُوا پھر نبیؐ کی وہ خدمت میں حاضر
ہے احسان کا صرف احسان بدلہ
دے محسن کو دھوکہ ہے شیطاں کا شیوا
اگر مہربانی سے پیش آئے کوئی
کریں جانور بھی نہ ایذا رسانی
جو، اب بو براء بزمِ احمدؐ میں آیا
کہا شکریہ لے کے آیا ہوں آقاؐ
خدا نے سنیں آپؐ کی جب صدائیں
تو کام آگئیں واقعی سب دُعائیں

یہ دل مانتا ہے کہ ہیں آپؐ برحق | جو انکار کردے وہی خود ہے احمق
ہے دینِ محمدؐ سے انکار مشکل | کروں کُھل کے اب اس کا اقرار مشکل

ہے ناآشنا حق سے میرا قبیلہ | ابھی اس کا باطل سے باقی ہے رشتہ
وہاں تک نہ پہنچا ہے پیغام دیں کا | وہ سنتے رہے ہیں فقط نام دیں کا
ابھی نجد میں قاصدِ دیں جو آئیں | تو ممکن ہے کفار ایمان لائیں
یقیں ہے کہ تائید حق ہوگی آقاؐ | بھلا سارے نجدی قبائل کا ہوگا
وہاں خاص احباب بھجوایئے گا | کہ ہو عام پیغامِ وحدت کا چرچا
یہ بوڑھا سنائے گا پیغامِ وحدت | کہ حاصل مجھے ہوگی دیں کی سعادت
نبی نے کہا کیسے ہوں گے وہ مائل | جفا پیشہ ہیں سارے نجدی قبائل
صحابہؓ پیامِ خدا لے کے جائیں | کہیں نجد سے زخم خوردہ نہ آئیں
کہا بو براء اب یہ ذمہ ہے میرے | کہ محفوظ لوٹیں گے اصحابؓ سارے
قُرشیوں کو تھا پاس جو بو براء کا | بڑھا بو براء پر نبیؐ کا بھروسہ
یہ مشہور سارے عرب میں تھا لوگو | کہ اک معتبر فرد تم اس کو مانو
نبیؐ جی کی تھی دین سے اتنی رغبت | تأمل سے منظور کر لی یہ دعوت

مجاہدِ اسلام راہِ تبلیغ پر

رضاکار اسلام کے تھے فدائی — کہ ستّر مبلغ تھے آمادہ بھائی

یہ ستّر تھے مردِ یگانہ یقیناً — سبھی نیک سیرت تھے پاکیزہ دامن

یہ عابد تھے زاہد تھے صابر تھے یہ سب — بہادر تھے ان سے نہایت تھا خوش رب

پیامِ نبیؑ کے علمدار ستّر — کہ اسلام کے قیمتی تھے یہ گوہر

سلامت تھا ظلمت میں ایمان ان کا — تھے دل ان کے آئینہ صورت ہمیشہ

سبھی نجد کی سمت جانے کو تیار — کہ دینِ نبیؑ کے تھے یہ سارے غم خوار

تھے یارانِ حق سے یہ رخصت کے لمحے — نظر اک مروّت کی ڈالی نبیؑ نے

بڑی معتبر تھی جو یاروں کی یاری — نبیؑ جی پہ رِقّت ہوئی ایک طاری

یہ ایمان پرور اگرچہ تھے مفلس — میسر تھی ان کو نبیؑ جی کی مجلس

نبیؑ جی نے کی صبر کی اِن کو تلقیں — وہ کرتے تھے اِن کی شجاعت کی تحسیں

کہا اپنا مقصد ہے تبلیغ کرنا — کہ اظہارِ طاقت سے تم باز رہنا

خدا ساتھ ہے ساتھ ہر دم خودی ہے — شہادت مسلمانوں کی زندگی ہے

نظر آؤ صبر و رضا ہی کے حامی — کبھی تم سے سرزد نہ ہو تلخ کامی

بڑے باسعادت ہیں نبیوںؑ کے لمحے — اُنہیں کے اصولوں پہ مومن چلیں گے

مرے دوستو فی امان اللہ جاؤ — وہاں جا کے قرآن پڑھ کر سناؤ

یہ ارشاد سن کر فلک جھوم اُٹھا چمکنے لگا چہرہ سچے نبیؐ کا
وہ خوش تھے نبیؐ کی عنایت کے صدقے کہ دل اُن کے اب وجد میں جھومتے تھے
کمر بستہ ستر صحابہؓ ہوئے اب مدینے سے نکلے سوئے نجد وہ سب
سفر کی سہیں سختیاں لحہ لحہ مگر لب پہ تھا ذکر ہر دم خدا کا
اذانوں کا مژدہ سناتی ہوائیں نمازوں سے پرنور تھیں سب فضائیں
صحابہؓ جو بئرمعونہ پہ پہونچے وہاں نجد کے رہنما جو تھے کھسکے
کہا جا کے ہموار کرتا ہوں سب کو کہ آنے پہ تیار کرتا ہوں سب کو
ٹھہر کر یہاں دو گھڑی چین پالیں نمازوں سے اپنا مقدر بنالیں
بھتیجا ہے ابن الطفیل اپنا افسر وہاں جائے قاصد ابھی کوئی بن کر
وہ خوش ہوگا پیغامِ تبلیغ پا کر سنے گا وہ قرآن سب کو بلا کر
تمہاری وہاں پر پذیرائی ہوگی کہ حق بات کہنے میں دانائی ہوگی
کیا قول کو سب صحابہؓ نے باور وہ تھا ظاہراً ایک نرمی کا پیکر
جماعت نے افسر کو بھیجا لفافہ کہ تبلیغِ دیں کا ہے اب اپنا منشا
اجازت ہمیں آنے کی نجد میں دو ہم آئے ہیں پیغامِ حق لے کے دیکھو
چلے اک صحابیؓ، تھا ہمراہ نامہ اسے دیں کی تبلیغ کا کام جانا
صحابیؓ جو تھے صلح کے نیک پیکر تھے غمگیں طفیلِ لعیں سے وہ مل کر
ہوئے قاصدِ حق وہاں جب کہ حاضر بڑھا، ہاتھ اپنا بڑھایا وہ کافر

لیا نامہ ہاتھوں میں اور پھاڑ ڈالا
کہ پیچھے سے اک شخص نے مارا بھالا

ہوا حق کے قاصد کا اب بول بالا
مِلا ان کو حق سے شہادت کا پیالہ

تھی جنت کی ضامن یہ جاں کی تباہی
لبوں پہ تھا بس ان کے ذکرِ الٰہی

صحابیؓ کی شانِ شہادت تو دیکھو
تھا وردِ زباں 'فُزْتُ لِلّٰہ' پیارو

قسم ہے خدا کی، مُراد اپنی پائی
یہ سن کر ہر اک دل میں دہشت سمائی

ہوا خود ہی حیران ابنِ طفیل اب
کہ ہے کتنی مرغوب اک مرضی رب

لعینوں کی تیار تھی جو جمعیت
چلی قتل کی لے کے خونخوار نیت

تھے قاصد کے بس منتظر اللّٰہ والے
کہ حق کے مبلغ تھے حق کے جیالے

نہتوں کو آکر قبائل نے گھیرا
کہ حلقے میں اب بد خصائل نے گھیرا

ہوئی ان پہ تیروں کی برسات پیہم
ہوئے کفر کے آگے پھر بھی نہ سر خم

قبائل نے کی صف بہ صف چاند ماری
یہ جاہل تھے اور تھی جہالت سے یاری

گِرے تیر و پیکاں کا بن کر ہدف کچھ
ہوئے جاں بحق ان میں اب صف بہ صف کچھ

ہوئے حملہ آور جو نجدی رِسالے
چلے اب نہتوں پہ نوکیلے بھالے

فضاؤں میں کلمہ شہادت کا گونجا
نظارہ بڑا ہی یہ خوں ریز نکلا

قریب آئے کفار نفرت سے تاکا
کہ تھے نیم جاں زخم کھاکر صحابہؓ

چڑھے سینوں پر ذبح کر ڈالا سب کو
یہ منظر خدا نے بھی دیکھا عزیزو

مدینے سے آئے تھے ستر یہ زاہد
شہادت کو پہونچے یہ بے لوث عابد

تلاوت نہایت سہانی تھی اِن کی عبادت کی سچی کہانی تھی ان کی
شہادت لگی ان کی اللہ کو پیاری کہ تھیں خاک پر خوں چکاں لاشیں ساری
کیا ظالموں نے انہیں ٹکڑے ٹکڑے کہ تھے دین والوں کے یہ خوں کے پیاسے
گھڑی بھر میں چیلوں نے جب آن گھیرا تو کھایا بدن ان کا پھر لقمہ لقمہ
سنا ماجرا اور تڑپ اُٹھے حضرتؐ کی ہر اک شقی پر نہایت ہی لعنت
زمانہ ہے باقی قیامت ہے باقی کرو حق سے تم کفر کی اب تلافی
فریب اور سفا کی ان میں ہے جاری کہ لعنت ملامت ابھی تک ہے طاری

(یَارَبِّ، صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَداً عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِم)

رجیع کا واقعہ (صفر ۴ھ)

ابھی تازہ تھا قتلِ بئرِ معونہ کہ ظاہر ہوا غم کا اک اور قصہ
عیاں تھی ہر اک فعل سے خود جہالت تھے دشمن نبیؐ کے عَضَل اور قارَۃ
حضورِ رسالت میں وفد ان کا آیا وہی چاپلوسی کا منظر دکھایا
کیا جب لعینوں نے اظہارِ اسلام نبیؐ نے کیا حسبِ معمول اکرام
کہا قوم اپنی ہے ایمان لائی ہے اب دامنِ رحمتِ حق میں آئی
ہمارے یہاں چند اصحابؓ آئیں کہ دینِ محمدؐ کا پیغام لائیں
بھلا دل دُکھائیں نبیؐ کیوں کسی کا کہ تبلیغِ حق تھا فریضہ نبیؐ کا

پیامِ نبیؐ عام ہونا تھا لازم — کٹھن تھا مگر کام ہونا تھا لازم
جماعت ہوئی اک صحابہؓ کی تیار — کہ تبلیغِ دیں سے تھا بے حد انہیں پیار
سکھانا تھا ظالم کو علمِ خدا اب — کہ دینا تھا دنیا کو حق کا پتا اب
نبیؐ جی نے سب کی رضامندی پائی — مگر حق کی پابندی بھی شرط ٹھہری
وفا والو ساتھ اب وفا لے کے جاؤ — خدا والو نامِ خدا لے کے جاؤ
کرو صبر کوئی بھی صورت ہو یارو — زبانوں کو ہر لحظہ قابو میں رکھو
کرو جبر دل پر کہ راضی خدا ہو — زباں پر فقط حق کی دیکھو صدا ہو
ملے گا تمہیں راستہ اب کے حق کا — شہادت کے طالب کا ہے صاف رستہ
نبیؐ جی کے تم ہو فدا کار دیکھو — خدا ہے محافظ تمہارا یہ جانو
یہ زاہد تھے عالم تھے غازی تھے حق کے — مجاہد بہادر نمازی تھے پکے
رَجِیع مکہ، عُسفان کے درمیاں تھا — بنا یادگار اب کے چھوٹا یہ چشمہ
مُبلّغ یہاں دین کے آ کے ٹھہرے — کہ یہ چشمہ نزدیک وہ پا کے ٹھہرے
بنی لِحیَان نخلوں کے پیچھے چھپے تھے — صحابہؓ کی وہ تاک میں لگ رہے تھے
ہلاکت کے نعرے تھے اُن کے لبوں پر — وہ پل پڑنے کو تھے صحابہؓ کے اوپر
وہ سفاک تیر افگنی میں تھے ماہر — کہ ظالم یہاں بن کے آئے تھے قاہر
صحابہؓ گھرے بدسگالوں کے اندر — نہ تھا کوئی ڈر اللہ والوں کے دل پر

شہادتِ صحابہؓ

بلائیں خطرناک کچھ گھات میں تھیں ۔ کہ تلواریں اصحابؓ کے ہاتھ میں تھیں
لیا سب نے اک ٹیکرے کا سہارا ۔ یہ کرنے لگے بزدلی سے کِنارہ
بنی لحیاں کے دو سو افراد تھے سب ۔ کہ گھیرے میں لے بیٹھے وہ ٹیکرا اب
تھے چاروں طرف اب خطرناک چہرے ۔ کہ اطراف تھے قاتلوں کے ہی پہرے
اُتر آؤ نیچے اماں پاؤ گے تم ۔ محبت کا ہم میں نشاں پاؤ گے تم
کہا بڑھ کے عاصم نے کفار سے یوں ۔ کہ سستا نہیں ہے مسلمانوں کا خوں
لیا کام کفار نے حیلے سے اب ۔ اُتر آئے اصحابؓ خود ٹیلے سے اب
پناہیں تمہاری نہیں چاہئیں اب ۔ وہی ہوگا جو کچھ بھی ہے مرضی رب
لڑے آٹھ اصحابؓ کفار سے خود ۔ کہ گزرے لڑائی کے آزار سے خود
شہادت کو پہونچے نبیؐ کے چہیتے ۔ چمک اُٹھے رحمت سے ان کے نصیبے
شہادت کی مشعل فروزاں رہے گی ۔ کہ آزادی خود ان پہ نازاں رہے گی
ملا ان کو اللہ کی رحمت کا دامن ۔ شہیدوں کا فردوس ہی تو ہے مسکن
مہکتا رہے بس شہادت کا گلشن ۔ کہ حق کے لیے کٹ گئی ان کی گردن
ہے اللہ ہر دم شہیدوں سے راضی ۔ انہیں آخرت کی ملی سرفرازی

دو اصحابؓ کی گرفتاری اور نیلامی

خُبَیبؓ اور زَیدؓ آئے ٹیلے کے نیچے — وہ کفار کی چال سے بے خبر تھے
پکڑ کر انہیں باندھ لیں اُن کی مشکیں — مگر اُن کے لب پر نہ تھیں سرد آہیں
پکڑ لائے حرص اور لالچ کی خاطر — قُریشیوں کے آگے کیا ان کو حاضر

خبیبؓ و زیدؓ، قید و بند میں (۴ھ)

بٹھایا گروہِ قریش کے آگے — تھا نیلام ان کا حرم کے تھے سایے
اُمڈ آئے بوڑھے زن و مرد بچے — کوئی شوق سے جیسے میلے میں آئے
یہ قیدی بکاؤ کا تھے مال جیسے — کہ مکے کے کافر ہوئے ان کے درپے
کہوں کیسے انسانوں نے بولیاں دیں — بہت بڑھ کے شیطانوں نے بولیاں دیں
کیا ایک سو اونٹ کا اب تو سودا — کہ صفواں نے زیدِ جری کو خریدا
وہاں پر تھے حارث کے دونوں ہی بیٹے — لیں والد کا بدلہ وہ یہ چاہتے تھے
پسر خوش تھے لیں انتقام اپنا اب کے — لگانے لگے دام وہ بھی خوشی سے
ابھی قید میں دونوں بھیجے گئے تھے — کہ زید و خبیب آج بیچے گئے تھے
تھی تبلیغ جامع زمانے میں ان کی — ہے اب زندگی قید خانے میں ان کی
الگ قید میں دونوں رکھے گئے تھے — مگر دونوں پیکر تھے صبر و رضا کے

وہ چپ چاپ ہر وقت رہنے لگے تھے
بیاباں میں ہوں شیر جیسے اکیلے

سہیں سختیاں عضل و قارة کی ہر دم
بڑا دیدنی تھا تحمل کا عالم

حلال ان کو مل جائے تو کھا ہی لیتے
حرام اشیاء ہرگز کسی کی نہ کھاتے

نہ حجت نہ طالب رعایت کے تھے وہ
کہ عادی نہ حرف و حکایت کے تھے وہ

نہ طوفان کوئی نہ تھی کوئی ہلچل
لبوں پر تھا قرآن کا وِرد ہر پل

قُرشیوں نے چاہا کہ بہکا دیں ان کو
کہ اب کفر کی راہ پر لا دیں ان کو

تلاوت شب و روز قرآں کی کرتے
کلامِ خدا سن کے کافر بھی روتے

خبیبؓ و زیدؓ کے قتل کی رضامندی

وہ دونوں صداقت کا ہی ارتقاء تھے
حقیقت میں اخلاق کا آئینہ تھے

نہایت ہی خونخوار تھے یہ درندے
فضاؤں میں جیسے ہوں بھوکے پرندے

مقرر ہوا قتل کا دن بھی یارو
کہ جلاد لائے گئے آج پیارو

تماشا یہ سب دیکھنے لوگ آئے
وہ لوگ اپنے ہمراہ نیزے بھی لائے

کرے ہر کوئی ایک اک وار ان پر
کہ مرنے نہ پائیں یہ دیں دار یکسر

خبر قتل کی قیدیوں کو بھی پہنچی
شہادت کی اب کے خوشی بڑھ گئی تھی

قریں زید کے ایک بڑھیا جو آئی
خبر قتل کی ساتھ اپنے وہ لائی

یہ سن کر ہوا زید کا چہرہ روشن
وہ خوش تھے کہ جنت کا تھامیں گے دامن

کہا قتل بھی یہ شہادت ہے امّاں　　سمجھتا ہوں اس کو سعادت اے امّاں

پڑی سن کے یہ بات حیرت میں عورت　　قُرَیشیوں سے اس کو ہوئی آج نفرت

مسلمانوں کے دل کو آئینہ پایا　　انہیں قوم کا اپنی نوحہ سنایا

بتا تیری خواہش ہے کیا اے مسلماں　　مہیا کروں گی پسندیدہ ساماں

ہو کوئی بھی شئے لا کے دوں گی ابھی سے　　بتا دے تجھے چاہیے کیا خوشی سے

مجھے چاہیے دیکھ اے بوڑھی عورت　　نبیؐ کی اطاعت، خدا کی عبادت

صفائی ہے بغلوں کی مطلوب عورت　　نہانے کی بھی ہے مجھے اب ضرورت

ملے اُسترا تو میں سمجھوں گا نیکی　　مجھے چاہیے اک یہی شئے اے بوڑھی

گذارش ہے یہ واقعی ایک چھوٹی　　کہا تجھ کو یہ شئے بھی بھجوا ہی دوں گی

تھا بوڑھی کے ہمراہ ننھا سا بچہ　　وہ اک استرا لے کے فوراً ہی آیا

پڑی وسوسے میں ابھی سے وہ بوڑھی　　کہیں مار ڈالے نہ بچے کو قیدی

چلی آئی دوڑی ہوئی جیل کے پاس　　کہ بچہ تھا اس بوڑھی عورت کی اک آس

وہ بچہ تھا قیدی کی رانوں پہ ننھا　　کہ خود زید سے کھیلتا تھا ہمیشہ

فقط توتلی باتیں کرتا تھا بچہ　　اسے قیدی ہر وقت چمکارتا تھا

کہا بڑھیا نے قیدی ہے یا فرشتہ　　کہ سچائی سے اس کا ہے ایک رشتہ

یہ معصوم ہے بھولا بھالا ہے بچہ　　یہ اک پھول ہے باغِ خَلقِ خدا کا

جو مسلم ہیں بدلہ نہیں لیتے ہرگز　　کسی کو بھی یہ زک نہیں دیتے ہرگز

نہیں بڑھیا میں اب نہ ماروں گا اس کو
محبت سے اپنی نکھاروں گا اس کو

نجانے خدا لے گا کیا کام اس سے
ہے ممکن کہ روشن ہو اسلام اس سے

مسلمان ہوں ظلم کرتا نہیں میں
بدی سے مگر دیکھو ڈرتا نہیں میں

وہ بڑھیا دفا کی ڈگر سوچتی تھی
بشر سے نکل جائے شر سوچتی تھی

مسلمان ہے رحم کا ایک پیکر
ہے خوفِ خدا واقعی اس کے اندر

اسے خُلق احمدؐ کی تاثیر سمجھو
ادا یہ نہایت ہی دلگیر سمجھو

مقتل اور شہیدانِ ملّت

تھا دونوں کے ہونٹوں پہ ذکرِ الٰہی
کہ تھا جرم ان کا فقط بے گناہی

تھا سورج غصیلا سحر کے تھے لمحے
شہادت پہ تیار تھے دین والے

ہر اک سمت اب سولیاں ہی گڑی تھیں
کہ کفار کی ٹولیاں پل پڑی تھیں

قریشی، زن و مرد، اطفال یکجا
ہوئے اب کے خود ہی بد اعمال یکجا

کئی لوگ ہتھیار سے لیس آئے
بنائے ہوئے فوج کا بھیس، آئے

کمندیں جوانوں کی اب درمیاں تھیں
کہ بوڑھوں کے ہاتھوں میں بھی برچھیاں تھیں

تھے زرّیں لباسوں میں غنڈے قریشی
ہُبل کے ہی گاتے تھے نغمے قریشی

سواری میں گھوڑے تھے اونٹ اور خر بھی
نگاہوں میں تھا اک فساد اور شر بھی

وہاں فوجیوں کے پرے ہی پرے تھے
دلوں میں عداوت تھی پنہاں سبھی کے

ہر اک سمت میداں میں تھے جنگی جھنڈے
کہ لگتے تھے چہرے سبھی آج شعلے

دمادم تھی ہر سمت ڈھولوں کی ڈھم ڈھم
کہ تھا قتلِ اصحاب ہی دل کا مرہم

تماشے کے تھے منتظر دیکھئے اب
بڑی دھوم سے میلے میں آئے تھے سب

دمامے گرجتے تھے دف بج رہے تھے
کہ سب دو حریفوں کے پیچھے لگے تھے

لبوں پر تھا دونوں کے وحدت کا نغمہ
کہ توحید کا نعرہ مقتل میں گونجا

تھیں پیروں میں زنجیر جکڑے تھے دونوں
کہ اب پُشت پر ہاتھ باندھے تھے دونوں

یہ اللہ کے بندے یہ جانباز قیدی
شہادت تھی طے آج مقتل میں ان کی

ہنسی، طعن، ٹھٹّھا دل آزاریاں تھیں
نہ دل میں کسی کے بھی غمخواریاں تھیں

قریشی جھپٹ کر لپکنے لگے تھے
لگانے لگے تھے وہ ہر دم کچوکے

نظر میں تبسّم، تھے خاموش قیدی
کہ ظاہر تھی ہر اک پہ خودداری اِن کی

یہ دونوں ہی اب دار کے سامنے تھے
بہادر تھے اشرار کے سامنے تھے

بغلگیر دونوں ہوئے سرخوشی سے
لگے تکنے کفار بھی دشمنی سے

کوئی غم نہ تھا دونوں مسرور تھے اب
خیالِ شہادت سے معمور تھے اب

پسر نکلے حارث کے، صفوان نکلا
ابوسفیاں بھی دوڑ کر آگے پہنچا

ابوسفیاں بولا گنہگار ہو تم
بتوں کی پرستش پہ اک عار ہو تم

یہ اچھا ہے اسلام کو چھوڑ دو تم
محمدؐ کے اب نام کو چھوڑ دو تم

ملے گی رہائی تو خوش حال ہو گے
کہا مان لو ورنہ پامال ہو گے

اذیّت تمہیں دے کے ماریں گے ہر دم — کہ ہم غصہ اپنا اُتاریں گے ہر دم
یہ دونوں تو بس مسکرانے لگے تھے — صداقت کا نقشہ دکھانے لگے تھے
یہ زر جاہ و حشمت ہیں ٹھوکر میں اپنی — کہ دنیا کی شہرت ہے ٹھوکر میں اپنی
نبیؐ جی سے ہر گز پلٹتے نہیں ہم — بساط اپنے دیں کی اُلٹتے نہیں ہم
ابو سفیاں بولا تری اتنی جرأت — محمدؐ سے حق سے یہ تیری محبت
محمدؐ کو اور اُس کے غائب خدا کو — کہ تُو بھول جائے گا اپنی دُعا کو
بتا مرنے سے پہلے کیا آرزو ہے — تری موت اب خود ترے روبرو ہے
تعلّی سنی تو متانت سے بولا — دہن اپنا آہستہ قیدی نے کھولا
تجلّیٔ شہادت کی چہرے پہ پھیلی — کہ خوشبو صداقت کی چہرے پہ پھیلی
دو رکعت پڑھوں، آرزو ہے یہ میری — بڑھوں سمتِ حق جستجو ہے یہ میری
نہ دانا نہ پانی نہ دولت ملے اب — نبیؐ کے خدا کی محبت ملے اب
نماز اپنی قیدی نے کرلی ادا خود — کہ اس کی فلک تک گئی اب صدا خود
چڑھا مجھ کو سولی پہ جلّاد میرے — کہ اب دل کو تُو خوب کر شاد میرے
پیوں گا شہادت کا پیالہ خوشی سے — محبت نہیں ہے مجھے زندگی سے
گلوئے صداقت میں پھندا جو ڈالا — تو جلّاد نے دار پر ان کو باندھا
ہو ہلکا سا وار ان کے جسموں پہ یارو — اِنہیں اپنے نیزوں سے ہر گز نہ مارو
یہ تڑپیں مگر آج مرنے نہ پائیں — اذیّت سے دیکھو اُبھرنے نہ پائیں

یہ سُنتے ہی جوشِ جنوں سب پہ چھایا
کہ ہر آدمی بن کے شیطان آیا

بندھے قیدی پر نیزے تانے گئے اب
یہ مجرم قُریشیوں کے مانے گئے اب

تماشا اذیت کا ہر اک نے دیکھا
نہ تھا کوئی ان بے کسوں کا سہارا

اکیلا تھا تن اور حملے ہزاروں
مجاہد تھے دو اور حربے ہزاروں

ستم بڑھ گئے لب پہ آہیں نہ آئیں
دبیں تن ہی تن میں، کراہیں نہ آئیں

ہنسی، دل لگی اور جوشِ تماشا
کوئی کیسے سمجھے شریروں کی بھاشا

خُبَیبؓ جری کے گلے میں تھی سُولی
یہی تھی خدائے دو عالم کی مرضی

ہٹا کر ہر اک کو ابوسفیاں نکلا
کہا اب بھی اسلام سے باز آجا

تری جان بچ جائے گی آج ناداں
نہ ہو آج دینِ نبیؐ پر تو قرباں

صداقت ہی لائے گی سولی پہ تجھ کو
کہا، موت آئے گی سولی پہ تجھ کو

تھا لب پر خبیبؓ جری کے تبسم
وہ خود دل ہی دل میں تھے محوِ تکلم

کہا یہ اذیت ہے آسان مجھ کو
نہیں ہے عزیز اپنی یہ جان مجھ کو

خیالِ محمدؐ نہ چھوٹے گا ہرگز
کہ حق سے بھی ناتا نہ ٹوٹے گا ہرگز

ہے منظور یہ آزمائش خدایا
ہو بخشش مری یہ ہے خواہش خدایا

کہ فی النار ہونا نہیں چاہتا میں
اب ایمان کھونا نہیں چاہتا میں

یہ مانگی دعا ان کا شیرازہ بکھرے
کہ خورشیدِ اسلام ہر لحظہ چمکے

وہاں تک میں چاہوں مرا نام جائے
نبیؐ تک خدا میرا پیغام جائے

پڑھے شوق سے شعر بسمل نے لوگو — فضا گونج اُٹھی وہاں کی عزیزو

بدن پر تھا رعشہ زباں پر دُہائی — کہ خوف و خطر کی تھی اک لہر چھائی

یہ ڈر تھا کہ یہ بد دعا اب نہ کردیں — کہ کفار کو خود فنا اب نہ کردیں

بڑھے لے کے جلاد ہاتھوں میں برچھی — کیا ایک مومن کا تن چھلنی چھلنی

ادا رکعتِ شکرِ رب ہو رہی تھی — تو کفار میں گالیوں کی جھڑی تھی

لبوں پر تھا اللہ اکبر کا نعرہ — کہ سورج کی مانند تھا سرخ چہرہ

چھری لے کے نسطاس صفواں بڑھا اب — کہ میداں میں باطل کی گونجی صدا اب

تھا شیطاں مسلط جو اک اس کے اوپر — تو نسطاس نے کاٹا اب زیدؓ کا سر

جنوں کفر کا اُس کے چہرے پہ چھایا — تو نسطاس نے بڑھ کے لاشوں کو روندا

خطا تھی یہ اللہ کو اک مانتے تھے — خطا تھی محمدؐ کو پہچانتے تھے

خطا تھی یہ پیرو تھے دینِ نبیؐ کے — جھکاتے نہ تھے سر کو آگے بدی کے

خطا تھی ضعیفوں کے ہمدرد تھے یہ — خطا تھی شریفوں کے ہمدرد تھے یہ

انہیں پر تھیں اہلِ جفا کی جفائیں — کہ سب نیکیاں ان کی تھیں اب خطائیں

ہوئے دونوں شہدا عدم کے مسافر — نبیؐ نے دعا مانگی جنت کی خاطر

جدائی رفیقانِ حق کی گراں تھی — مگر صبر کی روشنی بھی عیاں تھی

(یارب، صلِ وسلم دائماً ابداً — علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم)

یہودیوں کے فتنے (غزوۂ بنی نضیر، ربیع الاول ۴ھ)

﴿هُوَ الَّذِيٓ أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ ...(سورہ حشر ۲ تا ۱۷)﴾

یہودوں[1] میں تھی سود خوری کی عادت　مزاجوں میں ان کے تھی گہری شقاوت
وہ حیلے بہانے میں ماہر بہت تھے　دغاباز تھے اور شاطر بہت تھے
تھے مزدور طبقے کے یہ سب گداگر　لہو چوس لیتے تھے یہ جونک بن کر
تھے مزدوروں کے بیوی بچوں کے راہن　یہودی بھی گویا عرب کے تھے خائن
انہیں سود کی تھی طلبگاری پوری　کہ سرمایہ داری تھی بدکاری پوری
تھی بدکاریوں کی سزا سنگساری　یہودوں پہ لیکن نہیں تھی یہ جاری
غریبوں کی غربت پہ تھا بوجھ بھاری　یہ تھی سودخواری کہ تھی خون خواری
زنا عام تھا، کاروبار ان کے سودی　ملوث تھے بدکاریوں میں یہودی
نہیں روک سکتا تھا قانون کوئی　نہ تھا اُن شریروں سے مامون کوئی
قبائل کے سردار تھے ان کے ہم دم　یہودی تھے ان کے لیے گویا زم زم
یہودوں نے احسان یہ بھی کیا تھا　قبائل کو سامانِ جنگی دیا تھا

[1] یہود کی جمع یہودوں، حفیظ جالندھری نے بھی باندھی ہے۔ (یہودوں نے بسا اوقات طرحِ جنگ بھی ڈالی) شاہنامہ اسلام جلد ۴ صفحہ ۸۸ اور ۹۰۔

غریبوں کو ہر دم یہ دیتے تھے دھوکا — زباں پر مگر ان کے تھا ذکرِ موسیٰ
تھے جلاد کیا؟ ان سے بڑھ کر ستمگر — نہ تھا جذبۂ رحم کچھ اُن کے اندر
ہے اسلام تو سود خواری کا دشمن — کہ ہے دین سرمایہ داری کا دشمن
یہودی نہ کرتے تھے اس کو گوارہ — مسلمانوں سے کرتے کیا بھائی چارہ
یہ صَرّاف، بیوپاری اور سیٹھ ٹھہرے — مراسم تھے سرمایہ داروں سے گہرے
بظاہر مسلمانوں کے یار تھے یہ — بباطن نہایت ہی غدار تھے یہ
یہ رکھتے تھے بس سودخوری کے پھندے — یقیناً تھے یہ طمع ذاتی کے بندے
نبیؐ ان کو نرمی سے سمجھاتے ہر دم — عجب ان کی گستاخیوں کا تھا عالم
فساد اور فتنہ تھا ان کی رگوں میں — کہ شامل تھے یہ سب عرب کے بدوں میں
حسد کی یہ آتش ذرا تیز بھڑکی — کہ بعدِ اُحد دشمنی اور اُبھری
مسلماں نہ بڑھتے کبھی اپنی حد سے — ہوئے اور بھی سخت ضربِ اُحد سے
رجیع اور معونہ کی اُفتاد سہہ کر — بظاہر وہ بکھرے تھے خود اپنے اندر
مسلمان پھولے پھلے جا رہے تھے — وہ راہِ خدا پر چلے جا رہے تھے
یہودوں نے تو جنگ کی طرح ڈالی — گیا وار ان کا ہمیشہ ہی خالی
صداقت کی قوت بڑھی جا رہی تھی — کہ شانِ نبوت بڑھی جا رہی تھی
نظر آیا اسلام سے ان کو خطرہ — کہ مزدور طبقات نے ساتھ چھوڑا
یہ سمجھے کہ ٹوٹیں گے پھندے ہمارے — نہ ہو جائیں آزاد اللہ کے پیارے

بتا دیں گے دنیا کو ہیں کیا یہودی نہ اب ہوگی اسلام کی سُرخروئی
نبیؐ کا کرم تھا یہودوں پہ پھر بھی اگرچہ کہ اخلاق سے تھے وہ عاری
نبیؐ دیں کی تبلیغ کرتے رہے تھے یہود اس عمل سے بھی ڈرتے رہے تھے
یہودوں کو تھا ناز طاقت پہ اپنی وہ نازاں تھے ہر لمحہ دولت پہ اپنی
رذالت پہ قائم رہے وہ ہمیشہ حماقت پہ قائم رہے وہ ہمیشہ
مدینہ کے جتنے قبائل تھے بھائی وہی امن کی رہ میں حائل تھے بھائی
بحقِ نبیؐ بدکلامی تھی جائز سمجھتے تھے خود کو مناصب پہ فائز
مسلمانوں سے سازشیں تھیں ہمیشہ کہ ہر قتل پر نازشیں تھیں ہمیشہ
نہ تھے راہِ اصلاح پر جو یہودی عداوت بڑھی جارہی تھی اب ان کی
خلافِ نبیؐ ہورہی تھی یہ کاوش بنائی گئی قتل کرنے کی سازش
یہودوں کی ہر دم شرارت کا مرکز مدینہ بنا قتل و غارت کا مرکز
نبیؐ ان سے رکھتے نہ تھے کچھ بھی کینہ ہوا حکم چھوڑیں یہودی مدینہ
بتاؤ کہ انسانیت ہی کے ناتے بھلا ان سے کیسے عداوت بڑھاتے
مسلمانوں سے کی گزارش نبیؐ نے نہ لے کوئی بدلہ مدینے میں ان سے
سلوکِ صحابہؓ نہ اب ناروا ہو سواری بھی دیں زادِ رہ بھی عطا ہو
مدینہ سے اُونٹوں پہ نکلے یہودی اِسی میں فقط عافیت اپنی سمجھی
زر و مال جو ساتھ لے کر وہ نکلے غریبوں کی مزدوری کے تھے یہ صدقے

یہودی مدینے کی بستی سے نکلے تو مزدور بھی تنگ دستی سے نکلے

مناسب تھا اصلاح کر لیتے اپنی یہودوں کو مہلت یقیناً ملی تھی

نوازش کو وہ سادگی دیں کی سمجھے عداوت ہمیشہ رہی اُن کے آگے

نَضِیر اور بنُو قَینُقاع تھے قبیلے نکل کر مدینے سے ٹھہرے ہٹیلے

مدینے میں اب سود خواری نہیں تھی یہ لعنت کسی کو بھی پیاری نہیں تھی

(یارب صلّ وسلّم دائماً ابداً علیٰ حبیبک خیر الخلق کُلّھم)

یہودی قوم

یہودوں میں تھی سود خوری کی لعنت برستی تھی چہروں سے ان کے، نحوست

غریبوں کو یہ قرض دیتے تھے اکثر تو کر دیتے تھے ان کو اندر سے بنجر

لہو چوستے تھے غریبوں کا ہر دم کہ رکھتے تھے زخموں پہ زہریلا مرہم

ضرورت پہ مطلب کا مہمان بن کر چلا آتا ہے سود شیطان بن کر

نحوست کی صورت دِکھاتا ہے یہ زر تباہی کا پیغام لاتا ہے یہ زر

اگر سود لوگے تو ذلّت بڑھے گی جو باقی ہے وہ ساری عزت گھٹے گی

مہاجن کی دولت اسی سے ہے قائم وقار اور عزّت اسی سے ہے قائم

یہودی مدینے کے بدتر تھے بندے کہ وہ ڈالتے سود خوری کے پھندے

کمائی یہ مزدوروں کی لوٹ لیتے کہ قرضے سدا سود پر ہی یہ دیتے

یہودوں سے لیتے تھے مزدور قرضے
کہ خود بیوی بچوں کو وہ رہن رکھتے

سیہ ان کے کرتوت تھے سب نرالے
تھے ماتھے پہ بدکاری کے داغ کالے

سیہ کاروں کا ہے یہ کالا سا دھندا
بڑا سخت ہے سود خوری کا پھندا

سمجھتے تھے وہ جس کو سرمایہ داری
وہ تھی ان کی فطرت کی اک بدشِعاری

وہ مجرم تھے جیسے خطا کچھ نہیں تھی
گناہوں کی ان کے سزا کچھ نہیں تھی

قبائل تھے اکثر یہودوں کے قائل
یہودوں کے زر نے کیا ان کو مائل

قبائل کے سردار تھے یار ان کے
یہودی بھی تھے خود مددگار ان کے

یہودوں کا ان پر اِجارہ تھا ہر دم
یہودی بنے تھے قبائل کے ہمدم

یہودوں سے ملتا تھا سامانِ جنگی
قبائل کی قوت یکایک بڑھی تھی

جگاتے تھے فتنے یہودی ہمیشہ
قبائل پہ پھینکا رفاقت کا پھانسہ

یہ علم اور مذہب سے بھی کام لیتے
خدا اور موسیٰ کا بس نام لیتے

مدینے میں خیبر میں رہتے یہودی
کہ یہ سود خوری پہ جیتے یہودی

عرب میں انہیں کچھ نہ تھا خوف اور غم
اِنہیں کہیے کفارِ مکہ کے ہمدم

رسوخ اپنا رکھتے تھے دولت کے دم سے
کہ یہ اَوس و خَزرج سے بھی سود لیتے

ہے اسلام سرمایہ داری کا دشمن
جلاتا ہے یہ سودخوری کا خرمن

اسی بات پر دین کے تھے وہ دشمن
شریعت کا ہے سود سے پاک دامن

رویّہ وہ یہ کرتے کیسے گوارا
مسلمانوں سے کرتے کیا بھائی چارہ

بظاہر مسلمانوں کے یار تھے یہ — مگر ان کے، اندر سے غدار تھے یہ
نبیؐ ان کو نرمی سے سمجھاتے پھر بھی — یہ گستاخی سے پیش آتے تھے پھر بھی

یہود کی سازش اور غزوہ خندق واحزاب (شوال ۵ھ)

﴿اِذْ جَآءُوْکُمْ مِّنْ فَوْقِکُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْکُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰہِ الظُّنُوْنَا۔ هُنَالِکَ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِیْدًا (الاحزاب ۹ تا ۱۰)﴾

یہودوں نے تو جنگ کرنے کی ٹھانی — جواباً مسلمانوں سے منہ کی کھائی
ہے لعنت بڑی ساری سرمایہ داری — ہے مزدوروں کی دین میں پاسداری
یہودوں کی طاقت ہے سرمایہ داری — یہ مٹ جائے تو کچھ رہے گا نہ باقی
دکھادیں گے کیا ہے یہودوں کی طاقت — نہ کر پائیں اب دین والے بھی جرأت
انہیں درس سچائی کا دل سے دیتے — رسولِ خدا پھر بھی تبلیغ کرتے
کئے ان پہ احسان احمدؐ نے لوگو — کہ روکا برائی سے ہر وقت ان کو
مگر ناز تھا ان کو دولت پہ بے حد — وہ اتراتے تھے اپنی طاقت پہ بے حد
نہ ہوتے تھے حق اور صداقت کے قائل — یہودی رہے امن کی رہ میں حائل
زمیں پر حقیقت میں تھے یہ فسادی — سمجھتے تھے اپنے کو بھی اجتہادی

نبیؐ کے لیے بد کلامی وہ کرتے ۔ کہ الزام اسلام پر سارے دھرتے
مسلمانوں سے سازشیں ہو رہی تھیں ۔ ہر اک قتل پر نازشیں ہو رہی تھیں
رسولِؐ خدا رحم فرما رہے تھے ۔ یہودی مگر رنج پہنچا رہے تھے
ہے دستور اسلام کا یہ بھی لوگو ۔ گنہ سود کا لینا دینا ہے پیارو
الگ کفر سے اس کا ہر راستہ ہے ۔ کہ اسلام مزدور کا ہم نوا ہے
یہودوں کی بڑھتی گئی کینہ کاری ۔ ہوئی کم نہ اسلام کی بردباری
نہ ٹوٹے یہودوں کے تھے سخت پھندے ۔ نہ آزاد ہو پائے مزدور بندے
وہ دولت کے نشّے میں اترا رہے تھے ۔ نبیؐ کی محبت کو ٹھکرا رہے تھے
ہوئی دین کی سرخروئی سے رنجش ۔ تو قتلِ نبیؐ کی ہوئی ایک سازش
مگر ساری تدبیریں بے کار نکلیں ۔ برائی کی تعبیریں بے کار نکلیں
ہوئی قتلِ احمدؐ کی ناکام سازش ۔ نہ پوری ہوئی ان کی مذموم کاوش
یہودی ہوئے کوچے کوچے میں قاتل ۔ کہ نیکی پہ حاوی ہوا آج باطل
نبیؐ جی نے دیکھا جو یہ حال لوگو ۔ تو بڑھنے لگی ان کی تشویش دیکھو
نبیؐ نے مدینے سے ان کو نکالا ۔ یہودوں کو یثرب بدر کر ہی ڈالا
نبیؐ بدلہ لینا نہیں چاہتے تھے ۔ وہ بد امن لوگوں کو پہچانتے تھے
کیا درگزر ان کی ہر اک خطا کو ۔ اٹھے ہاتھ آقاؐ کے ہر دم دعا کو
سواری بھی زر بھی عطا کر دیا اب ۔ یہ سوچو کہ رحمت نے کیا کر دیا اب

ختم نبوت ﷺ زندہ باد　　　　عظمت صحابہ زندہ باد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

معزز ممبران: آپ کا وٹس ایپ گروپ ایڈمن "**اردو بکس**" آپ سے مخاطب ہے۔

آپ تمام ممبران سے گزارش ہے کہ:

- گروپ میں صرف PDF کتب پوسٹ کی جاتی ہیں لہذا کتب کے متعلق اپنے کمنٹس / ریویوز ضرور دیں۔ گروپ میں بغیر ایڈمن کی اجازت کے کسی بھی قسم کی (اسلامی وغیر اسلامی، اخلاقی، تحریری) پوسٹ کرنا سختی سے منع ہے۔
- گروپ میں معزز، پڑھے لکھے، سلجھے ہوئے ممبرز موجود ہیں اخلاقیات کی پابندی کریں اور گروپ رولز کو فالو کریں بصورت دیگر معزز ممبرز کی بہتری کی خاطر ریموو کر دیا جائے گا۔
- کوئی بھی ممبر کسی بھی ممبر کو انباکس میں میسج، مس کال، کال نہیں کرے گا۔ رپورٹ پر فوری ریموو کر کے کاروائی عمل میں لائے جائے گی۔
- ہمارے کسی بھی گروپ میں سیاسی و فرقہ واریت کی بحث کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔
- اگر کسی کو بھی گروپ کے متعلق کسی قسم کی شکایت یا تجویز کی صورت میں ایڈمن سے رابطہ کیجئے۔
- سب سے اہم بات:

گروپ میں کسی بھی قادیانی، مرزائی، احمدی، گستاخِ رسول، گستاخِ امہات المؤمنین، گستاخِ صحابہ و خلفائے راشدین حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت حسنین کریمین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین، گستاخ اہلبیت یا ایسے غیر مسلم جو اسلام اور پاکستان کے خلاف پر اپیگنڈا میں مصروف ہیں یا ان کے روحانی وذہنی سپورٹرز کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے لہذا ایسے اشخاص بالکل بھی گروپ جوائن کرنے کی زحمت نہ کریں۔ معلوم ہونے پر فوراً ریموو کر دیا جائے گا۔

- تمام کتب انٹرنیٹ سے تلاش / ڈاؤنلوڈ کر کے **فری آف کاسٹ** وٹس ایپ گروپ میں شیئر کی جاتی ہیں۔ جو کتاب نہیں ملتی اس کے لئے معذرت کر لی جاتی ہے۔ جس میں محنت بھی صَرف ہوتی ہے لیکن ہمیں آپ سے صرف دعاؤں کی درخواست ہے۔
- عمران سیریز کے شوقین کیلئے علیحدہ سے عمران سیریز گروپ موجود ہے۔
- **لیڈیز کے لئے الگ گروپ کی سہولت موجود ہے جس کے لئے ویریفکیشن ضروری ہے۔**
- اردو کتب / عمران سیریز یا سٹڈی گروپ میں ایڈ ہونے کے لئے ایڈمن سے وٹس ایپ پر بذریعہ میسج رابطہ کریں اور جواب کا انتظار فرمائیں۔ برائے مہربانی اخلاقیات کا خیال رکھتے ہوئے موبائل پر کال یا ایم ایس کرنے کی کوشش ہر گز نہ کریں۔ ورنہ گروپس سے تو ریموو کیا ہی جائے گا بلاک بھی کیا جائے گا۔

نوٹ: ہمارے کسی گروپ کی کوئی فیس نہیں ہے۔ سب فی سبیل اللہ ہے

0306-7163117	0343-7008883	0333-8033313
محمد سلمان سلیم	پاکستان زندہ باد	راؤ ایاز

پاکستان زندہ باد　　　　پاکستان پائندہ باد

اللہ تبارک تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو

نبیؐ نے نہ بدلے کی ٹھانی کسی سے
نبھایا عداوت کو بھی کس خوشی سے

سوار اونٹوں پر ہو کے دشمن جو نکلے
مدینے میں پھیلے مسرّت کے سایے

مہاجن مدینے سے نکلے پریشاں
ہوئی زندگی قرض داروں کی آساں

ملی تھی یہودوں کو اک اور مہلت
کہ اصلاح کر لیتے حسبِ ضرورت

مُرُوّت کو وہ سادگی جان بیٹھے
نبیؐ کی ہے کمزوری یہ مان بیٹھے

یہودوں نے ٹھانی بڑی ایک سازش
نبیؐ جی کو آخر ہوئی پھر سے رنجش

جو تھے قَینُقاع و نَضیر ان کے دشمن
وہ تھامے رہے بت پرستوں کے دامن

یہود اور قُریشیوں میں تھی سانٹھ گانٹھ اب
مسلمانوں کے خون کے پیاسے تھے سب

ہوئی ایک تیاری طوفانِ نو کی
الگ ایک دھج تھی یہ شیطانِ نو کی

قبائل سے ہتھیار مانگے گئے اب
لڑاکو جو تھے اب کے لائے گئے سب

سپاہی تھے لشکر میں چوبیس ہزار اب
ہوس کار سارے یہودوں کے یار اب

بجایا گیا جنگ کا طَبل آخر
مدینے کی جانب چلی فوجِ شاطر

یہ فَوقیت اپنی جتانے کو نکلے
جہالت ہے کیا یہ دکھانے کو نکلے

لہو آدمیّت کا کرتے ہیں دیکھو
یہ انساں نما بھیڑیے ہیں عزیزو

نبیؐ تک خبر فتنۂ نو کی پہونچی
جماعت صحابہؓ کی فوراً طلب کی

بڑا ایک سیلاب ادھر آرہا ہے
کہ حملے پہ اَحزاب کا جمگھٹا ہے

جو تدبیر سوچو وہ مجھ کو بتاؤ
جواب ان کا دیں کس طرح یہ بجھاؤ

تھے پیشِ نظر مصلحت کے تقاضے — کہ سلمانؓ اُٹھے نہایت ادب سے

کہا فوجِ اعدا نہایت ہے بھاری — ہو تدبیر مضبوط و محکم ہماری

ہم اطراف لشکر کے، خندق بنالیں — اور انبار پتھر کے، ہم خود سنبھالیں

جو ہمت کے سایے میں ہم ہوں گے آقاؐ — تو محفوظ خطے میں ہم ہوں گے آقاؐ

نبیؐ نے کہا ہے یہی رائے عالی — اُدھر غیب سے ہوگی نصرت تمہاری

مہیا ہوئے سارے آلات جنگی — صحابہؓ میں ان سب کی تقسیم کردی

جماعت میں دس دس کی بٹنے لگے سب — خود اپنی حفاظت کو ڈٹنے لگے سب

رسولِ خدا تھے جماعت میں شامل — کہ تھا ایک طوفان مدِ مقابل

حدوں کو کیا دستِ ہادیؐ نے قائم — مسلمانوں کی دیکھو ہمّت تھی دائم

کھدائی سے خندق کی کیوں رہتے وہ دُور — نبیؐ جی تھے مزدوروں میں ایک مزدور

لگے خود کھدائی میں شاہِ مدینہ — اٹا دھول میں تھا نبیؐ جی کا سینہ

صدا تھی صحابہؓ کے ہونٹوں پہ حق کی — بصد شوق خندق بنائی گئی تھی

بنی بیس دن بیس راتوں میں خندق — کہ تھی واقعی یہ چھاتوں میں خندق

مدینے کے رُخ میں تھا میدان لوگو — یہاں کوئی خندق نہ تھی اے عزیزو

کھڑے تھے یہاں بھی حفاظت کے دستے — کہ تھے بند اس سمت دشمن کے رستے

کھدائی میں پتھر ہوا ایک حائل — ہوئے حوصلے سب صحابہؓ کے زائل

لگائی ہر اک فرد نے ضربِ کاری — نہ ٹوٹی چٹان ایسی تھی سخت بھاری

اُداسی کا تھا چہرے چہرے پہ پہرا — کبھی تک رہے تھے نبیؐ جی کا چہرہ
کہا کام میں ایک پتھر ہے حائل — نہیں ہو رہا جو کسی طور زائل
شِکم پر صحابہؓ نے باندھا تھا پتھر — کہ وہ لڑنے آئے تھے فاقوں کے بل پر
نبیؐ کے شکم پر بندھے تھے دو پتھر — کئی دن سے کھانا نہیں تھا میسّر
نہ پوچھو جو تھا حالِ حضرت پیمبرؐ — کئی دن سے تھا صرف پانی میسّر
نبیؐ کے لبوں پر تبسم تھا لوگو — یہ منظر تھا صبر و رضا کا عزیزو
نہیں تھے مگر پھر بھی بے تاب آقاؐ — نظر آتے تھے سب کو شاداب آقاؐ
نبیؐ جی نے تھاما تھا فاقے کا داماں — کہ تھی اِس نظارے سے قدرت بھی حیراں
لیا نام اللہ کا احمدؐ نے بڑھ کر — کہ خندق میں حائل تھا سنگین پتھر
لگائی نبیؐ جی نے اک ضربِ کاری — ہُوا پارہ پارہ جو پتھر تھا بھاری
جو پتھر سے نکلی چمک دیکھ لی تھی — کہ روم و یمن کی جھلک دیکھ لی تھی
ہُوا تھا فلک سے اک ہلکا اشارہ — خبر فتح کی دے رہا تھا نظارہ
یہ اصحابؓ کی محنتوں کی کڑی تھی — کہ اب بابِ یثرب پہ خندق بنی تھی
عرب کے قبیلوں سے تھی اب لڑائی — مقابل میں احزاب کی فوج آئی
ادھر بس خدا کا تھا واحد سہارا — اُدھر ساری دنیا کا لشکر صف آرا
اُدھر لاؤ لشکر کا اک تیز طوفاں — اِدھر فاقہ کش اور نہتے مسلماں
اُدھر موٹے موٹے تھے ڈاکو ہلاکو — اِدھر سارے جذبات پر خود کا قابو

اِدھر تھے مسلمانوں میں بھی منافق ۔۔۔ جو تھے حق کی خاطر بڑے نا موافق
اِدھر لشکرِ کفر دیکھا جو آتے ۔۔۔ تو خود فوجِ اسلام سے بھاگ نکلے
رکا آکے خندق پہ سیلابِ دشمن ۔۔۔ ہُوا چور اب خود بخود خوابِ دشمن
شکست اپنے اندر سے دشمن نے پائی ۔۔۔ جو خندق کو دیکھا تو خود منہ کی کھائی
اُدھر پار گھوڑے کدانے کی کوشش ۔۔۔ اِدھر سے ہے پیچھے ہٹانے کی کوشش
اُدھر سے ہوئی پے بہ پے سنگ باری ۔۔۔ اِدھر کوششیں تھیں نہ ہو جنگ جاری
نہ چھو پائی افواجِ دیں کا جو دامن ۔۔۔ تو پیچھے پلٹنے لگی فوجِ دشمن
لگے کفر کے تین جانب سے خیمے ۔۔۔ تو اسلام کے ایک جانب تھے خیمے
کھلا تھا مدینے ہی کا باب لوگو ۔۔۔ عنایت نبیؐ جی کی تھی یہ بھی دیکھو
مدینہ تو محفوظ افواج سے تھا ۔۔۔ کہ وہ دُور تاخت اور تاراج سے تھا
اُحد کی طرف تھا غُطیفاں کا ڈیرا ۔۔۔ قبائل کا تھا اُس کے اطراف گھیرا
قریشی تھے جُرف اور زَغابہ کے بیچ اب ۔۔۔ خطرناک ہتھیار لائے تھے یہ سب
تھا آندھی کی صورت یہودوں کا لشکر ۔۔۔ حُیَی ابنِ اخطب بھی تھا ان کا لیڈر
خزانوں کے خالق تھے زردار یہ سب ۔۔۔ بنے تھے لعینوں کے غمخوار یہ سب
قُرَیظۂ قبیلہ الگ جنگ سے تھا ۔۔۔ نہیں تھا لڑائی کا اُس کا ارادہ
گیا ابنِ اخطب وہاں خود ہی چُھپ کر ۔۔۔ قریظہ کو بہکانے کا اس کو تھا شر
وہ ابنِ اسد سرغنہ سے ملا خود ۔۔۔ لڑائی کا آخر ٹھوکا دیا خود

کہا میرے ہمراہ ہے تند طوفاں — مٹے دین، دنیا سے میرا ہے ارماں

میں احزاب لایا ہوں لڑنے لڑانے — یہودوں کی شان اور شوکت بچانے

محمدؐ ہے جو سود خوری کا دشمن — ہے بوسیدہ کتنا یہودوں کا دامن

پریشان ہیں ہم تمہیں کچھ پتہ ہے — کہ اب کاروبار اپنا مندا پڑا ہے

قبیلے ہمارے یہ بے شان ہوں گے — یہودوں پہ غالب مسلمان ہوں گے

محبت، اخوت سکھائے گا احمدؐ — مسلمان سب کو بنائے گا احمدؐ

یہ سب کاروبار اپنے ویران ہوں گے — کہ دولت پہ قابض مسلمان ہوں گے

سوا جنگ کے کوئی چارہ نہیں ہے — محمدؐ ہمارا تمہارا نہیں ہے

کریں کیسے سچائی سے پیار آخر — چلائیں گے ہم کیسے بیوپار آخر

اگر پورا تولیں اگر سچ ہی بولیں — تو کنگالوں کے ساتھ خود ہم بھی ہو لیں

اگر یوں ہی تبلیغ جاری رہے گی — ہمیں کفر کی موت پیاری رہے گی

ہیں اہلِ عرب جو زیادہ ہی جاہل — وہ ہو جائیں گے جنگ پر آج مائل

یہ سردار سب بستۂ شور و شر ہیں — اُخوت مساوات سے بے خبر ہیں

ہے نفرت انہیں دیکھو نامِ خدا سے — وہ سرشار ہیں خود بتوں کی ادا سے

بتوں کی طرح ہے شُعور ان کا جامد — ہیں یہ اپنے اجداد کے سب مُقلِّد

خریداری سے ایک اک کو چنا ہے — کہ چاندی سے سونے سے دامن بھرا ہے

ہیں اب دین کے سر پہ دہشت کے سایے — انہیں معجزہ اب بچائے گا کیسے

اے اہلِ قُریظہ روش اپنی چھوڑو
پُرانا جو ہے عہد تم اُس کو توڑو

کرو اہلِ اسلام کا اب صفایا
یہ زندہ رہے تو ہے اپنا خسارا

ہُوا گندہ ابنِ اسد کا اِرادہ
بن اخطب نے جادو چلایا زباں کا

بغاوت پہ آمادہ ہو ہی گیا وہ
کمر بستہ لڑنے پہ آخر ہُوا وہ

قریظے کی وہ فوج کے ساتھ نکلا
جو تھا دین کے ساتھ وہ عہد توڑا

یہودی سمجھتے، سخی ہیں بہت وہ
وہ موسیٰ کے پیرو سمجھتے تھے خود کو

تھے پیشِ نظر موسیٰؑ آلِ عمراں
وہ خود کو سمجھتے تھے بس نیک انساں

وہ تورات پر خود کو عامل سمجھتے
مگر کرتے تھے سود خوری کے دھندے

وہ پھرتے تھے موسیٰؑ کو رہبر بنائے
مگر پوجتے تھے وہ سونے کی گائے

نبیؐ طرح دیتے تھے اُن کو ہمیشہ
کہ تورات و قرآں بھی سمجھا دیا تھا

مروّت بھی فرمائی عزت بھی دی تھی
سنبھلنے میں ہر وقت مہلت بھی دی تھی

یہودی مگر نکلے احساں فراموش
نبیؐ جی تھے ان کے ہمیشہ خطا پوش

ہُوا تھا نبیؐ جی سے اُن کا یہ وعدہ
کریں گے نہ ہرگز وہ شر کا ارادہ

قبائل تھے وعدہ شکن خود ہی ٹھہرے
ہوئے بے نقاب آج باطل کے چہرے

نبوت کی یہ مصلحت بھی تو دیکھو
چھپائی خبر یہ نبیؐ جی نے لوگو

بلایا نبیؐ جی نے فوراً عزیزو
تو ابنِ مُعاذؓ اور زُبیرؓ آئے دیکھو

ہوئے ہیں وہ بہکاوے میں کس لیے گم؟
جہالت کے ہیں سایے میں کس لئے گُم؟

بغاوت کریں گے تو مٹ جائیں گے وہ — کہ خالق سے اس کی سزا پائیں گے وہ

قریظہ کے قلعے پہ پہونچے صحابہؓ — دلوں میں تھا اُن کے بس اک نیک جذبہ

پکڑ ہی لیا اب محبت کا داماں — دلائے نبیؐ کے اُنہیں یاد احساں

یہودوں نے گستاخیاں اُن سے کیں اب — بڑی بے رخی کے تھے غداروں کے ڈھب

نبیؐ کا سبق اب پڑھاتے ہو کیوں تم — ہمیں عہد و پیماں بتاتے ہو کیوں تم

مسلمانوں سے بڑھ کے ہے اپنا دم خم — کہ مختار ہیں اپنے افعال کے ہم

یہودی جو بھولے تھے آداب حق کے — پلٹ آئے خندق سے اصحاب حق کے

نبیؐ سے یہ روداد آکر سنائی — حقیقت تھی جو بھی وہاں کی بتائی

ہیں غدار فطرت سے اہلِ قریظہ — کہ ہو جائے گا عورتوں پر بھی حملہ

مدینے سے تھا دور اب سارا خدشہ — کہ مامور تھا تین سو کا طلایہ

نبیؐ نے ہدایت حفاظت کی کردی — مدینے میں اک ٹکڑی لشکر کی ٹھہری

مقابل میں اپنے حریفوں کو پاکر — لگے تیر برسانے خندق پہ آکر

جواب اُن کا دیتے دلاور مسلماں — کہ ٹل جائے خندق کے باہر کا طوفاں

ابو سفیاں سالارِ اعظم تھا سب کا — قبائل کا بھی راہبر تھا وہ تنہا

ہوا مشورہ تین دن کافروں کا — یہ طے پایا خندق پہ اک دم ہو حملہ

نمازیں ادا کر نہ پائے تھے غازی — اک آندھی سی کفار کی فوج آئی

تھے کفار کے برق رفتار گھوڑے — کہ تیروں کو برساتے آئے پیادے

مسلمانوں نے بڑھ کے رستے کو روکا — رُکا کفر کا آ کے خندق پہ جتھا

لعینوں کی یلغار کو ہنس کے سہتے — مجاہد چٹانوں کی مانند ٹھہرے

قبائل لئے برچھیاں آگے آئے — مگر سخت اصحابؓ کے تھے اِرادے

غرور اہلِ کد کا ہر اک لمحہ توڑا — کہ تیروں کو اللہ والوں نے چھوڑا

تھے ناوک کہ تارے فلک کے تھے لوگو — لعینوں کے تن چھیدتے تھے یہ دیکھو

گِرے گھوڑوں سے سارے اسوار لوگو — محمدؐ کے پیاروں کا یہ وار دیکھو

پڑا ٹھنڈا اب جذبۂ سُورمائی — جو کھائی پہ آئے تو منہ کی بھی کھائی

پڑے تیر اور وہ لگے پیچھے ہٹنے — لگے خود بخود اب اکائی میں بٹنے

ابو سفیاں کا حکم تھا یہ سراسر — مسلمانوں پر آج برساؤ پتھر

بڑھو تم کمانوں کو ہر وقت تانے — کرو پار خندق کسی بھی بہانے

یہ اچھا ہے خندق کو اب پار کرلیں — مسلمانوں کو جا کے اُس پار دھر لیں

کرو کوئی تدبیر میرے جیالو — اُڑاؤ ابھی دھول آنکھوں میں ڈالو

تھکا دو کہ ہتھیار وہ ڈال دیں سب — دبا ڈالو خندق میں دشمن کو تم اب

تھی تینوں ہی جانب سے تیروں کی بارش — لگاتار تھی پتھروں کی بھی یورش

قبائل نے بھی تیر برسائے ہر سو — صحابہؓ نے لیکن کیا اُن پہ قابو

چٹانیں بنی تھیں کمیں گاہ شاطر — کہ تودے بچاؤ کا رستہ تھے آخر

پہلوانوں کے غازیوں پر تھے دھاوے — یہ تھے دین کی آزمائش کے لمحے

ہر اک سمت خاموشیاں موت کی تھیں — کہ میداں میں بس آندھیاں موت کی تھیں
مسلمانوں کے تیر خالی نہ جاتے — کہ یہ بیٹھ جاتے نشانے پہ آکے
بظاہر یہ تنکے بھی سیلاب میں تھے — مسلمان چکراتے گرداب میں تھے
مجاہد تھے خندق کے آگے ہزار اب — لڑاکو تھے غازی تھے اسلام کے سب
تھا ان پر اُدھر سے ہزاروں کا حملہ — کہ پھولوں پہ ہو جیسے خاروں کا حملہ
لعینوں کے تھے پورے چوبیس دستے — لڑائی کے تھے واقعی سخت لمحے
ہزار آدمی ایک دستے میں موجود — تباہی مسلمانوں کی ہی تھی مقصود
زیادہ ہی خونیں تھا میدان کا رنگ — یہ کفر اور ایماں کی تھی آخری جنگ
شکم سیری اُس سمت اس سمت فاقے — کہ حق پر تھے قائم خدا کے چہیتے
مجاہد جو گرتے تھے تیروں کو کھاکے — نبیؐ ان کے زخموں کو بھی باندھتے تھے
عجب ایک دہشت سی للکار میں تھی — کہ بولی درندوں کی کفار میں تھی
اِدھر صرف اللہ اکبر کے نعرے — شجاعت دکھاتے تھے اللہ کے پیارے
بڑھی شہسواروں کی اتنی روانی — کہ خندق کو اب پار کرنے کی ٹھانی
لیا عکرمہ نے قوی اک رسالہ — رسالہ بھی تھا واقعی نام والا
بڑے جنگجو تھے بڑے نام آور — کہ تھے اس میں شامل قریشی دلاور
قسم کھاکے لات وہُبل کی جو نکلے — یہ گھوڑوں کے ہمراہ خندق پہ جھپٹے
ضرار عمرو نوفل جھیرت بڑھے تھے — کیا پار خندق کو طاقت کے ذریعے

بلا کا تھا غصہ غضب کے تھے تیور
مسلمانوں نے گھیرا اب اُن کو بڑھ کر

ہزاروں پہ بھاری تھا یہ عمرو لوگو
عرب کا بڑا یہ دلاور تھا پیارو

لگا تھا لینے وہ اپنا بدلہ

﴿وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا﴾ (الاحزاب ۲۲)

ہے دھوکے سے جس کو بھی یاری وہ بزدل
کرے مجھ پہ جو سنگ باری وہ بزدل

حماقت کے دامن کو تم نے ہی تھاما
تمہیں آج قسمت سے ہوگا تو شکوہ

مہینے سے ڈیرے بھی ڈالے ہوئے ہیں
کہ ناکامیوں کو سنبھالے ہوئے ہیں

شب و روز دیکھو لڑے جا رہے ہیں
سپاہی ہیں زخمی مرے جا رہے ہیں

مدینے پہ ہر وقت دھاوا تھا یارو
مگر ہم نے کچھ بھی نہیں پایا یارو

مدد غیب سے اُن کی کرتا ہے کوئی
ملی پھر کہاں سے رسد بھی غذا بھی

مہینہ کا فاقہ، مگر لڑ رہے ہیں
یہ طاقت ہے کیسی کہ وہ اڑ رہے ہیں

عجب ان کی طاقت کا ہے یہ نظارہ
اُنہیں کھانے پینے کا ہوگا سہارا

یہ کون ان کی امداد کرتا ہے یارو
کمک دے کے پیٹ ان کا بھرتا ہے یارو

ابوسفیاں پر تھا بھروسہ زیادہ
اُسے ہم نے مانا ہے سالار اپنا

قریشی نظر آتے ہیں خالی خالی
کہ اب جنگی عظمت بنی ہے خیالی

ہمارے خدا آج خاموش کیوں ہیں
کہ ہم پست ہمت ہیں بے جوش کیوں ہیں

ہزاروں کا لشکر ہمارا ہے ہیچ اب
کہ منصوبہ ہی اپنا سارا ہے ہیچ اب

یہ کیا راز ہے لات بتلائے گا اب
نہیں پار کرسکتے خندق کو ہم سب

یہ گتھی ابو سفیاں کھولے گا کیسے
کٹا ڈالے ہیں ساتھیوں نے سر اپنے

وہ کرتے ہیں ہر حکم کی آج تعمیل
اِرادوں کی کرتے ہیں ہر دم وہ تکمیل

نہیں کولہو کے بیل ہم آج یارو
ابوسفیاں ہم کو کٹاتا ہے دیکھو

کہاں ہیں وہ دعوے میں اُلجھے یہودی
مسلمانوں نے اُن کی چھٹی ہی کردی

شکستہ ہے اور ہے پریشان لشکر
لڑاکو ہیں مسلم ہے حیران لشکر

کہاں ہیں وہ وعدے ذرا یہ بھی سوچو
کریں گے وہ داخل مدینے میں یارو

وہ کہتے تھے مل جائیں گی عورتیں بھی
خوشی ہاتھ آئے گی مال اور زر کی

یہودی بھی وعدہ شکن آج ٹھہرے
وہ غدار ہیں کوئی ان سے یہ کہدے

یہ کہتے ہو لڑتے چلے جاؤ یارو
ہبل اور عزیٰ کو ہردم پکارو

نکل کر جو قلعے سے باہر ہیں بیٹھے
فقط دیکھتے رہ گئے ہیں تماشے

گدھوں کی طرح دوڑ اپنی ہے ساری
یہودی بھی کرتے ہیں طعنہ طرازی

ہمارا ہی وہ مفت کھاتے ہیں دیکھو
بچاتے ہیں میداں سے جاں اپنی یارو

وہ فوجوں سے اپنی جوا کھیلتے ہیں
قریشی مصیبت بھی یہ جھیلتے ہیں

سواروں نے گھوڑے جوے میں ہیں ہارے
ہیں سادے نہایت قریشی بچارے

ہمیں بیچتے ہیں وہ ہتھیار اپنے
پڑے ہیں وہ پیسوں کے لالچ کے پیچھے

بڑے چین سے ہیں یہودی ہمارے
کہ بکتے ہیں اب ان کے ہتھیار سارے

ہے پاس ان کے غلوں کا بے حد ذخیرہ
نہیں دیتے ہم کو، ہے کیسا وتیرہ

ہیں تہہ خانوں میں ان کے اے یارو غلے
نہیں پڑتا دانہ بھی اب اپنے پلّے

کہا تھا کریں گے مہیا وہ ہتھیار
یہودی مگر نکلے ہیں آج غدار

ہمیں دیکھو وہ آج چھل دے گئے ہیں
کہ آنکھوں سے اب اپنی او جھل ہوئے ہیں

نئے جھانسے دیتے ہیں یارو یہودی
بھروسے کے قابل نہیں بات ان کی

وہ مئے ہم کو داموں میں دیتے ہیں دیکھو
چھپاتے ہیں غلّے کو ہم سب سے پیارو

وہ کہتے ہیں غلّہ نہیں بوتے ہیں ہم
کہ ہر چیز قیمت سے ہی دیتے ہیں ہم

نبیؐ خود ہی شامل مصائب میں جب ہو
صحابہؓ کی قربانیاں بھی تو دیکھو

اطاعت صحابہؓ کی تھی مُخلِصانہ
تھی ذاتِ نبیؐ خَلق کا آستانہ

اگرچہ نبیؐ پر تھی سختی زیادہ
صحابہؓ پہ وہ رحم کرتے ہمیشہ

نبیؐ نے اٹھائے تھے ہاتھ اب دعا کو
بڑھے سامنے رب کے، ہاتھ التجا کو

یہ امت تجھے ہے نہایت ہی پیاری
خدایا نہ لے آزمائش ہماری

ہیں محتاجِ احساں تو احسان کردے
کہ تکلیف اپنی اب آسانِ کردے

دعائیں زبانوں کی سن لے تو یا رب
ترے راستے پر ہی چلتے ہیں ہم سب

جلال و غضب آج دِکھلا دے خالق بلائیں سبھی دور فرمادے خالق
مرادوں سے دامن کو یارب تو بھر دے ہمیں آج باطل سے آزاد کردے
یہ حق کے لیے سر کٹانے لگے ہیں کہ قوت کے جوہر دکھانے لگے ہیں
بدن چھلنی چھلنی ہیں زخمی نوا ہے کہ پیمانۂ صبر اب بھر چکا ہے
مدد کر خدایا مدد کر ہماری کہ ہیں جنگ کے لمحے اُمت پہ بھاری
نبیؐ کی دعا کیوں اثر اب نہ لائے تھے اُمت پہ اللّٰہ کی رحمت کے سایے
اِدھر آپؐ نے اک صحابیؓ کو بھیجا نعیمؓ ابنِ مسعود تھا نام جن کا
یہود اور قُرَشیوں کو باہم بھڑادیں جہاں تک ہو دونوں میں رنجش کرادیں
اُدھر تھی قُرَشیوں کی بس شِکْوہ سَنْجی یہودوں پہ ان سب نے شک کی نظر کی
یہودی تو بیوپار کرنے لگے ہیں رسد وہ مسلمانوں کو بیچتے ہیں
کہاں حق کی خاطر یہاں وہ اڑے ہیں یہودی تو پیسوں کے پیچھے پڑے ہیں
گھروں سے ہیں سب سازوسامان لائے نہیں لڑنے آئے ہم اُن کے بھروسے
جو چھینا تھا وہ کھا چکے راستے میں پڑے ہیں یہاں ہم عجب مخمصے میں
رسد کے سبھی اونٹ ہم کھا چکے ہیں کہ گھوڑے بھی اپنے زخمی پڑے ہیں
کمی عیش کی ڈیروں میں رہ گئی ہے کہ مئے ایک دو دن کی باقی بچی ہے
پئیں مئے تو ہم سب کو ملتی ہے چستی نہ ملنے سے آجاتی ہے تن میں سُستی
کباب و شراب ان میں لاتی تھی مستی جگاتی نہیں ان کو اب شاعری بھی

تبرّا مسلمانوں پر کرتے شاعر ۔۔۔ کہ افواج کا دم سدا بھرتے شاعر
سناتے تھے اشعار راتوں میں سب کو ۔۔۔ کہ لاتے تھے وہ اپنی باتوں میں سب کو
وہ پیتے پلاتے تھے گاتے تھے ہر دم ۔۔۔ مسلط تھا ان پر وہ مستی کا عالم
رسد بھی نہیں میکدہ بھی ہے خالی ۔۔۔ ہماری سبھی صورتیں ہیں سوالی
قبائل کے سردار بھی تھے مخاطِب ۔۔۔ نہیں تھے وہ تقریر سے اپنی حاجِب
اثر ان کی تقریر کا بھی ہوا تھا ۔۔۔ ابو سفیاں کو ایک دھکا لگا تھا
ابو سفیاں اُٹھ کر یہ کہنے لگا اب ۔۔۔ یہودوں نے دے دی ہے ہم کو دغا اب
اگر چہ ہے اب اُن کا پیغام جاری ۔۔۔ یہودی ہیں پر اپنی غیرت سے عاری
جواب آیا ہے اب یہودوں کا یارو ۔۔۔ نہایت تعجب کی ہے بات سمجھو
تمھیں مشورے کے لیے ہے بُلایا ۔۔۔ کریں کیوں نہ آپس میں اب کُھل کے چرچا
جو افراد ہوں فوج میں نام آور ۔۔۔ وہ سردار بھی ہوں بڑے ہوں دلاور
یہودی رکھیں گے اُنھیں ساتھ اپنے ۔۔۔ کہ قلعے ہیں اُن کے وہ محفوظ ہوں گے
وہ قائم ہیں اس شرط پر آج پیارو ۔۔۔ کہ جھکنا پڑے گا ہمیں خود ہی یارو
نہ آئیں گے وہ سَبْت کے روز باہر ۔۔۔ لڑائی کریں گے قریشی برابر
بھروسے میں اپنے وہ لیتے ہیں ہم کو ۔۔۔ رسد نقد داموں میں دیتے ہیں ہم کو
خزانوں پہ گوداموں کے اُن کا قبضہ ۔۔۔ وہ کرتے ہیں ہر دم مَنافع کا دھندا
یہودوں کا خطرہ بڑھے گا یہ مانو ۔۔۔ اگر گھس پڑے ہم مدینے میں یارو

یہ ڈر ہے نہ پڑ جائیں دولت کے لالے
مدینے پہ قابض نہ ہوں مکے والے

ہزیمت کی ہر سمت تصویر دیکھی
تو کفار نے اب یہ تدبیر سوچی

اگر یرغمال اپنے افسر رہیں گے
رہیں گے خزانے بھی محفوظ اُن کے

یہودوں کے یارو مقدر ہیں کھوٹے
مدینے سے یہ ہاتھ دھو کر ہیں بیٹھے

ہے تجویز میری سویرے سویرے
کہ فوج اپنی دھاوا مدینے پہ بولے

مدینے کو لُوٹیں گے بے خوف ہم اب
کہ شامل نہ ہونے سے پچھتائیں وہ سب

نہیں اب مسلمانوں میں کوئی طاقت
شکستہ بہت ہو چکی اُن کی ہمت

نہیں ساتھ سامانِ جنگی، نہ قوت
کہ بکھری ہوئی ہے اب اُن کی جمعیت

پڑے اُن پہ جا کر ہزاروں کا لشکر
مدینے پہ اک تیز آندھی سا بن کر

مسخر محمدؐ کی خندق کو کر لو
مدینے میں ہو قتل بھی عام یارو

قبائل کے اے دیو ہیکل عزیزو
مدینے کو اب اپنے قبضے میں کرلو

نہیں ہوگا یارو وہاں کچھ ہمارا
مدینہ ہے مالِ غنیمت تمہارا

یہ پیغام دو جنگجوؤں کو جا کر
فنا کر دیں وہ حق پرستوں کے لشکر

یہ غلے یہ زر یہ خزانے بھی لے لو
غنیمت ہے یہ وقت دشمن کو لُوٹو

ابو سفیاں نے چین کا سانس کھینچا
کہ تھا کامیاب آج منصوبہ اُس کا

سحر میں ابھی رات حائل تھی بھائی
خدائی بھی رحمت پہ مائل تھی بھائی

ابو سفیاں کے ٹھہرے خالی ارادے
نبیؐ جی کے حق میں مہرباں تھے لمحے

ابو سفیاں خوش تھا خوشی کی گھڑی ہے — مدینے پہ پڑنے کو فوج اب اڑی ہے
نبیؐ نے دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے — زمیں پر اُتر آئے رب کے فرشتے
بو سفیان وعاص، عکرمہ، تینوں کافر — ہوئے آج سب شب کے کھانے پہ حاضر
شراب اور تازہ طعام آگیا تھا — بھٹکنے کا شب میں مقام آگیا تھا
گنہگار فاسق یہ تینوں نکلے — تباہی مسلمانوں کی چاہتے تھے
ابھی لقمے منہ تک بھی آنے نہ پائے — ابھی خوانِ نعمت وہ کھانے نہ پائے
چلا تیز تراک ہوا کا جو جھونکا — تو کھانے کا دستر اچانک ہی اُلٹا
اُڑیں یک بہ یک اب کبابوں کی قابیں — کہ بہنے لگیں پانی بن کر شرابیں
ابھی چیخیں نکلی نہیں تھیں عزیزو — چلا دوسرا جھونکا ہیبت کا یارو
طنابیں اُکھڑنے لگیں خیموں کی سب — ہواؤں میں اُڑنے لگے خیمے بھی اب
اُکھڑتا رہا خیمۂ خوابِ دشمن — اُجڑنے لگا اب گناہوں کا گلشن
ہر اک سمت تھی ایک طوفانی آندھی — تھی پاگل ہوا، ہر طرف آگ، پانی
زمیں تا فلک اُٹھ رہی تھی جو آندھی — لعینوں کی خاطر وہ لائی تباہی
توے اُلٹے چولھے بجھے جا رہے تھے — بدن اور کپڑے جلے جا رہے تھے
تھی کفار کی آنکھوں میں چبھتی مٹی — بدن کو جلاتی تھی اب جلتی مٹی
لگے تھے ہر اک سمت دہشت کے ڈیرے — لگے فوج کو کنکروں کے طمانچے
اِس آندھی میں تھی سردئ برف پیارے — ٹھٹھرنے لگے اب تو کفار سارے

بوسفیاں کے ہوش اب اُڑے جا رہے تھے گنہ اُس کے سب سامنے آ رہے تھے
ستم حق پرستوں پہ اُس نے تھے ڈھائے نہ کیوں حق کی آندھی اُسے اب ڈرائے
تھیں سنگین آنکھیں تو پُر ہول چہرا اندھیرے میں وہ لاش بن کر کھڑا تھا
تصور میں زَیدؓ و خُبَیبؓ آ گئے تھے نظر آئے اب اُس کو پھانسی کے پھندے
تھی سانس اکھڑی اکھڑی، وہ گھبرا رہا تھا لگا جیسے وہ دار پر جا رہا تھا
نظر آیا اُس کو نتیجہ بدی کا وہ سمجھا ہوا قول احمدؐ کا پورا
محمدؐ کو غیبی مدد مل گئی ہے فنا بن کے آندھی یہ کیسی چلی ہے
اماں جان کی اُس نے اب کے نہ پائی ابوسفیاں کو بھاگ جانے کی سُوجھی
ہر اک سمت تھا جان لیوا اندھیرا اندھیرے میں وہ اونٹ پر چڑھ گیا تھا
پکارا قرشیو چلو بھاگ نکلو کرو جلدی اپنے گھروں کو تو لَوٹو
قبائل کو دیکھو خبر تم نہ کرنا یہاں سے ابھی یارو فوراً بکھرنا
ابوسفیاں کوڑے لگانے لگا تھا شتر پر بندھا خود ہی کُڑھنے لگا تھا
ابوسفیاں گالی بکے جا رہا تھا وہ غصے سے اب تازیانہ لگایا
زمیں پہ جو لیٹا ہُوا عِکرمہ تھا ابو جہل کا تھا وہ جلاد بیٹا
اب آندھی نے آنکھوں میں وہ خاک ڈالی قرَشیوں سے تھی چھاؤنی ساری خالی
قبائل نے دیکھا کہ خالی ہے میداں نہیں دور تک کوئی انساں نہ حیواں
تھکے ہارے تھے جو قبائل بھی لوگو گھروں کو پلٹنے لگے خود بخود وہ

جنوں عکرمہ کے جو سر چڑھ گیا تھا وہ ہذیان ہر لحہ بکنے لگا تھا
اُڑا لے گئی اندھوں کو اندھی آندھی تھی اُجڑی ہوئی کفر کی آج بستی
ابوسفیاں کو عکرمہ نے جو دیکھا پکڑنے لگا تھا وہ مکے کا رستہ
کہا اے چچا بھاگتے ہو کہاں اب جو شیخی بگھاری، کہاں ہے نہاں اب
محافظ بھی ہمراہ لو اور بھاگو ذرا اپنے اندر سے اب اُٹھ کے جاگو
بوسفیاں سراسیمہ تھا اے عزیزو نہ کچھ کہہ سکا عکرمہ سے وہ پیارو
کہا عکرمہ تم ہو سالار اب کے کہ رہبر ہو اِس معرکہ میں ابھی سے
سنبھالو قُرشیوں کو رستہ دِکھاؤ سلامت اُنہیں مکّہ اب لے کے جاؤ
بوسفیاں اندھیرے میں گم ہوگیا تھا بہت دور تک جانو وہ لا پتا تھا
یہودی تھے محفوظ قلعے میں ہر دم وہ بس اپنے مقصود ہی کے تھے ہمدم
ابھی شور برپا ابھی ہُو کا میداں مسلّط تباہی کا تھا ایک طوفاں
سَحر پر تھمیں آندھیوں کی بلائیں کہ خاموش ہونے لگیں اب ہوائیں
صدا ایک اللہ اکبر کی گونجی مدینے کو پہنچی جماعت نبیؐ کی
صحابہؓ بھی خندق سے پلٹے خوشی سے اندھیرے بہت دور تھے روشنی سے
نسیم سحر سر سرانے لگی تھی کہ فتحِ مبیں مسکرانے لگی تھی

جنگِ بنی قریظہ (ذی قعدہ ۵ھ)

﴿وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًاo (الاحزاب۲۶)﴾

بدن سے تھکن بھی نہ اُتری کسی کی ۔۔۔ مجاہد نہ لے پائے آرام کچھ بھی
کسی نے نہ کھولے تھے ہتھیار جنگی ۔۔۔ بدن مضمحل تھے نہ ہمّت تھی کوئی
ادا شکریے کا نہ سجدہ ہُوا تھا ۔۔۔ نئی جنگ کا پھر سے پالا پڑا تھا
بڑی انتہا ہوگئی تھی تھکن کی ۔۔۔ ابھی غسل کرنے چلے تھے نبیؐ جی
قریظہ کی جانب چلیں اب نبیؐ جی ۔۔۔ کہ اللّٰہ کی جانب سے یہ وحی اتری
وہاں شام سے پہلے جانا ضروری ۔۔۔ قریظہ کو قبضے میں لانا ضروری
ضروری ہے دشمن کا بالکل صفایا ۔۔۔ کہ زہریلے بے شک ہیں اہلِ قریظہ
مروت محبت سے ہیں دور یہ سب ۔۔۔ کہ اللّٰہ کے منکر ہیں مغرور یہ سب
صحابہؓ نے ہتھیار اُتارے نہیں تھے ۔۔۔ کہ خندق کے آزار اُتارے نہیں تھے
گھروں کو ابھی اپنے آئے ہوئے ہیں ۔۔۔ ابھی حکم چلنے کا پائے ہوئے ہیں
قریظہ کی جانب تھی بس تیز گامی ۔۔۔ کہ حکمِ رسالت کو دی اب سلامی
تھی در پیش اصحابؓ کو سست گامی ۔۔۔ قضا عصر بھی اس گھڑی ہوگئی تھی

قریظہ کی جانب دیا خود کو تاؤ — کہ اب شام سے پہلے ڈالا پڑاؤ

پہاڑوں پہ اسلام کے اب علَم تھے — ہوئے بند دشمن کی آمد کے رستے

تھے محصور پچیس دن سارے دشمن — اُجڑنے لگا اُن کی نخوَت کا گلشن

بغاوت کی اُن کو سزا مل رہی تھی — عداوت کی اُن کو سزا مل رہی تھی

گھروں میں رہے قید مجبور ہو کر — بھلا کتنے دن رہتے محصور ہو کر

سفارش کو نکلے تھے جو بُولبابہ — پلٹ آئے افسوس کا، لے کے چہرہ

جواب مصلحت کے لیے سعد نکلے — نبیؐ جی سے اُن کے ہوئے خوب چرچے

مسلمان غیبی مدد کے تھے حامل — بچانا تھا اہلِ قریظہ کو مشکل

شرارت پہ ڈھیل ان کو برسوں ملی تھی — بغاوت پہ ڈھیل ان کو برسوں ملی تھی

خطائیں بہت ان کی بخشی گئی تھیں — سزائیں بہت ان کی بخشی گئی تھیں

ستم ان کا جو آسماں چھو گیا تھا — ہُوا مستحق ہر حریف اب سزا کا

جہالت سے آگے بڑھا یہ قبیلہ — کہ اب کام آیا نہ کوئی بھی حیلہ

جو کرتے ہیں واحد خدا سے بغاوت — تو مل جاتی ہے خاک میں ان کی قسمت

ہوئے قتل آخر کو اہلِ قریظہ — شر انگیز یوں کا ہوا اب صفایا

وہ جو بچ گئے تھے اسیرِ نبیؐ تھے — شکنجے میں کسنے لگے بے کسی کے

قریظہ قبیلہ مٹا دہر سے اب — ہوئے اک فسانہ زمانے میں وہ سب

یاربِّ صَلِّ وَسَلِّم دائماً اَبداً — عَلیٰ حبیبکَ خیرِ الخلقِ کُلِّھِم

سفرِ حُدَیبیہ (ذی قعدہ ۶ھ)

﴿لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًاo (الفتح ۱۸)﴾

قلم لکھ رہا ہے حُدَیبیہ کا حال
اُتاروں گا کاغذ پہ اب اس کے احوال

کٹھن لگ رہے تھے جدائی کے عرصے
کہ مکے کو چھوڑے ہوئے چھ برس تھے

تھا آغاز دیں کا زمانہ برادر
مصائب بڑھے جا رہے تھے برابر

نبیؐ کو ستاتی تھیں مکے کی یادیں
رُلاتی تھیں ہر وقت کعبے کی یادیں

خیالِ زیارت تھا دل میں ہمیشہ
تھی حسرت کہ کعبے کو دیکھیں دوبارہ

صحابہؓ کو مکے کی یاد آتی ہر دم
تو ڈھل جاتا اشکوں میں فرقت کا ہر غم

نبیؐ جی نے اک شب یہ سپنا بھی دیکھا
کہ ان کی نگاہوں کے آگے تھا کعبہ

طوافِ حرم کر رہے تھے نبیؐ جی
نگاہیں تھیں روشن بہت آسماں کی

صحابہؓ ہیں ہمراہ کعبے کے آگے
ہیں پُر نور سارے زیارت کے لمحے

نیا خواب تھا ایک مژدہ نظر کا
تھا کعبے کی جانب ارادہ سفر کا

سفر تھا یہ ہفتوں کا اے میرے پیارے
مہاجر تھے انصار تھے ساتھ سارے

سفر امن کا تھا سفر تھا خوشی کا
فضا امن کی تھی چلی آج قصویٰ

حدیبیہ میں جاکے وہ رُک گئی تھی ‏ ‏ چلے آگے اب اس کی ہمت نہیں تھی
زمیں پر تھی چٹان کی طرح قصویٰ ‏ ‏ وہ خاموش تھی اُس کا سر بھی جُھکا تھا
نبیؐ کو جلال آیا قصویٰ پہ اس دن ‏ ‏ ادھر یہ بھی ان کو خیال آیا لیکن
یہ اللہ کی مصلحت ہے یقیناً ‏ ‏ کہ قصویٰ نے پکڑا ہے دھرتی کا دامن
جا قصویٰ سے کی بات اب کے نبیؐ نے ‏ ‏ تھے ہمراہ اس کے خموشی کے لمحے
یہ رب کی ہے مرضی نہیں ہے مکرنا ‏ ‏ سفر کو یہیں چاہئے ختم کرنا
خیال نبیؐ بھانپ کر اُٹھ کھڑی وہ ‏ ‏ اشاروں میں جو کہنا تھا کہہ گئی وہ
ٹھہر جائیں سب حکمِ احمد یہی تھا ‏ ‏ کہ رکھنی ہے بس حُرمَتِ ارضِ کعبہ
لگے دشت میں خیمے اب چاروں جانب ‏ ‏ مسلمان ٹھہرے تھے سب چاروں جانب
ملی یہ خبر ہے سفر آگے مسدود ‏ ‏ قُرشیوں نے رستے کیے سارے محدود
وہ تیغ وسِناں لے کے آگے کھڑے ہیں ‏ ‏ ہمیں روک لینے پہ گویا اَڑے ہیں
وہ کعبہ پہنچنے نہ دیں گے کسی کو ‏ ‏ اندھیرے ڈسیں گے ابھی روشنی کو
وضو کر نہ پائیں گے زم زم سے ہم سب ‏ ‏ کریں کیا اگر ہے یہی مرضیِٔ رب
یہی چاہتے ہیں قُرشیوں کے ہمدم ‏ ‏ قریبِ حرم آ نہ پائیں کبھی ہم
طواف آج کعبے کا اک خواب سا ہے ‏ ‏ کہ دیدار کا بیڑا غرقاب سا ہے
کنواں بھی یہاں سُوکھتا رہ گیا ہے ‏ ‏ کہ عالم ابھی پیاس کا رہ گیا ہے
صحابہؓ گئے اب درِ اِلتجا تک ‏ ‏ کہ یہ بات پہونچی رسول خدا تک

دعائے نبیؐ کام آئی سبھی کے ۔۔۔ کنواں رفتہ رفتہ چھلک اُٹھا جل سے
ہُوا فضلِ مولا سے سیراب صحرا ۔۔۔ نظر آگیا سب کو شاداب صحرا
تھا مغرور طاقت پہ اپنی جو عُزوہ ۔۔۔ سفیر آج مکے کا وہ بن کے آیا
لبوں پر فقط جنگ کی دھمکیاں تھیں ۔۔۔ کہ باتوں سے گھاتیں زیادہ عیاں تھیں
وہ کہنے لگا یہ صحابہؓ کے آگے ۔۔۔ کوئی جان خطرے میں اپنی نہ ڈالے
طوافِ حرم کا اب ارمان چھوڑو ۔۔۔ ہو پورا ہر ارمان یہ دھیان چھوڑو
یہ جائے گا سب قافلہ آج واپس ۔۔۔ کہ لے جاؤ اپنی دعا آج واپس
تمہارے سبب سے سکوں کھوگیا ہے ۔۔۔ کہ طاقت کا اپنی فسوں کھو گیا ہے
رہے گا نہ جذبات پر ہم کو قابو ۔۔۔ بہے گا مسلمانوں کا خون ہر سو
حدیبیہ سے تم پلٹ جاؤ دیکھو ۔۔۔ لہو میں نہالوگے انجام سوچو
نبیؐ سے نہیں تھا کوئی بڑھ کے صابر ۔۔۔ وہ سہتے رہے آج تشنیعِ کافر
متانت پیمبرؐ کی قائم تھی دیکھو ۔۔۔ اُخوت پیمبرؐ کی دائم تھی دیکھو
تھا اللّٰہ دل میں تو کعبہ نظر میں ۔۔۔ کوئی مصلحت بھی تھی واپس سفر میں
نبیؐ جی بشر، کوئی عامی نہیں تھے ۔۔۔ زباں پر تھے اُن کی مروت کے چرچے
نبیؐ سارے عالم کی رحمت بنے تھے ۔۔۔ کہ جھک جاتے مغرور بھی اُن کے آگے
مشیت کو کیسے گوارہ تھی سختی ۔۔۔ کہ سب کو پسند آتی چاہت نبیؐ کی
دُکھاتے نہ دشمن کا بھی دل نبیؐ جی ۔۔۔ طبیعت میں موجود تھی نرم گوئی

نبیؐ جیسا کوئی پیمبر نہیں تھا   نبیؐ جیسا دنیا میں دَاوَر نہیں تھا

نبیؐ نے کہا نرم لہجے میں لوگو   اے عُرْوَہ مری بات کو دیکھو سمجھو

طوافِ حرم کے لیے آئے ہیں ہم   نہیں جنگ کرنے کا عزمِ مُصَمّم

وطن چھوڑ کر واپسی کا ارادہ   بُرا لگ رہا ہوگا تم کو مدینہ

مدینے کو واپس چلے جاؤ دیکھو   وہیں جا کے سر اپنے تم اب کھپاؤ

ہے مکہ ہمارا ہے کعبہ ہمارا   ہے اس پر فقط اب بتوں کا اجارا

حرم میں قدم تم کو رکھنے نہ دیں گے   تمہارے لیے ہیں یہ دشوار لمحے

ہمیں پر دھرے گا زمانہ اب الزام   بزرگوں کا ہوجائے گا نام بدنام

ہو تھوڑی ظفر پر جو مغرور اتنے   کہ ہو عاجزی سے بھی تم دور اتنے

بنے آج عُثمانؓ سفیرِ محمدؐ   تھے ایمان سے وہ اسیرِ محمدؐ

غنی امن کا لے کے پیغام پہونچے   مگر کافروں کے تو تیور الگ تھے

پہنچ کر وہاں گفتگو رائیگاں تھی   کہ کفار کی بس دریدہ زباں تھی

یہ اللہ کا اوّلیں گھر ہے کعبہ   قُریشیوں کا حق اس پہ ہو کیسے تنہا

کیا پاس عثمانؓ کا کفار نے سب   نہ فتنہ ہُوا کوئی برپا یہاں اب

کہا سب نے ہو اپنے ہی خانداں کے   نہیں دشمنی واقعی کوئی تم سے

کرو چاہو تو تم طواف اب اکیلے   نہ پیچھے چلو اس طرح تم نبیؐ کے

ٹلے سخت لمحے ہوئی بحث لمبی   نتیجہ مگر اس کا نکلا نہ کوئی

سبب بن گئی غم کا تاخیرِ عثمانؓ
حدیبیہ میں منتظر تھے مسلماں

خبر پھیلی ان کی شہادت کی یکسر
غضب ڈھا گئی یہ صحابہؓ کے اوپر

ہوئے جمع سب مشورہ کرنے لوگو
مغیلاں کی شاخوں کے سائے میں دیکھو

نبیؐ جی بھی کیکر کے سایے میں آئے
کہ حکم آج بیعت کا وہ لے کے آئے

تھی بیعت یہ عثمانؓ کے خون بہا کی
ہوئی بات طے قاتلوں کی سزا کی

اسے بیعتِ رِضواں کہتے ہیں مومن
یہ بیعت تھی کیکر کے سایے میں اس دن

ہوئی دور لیکن صحابہؓ کی کلفت
کہ لوٹ آئے عثماں صحیح و سلامت

سہیل آیا اب صلح کی گفتگو تھی
نبیؐ جی تھے اور دین کی آبرو تھی

سہیل آج بن کر سفیر آگیا تھا
کہ ہر بات میں اُس کی زہرِ انا تھا

نہ ہو خوں خرابہ نہ حملہ ہو کوئی
کہ ہو دس برس کے لیے جنگ بندی

زیارت ہو اگلے برس ہی حرم کی
گوارا کرو اب کے برسوں کی یاری

جو مکے سے جائے مدینے میں کوئی
تو مکے کو پھر واپسی اُس کی ہوگی

مدینے سے مکہ جو آئے گا کوئی
نہ ہوگی کسی طور اُس کی رہائی

نبیؐ جی نے شرطیں اشاروں سے مانیں
یہ بھڑکیلی باتیں کنایوں سے مانیں

تھا ایمان والوں پہ اک تازیانہ
کہ سمجھوتہ لگتا تھا نامنصفانہ

کیا عہد تحریر، شیرِ خدا نے
"رسولِ امیںؐ" لکھا نامے پہ پہلے

ہوئے شعلہ رُو وہ جو آئے تھے شاطر
"رسولِ امیںؐ" پر بھڑک اُٹھے کافر

نبیؐ ہیں تمہارے، ہمارے نہیں ہیں
تمہیں ہوں گے، ہم سب کو پیارے نہیں ہیں

کھٹکتا ہے یہ لفظ آنکھوں میں اپنی
اِسی لفظ سے آفتیں ہم پہ آئیں

رسالت کے برعکس تھی بات اِن کی
مگر اُف نہ کر پائے اپنے نبیؐ جی

لعینوں نے جو چاہا لکھوا دیا وہ
کھٹکتا تھا جو نام کٹوا دیا وہ

کہا کچھ نہ اصحابؓ نے اپنے لب سے
کہ تھا دامنِ صبر ہاتھوں میں ان کے

لعینوں کی زہریلی باتوں کو سُن کر
کلیجے پہ اصحابؓ نے رکھا پتھر

طوافِ حرم ہوگا اگلے برس کیوں
نہیں آتا اللہ کو ہم پر ترس کیوں

نہ حج ہو مدینے کو اُلٹے چلیں ہم
رہے دل میں کعبے کے دیدار کا غم

اسے حق کی تم مہربانی سمجھ لو
کہ یہ صلح تھی دین کی فتح جانو

حدیبیہ تھا بس خدا کا وسیلہ
یہیں سے ہوا کفر کا سر بھی نیچا

ہوئی دین کی استقامت عزیزو
یہ اقرارنامہ تھا پُر مغز پیارو

کتابِ خدا میں ہیں باریک نکتے
یہ فتحِ مبیں تھی، کہاں لوگ سمجھے

ادھورا ہی رہ جاتا ہے اس کا ارماں
کہ آیاتِ قرآں سے ڈرتا ہے شیطاں

ہے قرآں نظامِ حیاتِ مکمل
مچاتا ہے سارے جہانوں میں ہلچل

سلاطین کے نام خطوط (اواخر ۶ھ واوائل ۷ھ)

﴿قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ..... (آل عمران ۶۴)﴾

حدیبیہ کی صلح کے خاتمہ پر — بڑھا اور تبلیغ کا کام باہر

نبیؐ نے صحابہؓ کو اکثر بتایا — میں دنیا کی خاطر ہوں رحمت کا سایہ

پجاری جو عیسیٰؑ کے ہیں آج سارے — سمجھتے نہیں ہیں وہ انجیل پارے

یہی چاہتا ہے جو ہر اک کا ہے رب — کہ پہنچادو پیغامِ حق ہر طرف اب

روانہ کیے دعوتِ حق کے نامے — ہر اک شہ کے آگے صحابہؓ کے ذریعے

وہ جو قیصرِ روم کے نام خط تھا — وہ تھا حضرتِ دحیہ کلبی کے ذمّہ

نبیؐ جی نے خط میں لکھا تھا جو مضموں — وہ پیغامِ حق تھا نہایت ہی موزوں

لکھا پہلے بسم اللّٰہ پھر یہ لکھا تھا — رسولِ خدا ہوں میں اس کا ہوں بندہ

کرے گا ہدایت کی اب پیروی، جو — سلامت ہی پائے گا وہ زندگی کو

میں دیتا ہوں اسلام کی تم کو دعوت — کرو ایک اللّٰہ کی اب عبادت

اگر تم نے اللّٰہ سے منہ کو موڑا — گنہ سارے لوگوں کا تم پر ہی ہوگا

اے اہلِ کتاب آؤ وحدت کی جانب — مروّت کی جانب صداقت کی جانب

میسّر ہیں ہر اک کو حق کے سہارے — جو ہیں درمیاں میں ہمارے تمہارے

کریں بندگی ایک اللہ کی ہر دم　　شریک اس کا ہرگز نہ ٹھہرائیں اب ہم

نہیں رب سے کوئی بڑا تم بھی سُن لو　　وہ واحد ہے منہ اس سے ہرگز نہ موڑو

نہیں دین اسلام میں کوئی بدعت　　کہ کرتے ہیں اللہ کی ہم عبادت

یہ تھا حکم قیصر کا لوگوں کے آگے　　عرب کے کسی شخص کو لایا جائے

ابوسفیاں تھے اُس علاقے میں پہنچے　　تجارت کی خاطر وہ آئے ہوئے تھے

ابوسفیاں دربارِ قیصر میں آئے　　کھلے گفتگو کے عزیزو دریچے

ہے کیسا کہو خاندانِ نبوت　　کہا اُس سے وابستہ ہے بس شرافت

کسی اور کا ہے نبوت کا دعویٰ　　نہیں ہے نبوّت کا دعویٰ کسی کا

کہو خانداں میں کوئی شاہ بھی ہے　　نہیں بادشہ کوئی اس میں ہوا ہے

ہیں مفلس مسلمان یا پھر غنی ہیں　　اے قیصر مسلماں غریب آدمی ہیں

یہ پوچھا! زمانے پہ وہ چھا رہے ہیں　　کہا اس کے پیرو بڑھے جا رہے ہیں

محمدؐ نے کیا جھوٹ بولا کبھی ہے　　نہیں سچ کی وہ واقعی روشنی ہے

یہ پوچھا کبھی کی ہے وعدہ خلافی　　کہا وعدے کا پکا اتنا ہے کافی

ہوئی ہے حدیبیہ کی صلح قیصر　　وہ قائم ہے سچ مُچ ابھی تک اسی پر

کبھی تم نے اس سے لڑائی لڑی ہے　　کئی بار ہم نے لڑائی لڑی ہے

ہُوا جنگوں کا کیا بتاؤ نتیجہ　　ہے جیتا کبھی وہ، کبھی ہے وہ ہارا

بتاؤ سکھاتا ہے لوگوں کو کیا وہ　　کہا، دیتا ہے سب کو حق کا پتا وہ

ہے اللہ واحد وہ کہتا ہے سب سے — کہ ہر دم عبادت کے لائق وہی ہے

شریک اس کا کوئی نہیں دو جہاں میں — ہے اس کی حکومت زمیں آسماں میں

نمازیں پڑھو پاک دامن بنو تم — زباں سے ہمیشہ ہی نرمی کرو تم

کہا پھر یہ قیصر نے درباریوں سے — نبیؑ ہوتے ہیں اچھے ہی خانداں کے

جو دعویٰ نبیؑ کا کوئی اور کرتا — سمجھتے اسے ہم اثر خانداں کا

کوئی بادشہ خانداں میں جو ہوتا — ہوس وہ حکومت کی ہر وقت رکھتا

کبھی جھوٹ وہ جب کہ کہتا نہیں ہے — تو سچا ہمیشہ خدا کے تئیں ہے

پیمبرؐ کے جو ابتدائی ہیں پیرو — غریبی میں کرتے ہیں دیں کی تگ ودَو

بڑھے جاتے ہیں سچے مذہب کے پیرو — دکھاتا ہے انسانیت کی رہِ نو

پیمبرؐ نہیں دیتے دھوکہ کسی کو — وہ سایہ سمجھتے ہیں اس زندگی کو

ہدایت محمدؐ نے تقوے کی دی ہے — ہدایت نماز اور روزے کی دی ہے

سُنا تھا پیمبر ہے اک آنے والا — رسولوں میں ہوگا وہ سب سے نرالا

مگر میں نے ہرگز نہیں تھا یہ جانا — عرب کی زمیں پر ہی ہوگا وہ پیدا

اگر ایک دن میں وہاں جا بھی سکتا — یقیناً محمدؐ کے پیروں کو دھوتا

سنے یہ خیالاتِ قیصر جو سب نے — ہوئے پادری سارے ناراض اس سے

یہ اندیشہ تھا ہوگی کوئی بغاوت — کہ گم ہوگئی شاہ کی سب ذہانت

وہ کرنیں جو قیصر کے دل سے اُٹھی تھیں — وہ دل میں ہی گھٹ کر دبی رہ گئی تھیں

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِم

خط بنام شاہِ ایران

تھا ایران کا شاہ خُسروئے پَرْوِیز
مگر اُس میں تھی واقعی خُوئے چنگیز

بڑی شان و شوکت کا قیصر جو ٹھہرا
تو اُس کا بھی ہر سمت ڈنکا بجا تھا

نبیؐ جی نے پہلے سلام اپنا لکھا
رسول اُن کے ہونے کا بھی تذکرہ تھا

عبادت کے لائق وہی اک خدا ہے
جو سب سے ہے افضل جو سب سے بڑا ہے

مہربان ہے سب پہ وہ ربِّ اکبر
میں آیا ہوں دنیا میں بن کر پیمبرؐ

نہیں رکھتے خوفِ خدا کا جو کھٹکا
بُرا ان کا انجام عقبیٰ میں ہوگا

اطاعت کرو ایک اللہ کی تم بھی
چلو راہ اے لوگو اپنے نبیؐ کی

عذاب اللہ کا تم پہ اُترے گا ورنہ
رہے گا نہ خالق کی رحمت کا سایہ

یہ اندازِ خط تھا نہایت ہی سنگیں
عبارت نہ تھی اس کی پیچیدہ رنگیں

محمدؐ کو کہہ کر غلام اپنا اُس نے
کئے آپؐ کے والا نامے کے ٹکڑے

گورنر کو کسریٰ نے یہ حکم بھیجا
پکڑ لائے احمدؐ کو وہ آج تنہا

نبیؐ جی کے آگے گئے آدمی دو
گورنر کے بیہودہ افراد تھے وہ

اسی دم دکھایا قضا و قدر نے
کیا قتل خسرو کو اس کے پسر نے

نبیؐ جی کو تھی غیب کی بات معلوم
ہوئے سن کے یہ بات مہمان مغموم

کہو جا کے اسلام کی ہر صداقت ‏ کرے گی وہاں اک نہ اک دن حکومت
یہی خط ملا مصر کے بادشہ کو ‏ کہ اسلام کا دل سے قائل ہوا جو
گو اسلام لایا نہیں، پھر بھی اس نے ‏ تحائف نبی جیؐ کی خدمت میں بھیجے
تواضع بھی کی دین کے پیروؤں کی ‏ کی عزت بہت اس نے نامہ بروں کی
یہی خط نجاشی کو حضرتؐ نے لکھا ‏ بہت پہلے ایمان وہ لا چکا تھا
جواباً نجاشی نے لکھا یہ نامہ ‏ کہ ہے مرتبہ سب سے اعلیٰ نبیؐ کا
ہیں بے شک پیمبر خدا کے نبیؐ جی ‏ بشارت ہیں وہ روح کی روشنی کی

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ‏ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

عوام کی دینی تربیت

وہ اسلام لائے تھے جو ابتداء میں ‏ نہ گھبرائے تھے وہ کسی ابتلا میں
تھی ایمان سے اُن کو سچی محبت ‏ اُنہیں کفر سے تھی نہایت ہی نفرت
سمجھتے تھے وہ دین کی ساری باتیں ‏ تھے تقوے سے وابستہ دن ہوں کہ راتیں
ہر اک فرد اسلام کا ہمنوا تھا ‏ اثر اپنا ہر سمت پھیلا رہا تھا
ہزاروں مشرّف بہ اسلام ہوتے ‏ مگر کم ہی اسلام کیا ہے سمجھتے
قوانینِ دیں سے کہاں سب تھے واقف ‏ گو اسلام کی رُو سے تھے لوگ واصف
صلابت نہ بڑھ جائے اب گمرہی کی ‏ اصولوں سے تھی آگہی بھی ضروری

ضروری تھی تحریکِ تعلیمِ مذہب
کمر بستہ اپنے نبیؐ جی بھی تھے اب

جو مکے مدینے کو مرکز بنایا
دیا درس لوگوں کو آداب دیں کا

صحابہؓ نے تعلیم اسلام دی اب
ہوئے دین کی باتوں سے بہرہ ور سب

لئے دین کا وہ علَم ساتھ اپنے
گھروں کو مسلمان اب اپنے لوٹے

انہوں نے دی تعلیم اوروں کو آگے
کہ پھیلا اُجالا ہدایت کا جاگے

شعور اب تو اسلام کا جاگ اُٹھا تھا
کہ تعلیم دیں کا یہ اک سلسلہ تھا

الگ کفر سے تھا جو اسلام کا ڈھب
نبیؐ کی ہدایت پہ چلنے لگے سب

نہ باقی رہے کفر کے اب مظالم
شریعت سبھی کے دلوں پر تھی حاکم

ہے اسلام کیا یہ سمجھنے لگے تھے
ہوئے کم بتوں کی خدائی کے چرچے

دارالسلام کی پالیسی کا اعلان

کشادہ ہی ہوتا گیا دیں کا دامن
سمٹنے لگے دینِ برحق کے دشمن

پھرا کفر کی سب اُمیدوں پہ پانی
حقیقت بنی جارہی تھی کہانی

ملے دین کے سایے بھٹکے ہوؤں کو
بتوں کی پرستش میں اٹکے ہوؤں کو

عرب میں تھی اسلام کی اب حکومت
ہر اک پر عیاں ہورہی تھی صداقت

مقابل کی طاقت بھی گھٹنے لگی تھی
کہ اب ہر طرف دین کی روشنی تھی

بنائی گئی دین کی پالیسی اب
مشرف ہوئے ان اصولوں سے بھی سب

ڈرو دوستو تم خدا کے غضب سے
کہ اب شرک کو محو کر دو عرب سے

طریقہ پُرانا جو ہے مشرکانہ
ضروری ہے اس کو جہاں سے مٹانا

عرب کو بنانا ہے اسلامی مرکز
یہ ہے صدق و اخلاص کا دینی مرکز

رہو بے تعلق یہاں مشرکوں سے
کہ نیکوں کی بنتی نہیں ہے بدوں سے

جو ہیں عہد سارے وہ منسوخ ہوں گے
کوئی واسطہ اب نہیں مشرکوں سے

نہیں دخل اس میں رہے گا کسی کا
رہے اہلِ توحید کے ذمہ کعبہ

ہے کعبہ یقیناً عبادت کا خانہ
کوئی رسم ہوگی نہ اب مشرکانہ

بنا جب سے وحدت کا مرکز ہے کعبہ
زمانے میں توحید کا گونجا نغمہ

(یا رَبِّ، صَلِّ وَسَلِّم دَائِماً اَبَداً عَلیٰ حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم)

قیصر و کسریٰ کا زوال

نبیؐ جی نے خوئے اخوت ابھاری
قلم جو اُٹھایا تو تلوار رکھ دی

نہ تھا قصر کوئی نہ چھت تھی نبیؐ کی
فقیری میں کی آپؐ نے بادشاہی

لکھے خط کہ تبلیغِ دیں ہو ہمیشہ
کہ ہر سمت حقانیت کا ہو چرچا

وہ پرویز تھا شاہ کسریٰ، ستمگر
سمجھتا تھا ہر ایک سے خود کو برتر

لفافے میں نامِ نبیؐ کو جو دیکھا
کیا اس کو اک آن میں پارہ پارہ

پڑا اُس پہ قہر و غضب جب خدا کا
گرا قصر، کوئی بچانے نہ آیا

یہ قصہ تھا لوگو فقط ایک شب کا	کہ بیٹے نے ہی باپ کو مار ڈالا
ہوئی چاک خط کی طرح سلطنت بھی	کہ جاتی رہی اس کی سب تمکنت بھی
ہُوا حال آخر یہ دورِ عمرؓ میں	بسے قیصر و کسریٰ جا کر کھنڈر میں

غزوۂ خیبر (محرم ۷ھ)

﴿وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُونَ آيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا۔ (الفتح ۲۰)﴾

نکاسی ہوئی اب مدینے سے ان کی	ہوئے جمع خیبر میں سارے یہودی
وہ جو سات قلعے تھے مضبوط ان کے	وہ خیبر میں اور اس کے اطراف میں تھے
کی کعب اور رافع نے ہجوِ محمدؐ	وہ قرآں سے رکھتے تھے ہر اک گھڑی کد
یہودوں کی فطرت تھی وعدہ خلافی	نبیؐ جی نے دی تھی ہمیشہ معافی
ملی بدّوؤں سے اعانت زیادہ	مدینے پہ حملے کا تھا اب ارادہ
خبر آج خیبر کی لی جائے پہلے	کہ دشمن مدینے کی جانب نہ آئے
فقط تیس دن کی تھی یارو وہ مدت	ہوئی تھی نبیؐ جی سے رضواں کی بیعت
صحابہؓ کی حالت گو خستہ ہوئی تھی	اک اور جنگ پر ان کو چلنا تھا پھر بھی
نبیؐ نے کیا جمع اک سادہ لشکر	علیؓ کو لیے چل پڑے سُوئے خیبر

15

جنگِ خندق والی جگہ سات مساجد (مدینہ منورہ)

16
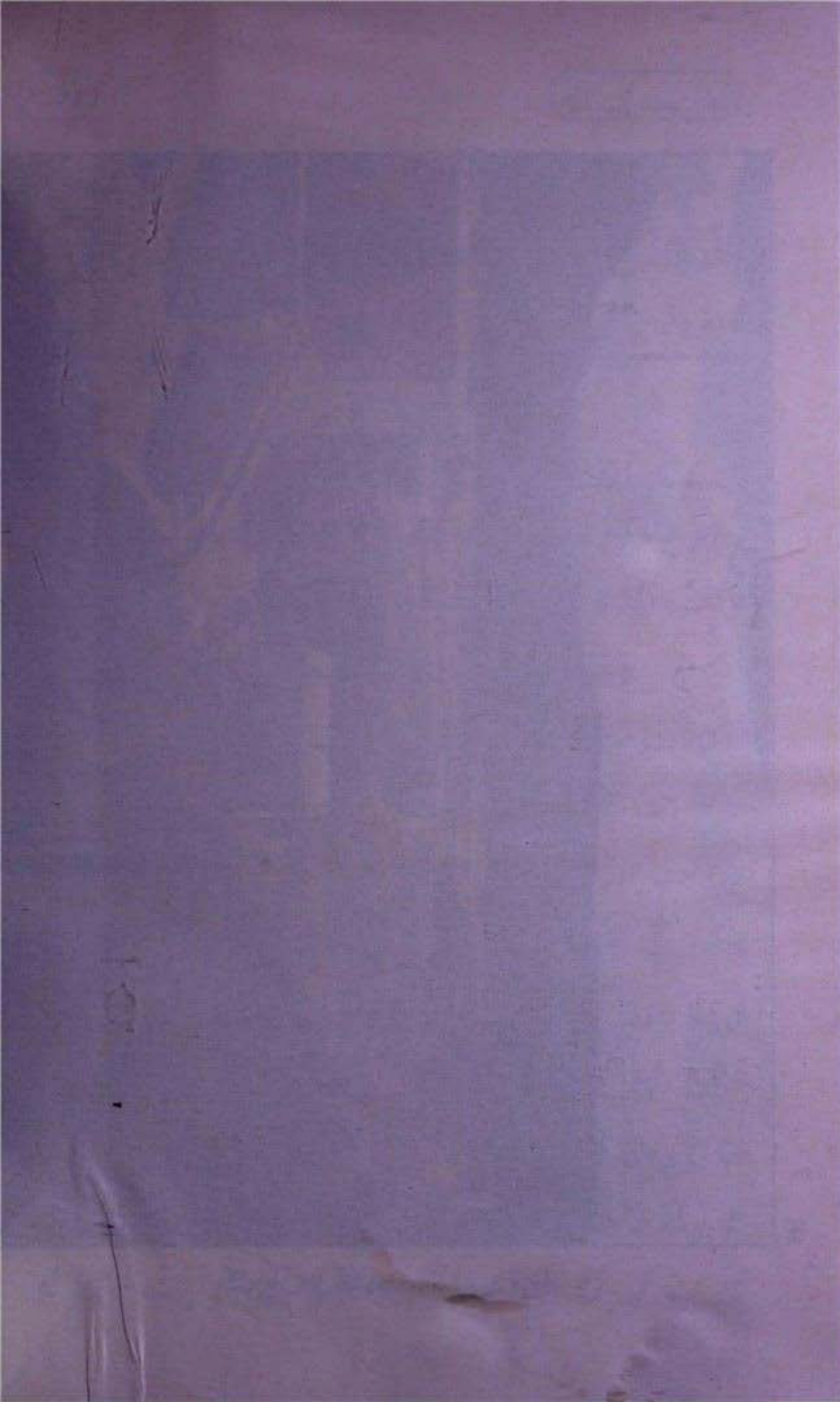
قلعہ خیبر (خیبر)
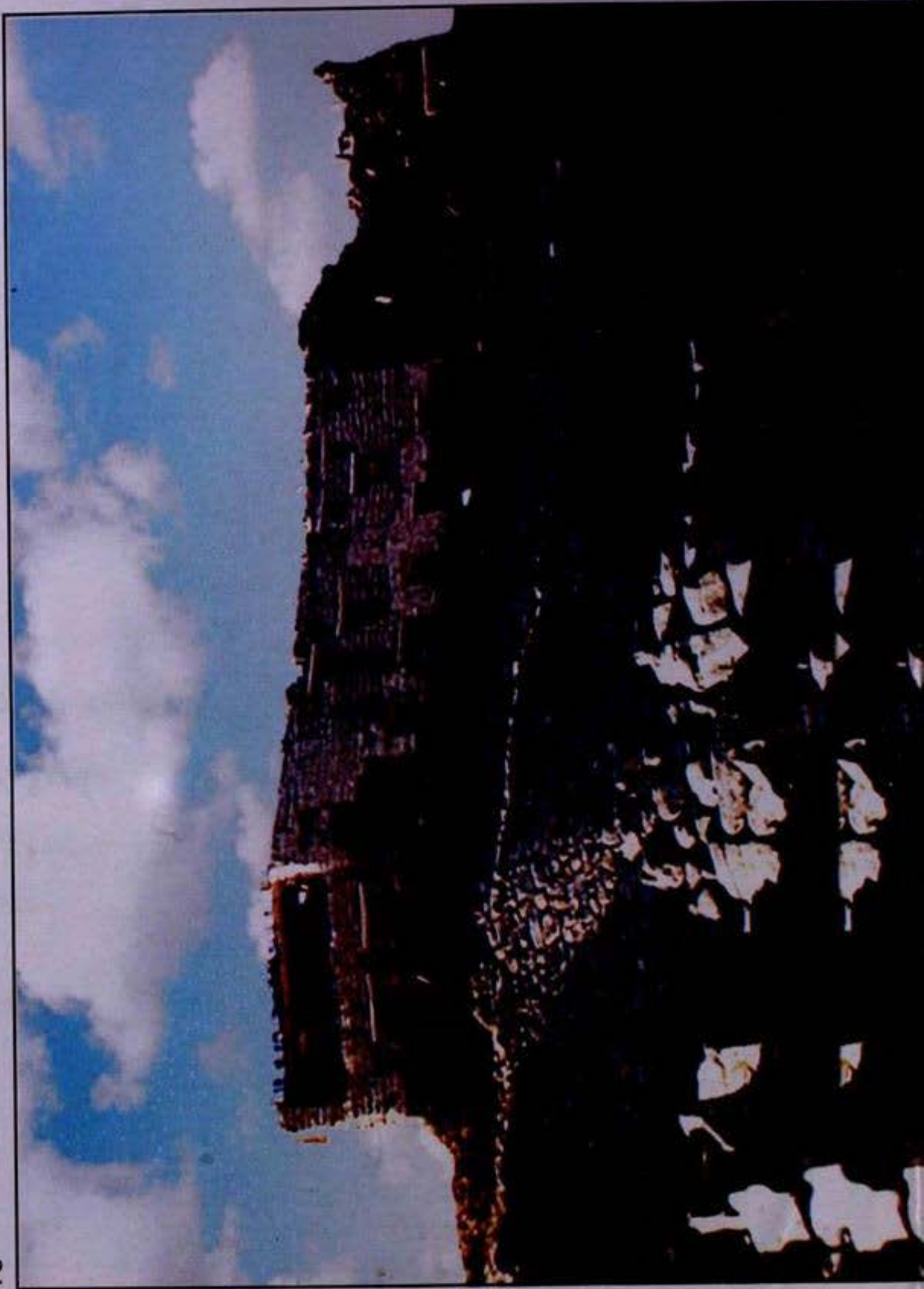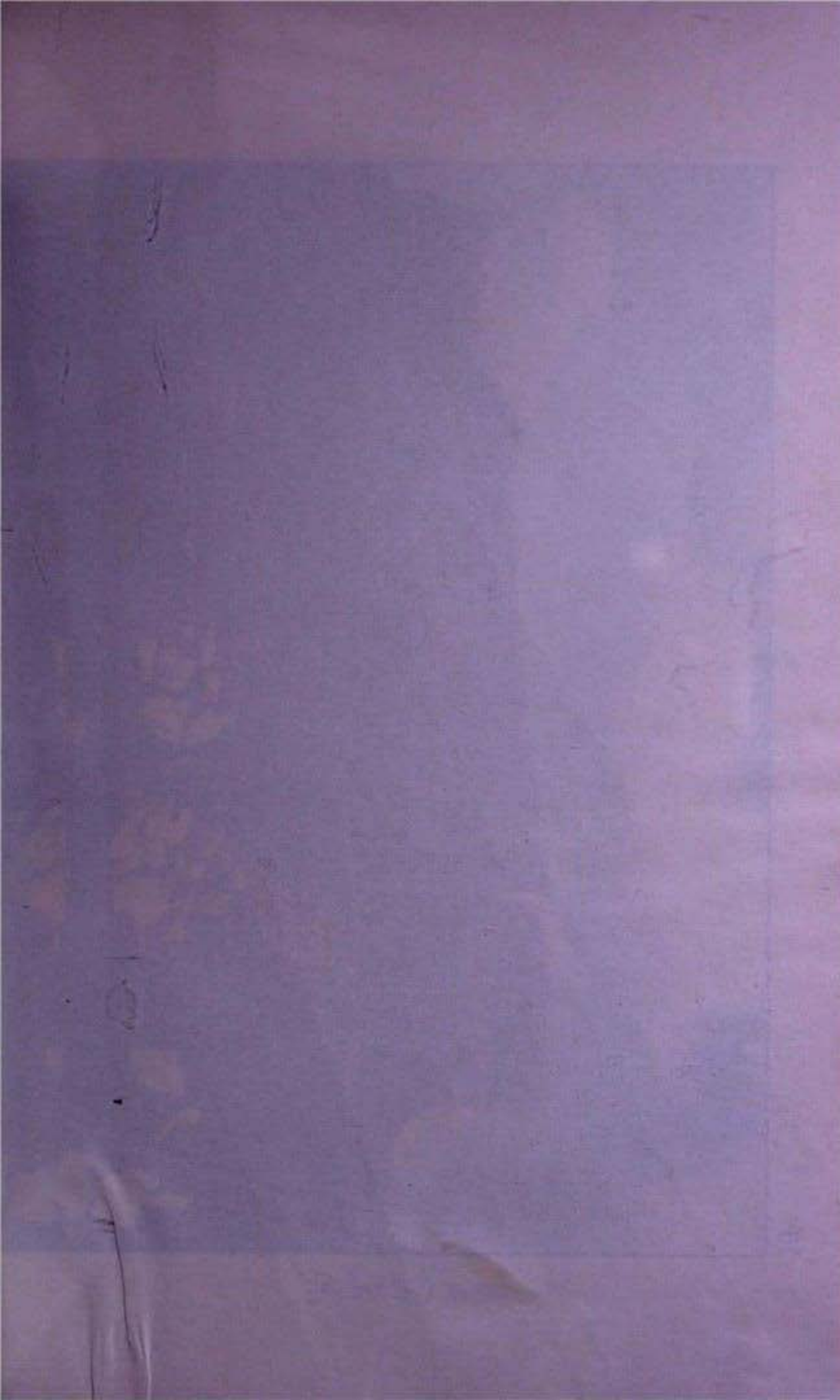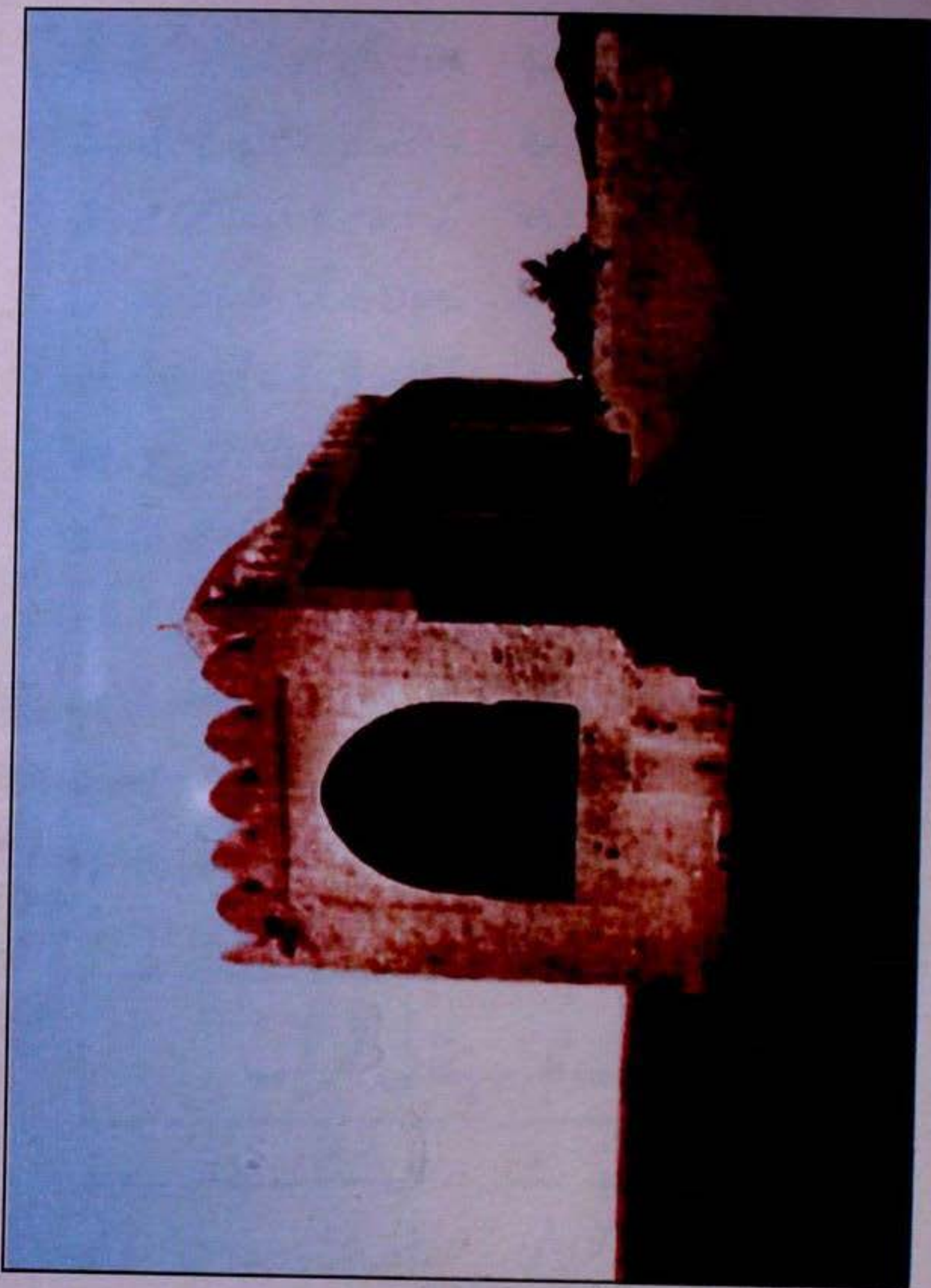
مکہ مکرمہ میں مسجد تنعیم (مسجد عمرہ)

مسلمان خیبر کو ظلمت میں پہونچے یہودی سبھی نیند میں کھو رہے تھے

یہ آئینِ اسلام کے تھے قرینے نہ حملہ کیا غافلوں پر نبیؐ نے

یہودوں نے بیلوں کو ہانکا تو دیکھا کہ اسلام کا ایک لشکر کھڑا تھا

وہ لشکر جو چودہ سو اصحابؓ کا تھا یہودوں کو لگتا تھا منہ زور دریا

یہودوں کی تلوار اٹھی مسلموں پر تو بازار میں کٹ گیا اُن کا لشکر

قُموص اک قلعہ تھا یہودوں کا مضبوط لیا گھیرے میں تھے مسلماں جو مربوط

اکڑتا تھا اپنی انا کے سہارے کہ مرحب مقابل تھا شیرِ خدا کے

پڑا ٹوٹ کر مرتضیٰؓ پر وہ جبراً علیؓ نے کیا خاتمہ اس کا فوراً

قموص اب مسلماں کے تھا زیرِ قبضہ گیا رائیگاں خود یہودوں کا حملہ

ہُوا حکم خیبر سے نکلیں یہودی مگر چھوڑ جائیں وہ سب سونا چاندی

بن اخطب دغا کا جو تھا ایک پیکر چھپائے تھا سامان میں ایک زیور

مقدر پہ اپنے جو رونا تھا اس کو کہ اِس جرم میں قتل ہونا تھا اس کو

خیبر سے مدینے کی طرف

مسافر مدینے کے خیبر سے نکلے درختوں کے سایے تلے چل رہے تھے

جو تھی دھوپ صحرا کی بے حد کڑی تھی کہ راہوں میں ہر سمت دھول اُڑ رہی تھی

پہاڑوں کے سایے میں رکتے تھے سارے سفر تیز کرتے تھے شب کے سہارے

تھی شب میں ہواؤں کی یلغار بے حد
کہ چھانے لگا شورِ اشجار بے حد

صحابہؓ نے سونے کی مہلت جو مانگی
عنایت یہ مہلت نبیؐ جی نے کردی

نکل آیا دن، دھوپ ہر سمت پھیلی
قضا ہوگئی اب نمازِ سحر بھی

بلالؓ ایسے سوئے اذاں دے نہ پائے
زمیں پر نہ باقی تھے اب شب کے سایے

نبیؐ جی اُٹھے سر پہ تھا دیں کا سایہ
صحابہؓ کو اک ایک کر کے جگایا

تھے اُترے ہوئے سب صحابہؓ کے چہرے
وہ محروم تھے اب نمازِ سحر سے

سعادت نہ پائی نمازِ سحر کی
نبیؐ جی یہ سمجھے ہے خالق کی مرضی

اذاں گونجی، سب نے قضا اپنی پڑھ لی
تسلّی ہوئی یادِ رب سے سبھی کی

قضا کی تلافی کی خاطر دعا کی
ملے کیوں نہ اللہ سے اب معافی

(یارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَداً عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ)

عمرۃ القضاء (ذی قعدہ ۷ھ)

﴿لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ آمِنِيْنَ ۝

(الفتح ۲۷)﴾

وہ عمرے کی نیت جو باندھے ہوئے تھے
چلے ہو کے شاداں مدینے سے مکے

سبھی جا رہے تھے مصیبت سحر کی
تھی اکیس سو مومنوں کی سواری

نبیؐ جی بھی ہمراہ تھے ساتھیوں کے
تھے اکرامِ مولا کے بھی ساتھ سایے

ہوا جوں ہی بیتِ حرم کا نظارہ
نکل آیا آنکھوں سے اشکوں کا دھارا

بہت ہی دنوں بعد دیکھا وطن کو
نظر بھر کے دیکھا اب اپنے چمن کو

وہی تھے مکاں راستے بھی وہی تھے
مگر ڈھنگ بدلے تھے سب زندگی کے

مہاجر کو یاد آئیں باتیں پرانی
سکوں کی اذیت کی ساری کہانی

قُبَیسِ ابو! کوہ پر چڑھ کے دیکھا
دکھائی دیۓ قرشیوں کو صحابہؓ

چلے تیز رُکنِ یمانی میں سارے
کہ دل سوز تھے سب کی خاطر نظارے

فقط تین دن کے لیے تھا یہ عمرہ
قُرشیوں کا پِندار اب خود ہی ٹوٹا

ادا فرض اپنا کیا اہلِ دیں نے
ہوۓ پورے ارماں طوافِ حرم کے

نبیؐ جی نے وعدے کو ہرگز نہ توڑا
شش و پنج میں کفر والوں کو چھوڑا

یارب، صلِ وسلم دائماً ابداً علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم

غزوۂ مُوتہ (جمادی الاولیٰ ۸ ھ)

ہوۓ سرخرو ہر طرف دین والے
زمانے میں تھے دین کے بس اُجالے

نبیؐ جی نے تیغِ انا چھین لی تھی
کہ کفار کی ہر رضا چھین لی تھی

پڑھا خالد اکبرؓ نے جو آج کلمہ
اُحد کا لہو اپنے دامن سے دھویا

! جبل ابوقُبیس

مسلماں ہوئے عمرو بن عاص یارو ملی دین کو قوتِ خاص یارو
پڑھا کلمہ طلحہؓ نے بھی لا الہ کا ہوا کفر کا منہ نہایت ہی کالا
ہوئے امن کے نامہ بر حارث ازدی شرجیل کو قتل کی بات سوجھی
مدینے سے خالد نے لشکر نکالا نبیؐ کے اشارے پہ اس کو سنبھالا
یہ لشکر جو اب شام میں آ کے ٹھہرا ٹھنکنے لگا رومیوں کا بھی ماتھا
مسلمان تھے سہ ہزار آج یارو مقابل میں لاکھوں کا لشکر تھا دیکھو
لیا ہاتھ میں زیدؓ نے آج پرچم غضبناک ٹھہرا لڑائی کا عالم
جو تلوار ہاتھوں سے اب ان کی چھوٹی کہ لڑنے کی طاقت اچانک ہی ٹوٹی
ملا زیدؓ کو اب شہادت کا تحفہ یہ تحفہ بھی تھا گویا جنت کا مژدہ
عَلَم تھاما پھر دستِ جعفرؓ نے بڑھ کر تو کفار بھی پل پڑے ان کے اوپر
کیے قتل کافر، دکھائی شجاعت کہ جعفرؓ نے خوش ہو کے پائی شہادت
عَلَم تھامے ابنِ رواحہؓ خوشی سے چلے جنگ کرنے کی خاطر بدی سے
لڑے اور شہادت کے درجہ کو پہنچے یہ حامل ہوئے اونچے اک مرتبے کے
لیا ہاتھ میں جھنڈا خالدؓ نے جس دم ملی غیب کی ان کو امداد پیہم
جلال ایسا خود موت گھبرا گئی تھی اجل سامنے ان کے تھرّا رہی تھی
ہر اک کی زباں پر تھے خالدؓ کے چرچے کہ اب ڈھیر لاشوں کے چاروں طرف تھے
ہوا سر، نگوں دم بدم رومیوں کا مسلمانوں نے فَتح کا چہرا دیکھا

نبیؑ جی تلک فتح کی بات پہنچی — مدینے میں تھی لہر ہر سُو خوشی کی
ظفر یابی یارو بڑی قیمتی تھی — شہیدوں کے بدلے میسر ہوئی تھی

یارب، صلِ وسلِم دائماً ابداً — علیٰ حبیبکَ خیرِ الخلقِ کُلِّھِم

فتحِ مکہ (رمضان ۸ھ)

﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا (فتح ۱) وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ (بنی اسرائیل ۸۱)﴾

ہوا امن کے عہد کو اک زمانہ — حدیبیہ کا قصہ تھا اب پُرانا
ابھی تک تھے کفار یارو ہٹیلے — کہ بکھرے تھے چاروں طرف اب قبیلے
حدیبیہ کا عہد جو درمیاں تھا — ہر اک سمت ماحولِ امن و اماں تھا
خُزاعہ حلیفِ مدینہ تھے گویا — یہ امن و اماں کا سفینہ تھے گویا
مسلمان اہلِ خزاعہ نہیں تھے — مگر وہ مُطیعِ محمدؐ جو ٹھہرے
عقیدت نبیؑ جی سے ان کو تھی گہری — کہ اُن سے سدا امن کی بات ٹھہری
خُزاعہ کی خاطر تھی غفلت کی اک شب — بنی بکر نے ان پہ حملہ کیا تب
چلے آئے تھے ڈھول کو پھانک کر وہ — گئے لے کے سب بکریاں ہانک کر وہ
بنی بکر کے ساتھ تھے کچھ قریشی — کہ چوری کی ان کو حمایت ملی تھی
حدیبیہ کے وعدے توڑے گئے تھے — قریش و بنی بکر مجرم بنے تھے

مدینے کو پہونچیں جو چیخیں پلٹ کر
لگی ٹھیس اور چونک اُٹھے پیمبرؐ

وضو کرتے تھے اور نکل آئے آنسو
یہ دردِ نبیؐ کے تھے تابندہ جگنو

نبیؐ جی جو لبیک کہنے لگے تھے
صحابہؓ بھی اطراف اکٹھا ہوئے تھے

عمر بن سلام آئے احوال لے کر
تھے پہلے ہی رنجیدہ اپنے پیمبرؐ

حساب اپنے زخموں کا لینا پڑے گا
جواب اب کے شب خوں کا دینا پڑے گا

نہ حملے کی کفار کو اب خبر ہو
ہیں بد عہد وہ، ان پہ ہردم نظر ہو

لعینوں نے وعدہ خلافی تو کردی
اب آگے ہو جو بھی خدا کی ہے مرضی

بو سفیاں پریشان تھا ہر گھڑی اب
قرشیوں سے کیسی خطا ہوگئی اب

ہوا تھا نہ وہ کفر سے دور اب تک
تھا دیں کی عداوت پہ مجبور اب تک

وہ طوفان کو روکنے میں لگا تھا
مدینے کی جانب وہ کافر چلا تھا

نہ تھا دشمنی میں کوئی جس کا ثانی
نبیؐ جی سے صلح و صفائی کی ٹھانی

بو سفیاں کی دختر تھیں اُمِّ حبیبہؓ
نبیؐ جی کی اُمِ حبیبہؓ تھیں زوجہ

نہ کام آیا اُمِ حبیبہؓ سے مِلنا
کہ گھائل ہوا آج اس کا ارادہ

خموشی تھی اُمِ حبیبہؓ کے لب پر
بو سفیاں کو کھلنے لگا اب یہ منظر

پدر کے لیے پھر بھی دل میں تھا جذبہ
نبیؐ جی کی وہ اہلیہ تھیں حبیبہؓ

بو سفیاں کو بس دین سے دُشمنی تھی
کہ دل میں نہ ایمان کی روشنی تھی

اُسے کیا نظر آتا وحدت کا چہرہ
وہ آنکھیں بھی رکھ کر نہایت تھا اندھا

بچھڑ کر وہ بیٹی سے رونے لگا تھا تھیں افسردہ آنکھیں تھا مایوس چہرہ
صحابہؓ سے ملتا رہا بارہا وہ مگر پایا اُن کو بہت بے صدا وہ
نبیؐ جی سے ملنے کی بے کار کوشش اُسے دے گئی اک مسلسل سی رنجش
رہا دور شیرِ خدا کا بھی سایہ علیؓ سے مگر مشورہ اس نے پایا
کہا مکے میں سب سے جاکر وہ لوگو حدیبیہ کی صلح زندہ ہے سمجھو
محمدؐ کو جاکر منایا ہے میں نے کہ اک جال دیکھو بچھایا ہے میں نے
ہُوا واقعہ یہ مدینے میں دیکھو ہوئی بھول چھوٹی سی حاطبؓ سے لوگو
یہ لکھوایا خط میں، ہے مکہ پہ حملہ پیمبرؐ پہ ظاہر ہُوا راز اُس کا
کرم کے لیے تو ہمارے نبیؐ تھے کہ حاطبؓ خطاؤں سے اپنی بری تھے
ضروری تھا مکے پہ یک لخت حملہ مدینے میں غفلت سے رہنا نہیں تھا
حرم کی دِشا میں تھے بارہ ہزار اب نبیؐ جی کے تھے سارے یہ جاں نثار اب
ہلالی تھا پرچم، چلا آگے آگے نبیؐ راہبر تھے، صحابہؓ تھے پیچھے
نبیؐ جی تھے سالارِ لشکر عزیزو دیارِ حرم کا سفر تھا یہ پیارو
قبیلے میں سب جاں نثارِ نبیؐ تھے یہ ایمان کی شمع کی روشنی تھے
فضاؤں میں لہرایا جو سبز پرچم نظر آیا اب جنگ کا ایک عالَم
بڑی شان سے کعبے کی سمت نکلے صحابہؓ تھے سارے نبیؐ جی کے پیچھے
بہادر قبیلوں کی تھی رہنمائی مہربان اُمت پہ تھی کبریائی

ہواؤں میں لشکر کا تھا شور ہر سُو
صحابہؓ کو تھا اپنے جذبوں پہ قابو

تھا مکے کی جانب مدینہ سفر میں
عقیدت سے کعبے کو رکھا نظر میں

وہ اپنا وطن جس سے ناشاد ہوکر
مسلمان نکلے تھے برباد ہوکر

گُلوں کی طرح ہر رَوِش کِھل رہے تھے
خوشی سے مسلماں گلے مِل رہے تھے

حرم اور کعبے سے نسبت تھی برسوں
کہ اس ارضِ اقدس سے اُلفت تھی برسوں

فرشتوں نے گردوں سے دیکھا یہ منظر
کہ اُونچا تھا، پختہ تھا عزمِ پیمبرؐ

ملے آکے جُحفہ میں عباسؓ دیکھو
بڑھا حوصلہ دین کا اور لوگو

بہادر عرب میں تھے عباسؓ جانو
بڑھا حوصلہ فوجیوں کا عزیزو

چلے گی نہیں اب بتوں کی خدائی
کہ کعبہ سے ہوگی اب ان کی صفائی

تھا پہلے ہی سے کفر کا ایک گھاؤ
ہوئی شب تو رستے میں ڈالا پڑاؤ

سبب جنگ کا فخرِ کفار ٹھہرا
کہ خود اُن کی خاطر اب آزار ٹھہرا

صحابہؓ کے چہروں پہ اک بانکپن تھا
خدا کا بھی گھر تھا، کہ مکہ وطن تھا

برس آٹھواں تھا مہاجر بنے تھے
مسلماں حرم سے مدینے چلے تھے

بُری طرح زخمی ہوئی تھی صداقت
تھی کعبے میں لات وہُبَل کی حکومت

یہاں حق کا، بھائی، پتا ہی نہیں تھا
زمیں تھی خدا کی خدا ہی نہیں تھا

غرض جُحفہ میں ٹھہرے ساتھی نبیؐ کے
یہ پروانے تھے دین کی روشنی کے

یہاں سے نظر آتا تھا شہرِ مکّہ
وہاں راج چلتا تھا ہر سُو بتوں کا

یہاں روشنی مِشعلوں سے ہوئی تھی — چمک اس کی کعبہ تلک بھی گئی تھی
خبر کیا تھی صحرا میں ہے شور کیسا — مسلمانوں کا کعبے پر ہوگا حملہ
نبیؐ کے لبوں پر دعا ہی دعا ہے — کہ اب جنگ سے تھوڑا ہی فاصلہ ہے
نہ پا جائیں کفار لشکر کا سب راز — کہ اطراف میں گشت کرتے تھے جاں باز
بدیل و حکیم اور سفیاں تھے حیراں — اُٹھا ہے کہاں سے یہ لشکر کا طوفاں
ہے رُخ بھی اِدھر کا ہے تعداد بے حد — کہ چھونے لگا ہے کوئی اپنی سرحد
یہ سوچا ہے قومِ خزاعہ کا حملہ — کنانہ نہ لے ہم سے گِن گِن کے بدلہ
تھی یہ گفتگو ایک پشتے پہ اِن کی — بھنک اِس کی عباسؓ کو جونہی پہنچی
وہ پشتے پہ پہنچے، تھا سفیان آگے — اُڑے دیکھ عباسؓ کو ہوش اُس کے
تھا مائل بہ ایماں، کئی دن سے سفیاں — کہ پیغام خود بھیجنے کا تھا امکاں
اچانک عمر ابنِ خطابؓ آئے — دکھائی پڑے موت کے اُس کو سائے
وہ ڈرنے لگا گفتگو کرتے کرتے — کھڑا تھا وہ جیسے صداقت کے پیچھے
عمرؓ نے کیا قید سفیاں کو دیکھو — کہ پہنچا دیا اُس کو خیمے میں لوگو
کہا یہ نبیؐ نے تأسف سے اب کے — تجھی سے عرب کے ہیں کفار بہکے
نہ آنکھیں کھلیں تیری گو عمر گزری — نہ پہچانی آواز کیوں تو نے حق کی
ہیں بے جان بُت ان کو کیوں پوجتا ہے — مدد ان سے ہر وقت کیوں مانگتا ہے
نبیؐ کا ہر اک لفظ تھا تیر جیسا — بوسفیاں کے دل میں وہ چبھنے لگا تھا

نبیؐ کے لبوں پر تبسم جو پھیلا　　بو سفیان کے کفر کا ناز ٹوٹا
نبیؐ جی کی تھی یہ کشادہ خیالی　　بنی سفیاں کے سلسلے میں مثالی
یہ سوچا ہوئی کفر میں عمر برباد　　کروں کیوں نہ ایمان کو آج آباد
بو سفیاں نے آخر پڑھا آج کلمہ　　تو ہر سمت گونجا صداقت کا نعرہ
رسالت کا احسان اُس پر ہُوا تھا　　بوسفیان کو خاص درجہ ملا تھا
بہے آنکھ سے اب ندامت کے آنسو　　یہ آنسو نظر آتے تھے حق کے جگنو
دُھلے اس کے دامن کے سب داغ دھبے　　پڑے آج سفیاں پہ رحمت کے سائے
نہ حملہ ہُوا شب گزرنے لگی تھی　　صحابہؓ کے دل میں عجب بے کلی تھی
چلی فوج مکے کی جانب خوشی سے　　ملیں گے مسلمان اب خوش دلی سے
پڑی اسلحوں کی چمک ہر قدم پر　　ستاروں نے دیکھا یہ دلدوز منظر
سہارا تھا اللّٰہ کا اک اک قدم پر　　فقیری میں لگتے تھے سارے تونگر
جو اب سعدؓ کے ہاتھ پرچم کھلا تھا　　یہ جنت کے پانی سے گویا دُھلا تھا
بصد شوق سوئے حرم جو چلے تھے　　دو رستوں سے مکے کے اندر گئے تھے
صحابہؓ کو یاد آئی ہجرت کی وہ رات　　قُریشیوں نے ٹھکرائی تھی اُن کی ہر بات
سحر کی ہر اک سمت رَعنائیاں تھیں　　لبوں پر فضاؤں کے شہنائیاں تھیں
تھیں ہمراہ ان کے بھی یادیں ہزار اب　　چھٹا دامنِ صبر بھی بار بار اب
لڑائی کے امکان کی یہ گھڑی تھی　　قُریشیوں پہ اُفتاد اک آپڑی تھی

نہ ہمراہ سامان بھی جنگ کے تھے — کہ مکے میں کفار بکھرے ہوئے تھے
ہوئے پسپا تھوڑی سی جرأت سے آخر — نہ لڑ سکتے تھے عزم و ہمت سے آخر
وہ رستہ کہ خالدؓ گئے تھے جہاں سے — اُٹھے چند ہلکے سے فتنے وہاں سے
نہ ہو معرکہ چاہتے تھے نبیؐ جی — بہے اب نہ مکے میں ندی لہو کی
منور تھا ناقے پہ چہرہ نبیؐ کا — بنا آج مسکن یہی روشنی کا
ستم اس جگہ بھی ہوئے تھے بہت کچھ — کہ ایمان والے لٹے تھے بہت کچھ
مسلمان اب دس ہزار آئے ہیں جو — حرم کے لیے بے قرار آئے ہیں وہ
صداقت کے آخر تھے دیوانے سارے — تھے شمعِ رسالت کے پروانے سارے
گرے سارے اصنام دیوار سے اب — زمیں پر رہے آکے چپ چاپ یہ سب
نہ باقی ہے لات و ہُبل کا نشاں بھی — حکومت ہے مکے میں اب اہلِ دیں کی

(یارب، صلِّ وسلِّم دائماً ابداً — علیٰ حبیبک خیر الخلق کُلِّھِم)

غزوۂ حُنین (شوال ۸ھ)

﴿لقد نصرکم اللہ فی مواطن کثیرۃ ویوم حنین۔
تا۔ وذٰلک جزاء الکافرین (توبہ ۲۵ تا ۲۶)﴾

سکوں پایا سب نے ہوئی فتحِ مکہ — ہُوا کالا منہ خود بخود ظالموں کا
رسالت کے گل برسے مکے کے اندر — کہ ہے بارشِ نورِ حق جس نگر پر

اماں دے دی سب کو رسولِ خدا نے ۔۔۔ پلٹ آئے مکے میں خوشیوں کے لمحے
نبیؐ جی کی یہ خاکساری بھی دیکھی ۔۔۔ ظفر پر نہیں ہے غرور اُن کو کچھ بھی
تھمی تیغ، سب کو ملی ہیں پناہیں ۔۔۔ ہر اک فرد پر ہیں کرم کی نگاہیں
نہ ہے انتقام اب نہ قاتل ہے کوئی ۔۔۔ مساوات پر ہے حکومت نبیؐ کی
ہیں زخموں پہ رکھے گئے آج مرہم ۔۔۔ کہ گلیوں میں امن و اماں کا ہے عالم
گئی رات کالی، اب اُجلی سحر تھی ۔۔۔ کہ بس دعوتِ حق ہی پیشِ نظر تھی
حنین اب بغاوت کا مرکز بنا تھا ۔۔۔ ارادہ تھا کفار کا معرکے کا
نبیؐ جی کی پھر بھی تھیں ایسی ادائیں ۔۔۔ تھے گُل ہاتھ میں اور لب پر دُعائیں
تھے چرچے فقط دین کی روشنی کے ۔۔۔ کہ اُنیس دن آپؐ مکے میں ٹھہرے
زمانہ یہ دین و سیاست کا ٹھہرا ۔۔۔ کہ تھا دور اندیش جذبہ نبیؐ کا
لڑائی کے تھے شاخسانے عزیزو ۔۔۔ گئے قافلے اور وفود آئے دیکھو
ثَقیف و ہَوازِن نے ڈھونڈا بہانہ ۔۔۔ حُنَین اب ہوا دشمنوں کا ٹھکانہ
وہ مکے پہ حملے کی اب سوچتے تھے ۔۔۔ مگر اور کچھ تھے ارادے نبیؐ کے
اسے آکے اب غازیوں نے جو گھیرا ۔۔۔ حنین اب صحابہؓ کی آماجگہ تھا
حُنَین ایک سنگین کھائی تھی چھوٹی ۔۔۔ سرنگیں تھیں اس کی چٹانوں میں گہری
یہاں گرم پتھر کا ہے فرش ہر سُو ۔۔۔ یہاں سخت مشکل ہے دشمن پہ قابو
نبیؐ اور بارہ ہزار ان کا لشکر ۔۔۔ کہ بکھرا ہوا جیسے گہرا سمندر

ہوا سخت میدان میں اب اترنا تھی تیروں کی بارش تھا مشکل ٹھہرنا
کی دُشمن نے تیروں کی بوچھار یلغار مسلمان افواج گھبرائیں ناچار
ہواؤں میں تلواریں لہرا رہی تھیں زمیں پر لہو آج برسا رہی تھیں
نکل بھاگے دشمن محاذ اپنا چھوڑا کہ تھا دشمنِ دینِ رحمت بھگوڑا
اگرچہ کہ اُبھرے تھے چاروں طرف سب جو باندھا تھا بکھرے تھے چاروں طرف سب
تھے میدان میں موت کے جلتے سایے ڈریں موت سے کیوں نہ دشمن یہ سارے
مسلمانوں کی کامرانی قریں تھی کہ اب دین والوں کی خندہ جبیں تھی
اُحد کا یہاں واقعہ پیش آیا کہ مالِ غنیمت نے دکھلائی مایا
مسلمان مالِ غنیمت پہ جھپٹے جہاد اُن کا تھا فرض وہ فرض بھولے
ذرا فتح پائی غرور اُن کو آیا گھٹا اُن کے سر سے رسالت کا سایا
پلٹ آئے اہلِ ثقیف اب کے پھر سے مسلمان تیروں کی زد پر تھے سارے
مسلمانوں کے تن ہوئے چھلنی چھلنی ہر اک سمت بوچھار تھی اب لہو کی
نبیؐ جی علم تھام کر اب کھڑے تھے کہ میداں میں اک کوہ بن کر اَڑے تھے
چلے تیر پھر بھی وہ لگتے تھے شاداب مقابل میں دشمن کے تھے چند اصحابؓ
نبیؐ جی پہ یہ امتحاں کی گھڑی تھی مقابل میں دشمن کے، ہمت اَڑی تھی
زمیں پر نبیؐ کے قدم جم گئے تھے حریفوں کے بھی ہوش گویا اُڑے تھے
تھی نقشِ قدم سے زمیں آج روشن ہوئے تھے نبیؐ جی کے قسمت سے درشن

دعا تھی لبوں پر نظر آسماں پر
تھا ذکرِ الٰہی نبیؐ کی زباں پر

ہے واجب بہت تجھ سے ہی آس رکھنا
کہ رضواں کی بیعت کا تُو پاس رکھنا

ہوئی ہے خطا درگذر آج فرما
کہ اُمت پہ یارب نظر آج فرما

جو بکھرے ہیں وہ پاس آجائیں یارب
حریفوں پہ فتح مبیں پائیں یارب

قبول اب دعائے نبیؐ ہوگئی تھی
کہ ہر سمت اک روشنی ہوگئی تھی

سمٹ آئے بکھرے ہوئے سب صحابہؓ
کہ پانے لگے اب حریفوں پہ غلبہ

ثقیف اب نکل بھاگے میداں کو چھوڑا
ہو جیسے کوئی تیز رفتار گھوڑا

چھپے جا کے طائف میں بچتے بچاتے
نہ جیتے کبھی ایسے وہ آج ہارے

یہی سوچتے رہ گئے سارے جاہل
مسلمانوں سے جنگ کرنا ہے مشکل

حُنَین اب مسلمانوں کے قبضے میں تھا
بڑھا دبدبہ دین کی مملکت کا

یہودوں کا اک اور فتنہ تھا باقی
نبیؐ کو ضروری تھی اس کی تلافی

مسلمانوں کے بھیس میں تھے یہودی
انہیں دفعتاً ایک سازش کی سُوجھی

مسجدِ ضرار کا انہدام (شعبان ۹ھ)

﴿وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا... تا
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ۝ (توبہ ۱۰۷ تا ۱۱۰)﴾

مدینے سے حق نشر ہونے لگا تھا
یہ مرکز تھا پہلے سے دینِ مبیں کا

فضا میں بکھرنے لگی تھیں اذانیں ... درود آج پڑھنے لگی تھیں زبانیں

مہاجر وطن کو بھلانے لگے تھے ... کہ انصار سے دل لگانے لگے تھے

مہاجر کو انصار نے زندگی دی ... زر و مال کیا ہے زمیں بھی عطا کی

نہ چھوٹا تھا کوئی نہ کوئی بڑا تھا ... بڑا جو تھا سب کا وہ یکتا خدا تھا

اندھیرا ضلالت کا چھٹنے لگا تھا ... مدینہ ہی تقوے کا مرکز بنا تھا

مسلمانوں کا ڈنکا بجنے لگا تھا ... کہ اب دین سے کفر گھبرا رہا تھا

تقدس عبادت کا بڑھنے لگا تھا ... اُجالے کے ہمراہ بھی تھا اندھیرا

منافق مگر سر اُٹھانے لگے تھے ... وہ رنگ اپنا چھپ کر دکھانے لگے تھے

دکھاوے کے مسلم بنے تھے یہودی ... دلوں میں مسلمانوں سے دشمنی تھی

مظاہر فرشتے مگر دل تھے کافر ... کہ یہ مکر میں تھے زیادہ ہی ماہر

وہ کلمہ تو پڑھتے نبیؐ جی کے ڈر سے ... دلوں میں بھرے تھے مگر لاکھ فتنے

یہ تھے جَو فروش اور ایماں شکن تھے ... کہ بس کفر سازی میں ہر دم مگن تھے

قُبا سجدہ گاہِ منزّہ تھی اوّل ... اسے دیکھ کر اُن میں مچتی تھی ہلچل

قُبا کو بنانے لگے اک فسانہ ... ملا تھا انہیں آج اس کا بہانہ

نظر آئے گا کیا قُبا کا وہ منظر ... تھا کھلیان کلثوم کا اس جگہ پر

نمازیں پڑھیں کس طرح اس جگہ ہم ... کریں کس طرح فرض اپنا ادا ہم

علامت ہو کیوں کر یہ پاکیزگی کی ... نئی ایک مسجد کہاں اب بنے گی

ضِرار اب بنائی گئی ایک مسجد
یہودی بنے ظاہراً اس کے عابد

گھروندا منافق کا یہ بن گئی تھی
مگر بات یہ واقعی راز کی تھی

فقط نامِ دیں تھا خرابی کی باتیں
زباں پر تھا کلمہ دلوں میں تھیں گھاتیں

یہ شیطانیت کا تماشہ عجب تھا
جو کافر تھا دل سے، الٰہی بلب تھا

نبیؐ سے کہا وہ امامت کو آئیں
صلوٰۃ آکے پہلے یہاں وہ پڑھائیں

ہمارے لیے آپؐ کی بس دُعا ہو
کہ پہلے نبیؐ جی کا سجدہ ادا ہو

یہودوں کی سازش سمجھ میں نہ آئی
محمدؐ نے اپنی رضا اب دکھائی

نبیؐ جی کے ساتھ اب صحابہؓ بھی نکلے
قدم آپؐ کے پھر بھی اُٹھنے نہ پائے

وحی لے کے اس وقت جبریل آئے
کہ وہ عرشِ اعظم سے آیات لائے

یہودوں نے فتنہ جگایا ہے آقاؐ
بظاہر یہ مَعْبَدْ بنایا ہے آقاؐ

عبادت نہیں یہ شرارت ہے آقاؐ
یہاں ہر طرف بس ضلالت ہے آقاؐ

یہ شَرْ کا ہے مرکز اسے ڈھادیں آقاؐ
یہی آج اللہ کا بھی ہے منشا

عبادت سے پہلے ہی ڈھا دی گئی یہ
تھی شر خیز مرکز، مٹا دی گئی یہ

جلائے گئے بام و در لمحہ لمحہ
تھیں آتش کی لپٹیں دھواں ہر طرف تھا

بکھر کر بنی اک فسانہ یہ مسجد
کہ تھی شر کا اک شاخسانہ یہ مسجد

بو عامر نے فتنہ جگایا تھا سارا
منافق نے یہ شر دکھایا تھا سارا

مٹی اس کی سازش ہوا خاک فتنہ
ضرار اب نظر آتی تھی ایک ملبہ

حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ثمود کے مکانات
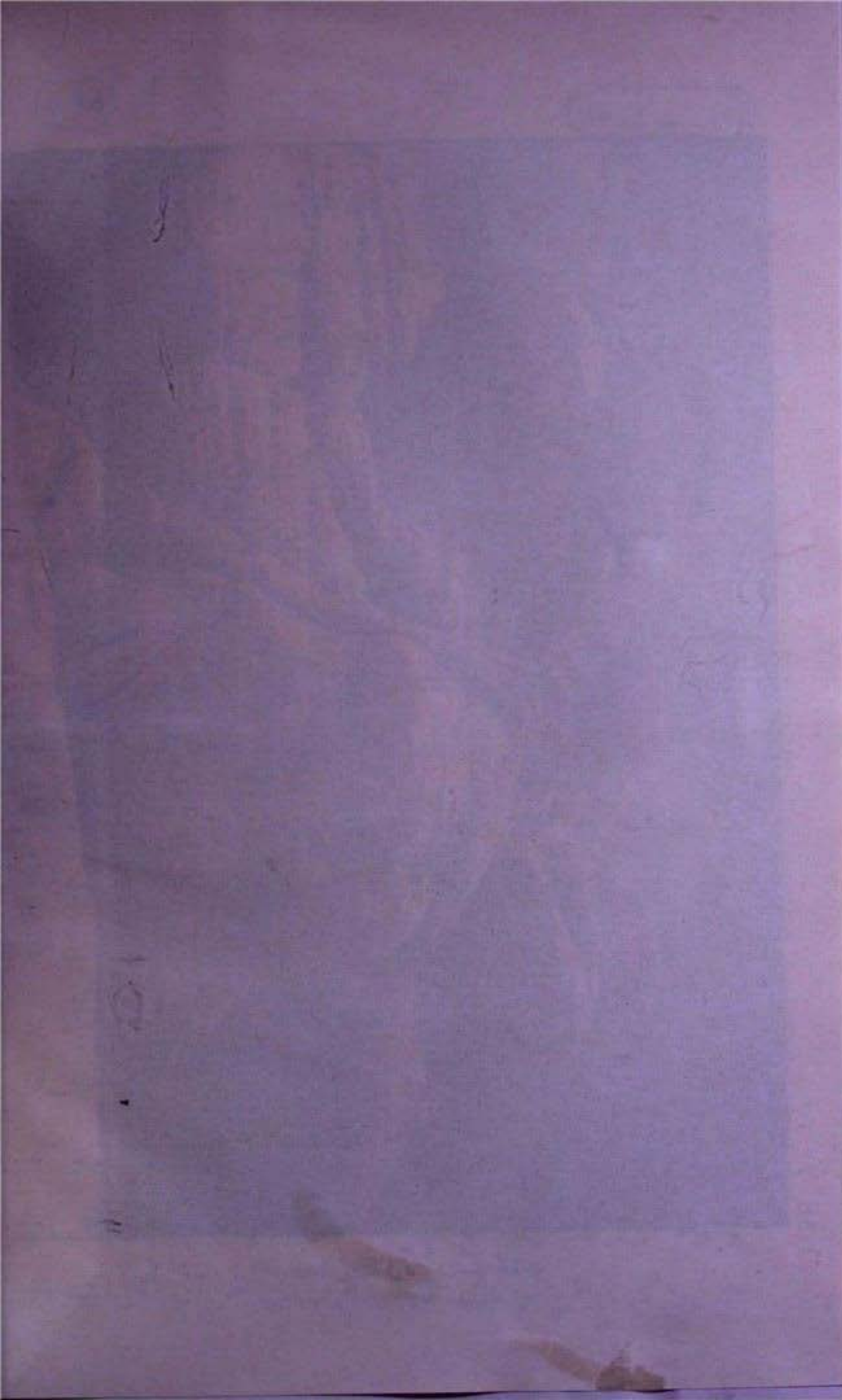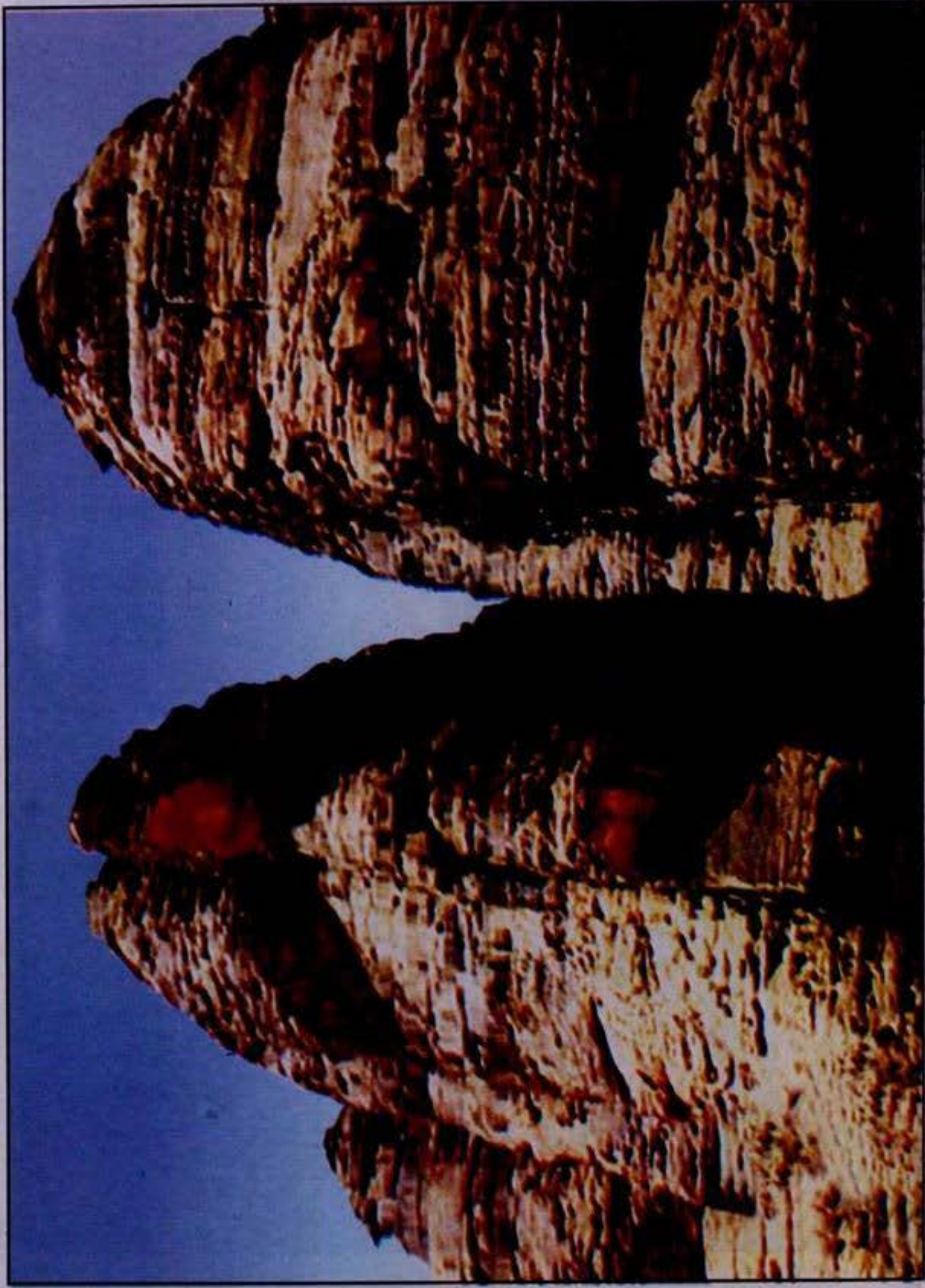
حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ثمود کے مکانات
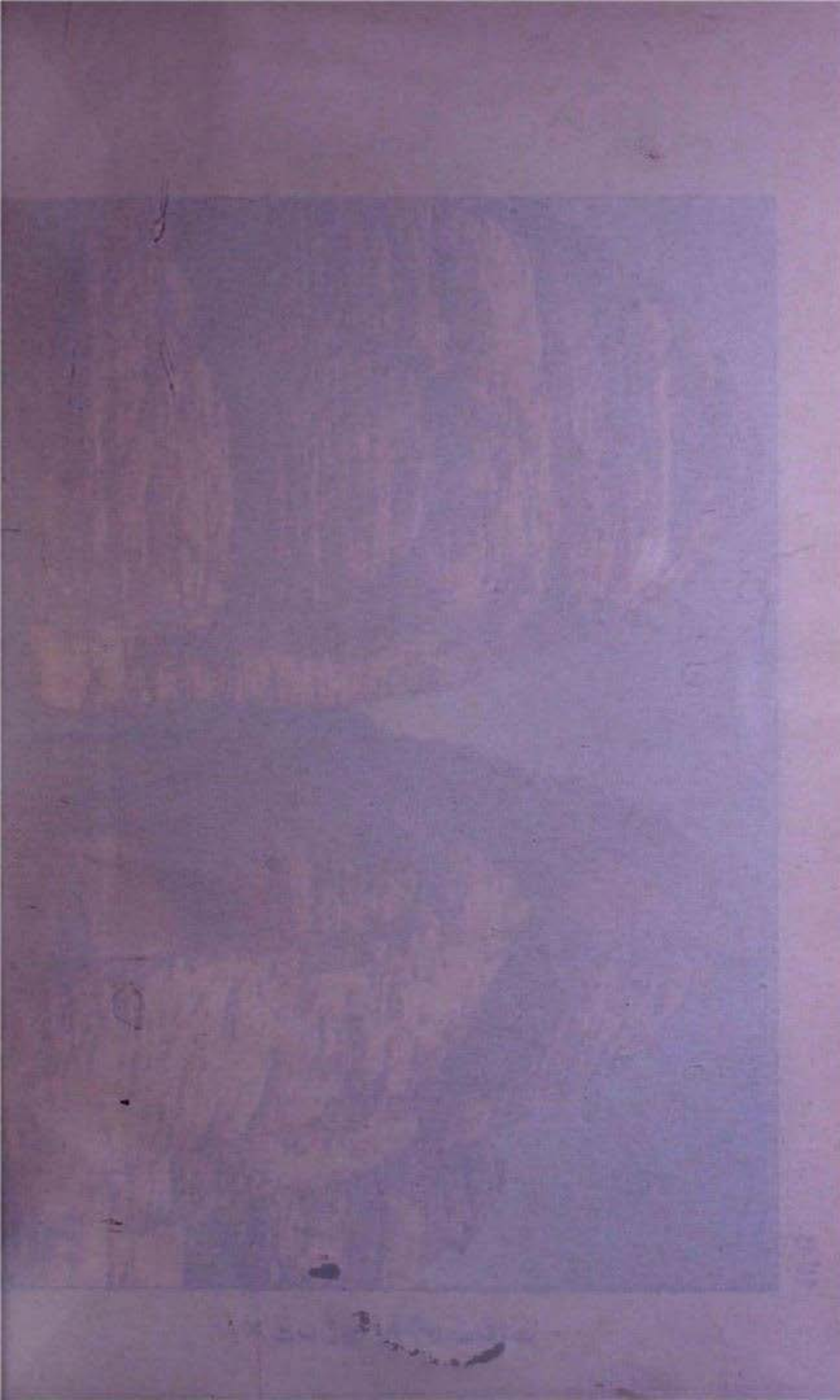
حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ثمود کے مکانات
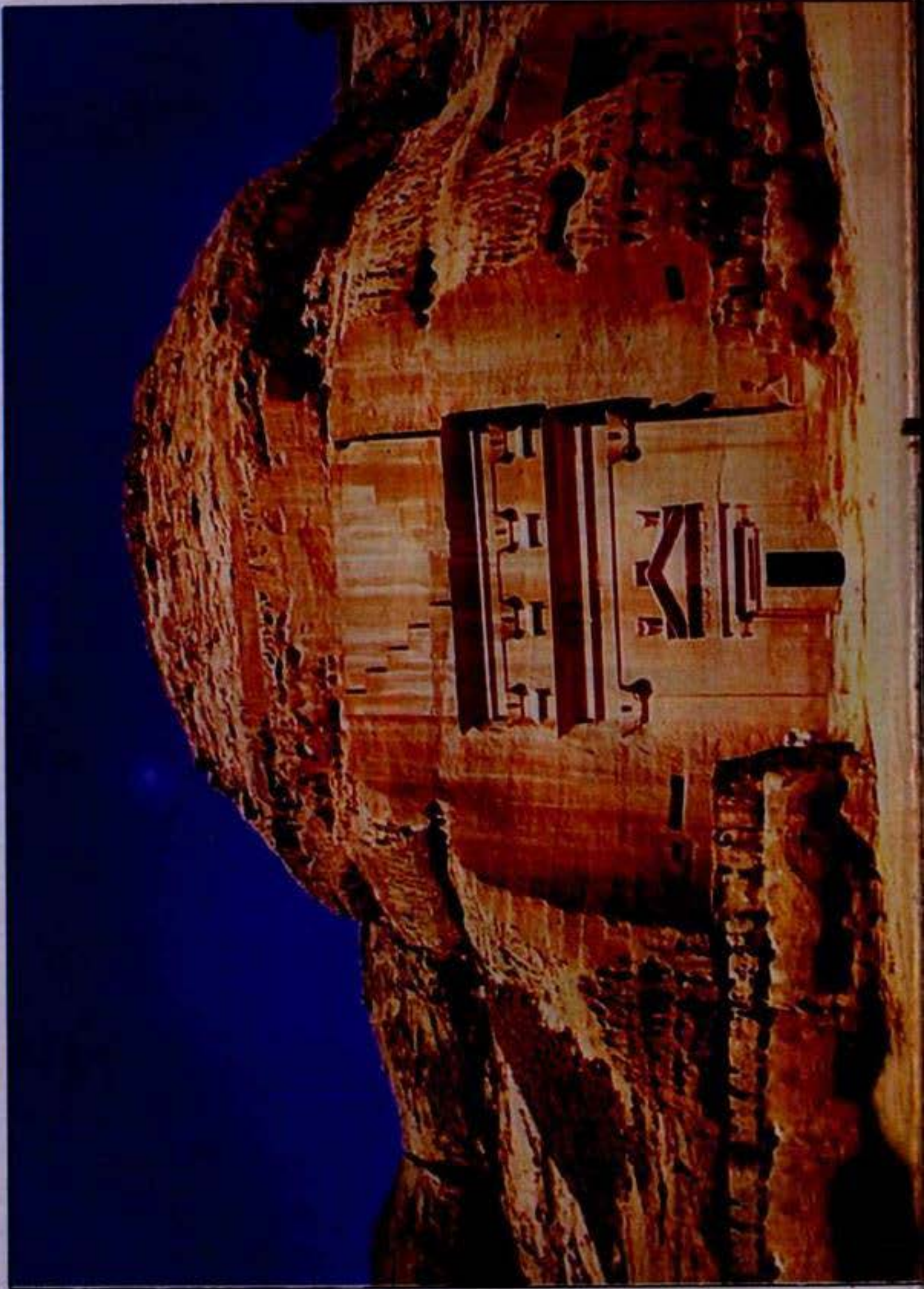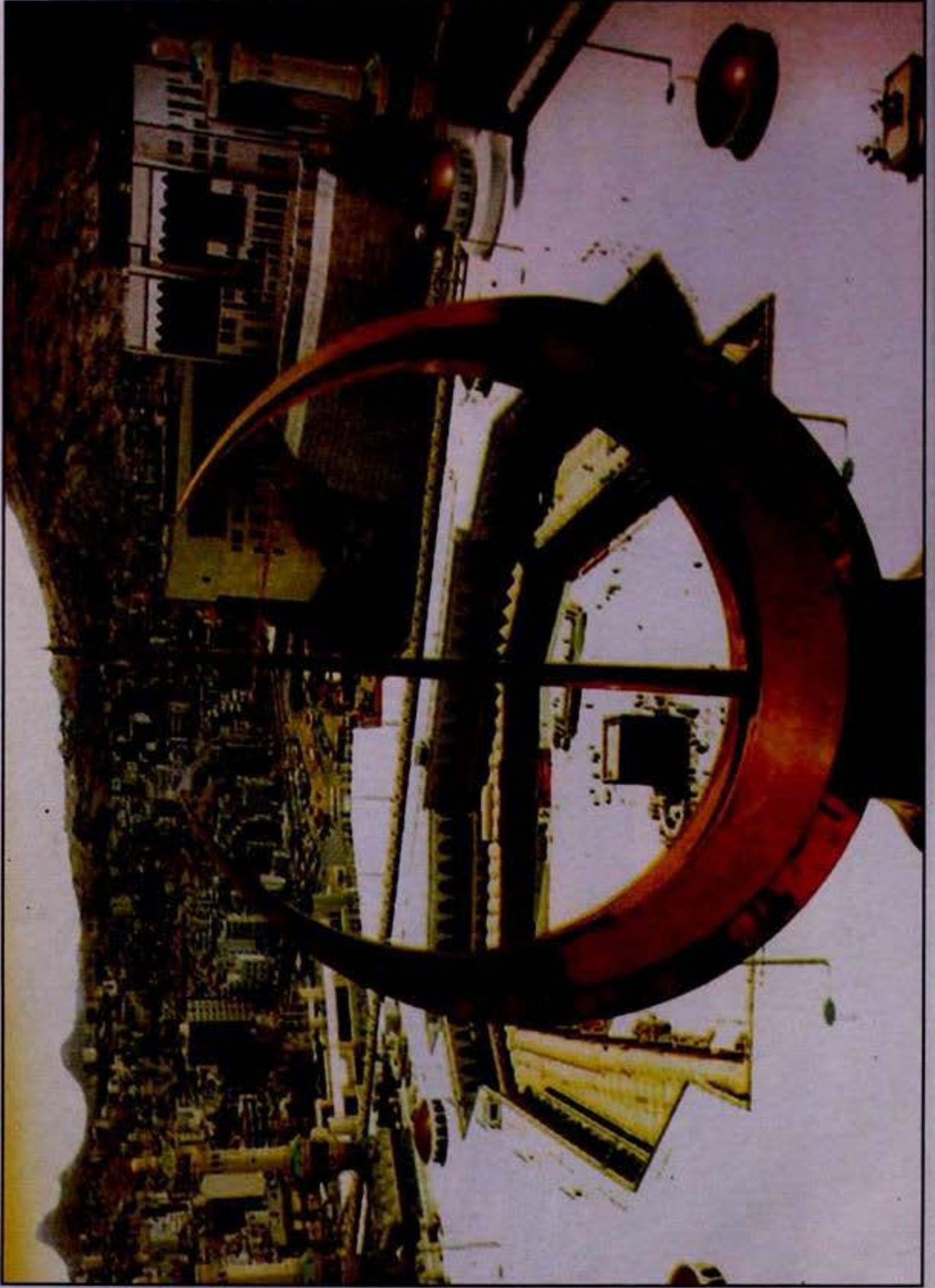
حرم شریف عام مکہ مکرمہ
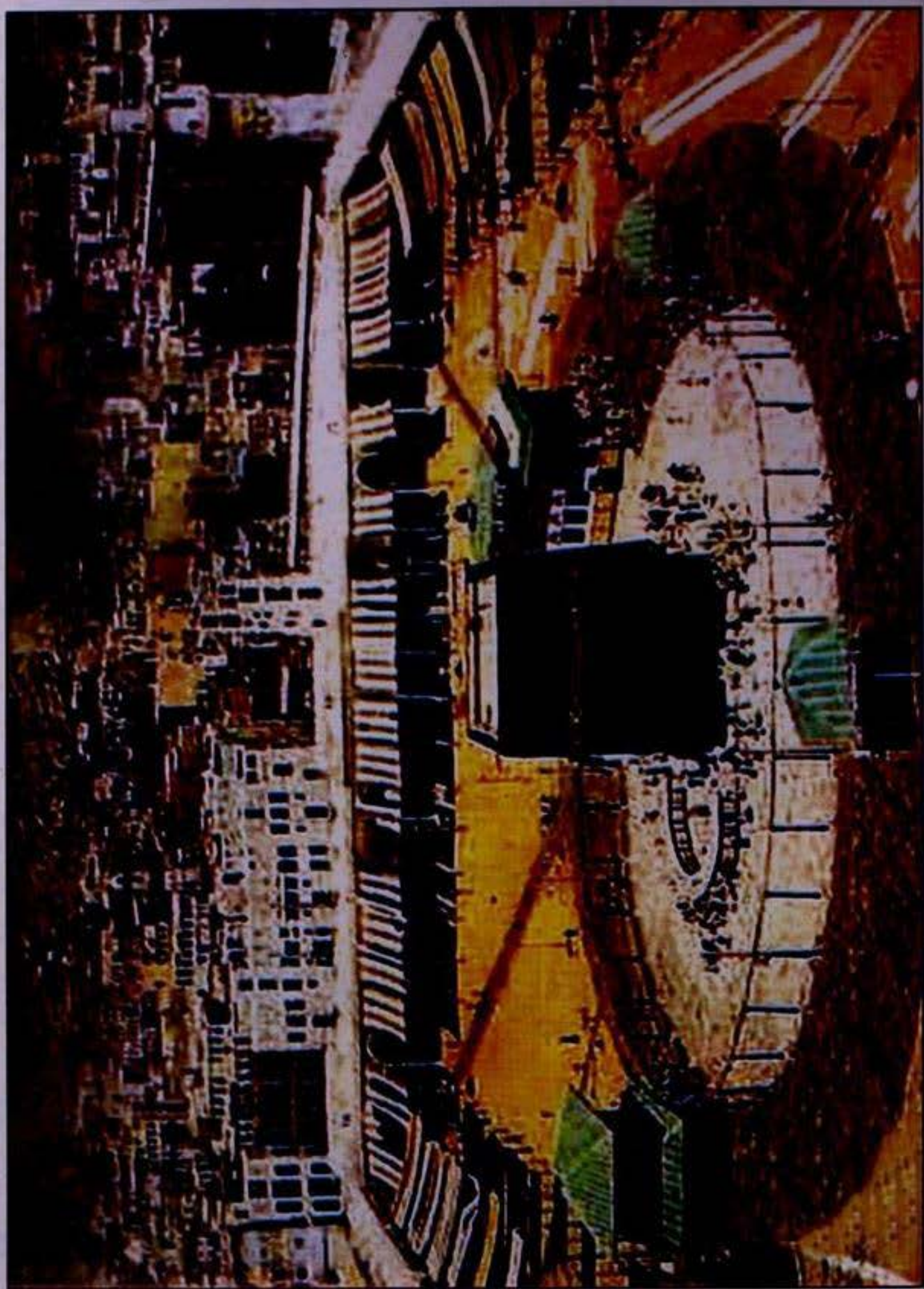
حرم شریف عام مکہ مکرمہ

مكة المكرمة - المسجد الحرام - الملتزم
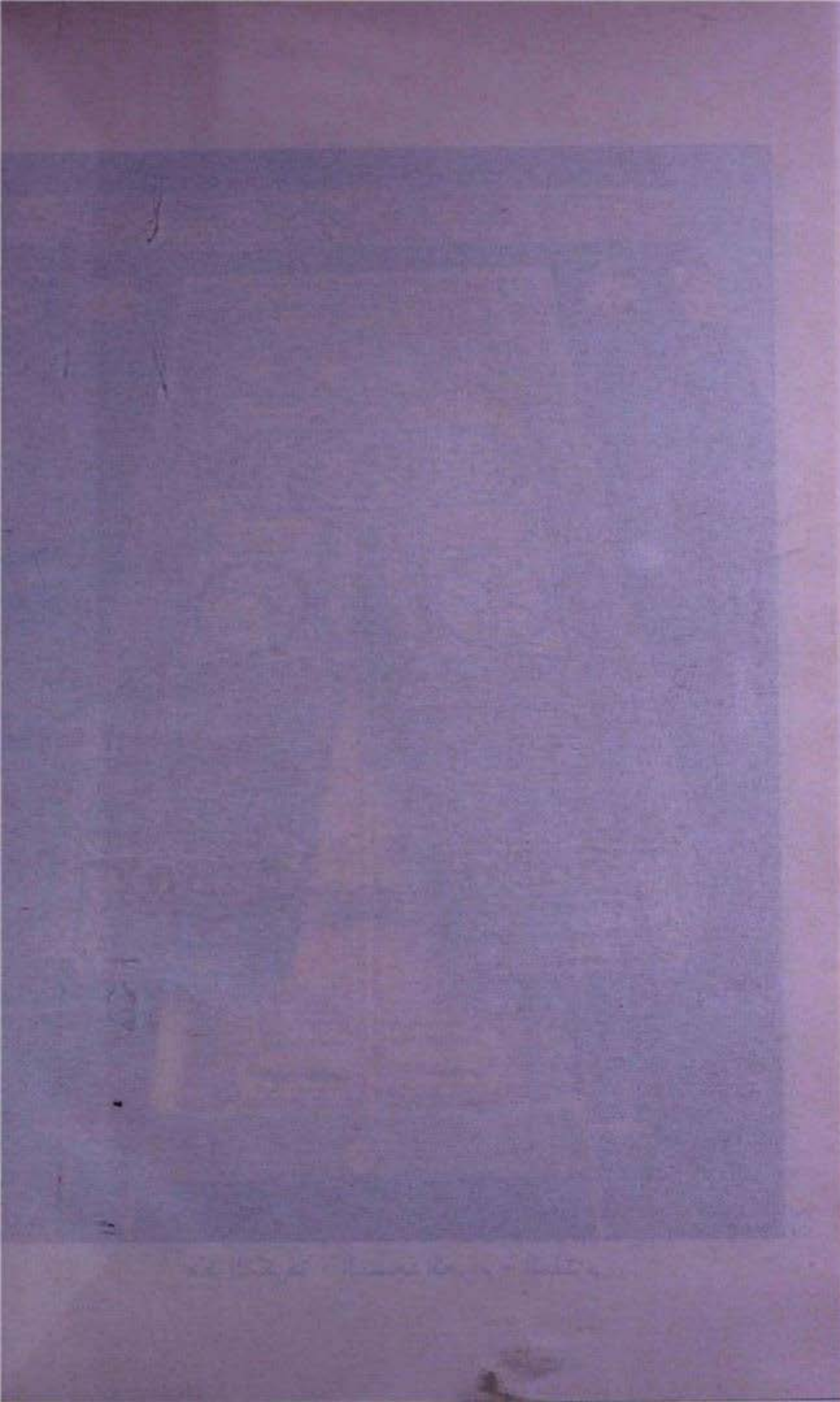
غزوۂ تبوک (رجب ۹ھ)

﴿لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ۔۔

الآية (سورہ توبہ ۱۱۷)﴾

نبیؐ دعوتِ دین آئے تھے لے کر — تھے رحمت کا مرکز رسالت کے پیکر
نظر کرتی تھی بارہا گلفشانی — نبیؐ جی کی اُمت پہ تھی حکمرانی
غرور آج مٹی میں ملنے لگا تھا — کہ اب روم کا قصر ہلنے لگا تھا
خبر تھی کہ روم اپنی ضِد پر اَڑا ہے — وہاں کفر کا ایک فتنہ اُٹھا ہے
وہ ہِرَقل[1] عَلَم جو اُٹھائے ہوئے تھا — قدم اس طرف اب بڑھائے ہوئے تھا
تھی افواہ ہِرَقل کا لشکر چڑھ آیا — بڑھا فوجِ اعداء کا ہر سمت سایا
مسلمانوں کے واسطے امتحاں تھا — کہ اب عزم نصرانیوں کا جواں تھا
نہ ہتھیار باقی نہ گھوڑے تھے حاضر — خزانے تھے خالی تھے کفار شاطر
مہاجر بھی انصار بھی تھک گئے تھے — مگر سرخرو ان کے سب حوصلے تھے
ہوا گرم تھی حوصلے پُرشکن تھے — کہ پیاسے صحابہؓ کے کام و دہن تھے
نبیؐ جی کا یہ حکم ٹالیں گے کیسے — کہ لڑنے کو تیار سب ہوگئے تھے

[1] ہرقل کے عربی میں دو تلفظ ہیں۔ 'ہِزَبْر' اور 'کِشمِش' کے وزن پر۔ یہاں کشمش کا وزن ملحوظ ہے۔

کھجوروں کے پکنے کا موسم بھی تھا وہ ۔۔۔ مگر جنگ کی گونج اٹھی تھی عزیزو
معاشی سہولت سے ناطہ جو توڑا ۔۔۔ تو سب کاروبار اپنا خالق پہ چھوڑا
نبیؐ جی نے حکمِ سفر دے دیا تھا ۔۔۔ رہ حق میں اب قافلہ چل پڑا تھا
نبیؐ جی کے ہمراہ تھے تیس ہزار اب ۔۔۔ شہادت کی خاطر وہ تیار تھے سب
مگر ظاہری کچھ مسلماں منافق ۔۔۔ تھے گلرنگ چہرے مگر دل تھے فاسق
عداوت سے ہر دم محبت تھی ان کو ۔۔۔ کہ بس حیلہ جُوئی کی عادت تھی ان کو
چلا ساتھ ابنِ اُبی کا بھی لشکر ۔۔۔ ہٹا راہ میں راستے کا یہ پتھر
شکایت وہ گرمی کی کرنے لگا تھا ۔۔۔ مدینے کو واپس پلٹنے لگا تھا
تھے جذبات راسخ تھا مضبوط ایماں ۔۔۔ نہ تھے شہ سواری پہ نازاں مسلماں
نبیؐ نے نظر اُس پہ عبرت کی ڈالی ۔۔۔ ثمُود اب کھنڈر بن گیا تھا خیالی
نحوست جو صدیوں کی اس پر پڑی ہے ۔۔۔ یہ بستی خدا دشمنی پر اڑی ہے
عذاب آچکا ہے یہاں برسوں پہلے ۔۔۔ کہ یہ لوگ دشمن تھے اپنے نبیؐ کے
نبوت کی تبلیغ ٹھکرا چکے تھے ۔۔۔ کہ وحدانیت سے الگ یہ رہے تھے
تھا لمبا سفر، اور صحرا تھا پھیلا ۔۔۔ زمیں سخت تھی آسماں بھی تھا میلا
پہاڑ آئے رستے میں دیوار بن کر ۔۔۔ کہ تھے حوصلے آج غمخوار بن کر
ہر اک موڑ پر لڑکھڑاتے تھے ناقے ۔۔۔ کہ رستے تھے پیچیدہ اور سخت ٹیڑھے
پر ان کے قدم ڈگمگاتے نہیں تھے ۔۔۔ یہ افراد سُستی دکھاتے نہیں تھے

تھکے ہارے تھے سب مسافت تھی لمبی — نظر آسماں پر لگی تھی نبیؐ کی

فرشتوں نے امداد فرمائی ان کی — تو قدموں میں منزل سمٹ آئی ان کی

تبوک آگیا شادماں تھے صحابہؓ — اٹا دھول سے تھا مگر چہرہ چہرہ

پڑاؤ پہ تھا ایک کم آب چشمہ — مگر سارا لشکر کا لشکر تھا پیاسا

تھا لشکر بڑا اور پانی تھا تھوڑا — کہ رخ ہر کسی کا نبیؐ کی طرف تھا

نبیؐ نے پیا گھونٹ، چشمے کا پانی — دکھانے لگا چشمہ اپنی جوانی

اُبلنے لگا چشمہ ، پانی تھا وافر — بجھی پیاس لشکر کی یک لخت آخر

ہو موسم کوئی ، یا ہو سوکھے کا عالم — بھرا رہتا ہے چشمہ پانی سے ہر دم

یہ چشمہ اُبلتا رہے گا ہمیشہ — رہے گا سدا اِس سے سیراب صحرا

یہاں سے حِمص جانے والی تھیں راہیں — جمی تھیں ادھر ہی نبیؐ کی نگاہیں

تھے میدان میں دین والوں کے ڈیرے — ہر اک سمت چھانے لگے تھے اندھیرے

حِمص میں جو ہرقل چھپا تھا عزیزو — نہایت ہی وہ بے نوا تھا عزیزو

نکالے قدم اب یہ ہمت نہیں تھی — لڑے فوجِ دیں سے یہ طاقت نہیں تھی

نبیؐ کے ٹھہرنے کی مدّت بڑھی تھی — اشاعت ہوئی خوب دینِ مبیں کی

ہزاروں نے کلمہ پڑھا اب نبیؐ کا — کہ نزدیک اب خاتمہ تھا بدی کا

جو تھا دُوْمَتِ جُنْدَلُ اک شہر آگے — تھے اطراف میں اس کے جنگل کے سایے

زیادہ ہی جنگل میں تھیں نیل گائیں — عجب کیا تھا، یہ شہر کی سمت آئیں

تھی شب آدھی اور ماہ گردوں پہ روشن
محل شاہ کا آج کرتا تھا سن سن

اکیدر جو تھا شاہ وہ اٹھ کھڑا تھا
تھی دروازے پر نیل فربہ و تازہ

وہ سینگیں اٹھائے ہوئے چپ کھڑی تھی
وہ حملے کے انداز میں چل پڑی تھی

اُکَیدِرُ لپکتا ہوا بھاگ نکلا
یہ صحرا کی جانب لپکنے لگا تھا

اُکَیدِرُ تھا آگے تھے حسّان پیچھے
گرفتار ہونے کا امکان پیچھے

جو خالدؓ کے تھے شہسوار آرہے تھے
اکیلا اُکَیدِرُ کو پانے لگے تھے

نبیؐ جی نے اک پیش گوئی جو کی تھی
وہی حرف با حرف نکلی تھی سچّی

اُکَیدِرُ کے لب پر تھی اب ہائے ہائے
کہ غائب ہوئی خود بخود نیل گائے

بالآخر ہوا دین والوں کا قیدی
رہی سلطنت اور نہ ہی تاج باقی

کمک کو نہ آیا شہنشاہ ہِرَقِلْ
ہوئی تب اُکَیدِرُ کو بس قید حاصل

نہ باقی رہا آج ہرقل کا شہرہ
شہِ روم بھی سر جھکائے کھڑا تھا

اُکَیدِرُ سر اپنا جھکائے کھڑا تھا
نبیؐ نے جمالِ کرم اب دکھایا

اثر ذہن پر کفر و الحاد کا تھا
اُکَیدِرُ مسلمان بننا نہ چاہا

رہا پھر بھی نصرانیت کا وہ شیدا
کہ سر پر تھا اس کے ضلالت کا سایہ

اجالا ہدایت کا پایا نہ اس نے
کہ گمراہیاں تھیں مقدر میں اس کے

حکومت وہ واپس طلب کر رہا تھا
کہ آمادہ جزیہ ادا کرنے پر تھا

نبیؐ جی نے کی صلح کی پاسداری
وہ قیدی کی کرنے لگے غمگساری

نہ چھینی حکومت سزا بھی نہ دی اب
یہ تھی مرضئ مصطفےٰ، مرضئ رب

دُعائیں دیں اُن کو جو لائے پکڑ کر
تھی جنت کی ضامن دعائے پیمبرؐ

تبوک آج وحدانیت کا امیں تھا
ہر اک گام پر نقشِ دینِ مبیں تھا

تھا شمعِ رسالتؐ کا ہر سُو اُجالا
سب ادیان سے دین اپنا نرالا

یَارَبِّ، صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

سنہ وفود (۱۰ھ)

﴿اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا﴾ (النصر)

ہُوا فتحِ مکہ سے اسلام روشن
نبیؐ کی ہدایت کا پیغام روشن

قبائل کا تھا یہ ہمیشہ سے دعویٰ
بتوں کی خدائی کا مرکز ہے کعبہ

مسلمانوں نے کعبے پر فتح پائی
نہ کام آئی آخر بتوں کی دہائی

عقیدہ قُرشیوں کا جھوٹا ہی نکلا
ہُوا دینِ اسلام کا بول بالا

صدا نصرتِ حق کی گونجی ہر اک سُو
گُلِ حق کی پھیلی ہر اک سمت خوشبو

ہر اک سمت سے اب وفود آرہے تھے
مسلمان ہونے، یہود آرہے تھے

رسالت کے پروانے آنے لگے تھے
فدا شمعِ اسلام پر ہورہے تھے

کشادہ بہت تھیں نبوت کی راہیں
ملیں حق کی سب مشرکوں کو پناہیں

ندامت کا احساس تھا کافروں میں
کہ بیدار تھا دین اب مشرکوں میں

گُلِ امن و اماں کے جو ہمراہ لائے
تو ہتھیار صحراؤں میں پھینک آئے

بندھے تھے محبت کی زنجیر میں سب
بتوں سے بھی منہ موڑ کر رہ گئے اب

نبیؐ جی کے دربار میں آ رہے تھے
گناہوں سے دل ان کے گھبرا رہے تھے

کیا خُلق نے خَلق پر آج احساں
ہُوا کفر ایماں کی چوکھٹ پہ قرباں

ہوا عام ہر سمت خُلقِ پیمبرؐ
جھکیں آندھیاں نورِ حق کے قدم پر

ہُوا کفر کا آئینہ ریزہ ریزہ
بگولوں میں صحرا کے اُڑنے لگا تھا

دو عالم کی اچھائی اسلام میں ہے
بھلائی نبیؐ جی کے ہر کام میں ہے

مٹیں کفر کی جتنی نادانیاں تھیں
کہ دینِ محمدؐ میں آسانیاں تھیں

اذانوں نے کانوں میں امرت سا گھولا
دل و روح کے سب دریچوں کو کھولا

جہالت کا جو زور دکھلا رہے تھے
مدینے میں سر وہ جُھکانے لگے تھے

کہا جس کو پاگل، مسیحا وہ ٹھہرا
ملا کفر کی دھوپ میں دیں کا سایا

جو تھا دس برس کا وہ لمبا تھا عرصہ
عرب پر ہوا دین والوں کا قبضہ

نبوت یہ دینے لگی اب شہادت
ملی صبحِ نصرت، کٹی شامِ ہجرت

ہُوا اک برس اور وُفود آئے بے حد
پئے دینِ احمدؐ، ہزاروں کی آمد

عرب کی زمیں پر ہلالی تھا پرچم
کہ گرویدہ حق کا ہُوا ایک عالم

محمدؐ نہ ہوتے تو ہم بھی نہ ہوتے
کہ خالق کے ہم پر کرم بھی نہ ہوتے

حَجّۃُ الوَداع (ذی قعدہ، ذی الحجہ ۱۰ھ)

﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ
وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۝ (المائدہ ۳)﴾

تھا پچیس ذیقعدہ کا دن عزیزو — ارادہ نبیؐ نے کیا حج کا دیکھو
صحابہؓ کو تھا حکم اب کے سفر کا — ادا کرنا تھا سب کو حج کا فریضہ
چلے دین کے قافلے سُوئے کعبہ — فضاؤں میں گونجا تھا وحدت کا نغمہ
نبیؐ جی سے خود بیبیوں نے جو پوچھا — تو اُن کو ملا دیکھئے حکمِ عُمرہ
ادا کر کے عمرہ اب احرام کھولا — کہ یہ بھی رسالتؐ کا اک حکم ٹھہرا
علیؓ نے بھی عمرہ کا احرام باندھا — کہ اُن کے لیے بھی یہ حکم نبیؐ تھا
علیؓ اور نبیؐ نے دی قربانی لوگو — روایت بنی دینِ حق کی عزیزو
نبیؐ جی نے کعبے پہ ڈالی نظر اب — زباں سے نکلنے لگے یہ گہر اب
ہے خالق وہی اور معبود سب کا — کہ ہے لاشریک اور واحد ہے اللّٰہ
اُسی کی ثنا یہ زباں کر رہی ہے — کہ تعریف اُس کی عیاں کر رہی ہے
وہ قادر ہے ہر چیز پر مجھ سے سُن لو — وہ ہے اپنی مرضی کا مالک یہ جانو
مدد اپنے بندے کی خالق نے کی ہے — اُسی کی ہر اک سمت اب روشنی ہے
کیا اُس نے پورا جو وعدہ کیا تھا — بھلا ہوگیا اُمت مُسلِمہ کا

شکست اُس نے کفار کو دی ہمیشہ بھرا جو بھی دامن تھا میری دعا کا
تھے عَرَفَات میں لاکھ افراد یکجا خطاب اُن سے تھا آج شاہِ زماں کا

جو ہیں جاہلیت کے رسم و رواج اب وہ قدموں تلے میرے ہیں جانئے سب
وہ دستور پامال سب ہو چکے ہیں جو اُجڑے ہوئے کفر کے راستے ہیں
عرب کی لڑائی کا جو سلسلہ تھا بڑا کرب انگیز یہ مسئلہ تھا
نہ مٹتی تھی وہ دشمنی جو عیاں تھی کہ آلودہ گالی سے سب کی زباں تھی
بغاوت کی لوگوں کو تھی جستجو بس بہا جاتا تھا انتقامی لہو بس
لہو سے جو رنگیں عرب کی زمیں تھی کہ امن و اماں کی فضا ہی نہیں تھی
لڑائی کے ٹوٹے ہوئے سلسلے ہیں کہ ہر سمت جلتے سکوں کے دیے ہیں
ہر اک سمت وحدت کی گونجی صدا ہے کہ سودِ دمِ جاہلیت مٹا ہے
مٹاتا ہوں سود اب قبیلے کا اپنے ہُوں اللّٰہ سے طالب وسیلے کا اپنے
میں ہوں روحِ ایماں ذرا آج سُن لو کہ روشن ہے اُس کا نشاں یہ بھی سمجھو
ہے انسانیت اور دنیا کے نام اب میں جو صلح کا دے رہا ہوں پیام اب
دیا دین کا آج روشن ہوا ہے کہ مالک نے حق دار کو حق دیا ہے
کسی اور کو دے وہ دولت و راحت مجھے چاہئے دین کی ساری محنت
سُنو صِنفِ نازک کی عزت کرو اب کہ محفوظ تم اُس کی عِفّت کرو اب
کرو تم ادا قرض داروں کے قرضے کرو عام دنیا میں نیکی کے چرچے

اگر عاریت کا کوئی مال ہوگا — تمہارے لیے ایک جنجال ہوگا

امانت کو ہر دم امانت ہی سمجھو — حفاظت سے لوٹا دو تم مستحق کو

کہوں بات میں تم کو اب مرتبے کی — فضیلت نہ عربی کو عجمی پہ ہوگی

ہو آدم کی اولاد پیارو سبھی تم — ہو مٹی کے، ہو جاؤ گے مٹی میں گُم

مسلمان آپس میں ہیں بھائی بھائی — تمہیں کرنی ہے بھائیوں کی بھلائی

کھلاؤ غلاموں کو وہ خود جو کھاؤ — جو پہنے ہو تن پر وہی کچھ پنہاؤ[1]

ہوئے جاہلی دور کے خون باطل — کہ تم دین کے دائرے میں ہو شامل

کہیں خون سے خوں کا بدلہ نہ پاؤ — پرانی عداوت کو اب بھول جاؤ

ڈرو اللہ سے عورتوں کے لیے تم — گناہوں کی دلدل میں کیوں ہوتے ہو گم

ہے تم پر بھی حق عورتوں کا یہ جانو — تمہارا بھی حق عورتوں پر ہے سُن لو

تمہارا کہ آپس میں ہے مال و خوں جو — قیامت تلک تم حرام اُس کو سمجھو

یہ دن یہ مہینہ یہ بستی بھی دیکھو — ٹھہرتی ہے تم پر حرام اے عزیزو

میں تم میں بس اک چیز اب چھوڑتا ہوں — توجہ تمہاری ادھر موڑتا ہوں

اسے ہمت و استقامت سے پکڑو — تو ہوگے کبھی تم نہ گمراہ دیکھو

وہ اللہ کی ہے کتابِ مُنزّہ — مُؤثر یہ ہے آخرت کا ذریعہ

مخاطَب کیا مجمع کو پھر کہا یہ — اگر تم سے پوچھے ہمارا خدا یہ

[1] ''محشر میں پنہا رہے ہیں مجھ کو زنجیر'' (جوش ملیح آبادی)

محمدؐ کے بارے میں کیا جانتے ہو — نبیؐ اُس کو تم واقعی مانتے ہو

سبھوں نے کہا ایک آواز ہو کر — نبیؐ آپ ہیں آپؐ ہی ہیں پیمبرؐ

بھلا اس سے بڑھ کر بھی ہے کوئی دولت — ہمیں آپؐ ہی نے تو دی حق کی دعوت

ادا کر دیا آپ نے فرض اپنا — دِکھایا ہمیں نیک اور سیدھا رستہ

فلک کی طرف اپنی اُنگلی اُٹھا کے — گواہیؑ رب چاہی اس دم نبیؐ نے

اسی دم ہوئی لوگو آیت یہ نازل — مکمل ہوئی دینِ برحق کی منزل

کیا میں نے نعمت کو اپنی تمام اب — مکمل کیا آپؐ نے اپنا کام اب

ہوئے اپنے خطبے سے فارغ نبیؐ جی — تو بڑھ کر بلالِؓ حبش نے اذاں دی

ملا کر پڑھیں عصر اور ظہر دونوں — طریقہ یہی حاجیوں کا ہے مسنوں

سواری سے موقف پہ آئے نبیؐ جی — ہوئے قبلہ رُو، گڑ گڑا کر دعا کی

غروب آفتاب اب ہُوا جا رہا تھا — ہُوا اک تلاطم سا مجمع میں برپا

نبیؐ آگے آگے بڑھے جا رہے تھے — اشارے سے لیکن یہ فرما رہے تھے

سکون اور امن و اماں سے جیو تم — محبت کے ہمراہ ہر دم رہو تم

عشاء اور مغرب پڑھی مُزدلِف میں — تو جوشِ عبادت تھا ہر ایک صف میں

ملا کر یہ دونوں نمازیں پڑھی تھیں — زمیں پر ملائک کی آنکھیں گڑی تھیں

نمازِ سحر پڑھ کے آگے بڑھے سب — صحابہؓ سبھی دائیں بائیں چلے اب

صحابہؓ نبیؐ جی کے ہمراہ رہ کے — مسائل کو پیش اپنے اب کر رہے تھے

متانت سے دیتے جواب اُن کا حضرتؐ تشفّی ہوئی جاتی حسبِ ضرورت
بڑا قافلہ ایک جُمرہ میں پہنچا کہ تھا کنکری مارنے کا نظارہ
مخاطِب ہوئے پھر نبیؐ جی عزیزو کہا غور سے بات میری یہ سُن لو
یہ کہتا ہے ہم سب سے وہ ربّ اکبر کہ اسلام میں سب حدیں ہیں مقرر
کبھی حد سے آگے نہ بڑھنا سمجھ لو شریعت کو پرکھو شریعت کو سمجھو
بڑھو گے جو حد سے تو ناشاد ہو گے خود اپنی ہی لغزش سے برباد ہو گے
مسائل جو حج کے ہیں وہ سیکھ لو تم ادا فرض کو اپنے کرتے رہو تم
یہاں سے نکل کر منیٰ میں اب آئے کہ ہر اک پہ تھے آج رحمت کے سایے
اب اسلام کا جس جگہ کارواں تھا زمیں تا فلک نور کا اک سماں تھا
نبیؐ جی نے تقریر فرمائی رُک کر مخاطِب ہوئے دین والوں سے سرورؐ
نمازوں کے پابند رہنا ہمیشہ رہو ماہِ رمضاں میں پابند روزہ
مرا درس تم سے یہی ہے عزیزو چلو عمر بھر راہِ سنت پہ، سُن لو
ہر اک لمحہ نیکی کی رسّی کو تھامو کہ شیطان تم سے ہو مایوس لوگو
ضروری ہے راضی رکھو اپنے رب کو یہ احکام آئندہ پہنچادو سب کو
سعادت ملی مومنوں کو جو حج کی مدینے میں ہر اک نے لی سانس ٹھنڈی
مسلمانوں کا بول بالا تھا ہر سُو کہ یہ دبدبہ بھی نرالا تھا ہر سُو
مہکنے لگا اب شریعت کا گلشن کہ کفار نے تھاما وحدت کا دامن

نبیؐ کی رسالت کے چرچے تھے ہر سو — نبوت کے دنیا میں قصے تھے ہر سو
نبیؐ جی کی انسانیت سب کو بھائی — کہ دشمن سے بھی کرتے تھے وہ بھلائی
ملیں آدمیت کو دیں کی پناہیں — کہ اسلام پر تھیں ہر اک کی نگاہیں

(یارب، صلِّ وسلِّم دائماً ابداً — علیٰ حبیبک خیر الخلق کلّھم)

نبیؐ کا وصال (ربیع الاول ۱۱ھ)

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ

(آل عمران ۱۴۴)﴾

ہوا کفر کا دور اندھیرا عرب سے — کہ وحدت کا پھوٹا سویرا عرب سے
نبیؐ جی کہ تکمیل دیں کر چکے تھے — خدا کی طرف کوچ کرنے چلے تھے
ضرورت نہ تھی ان کو دنیا کی پیارے — فرائض ادا کر چکے تھے وہ سارے
ملا واپسی کا اُنہیں حکم اب کے — نبیؐ اپنی ہر بات میں سچے نکلے
نبیؐ جی کے لب پر تھے شہداء کے چرچے — کہ حج کے سفر کو ہوئے دو مہینے
اُحد کے شہیدوں کی یاد آرہی تھی — اُدھر بس طبیعت کھنچی جا رہی تھی
اُحد جا کے شہداء کی خاطر دعا کی — بہت مغفرت کے لیے التجاء کی
نبیؐ کے لبوں پر ہوا ذکر تازہ — ابھی مر کے رخصت ہوئے جیسے شہداء
وہاں ایک تقریر بھی کی نبیؐ نے — مخاطب ہوئے اس طرح حاضریں سے

میں جاتا ہوں کوثر پہ اب تم سے پہلے
میں آگے چلوں، تم چلے آؤ پیچھے

اسی حوض کی مؤمنوں کو طلب ہے
یہ ایلَہ سے جُحفہ تلک لب بہ لب ہے

ہے عزت زیادہ تمہارے نبیؐ کی
کہ خالق نے دی ہے خزانوں کی کنجی

مجھے دین کی چاہئے مال و دولت
نہیں چاہیے مجھ کو دنیا کی حشمت

مجھے اس کا بھی ڈر نہیں ہے ابھی سے
مرے بعد تم شرک کرنے لگو گے

نہ رہ جاؤ دنیا میں پھنس کر عزیزو
نہ ناحق کسی کا لہو تم بہاؤ

جو پکڑو گے دنیا کا مضبوط دامن
تو برباد ہو جاؤ گے تم یقیناً

ہوئی ہیں کئی پچھلی قومیں بھی برباد
وہ تھے اپنے کرتُوتوں پر آپ ناشاد

صَفَر گیارہ ہجری کی وہ آدھی شب تھی
شہیدوں کی قبروں پہ پہنچے نبیؐ جی

دعا خیر کی مانگتے تھے نبیؐ جی
کہ ہو مغفرت قبر میں ہر کسی کی

رہا پانچ دن پھر علالت کا غلبہ
دیا بیبیوں نے نبیؐ کو سہارا

نقاہت بڑھی اور بھی کچھ نبیؐ کی
کہ اب آس گھٹنے لگی زندگی کی

رہے جاکے گھر عائشہ کے نبیؐ جی
رہی عائشہ کی بڑی دیکھ بھالی

بڑی معتبر تھی عبادت نبیؐ کی
کہ مسجد میں آتے سکت جب تلک تھی

پڑھائیں ابوبکرؓ، بولے، نماز اب
کہ عمرِ محمدؐ نہیں ہے دراز اب

فقط مرنے سے چار دن پہلے لوگو
کیا غسل وقتِ سحر تھا عزیزو

علیؓ اور عباسؓ کا تھا سہارا
نبی جی کو خالق نے جیسے پکارا

تھی مشکل مگر آپ مسجد میں پہنچے — کہ بوبکرؓ کے پہلو میں جا کے بیٹھے
نبیؐ جی کے آنے سے خوش ہو گئے سب — ابوبکرؓ نے ہی پڑھائی نماز اب
نبیؐ جی نے خطبہ دیا مختصر سا — ہر اک لفظ جس کا بڑا معتبر تھا
کہا ایک بندے کو ہے اختیار اب — اُسے نعمتیں دے گا رب بے شمار اب
تمنا ہے خالق سے ملنے کی اس کو — تمنا ہے بندے سے ملنے کی جس کو
ابوبکرؓ سمجھے نبیؐ کا اشارہ — کہ کر لیں گے دنیا سے وہ اب کنارہ
یہ سوچا تو آنسو نکل آئے یکدم — الم ناک تھا ہر صحابیؓ کا عالم
بڑھیں گے مسلمان، کم ہوں گے انصارؓ — بنیں گے وہ جنت میں رہنے کے حق دار
وہ کام اپنا کر ہی چکے اے عزیزو — تمہارا ابھی کام باقی ہے، دیکھو
لو ہاتھوں میں اسلام کے سارے کام اب — بناؤ الگ اپنا تم اک مقام اب
ہو انصار کے ساتھ برتاؤ اچھا — وصیت یہ میری نظر اپنی رکھنا
حرام و حلال اپنے رب نے کیا طے — یہ سب کچھ مری دسترس میں نہیں ہے
حَسَبْ اور نَسَبْ چیز کوئی نہیں ہے — کہ اعمال ہی چیز سب سے حسیں ہے
یہ تعلیمِ اسلام ہے اے عزیزو — بڑے چھوٹے کا فرق پہچانو جانو
کہا فاطمہؓ سے گھر آ کر اے بیٹی — ہے انسان کی نیک اعمال پونجی
اِعانت نہ محشر میں کچھ مجھ سے ہو گی — تمہارا عمل ہی سفارش ہے بیٹی
عطا اور بخشش اگر ہے تو رب سے — بچے گا نہ کوئی خدا کے غضب سے

نہیں کرنی ہے مقبروں کی عبادت ہمیشہ ہو پیشِ نظر بس شریعت

یہود و نصاریٰ پہ لعنت خدا کی عبادت اُنہیں مقبروں پر روا تھی

وہ گرمی تھی چادر کو منہ پر تھے ڈالے اُلٹتے کبھی بے قراری کے مارے

یہ پوچھا نبیؐ جی نے اب عائشہؓ سے تمہارے تئیں بھی تھے کچھ زر کے سکّے

انہیں عائشہؓ دیکھو خیرات کردو اسے ایک نیکی کا تم کام سمجھو

غریبوں میں بانٹو انہیں تم ابھی سے نہ شرمندہ ہونا پڑے سب کے آگے

مَرض میں ہوئی کچھ کمی اور بیشی وہ غمگیں سحر پیر کے روز کی تھی

تھا اول ربیع، گیارہ ہجری تھا یارو سنہ چھ سو چھتیس تھا وہ عزیزو

اُٹھایا ذرا اپنے حجرے سے پردہ کہ مسجد سے لگ کر تھا حضرتؐ کا حجرہ

میں بس آج کے بعد بے کل نہ ہوں گا کہ ٹالا نہ جائے گا رب کا بُلاوا

نمازوں میں مشغول تھے سب نمازی تھے دربارِ رب میں کھڑے سارے غازی

نبیؐ جی خوشی سے نہ پھولے سمائے کہ رب نے عبادت کے یہ دن دکھائے

بدن پر تھا کافی نقاہت کا حملہ نبیؐ جی نے آہستہ پردے کو چھوڑا

یہ حجرہ تھا عائشہؓ بی بی کا خوش بخت یہیں آپ آرام فرما تھے اس وقت

نبیؐ جی کا بارعب پُرنور چہرہ یہیں آخری بار لوگوں نے دیکھا

چڑھا دن تو طاری غشی ہورہی تھی نہایت ہی اب بے کلی ہورہی تھی

رہا فاطمہؓ کو نہ خود پر بھی قابو کہا رب ہے اپنا کریم اور دیالو

نبیؐ جی تسلی دیئے جا رہے تھے — زباں سے بھی اپنی یہ فرما رہے تھے

یہاں سب ہے فانی، ہے فانی زمانہ — حقیقت جو ہے اب وہ کل ہے فسانہ

تھی سینے میں سانس اٹکی اور سہ پہر تھا — نبیؐ جی کو یاروں نے کہتے سنا تھا

نمازوں کو قائم کرو اے عزیزو — غلاموں سے نرمی کو نیکی سمجھ لو

اُٹھے ہاتھ اُنگلی کا تھا اک اشارہ — کہ بس چاہیے مجھ کو اُس کا سہارا

لٹکنے لگے ہاتھ اب نیچے نیچے — کہ چھت پر لگی رہ گئی آنکھ اب کے

سلام اُسؐ کی پاکیزہ ہستی پہ ہردم — درود اُس پہ ہے ذات جس کی مکرّم

تھی گھر گھر میں رونے کی آواز اس وقت — المناک تھا سب کا انداز اس وقت

ہر اک کی نظر میں اندھیری تھی دنیا — کہ اب ایک اندھی سی بستی تھی دنیا

ہر اک شخص کے لب پہ نامِ نبیؐ تھا — کہ تھا نبوی مسجد پہ سایہ غموں کا

عمرؓ تھامے تلوار یہ کہہ رہے تھے — مریں آج جو بھی ہیں دشمن نبیؐ کے

اُسے قتل کردوں گا جو یہ کہے گا — محمدؐ جہاں میں نہیں آج زندہ

نبیؐ کو جو کہنے لگے آج مُردہ — میں سر اُس کا بڑھ کر ابھی کاٹ لوں گا

ابوبکرؓ نے اب جو دیکھا یہ منظر — گئے مسجدِ نبوی کی سمت بڑھ کر

کیا وعظ و ارشاد منبر پہ چڑھ کر — صحابہؓ سمٹ آئے مسجد کے اندر

کہا یہ نبیؐ بھی رسولِ خدا ہیں — یقیناً سبھی اُن پہ جاں سے فدا ہیں

نبیؐ ان سے پہلے بھی آئے تھے یارو — مزہ مرگ کا وہ بھی پائے تھے یارو

مزدلفہ میں مشعرالحرام

منظر منیٰ شریف

منیٰ
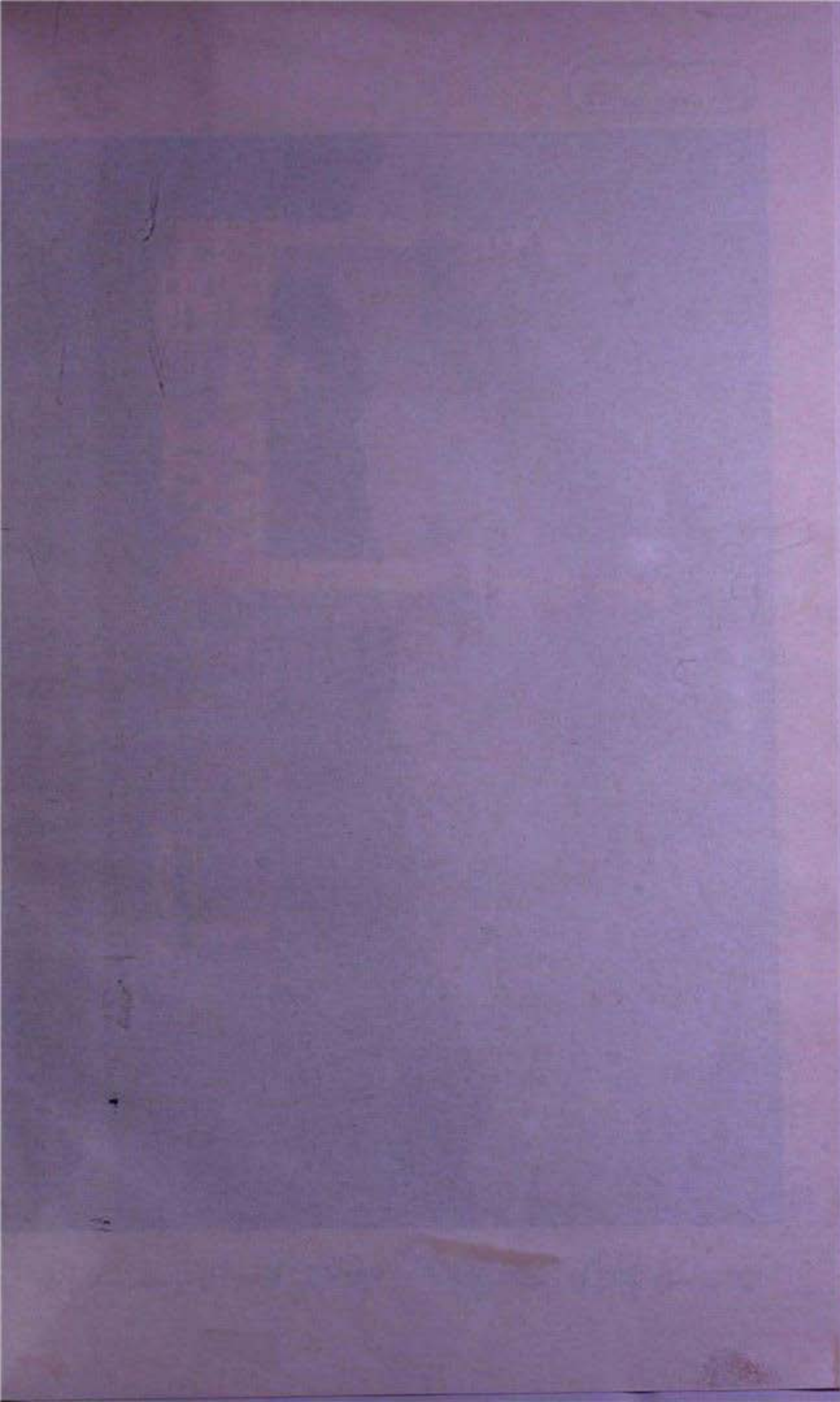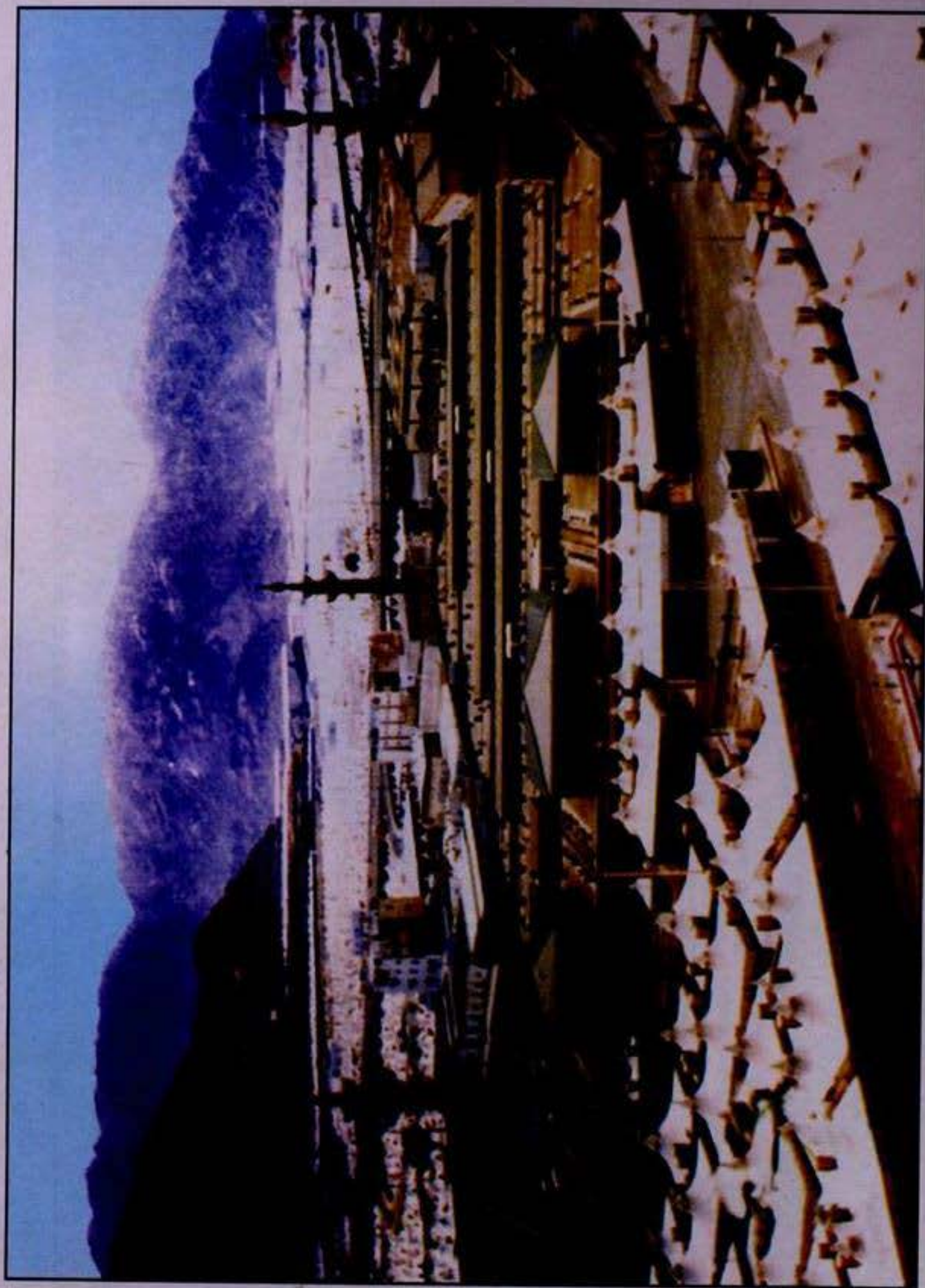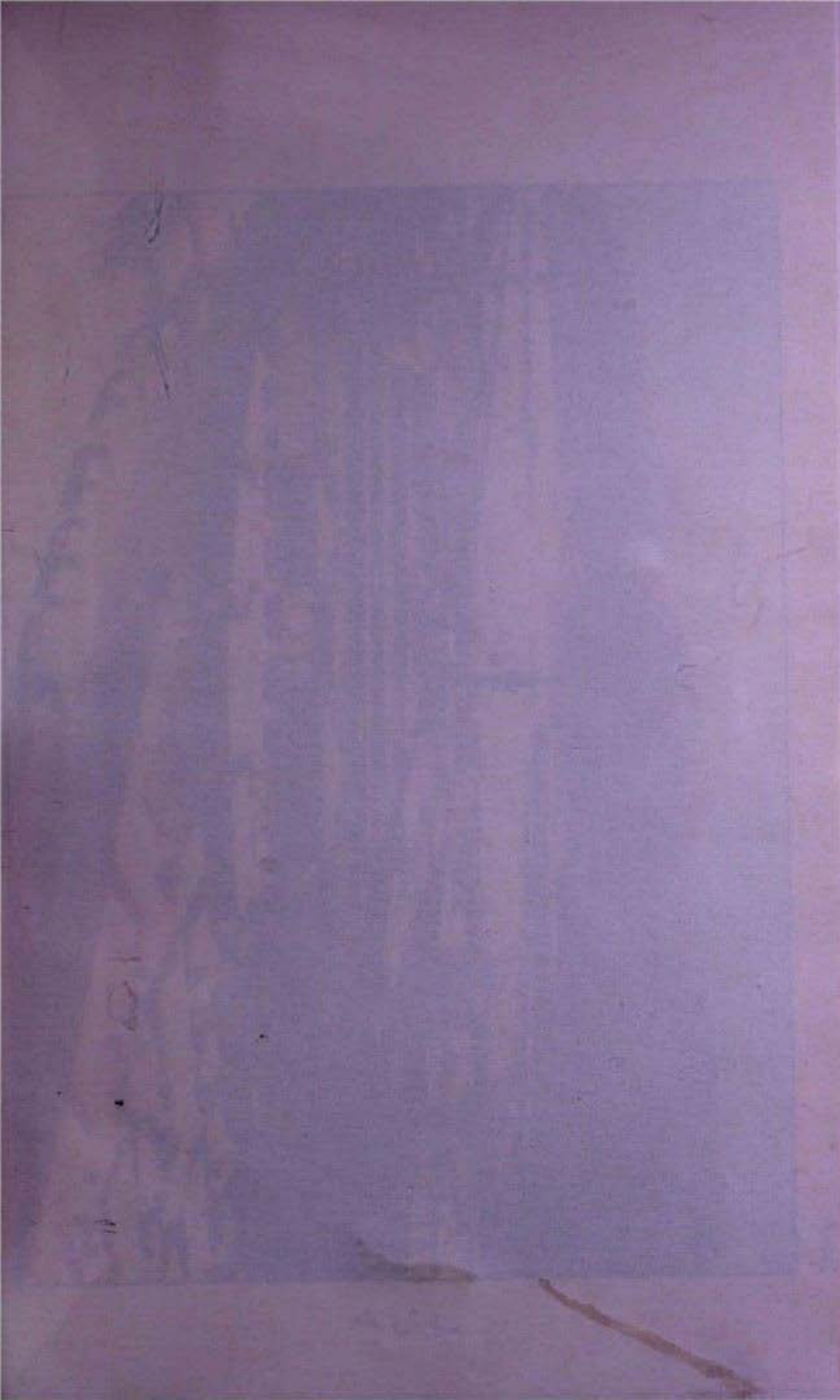
مسجد المشعر الحرام بمزدلفة

مسجد نمرة
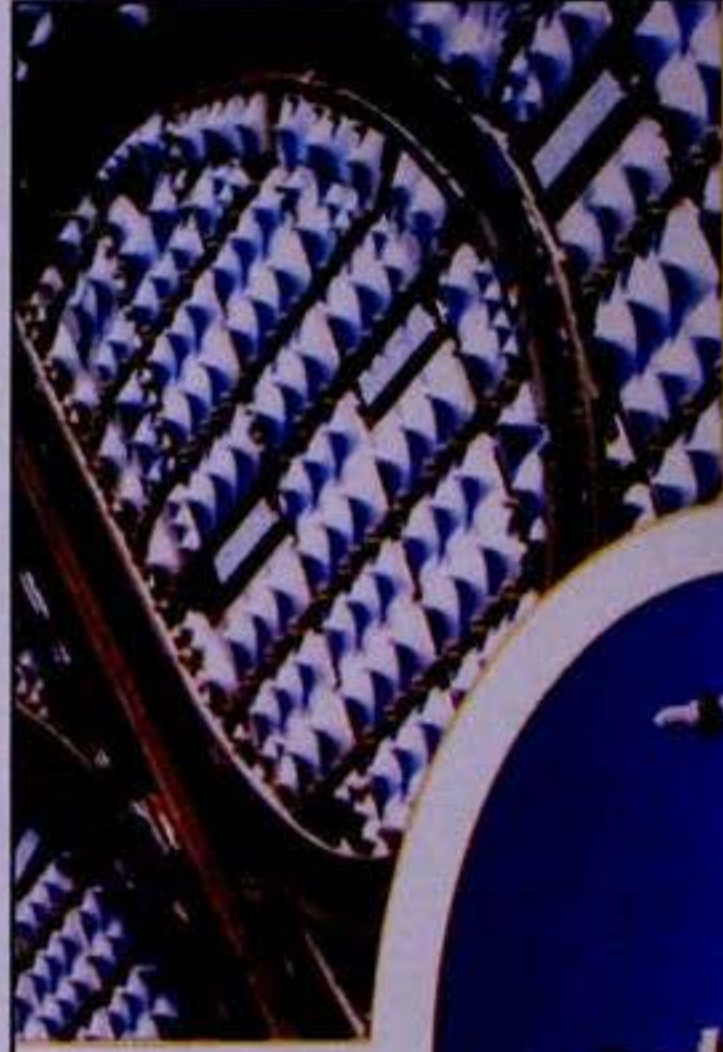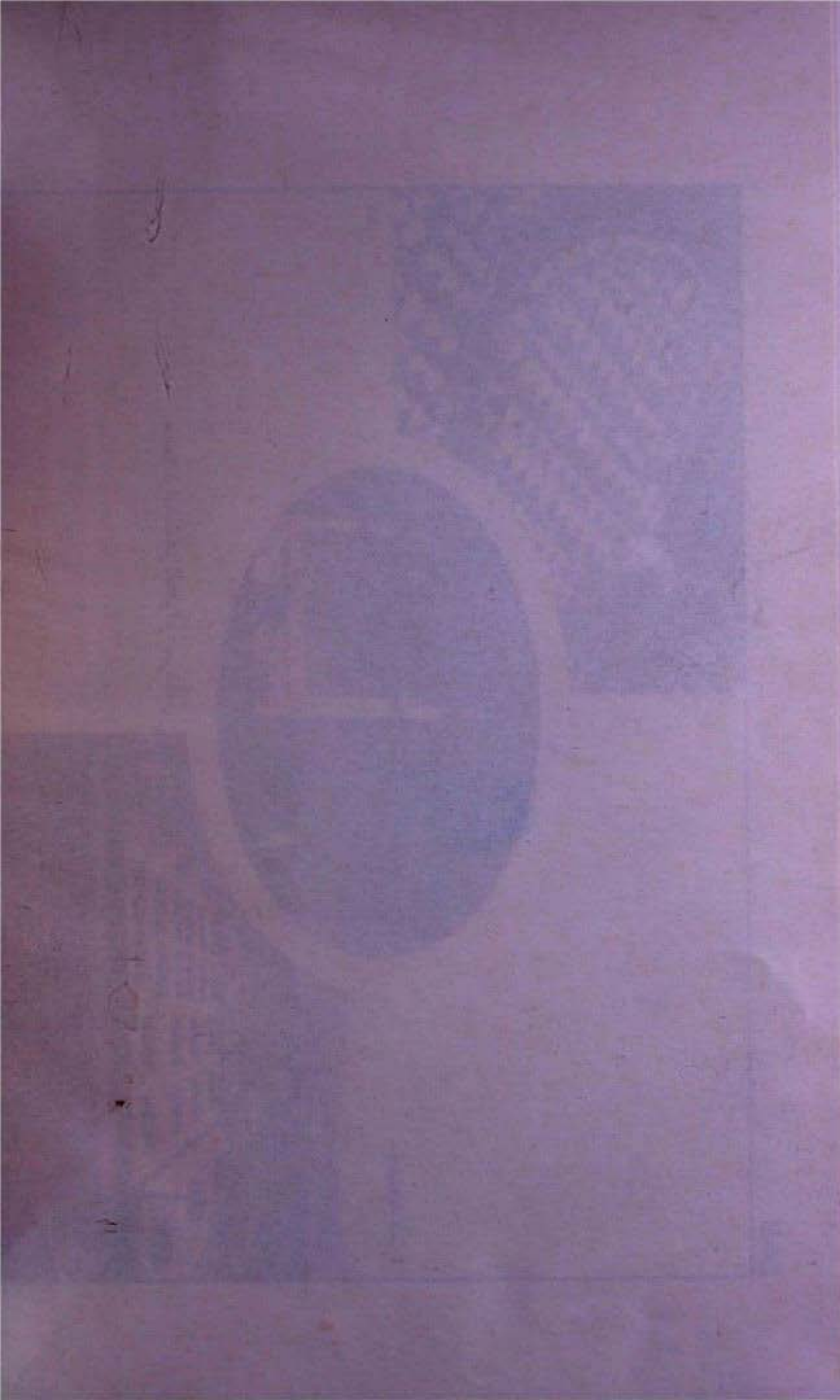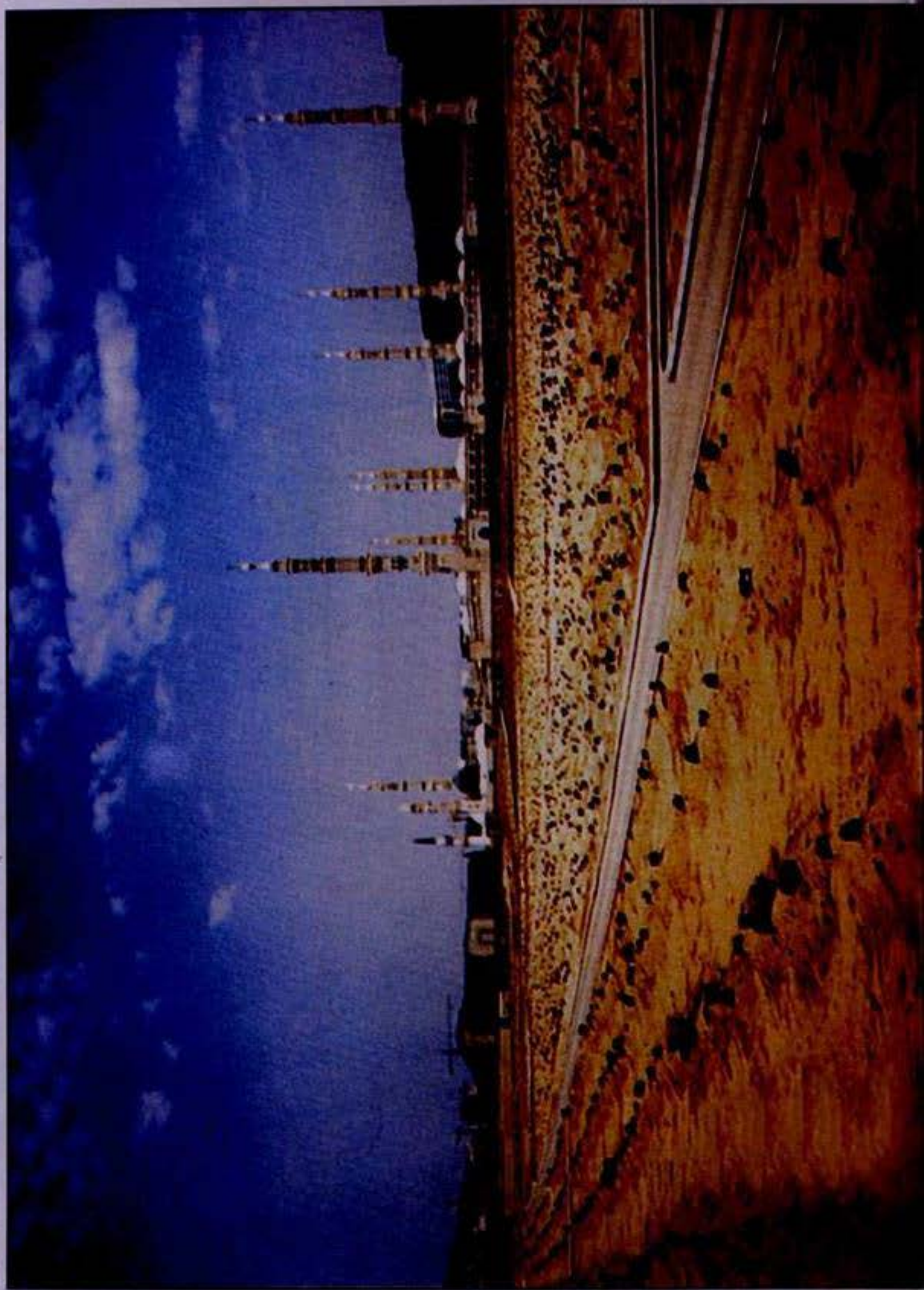
منظر عام (جنت البقیع)
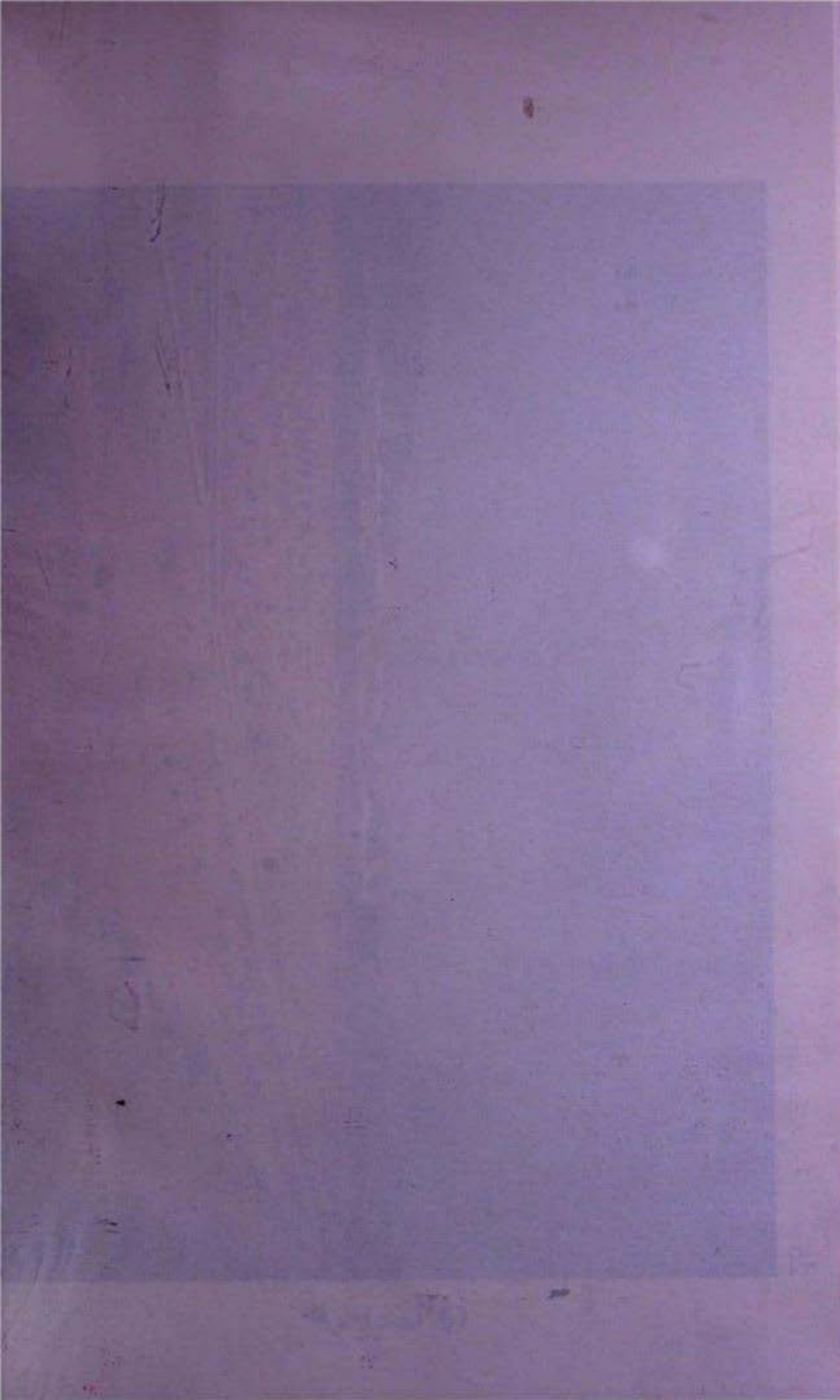
منظر عام مواجہہ شریف (روضۂ اقدس)

رہِ حق میں مارے گئے انبیاءؑ بھی
کسی کو نہیں موت سے رُستگاری

نبیؐ جو نہیں ہیں تو دیں ہے سلامت
بڑھے گی ابھی اور اُن سے محبت

نہیں چلتی خالق کے آگے کسی کی
کہ مرگِ نبی بھی اُسی کی ہے مرضی

سبھی کو اُسی کی طرف لوٹنا ہے
یہ دنیا یقیناً تماشے کی جا ہے

صحابہؓ یہ سُن سُن کے تھرّا رہے تھے
عمرؓ خود بخود ہوش میں آ رہے تھے

ہوئے دفن حجرے میں جو عائشہؓ کے
مقدر مدینے کی بستی کے جاگے

(یارَبِّ، صَلِّ وَسَلِّم دائِماً اَبداً عَلیٰ حبیبکَ خیرِ الخَلقِ کُلِّهِم)

حضورؐ کے اخلاقِ حسنہ

﴿وَاِنَّ لَکَ لَاَجراً غَیرَ مَمنُونٍ۔ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیمٍ۝ (القلم ۳ تا ۴)﴾

کسی نے یہ پوچھا تھا ماں عائشہؓ سے
ہیں اخلاق و عادات کیسے نبیؐ کے

کہا، کیا پڑھا تم نے قرآں نہیں ہے
محمدؐ کا ہر فعل سب سے حسیں ہے

جو قرآن میں ہے وہ اخلاق احمدؐ
پڑھو روز اوراقِ اسباقِ احمدؐ

ہے قرآں کی تفسیر طرزِ محمدؐ
کہ ہے دیں کی تنویر طرزِ محمد

نبیؐ جی کا یہ واقعی معجزہ ہے
کہ اُسوے کا قرآں میں بھی تذکرہ ہے

یہ قرآن نے لوگو ہم سے کہا ہے
کہ اعلیٰ ترین آپؐ کا مرتبہ ہے

نبیؐ جی ملنسار اور مہرباں تھے — بڑے رحم دل تھے بڑے خوش زباں تھے
محبت وہ کرتے تھے چھوٹے بڑے سے — نبی جیؐ کے تھے خاکساری کے چرچے
نہایت ہی فیاض تھے وہ سخی تھے — جہالت کے اندھیارے میں روشنی تھے
تھے ہمدرد و غمخوار سب کے نبی جیؐ — مدد کرتے امکان بھر دوسروں کی
سوالی کو خالی نہ لوٹایا ہرگز — کہ منفی رویہ نہ دکھلایا ہرگز
رہے بھوکے اوروں کو لیکن کھلایا — کہ امت کو خود صبر کر کے دکھایا
صحابیؓ کے گھر ایک دن تھا ولیمہ — نہیں تھا کوئی بھی وسیلہ غذا کا
نبی جیؐ نے آٹے کو منگوایا گھر سے — صحابیؓ کو سونپا خوشی کی نظر سے
اسی دن نبی جیؐ کے گھر میں تھا فاقہ — یہ تھا پیارے بھائی نبی جیؐ کا اسوہ
رہے مالِ دنیا سے وہ بے تعلق — نہ تھے فکرِ عقبیٰ سے وہ بے تعلق
کوئی چیز باقی نہ رکھتے تھے گھر میں — کہ خیرات ہر وقت رہتی نظر میں
جو ہوتا وہ محتاجوں میں بانٹ دیتے — نبیؐ کل کی خاطر کوئی شے نہ رکھتے
سدا دین کے کام رہتے نظر میں — کہ آرام اکثر نہ فرماتے گھر میں
نبی جیؐ کے گھر چار اونٹوں پہ غلّہ — رئیسِ فدک نے روانہ کیا تھا
اسے بیچ کر قرض کو اپنے ٹالا — مگر غلّہ آخر میں کچھ بچ رہا تھا
معافی بھی دی جان کے قاتلوں کو — منور کیا حق سے سارے دلوں کو
پڑوسی کے بھی کام کر دیتے آقاؐ — تھے اخلاق کا آپؐ اعلیٰ نمونہ

نبیؐ ساری دنیا کی رحمت تھے لوگو — زمیں پر وہ وجہِ سعادت تھے لوگو

نبی جیؐ کا تھا ایک عزمِ مُصَمَّم — وہ کرتے تھے تبلیغِ اسلام ہردم

کسی کا بھی احساں نہ لیتے تھے آقاؐ — کہ ہر وقت تھا آپؐ کا طرز سادہ

مقابل میں کفار کے رہتے تھے حُر — کہ غزووں میں ثابت ہوئے تھے بہادر

گزرتیں عبادت میں حضرت کی راتیں — تصور میں رب سے ہوا کرتیں باتیں

پھٹے کپڑے سی لیتے دکھ درد سہتے — کہ خود گھر کے سب کام اور کاج کرتے

پھٹے جوتے اپنے وہ خود گانٹھ لیتے — پڑوسی سے بھی خاکساری سے ملتے

ہمیشہ ہی پاکی صفائی سے رہتے — کہ دودھ اپنے ہاتھوں سے خود دوہ لیتے

مسلماں ہو، کافر ہو، مہمان بنتے — نبیؐ جی سے چاہت کی سوغات پاتے

ستائے ہوؤں کی جو روداد سنتے — تو انصاف ان کو دلا کر ہی رہتے

ہو بیمار کوئی مسلماں یا کافر — نبیؐ رہتے تیمارداری میں حاضر

معافی گنہگار پاتے نبیؐ سے — اندھیرے مٹا دیتے تھے روشنی سے

تھے دل کے دھنی اور نہایت سخی تھے — معیشت میں رکھتے میانہ روی تھے

تحائف غریبوں میں تقسیم کرتے — ہر اک لمحہ خوفِ خدا سے لرزتے

امانت ہر اک کی ادا کرتے تھے وہ — غریبوں کی خاطر دعا کرتے تھے وہ

محمدؐ کا پہلا لقب ہی امیں تھا — یہ نامِ نبیؐ کس قدر دل نشیں تھا

دعا دیتے پتھر حریفوں کے کھا کر — نہ تھا صبر کا ایسا کوئی بھی پیکر

نبی جیؐ تھے اقوال کے اپنے سچے ۔۔۔ نبھاتے تھے وعدے، تھے وعدے کے پکے

نبی جیؐ کی باتوں میں نرمی تھی لوگو ۔۔۔ وہ پیکر تھے بس خاکساری کا سمجھو

توَازُن ہر اک لفظ میں تھا نبیؐ کے ۔۔۔ بیاں ایسا جیسے کِھلیں تازہ غنچے

متانت بھی تھی استقامت بھی ان میں ۔۔۔ ذکاوت بھی تھی اور قناعت بھی ان میں

کسی کا نبیؐ دل دکھاتے نہ ہرگز ۔۔۔ کہ بیکار باتیں بناتے نہ ہرگز

جو دل میں تھا ان کے، زباں پر وہی تھا ۔۔۔ تواضع ہر اک کی وہ کرتے ہمیشہ

بندھا رہتا پتھر بھی گاہے شِکَم پر ۔۔۔ فقیری میں بھی لگتے تھے وہ تَوَنگُر

مرّوت کچھ ایسی دکھاتے نبی جیؐ ۔۔۔ کہ خود بھوکے رہ کر کھلاتے نبی جیؐ

غریبوں یتیموں کی امداد کرتے ۔۔۔ جو محتاج ہوتے انہیں شاد کرتے

نہ تقسیم جب تک وہ غلّہ ہوا تھا ۔۔۔ نہ رستہ لیا آپؐ نے اپنے گھر کا

بسر رات مسجد میں وہ کر چکے تھے ۔۔۔ جو اَجناس تھے گھر میں سب بٹ چکے تھے

ملا چین گھر اپنے آئے نبی جیؐ ۔۔۔ فقیرانہ ہی عمر بھر زندگی کی

سلاموں میں خود ہی پہل کرتے لوگو ۔۔۔ ملا کرتے شفقت سے بچوں سے پیارو

نبی جیؐ کے سنجیدہ تیور بھی ہوتے ۔۔۔ وہ خندہ جبینی سے ہر اک سے ملتے

مذاق ان کا شائستہ ہوتا ہمیشہ ۔۔۔ ادب کی حدوں میں وہ رہتا ہمیشہ

محبت سے وہ کافروں سے بھی ملتے ۔۔۔ حکیمانہ باتیں متانت سے کرتے

اختتامیہ

خدایا ہو مقبول منظوم سیرت — کہ ہو زندہ اس سے نبیؐ جی کی سنت
یہ سچ ہے الٰہی خطا کار ہیں ہم — خطاؤں میں ڈوبے ہوئے خوار ہیں ہم
نبیؐ جی کی سنت کو بھولے ہوئے ہیں — معاصی کے دریا میں ڈوبے ہوئے ہیں
مگر پھر بھی امیدوارِ کرم ہیں — کہ امت میں محبوبِؐ داور کی ہم ہیں
ہمیں ہر گھڑی ان کا اسوہ دکھادے — جو ان کا ہے وہ سیدھا رستہ دکھادے
ہوں دنیا میں ہم سب کے اعمال اچھے — ادا ہم کریں جو فرائض ہیں اپنے
عبادت پہ محنت، عطا ہو الٰہی — خلوصِ عبادت، عطا ہو الٰہی
ہو قرآن سے عشق و الفت عنایت — کریں ہم شب و روز اس کی تلاوت
رسالت کا فیضان ہم پر ہو جاری — ہمیں سیرت پاک ہو سب سے پیاری
خدیا اگرچہ گنہگار ہیں ہم — تری رحمتوں کے طلبگار ہیں ہم
جو مقروض ہیں ان کا قرضہ ادا ہو — کہ بیماروں کو تندرستی عطا ہو
مسائل کی عقدہ کشائی عطا ہو — جو قیدی ہیں ان کو رہائی عطا ہو
مدارس چلا راہِ اخلاص پر تو — ہمیں علم و حکمت سے کر بہرہ ور تو
سجے یونہی ذکرِ رسالت کی مجلس — ہو مقبول یارب یہ سیرت کی مجلس
جو لکھنے میں پڑھنے میں، غلطی ہوئی ہے — اسے بخش دے، تیری رحمت بڑی ہے
دعا ہو یہ حافظؔ کی مقبول مولا — محمدؐ و آلِ محمدؐ کا صدقہ
مشاکل کو آسان کردے الٰہی — ہے آمین لب پر ہمارے الٰہی

درود وسلام

پڑھو ان پہ لوگو درود و سلام کہ ہر وقت بھیجو درود و سلام
ہے نیکی کا ساگر درود و سلام پڑھیں آؤ مل کر درود و سلام
شفا کا وسیلہ درود و سلام ہے رحمت کا سایہ درود و سلام
نہ پوچھو کہ کیا ہے درود و سلام دکھوں کی دوا ہے درود و سلام
خدا بھیجتا ہے درود و سلام کہ حق کی ضیا ہے درود و سلام
ہے اک شمعِ روشن درود و سلام ہے خوشبو کا گلشن درود و سلام
سکوں کا شجر ہے درود و سلام عقیدت کا گھر ہے درود و سلام
سدا لب پہ لاؤ درود و سلام سنو اور سناؤ درود و سلام
اے اُمّت کے رہبر درود و سلام شہِ روزِ محشر درود و سلام
ہے دلکش قرینہ درود و سلام عقیدت سے کہنا درود و سلام
فرشتوں کا ارماں درود و سلام پڑھیں حور و غلماں درود و سلام
ہے میری عبادت درود و سلام دل و جاں کی راحت درود و سلام
ہے میرا وظیفہ درود و سلام ہے رحمت کا دریا درود و سلام

پڑھوں یوں ہی برسوں درود و سلام
نبیؐ پر ہزاروں درود و سلام

الفاظ و معانی

سرورِ عالم ﷺ سے پہلے عرب کی حالت

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
پارہ پارہ	ٹکڑے ٹکڑے	وحدت	یکتائی، وحدانیت
عقیدت	دل کا بھروسہ، عظمت، بڑائی	طواف	خانہ کعبہ کے گرد چکر لگانا
		نذر	چڑھاوا، منت
حاجت روا	ضرورتیں پوری کرنے والا	رذالت	کمینگی
عداوت	دشمنی	پیکر	سراپا مجسم
قریں	قریب	کرب آگیں	دکھ سے بھرا ہوا
معتبر	قابل اعتبار	تہذیب	زندگی گذارنے کا بہتر طریقہ، آراستگی
سطح	اوپر، کسی چیز کا اوپری حصہ		
خاطر	واسطے	جن	آگ سے پیدا شدہ مخلوق
فرشتہ	نورانی مخلوق	نیزہ	بھالا، برچھی
خنجر	کٹار	لات و عزیٰ	بتوں کے نام
مے خوار	شراب نوش	ناراضگی	غصہ، ناراضامندی

ولادت رحمت للعالمین

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ولادت	پیدائش	رحمت	کرم، بارش
خموشی	چپ رہنا، خاموشی کا مخفف	ہُو کا پہرہ	بالکل خاموشی
		کُن	ہو جا کہنا
بشر	انسان	خلقت بیدی	میں نے اپنے ہاتھ سے بنایا
آتش	آگ	عالمین	بہت سے جہاں
پتلا	مجسمہ	حوا	آدمؑ کی شریک حیات ام الانسان، تمام انسانوں کی ماں
آدم	آدم علیہ السلام، ابوالبشر		
گونج	شور	صدا	آواز
قائم	ٹھہرا ہوا	مدت	زمانہ
ظہور	ظاہر ہونا	جستجو	تلاش
سرور	خوشی	التجا	درخواست
حسن	خوبصورتی	ضیا	روشنی
تنزیل	نازل کرنا	پروردگار	پالنے والا، اللہ تعالیٰ
راگ	سُر، لے	صحرا	جنگل
شہ	شاہ کا مخفف، بادشاہ	ہدف	نشانہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الزام	تہمت	بری	آزاد، بے قصور
ابلیس	شیطان	لاتقربا	تم دونوں قریب مت جاؤ
بوالبشر	انسانوں کے باپ	سربسر	بالکل
سازش	چال	فریبِ لعیں	شیطانی دھوکہ
مکیں	ٹھہرنے والا، رہنے والا	سماوی	آسمانی
حمد وثنا	تعریف وتوصیف	فرش	بستر، زمین
پیغام	خبر	ازل	وہ زمانہ جس کی کوئی ابتدا نہ ہو
نور	روشنی		
کوبہ کو	گلی گلی	پت جھڑ	خزاں
پربت	پہاڑ	طلب گار	مانگنے والا
دیدار	دیکھنا	شاد	خوش
سعادت	نیکی، نیک بختی	ہُو	خوف، سناٹا
خلیلِ خدا	حضرت ابراہیمؑ	ایمان افروز	ایمان کو مضبوط کرنے والا
آسرا	سہارا، بھروسا	جنت مکیں	جنت میں رہنے والا

عبدالمطّلب کا خواب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
فلک	آسمان	تنا	درخت کے بیچ کا حصہ
جابجا	ہر جگہ	مشرق بہ	پورب سے پچھم تک
غرب	پچھم	مغرب	
بام	چھت	بیکراں	لامحدود
دھارا	بہاؤ	فنا	ختم
جبیں	پیشانی	کاہن	جادوگر، جنوں سے
کفر	انکار		دریافت کر کے بتانے والا
تعبیر	خواب وغیرہ کی تاویل	محل	عمارت، بڑا گھر
	اور حقیقت	نخل	درخت، خصوصاً کھجور کا

حضرت محمدؐ کا بچپن

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نامور	نام والا، مشہور	قبیلہ	خاندان
معمر	عمر دراز	عاقل	عقلمند
دانا	دانشمند، جاننے والا	غمخوار	غم کھانے والا، ہمدرد
خطہ	علاقہ	رحلت	وفات

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مقدر	تقدیر	فوت	موت، ختم ہو جانا
آغوش	گود	بیوگی	بیوہ پن کی کسمپرسی
مکرم	باعزت، قابل تکریم	زیارت	دیدار
بے نوا	بے یارومددگار	ابوا	مکہ مدینے کے بیچ ایک جگہ

مائی حلیمہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
رضاعی	دودھ پلانے والی	نرالا	انوکھا
واقعی	سچ مچ	منظر	جائے نظر، سیرگاہ
مریل	دبلا پتلا	یکا یک	اچانک
تھن	جانوروں کے پستان	سن	عمر
تعمیر	بنانا	وصیت	آخری نصیحت
سدا	ہمیشہ	فطرت	قدرت
راز	بھید	موجِ جوش	جوش جذبہ کی تیزی
بصرہ۔ بصریٰ	شام کے ایک شہر کا نام	تجارت	خریدوفروخت
دیانت	ایمانداری	تقاضا	مانگنا، طلب کرنا
قافلہ	جماعت	پڑاؤ	ٹھہراؤ
بحیرا	ایک یہودی راہب کا نام	راہب	تارک الدنیا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
صحیفہ	آسمانی چھوٹی کتاب	پیمبر	نبی، قاصد
پیرو	ماننے والا	حلیہ	وضع قطع
شکستہ	ٹوٹا ہوا	سیلاب	باڑھ
افسردگی	غم، پریشانی	نمایاں	ظاہر
ممتاز	نمایاں	مشغول	بھرا ہوا

سرورِ کائنات کی جوانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
پاکیزہ	پاک	بیزار	اکتایا ہوا
پرستار	پوجنے والا، پجاری	راضی	آمادہ
سخن	بات چیت	گہر	قیمتی پتھر، ہیرا
متاثر	اثر قبول کرنے والا	رئیسہ	امیر، دولت مند خاتون
نیک ساعت	اچھا موقع، اچھی گھڑی	بے خار گلشن	بغیر کانٹوں کا باغ
عقد	نکاح، شادی		

کعبہ کی تعمیر

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
قبلہ	سامنے کی چیز (مراد کعبہ)	مدعا	مقصد، آرزو
شرف	عزت، مرتبہ	حجر اسود	کالا پتھر
نصب کرنا	لگانا، جوڑ دینا	حقدار	حق رکھنے والا
مفت	بے مول، بے قیمت	ہنگامہ	شور
اُمیہ	عرب کے ایک سردار کا نام	اصنام	صنم کی جمع، بتوں
شرط	قید، بازی، پابندی	غیب	پردے کے پیچھے، نظروں سے اوجھل
غلبہ	فتح		
جلوہ نما	ظاہر ہونا	سنگ اسود	کالا پتھر
ارفع	اونچا	شکستہ	ٹوٹا، کمزور
سحر	صبح	سربراہ	سردار
جلوہ گر	حاضر، جلوہ دکھانے والا		

غارِ حرا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
عطا	بخشش	کثرت	زیادتی
جہالت	بے علمی، گمراہی	زور	طاقت
ضلالت	تاریکی	غار	پہاڑی گپھا، کھوہ
نوش	کھانا پینا، پینا	غرقِ عبادت	عبادت میں ڈوبا ہوا
جبرئیلؑ	ایک فرشتہ کا نام جو نبیؐ کے پاس وحی لایا کرتے تھے۔	بھینچا	جکڑا، دبایا۔
		گھونٹنا	دبانا، گلا دبانا
وحی	خدا کا پیغام	آیت	نشانی
قریں	نزدیک	خوشخبری	اچھی خبر
گھرانہ	خاندان	احباب	دوست (حبیب کی جمع)
اقراء کی آیت	اقراء باسم ربک الذی خلق	جیون بلدان کرنا	زندگی قربان کرنا

پہاڑی کا وعظ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اشاعت	تبلیغ	وعظ	نصیحت
صفا	ایک پہاڑی کا نام جو کعبہ کے قریب ہے۔	ساعت	گھڑی، وقت
		امین	امانت دار
مکین	رہنے والا	جذبات	دل کا جوش، غصہ
پیروی	اتباع، فرماں برداری، تقلید	پیکر	سراپا
باز آنا	رک جانا	گن	خوبی
بھایا	پسند آنا	کمر باندھنا	کسی کام کے لیے تیار ہونا
بول بالا ہونا	جاہ وجلال کا بڑھ جانا	سمت	طرف
یلغار	حملہ	بیڑا اٹھانا	کس کام کے لیے کمر بستہ ہونا
آکاش	آسمان	بالیقیں	یقیناً
سخن	بات، کلام	قیامت برپا ہونا	مصیبت آنا
حرف آنا	الزام لگنا	مخالف	دشمن

اسلام لانے والوں پر مصائب کے پہاڑ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مصائب	مصیبت کی جمع، پریشانی، تکلیف	خطرناک	ڈراؤنا
		سیہ	سیاہ کا مخفف، کالا
صلہ	بدلہ	فدائی	جاں نثار
کڑھنا	جلنا، رنجیدہ ہونا	شکن آنا	خفا ہونا، بیزار ہونا، ناگواری محسوس کرنا
ستم ڈھانا	ظلم کرنا		
میلا	گندا	بشارت	خوشخبری
اثاثہ	مال، سامان	نہتا	خالی ہاتھ
بیدار	ہشیار، تیار	غلاظت	گندگی
آزمائش	امتحان	شکن	سلوٹ، بل
جبیں	پیشانی	پیشانی پر شکن آنا	غصہ آنا

حضرت ابوطالب کی رسولِ خداؐ سے بات چیت

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
گو	اگرچہ، کہہ، کہنے والا	بے حس	بے جان
تبلیغ	دین کی راہ میں محنت کرنا	غفار	بہت زیادہ معاف کرنے والا
کفار	(کافر کی جمع) انکار کرنے والا	جمال	خوبصورتی
رخ	چہرہ، سمت	لمحہ	گھڑی، وقت
دلاسا	تسلی	بال بیکا کرنا	گزند پہنچانا، نقصان پہونچانا
صداقت	سچائی، سچ بولنا		
دعوت	بلانا، پکار		

حضرت محمدؐ سے عتبہ کی ملاقات اور لالچ کی پیش کش

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
پیش کش	نذر، ہدیہ	جگمگانا	چمکنا
ڈگمگانا	لرزنا	ایوان	محل
باطل	جھوٹ	دہائی	پکارنا، فریاد کرنا
رواج	ریت، رسم	تیور	انداز، نظر
مرض	بیماری	تفرقہ	اختلاف
سراپا	مجسم، مکمل طور پر	سلطنت	حکومت

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
طور	طریقہ	تعویذ	بچاؤ، پناہ وہ کاغذ جس میں اسمائے الٰہی وغیرہ لکھے ہوتے ہیں
گھائل	زخمی		
حامی	مددگار	منت سماجت	خوشامد
جن کا سایہ	بھوت پریت کا اثر	مایا	دولت، دھوکہ

پیارے نبیؐ کا جواب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دلنشیں	دل میں گھر کر جانے والا	لمحات	لمحہ کی جمع، گھڑیاں
مائل	آمادہ	قائل ہونا	مان لینا
رنجش	دکھ، تکلیف	حال	موجود، حالت
اُف	دُکھ کا اظہار	قابو پانا	چھا جانا، فتح پانا
بے حد	بہت زیادہ	سرخ	لال
خصلت	عادت		

حضرتِ حمزہؓ کا ایمان لانا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
شیرِ عرب	عرب کے شیر (حضرت حمزہؓ کا لقب)	ہم عمر	عمر میں برابر
		سٹ پٹایا	گھبرایا
فرزند	بیٹا	چہیتے	پیارے

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سرشار	شرابور	شیدا	چاہنے والے
نبوت	پیغمبری	غمخوار	غم کھانے والا
احوال	(حال کی جمع) کیفیت، خیریت	غضب	غصہ
کمینہ	ذلیل	سرپھرا	سرکش
بھانپنا	محسوس کرنا	دائرہ	حد، گھیرا
نعرہ	للکار	لڑکھڑانا	ڈگمگانا
بدکلامی	گالم گلوج	ہمراہ	ساتھ
دبکنا	چھپنا، پیچھے ہٹنا	برگد	بڑ کا پیڑ
رعب	ڈر، خدشہ	تماشائی	تماشہ دیکھنے والے
نورانی	روشن، نور والا		

حضرتِ عمرؓ کا ایمان لانا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جوں ہی	جیسے ہی، فوراً ہی	نہایت	بہت زیادہ
پرستش	عبادت	سرور	سردار
غیظ	غصہ	تجویز	رائے، تدبیر، انتظام
نُعَیم	ایک صحابیؓ کا نام	مڈبھیڑ	ملاقات، ٹکراؤ
دل لگی کرنا	مذاق کرنا	مرحبا	خوش آمدید

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دھن	لگن	فضا	زمین کی کشادگی، خلاء
وحشت	خوف	وسیلہ	سہارا
شکوک	شبہ، بے یقینی، شک کی جمع	عاشق	بہت چاہنے والا
شجاعت	بہادری	تن	بدن
حیرت	اچنبھا	حسرت	افسوس، تمنا
آیت	نشانی	چھٹنا	ہٹنا، ٹلنا
کوہ	پہاڑ	مصروف	مشغول
روزن	سوراخ	ہیبت	رعب، ڈر
کپکپانا	تھرتھرانا	جھڑی لگنا	بارش ہونا، بہت رونا
پہر	وقت کا حصہ	تکنا	دیکھنا، گھورنا
غازی	کافروں سے جنگ کرنے والا مسلمان، بہادر	کراہت	نفرت
		لہو کے ریلے	خون بہت نکلنا
ندامت	شرمندگی	بہنا	

ہجرت کی ابتدا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دلاسا	ہمت دلانا	نومسلم	نیا مسلمان
کاہل	سست	شمع	موم بتی، چراغ
بے کس	مجبور، بے سہارا	کدورت	بغض، نفرت
اشک	آنسو	ہجرت	دین و ایمان کی حفاظت
شعلہ	آگ		کے لیے شہر چھوڑ کر چلے جانا
سل	پتھر	سلاخ	راڈ، لوہے کی چھڑ
رذالت	کمینگی	چھلنی	ایسا برتن جس میں سوراخ
غوطہ	ڈبکی		ہی سوراخ ہوں
ارض	زمیں	رعایا	عوام
انصاف پرور	انصاف کرنے والا، منصف	جہنم	دوزخ
جابر	ظلم کرنے والا، جبر کرنے والا	مجرم	جرم کرنے والا
شہ والا	بڑا بادشاہ، عظیم المرتبت	الزام	تہمت
	بادشاہ	مذہب	دین
حراست	نگرانی، نظر بندی	سفارت	سفیر، ایلچی
حوالہ	سپردگی، نشان	نصرانی	عیسائی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کرشمہ	انوکھی بات، کرامت	لب	ہونٹ
بے کس	بے سہارا	دیپک	روشنی، چھوٹا دیپ
شکنجہ	جکڑنے اور مجرموں کو سزا دینے کا آلہ	چتا	لکڑیوں کا ڈھیر جس پر ہندو مردوں کو جلاتے ہیں۔

کفار مکہ کا معاہدہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
معاہدہ	عہد کرنا، سمجھوتہ کرنا	رغبت	خواہش
شرارت	بدمعاشی	رہت	رواج
کمیٹی	تنظیم، جماعت	رسم	دستور، طور طریقہ
سرپرستی	کفالت	پروا	فکر
طے پانا	فیصلہ کرنا	دھندا	تجارت
ترک تعلق	رشتہ ناطہ توڑنا	سونپنا	سپرد کرنا
رفاقت	دوستی	الفت	محبت
منہ کی کھانا	شرمندہ ہونا	عہد نامہ	عہد کی تحریر

ابو طالب کا فیصلہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
داغدار	سیاہ، داغ والا	دامن	کرتہ یا قمیص کا نچلا حصہ۔
حلف نامہ	تحریری اقرار نامہ		مراد کردار
کنبہ	خاندان	منکر	انکار کرنے والا
تاب	برداشت	شعب	گھاٹی
سنگ دل	پتھر دل	چرچہ	ذکر، تذکرہ
دور	عہد، زمانہ	درہ	دو پہاڑوں کے درمیان کا راستہ
نالاں	پریشان، عاجز		

شعب ابی طالب کی سختیاں

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
غلہ	اناج	فاقہ کشی	بھکمری
مطمئن	پرسکون	نامرادی	ناکامی
مورت	مجسمہ	شکوہ	شکایت
دیمک	ایک کیڑے کا نام	باقی	موجود
ہاتف	غیب کی آواز دینے والا فرشتہ	چہیتی	پیاری
تلافی	پاداش، نقصان کا بدلہ	دستخط	اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا نام

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
فانی	فنا ہونے والا، برباد	پارسا	نیک
	ہونے والا	شریکِ غم	ہمدرد
راحتِ دوجہاں	دونوں جہاں کا سکون	حل	سلجھاؤ
جل	پانی	بلاوا	طلب
مرگ	موت	بہانہ	ٹال مٹول، حیلہ
نغمہ	گیت، گانا	اپنا رستہ لینا	چل دینا
مرگ	موت		

معراج کا واقعہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
براق	بہشتی چوپایا جس پر سوار	باگ	لگام
	ہو کر حضورؐ آسمان پر	بسر کرنا	جینا، زندگی گزارنا
	تشریف لے گئے تھے	خوشنما	خوبصورت، اچھا
گوارا	قابل برداشت	التجا	درخواست
جمال	خوبصورتی	بغض	کینہ
قیام	ٹھہراؤ	طبق	تھالی
قدم چومنا	عقیدت کا اظہار کرنا	عذاب	مصیبت
قرب	نزدیکی	نم	بھیگا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سدرۃ المنتہیٰ	ساتویں آسمان کا ایک	خطاب	گفتگو، شاہی اعزازی نام
	بیری کا درخت جس کے	حکمت	دانائی
	آگے کوئی نہیں جا سکتا	رہ گزر	راستہ
خوبرو	خوبصورت	جا	جگہ
رہائش	قیام گاہ	عرفان	معرفت الٰہی
ماجرا	واقعہ	قاب قوسین	بہت قریب، دو ہاتھ کا
سیر	تفریح		فاصلہ، دو کمانوں کا فاصلہ
بیت المقدس	پاک گھر، قبلہ اول	معراج	زینہ، وہ مرتبہ جس سے
صفی	پاک صاف، برگزیدہ،		زیادہ کا تصور نہیں کیا جا سکے
	آدمؑ کا لقب	آب و تاب	چمک دمک
شرر	چنگاری	چرخ	آسمان
گاہے	کبھی	حجابات	پردے

نبیؐ کا سفرِ طائف مع ضمیمہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
طائف	ایک شہر کا نام	عطا	بخشش
تمنا	آرزو	کرتب	کام، ہنر، طلسم
دلدل	کیچڑ، دھسان	ڈھانا	گرانا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
پوجنا	عبادت کرنا	طعنہ دینا	طنز کرنا
پجاری	پرستار	شق ہونا	پھٹنا
بلکنا	رونا	سوغات	تحفہ
فق ہونا	خوف سے چہرے کا رنگ	مذاق	دل لگی، باہمی اختلاط
	زرد پڑ جانا، ہکا بکا رہ جانا	رضا	مرضی، خواہش
شیطانیت	شرارت	حیوانیت	درندگی
چشم	آنکھ	تربتر ہونا	شرابور ہونا
مسکن	ٹھہرنے کی جگہ	چومنا	بوسہ دینا
جھومنا	ناچنا	نعلین	جوتے
چیتھڑا	ٹکڑا، دھجی	یلغار	حملہ
خونیں	خون آلود	گُل	پھول، زخم
شبھ	اچھا، مبارک	معجزہ	ہر وہ کام جو انسانی طاقت
ہمدم	دوست		سے باہر ہو
چمن	باغ	سنگریزہ	کنکر
چشمِ بصیرت	دیکھنے والی آنکھ	سنگین	پتھر کا، سخت، ایک نوکدار
چبھنا	گڑنا، درد ہونا		ہتھیار جو بندوق کی نوک
نخلہ	ایک جگہ کا نام		پر چڑھایا جاتا ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مرہم	دوا، تسلی	پیش	آگے، یکا یک
پیہم	لگا تار، مسلسل	تونگر	مالدار
قہر	غضب	بصیرت	عقلمندی، دل کی بینائی
انجان	اجنبی	کدورت	کینہ

یمن اور یثرب (مدینہ) والوں کا ایمان لانا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
شہزادہ	بادشاہ کا بیٹا	طفیل	عوض، وسیلہ
مشعل	روشنی	اہل ثروت	دولت مند
خانہ جنگی	آپسی لڑائی	ہادی	رہنمائی کرنے والا

مکے کے مسلمانوں کی ہجرت مدینہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نالاں	پریشان	جیون	زندگی
مثل	طرح	گلشن	باغ
پل	لمحہ	وطن	پیدا ہونے اور رہنے کی جگہ
کافی	زیادہ، بھرپور		
ملحد	فاسق، راہِ حق سے پھرا ہوا	ٹھکانا	مسکن

راس آنا	موافق آنا، ٹھیک ہونا	باہمی	آپسی
ندوہ	جماعت، کمیٹی	نجد	عرب کے ایک علاقہ کا نام
بزم	محفل	ارتقا	ترقی
برق	بجلی	سمانا	داخل ہونا

شبِ ہجرت

چھبی	شکل، چہرہ، شبیہ	تلوار پر چل	خطرے کا سفر
گھنیرا	گھنا، زیادہ تاریک	کر جانا	
کرن	شعاع، لکیر، روشنی کی چمک	جگنو	کرمکِ شب، رات میں چمکنے والا ایک کیڑا
سانس اکھڑنا	حوصلہ چھوٹنا، دم ٹوٹنا، سانس قابو میں نہ رہنا	فتنہ	جھگڑا
رواں	جاری	طاری	چھا جانے والا، ناگہاں ظاہر ہونے والا
خوف	ڈر		
لہر	موج	وادی	گھاٹی
درندہ	چیر پھاڑ کر کھانے والا	مسلح	ہتھیار بند
راہی	مسافر	عبا	چوغہ، جبہ
ذرہ	ریزہ، مادہ کا نہایت چھوٹا ٹکڑا	نرغہ	گھیرا، حصار
لپکنا	جھپٹنا	نڈر = بہادر،	بے باک

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
گریبان	پوشاک کا وہ حصہ جو گلے کے نیچے ہوتا ہے	دہانہ	منہ، ایسی شے جو منہ سے مشابہ ہو
روایت	اظہار حکایت، کسی بات کی نقل	فخر	ناز، غرور، شان وشوکت
		جھانکنا	دروازہ، کھڑکی سے جلدی سے تاک کر ہٹ جانا
بسیرا	قیام کرنا، ٹھہرنا		
پٹی	دھجی، کپڑے کا ٹکڑا، چار پائی کا ڈنڈا	تیرگی	تاریکی، اندھیرا
		شمشیر	تلوار
اُمنڈ آنا	گھر گھر کر آنا	توشہ	رختِ سفر، زادِ سفر
دف	چھوٹا ڈھول، دفلی	نطاقین	یہ نطاق کی تثنیہ ہے۔ دو پٹہ۔ پٹکا۔ پیٹی
لقب	وہ نام جو کسی مدح وذم کے سبب پڑ گیا ہو	کلفت	تکلیف
شبنم	اوس	نکیلا	نوک دار
ہلچل	بے چینی، ہنگامہ	ثور	پہاڑ کا نام
مصلحت	پالیسی، بھلائی، مناسب تجویز	پشیمان	شرمندہ
		دبکنا	چھپنا
باہم دیگر	آپس میں	مشفق	مہربان، پیار کرنے والا
حکایت	کہانی	اطراف	گرد، چاروں طرف

دراز	جھروکہ		

مدینے کا رستہ اور عرب کی دھوپ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
فضل	زیادتی، رحم، بزرگی	الٰہی	اے میرے اللہ
غار	گپھا، کھوہ	کوچ کرنا	رخصت ہونا، سفر کرنا
عین	ٹھیک	ناقہ	اونٹنی
شانِ خودی	خودشناسی کی عظمت	کوہستان	پہاڑی علاقہ
قصویٰ	اس اونٹنی کا نام جس پر حضورؐ نے ہجرت کی۔	انگارہ	سلگتا ہوا ایندھن یا کوئلہ
		چرواہا	شبان، جانور چرانے والا
شجر	درخت	چور ہونا	ریزہ ریزہ ہونا، تھک جانا
تھکن	ماندگی، اکتاہٹ	ملاح	کشتی بان، کشتی چلانے والا

سراقہ، نبیؐ کی تلاش میں

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
وعدہ	قول و قرار	آرزو	تمنا
لاچار	مجبور	تنبیہ	خبردار
ہمراہ	ساتھ	میان	نیام، تلوار رکھنے کا غلاف

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دھنسا	زمین کے اندر اترنا	غیبی	آسمانی
تذبذب	تردد، شک		

حضور کی پیشین گوئی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
شہادت	گواہی	امن	سکون
لپک	چمک، کوندا	لہک	لہلہاہٹ، شعلہ
ہمک	اچھل کود کر چلنا	خدارا	خدا کے واسطے
مروت	محبت، لحاظ	دستار	عمامہ
معجزنما	حیرت انگیز، عاجز کردینے والے کی طرح	کنگن	ایک زیور جسے ہاتھوں میں پہنا جاتا ہے
تصویر	فوٹو	پارہ صفت	مضطرب، سیماب صفت
مجتہد	محنتی	تیز رو	تیز چلنے والا

قبا میں قیام

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جھلمل	ٹمٹماہٹ، ستاروں کا کم کم چمکنا	بدرِ کامل	ماہِ کامل، پورا چاند
		یاری	دوستی
منتظر	انتظار کرنے والا	بے قراری	بے چینی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مختصر	کم، تھوڑا، خلاصہ، مجمل	گھڑیاں	لمحات
غل	شور	سوجنا	پھولنا
بدولت	ذریعہ، وجہ، برکت	سرور	خوشی
زیارت	دیدار	قبا	ایک بستی کا نام جو مدینہ کے قریب ہے
مہاجر	ہجرت کرنے والا		
پیادہ پا	پاؤں، پیدل	سنبھلنا	ہوشیار ہونا
مسافت	دوری	تواضع	خاطر
پرہیزگاری	تقویٰ	میسر	پانا، موجود، آسان
شاہِ والا	بڑے بادشاہ، مراد رسول اللہؐ		

مدینہ میں حضورؐ کی آمد

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
للہ داع	شرق بدر علینا اشارہ ہے۔ ان اشعار کی طرف جو رسول اللہؐ کے مدینہ آنے پر لڑکیوں نے گائے ”طلع البدر علینا“	سلامی	تعظیم
		در	دروازہ
		قدوم	(قدم کی جمع) پیر
		پدر	باپ
		پسر	بیٹا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جلوہ فگن	ظاہر ہونا، سامنے آنا	نجار	بڑھی، مدینے کا ایک معزز خاندان
کیف	مستی		
مہمان نوازی	خاطر تواضع	میزبانی	مہمان نوازی
تئیں	تحت	قدردانی	عزت افزائی
جاگزیں	متمکن	ٹھانی	ارادہ کیا، پکا عہد کیا
باندی	نوکرانی، غلام عورت	شہرت	معروف ہونا
منافق	مفسد، ظاہر میں مسلمان حقیقت میں کافر	دغاباز	حیلے باز، دھوکے باز
		مکار	فریب کار
دھاک	ہیبت، رعب	مقتدر	طاقتور، معزز
فقروفاقہ	افلاس، غریبی	رہزن	لٹیرا، ڈاکو
محفوظ	صحیح سلامت	شیوہ	طریقہ، وتیرہ
منحوس	بدبخت، برا، گھناؤنا	پرساں	پوچھنے والا
ویران	اجاڑ، غیرآباد	زر	سونا، دولت
دام	جال، فریب	حرص	لالچ، حرص
دنگا	فساد، لڑائی جھگڑا	زراعت	کاشت کاری
پرائے	غیر	شیروشکر ہونا	گھل مل جانا
قناعت	صبر	داغِ جگر	گہرا دکھ، غم

کھٹکنا	چبھنا، بیزار ہونا	نفی	انکار
عادی	کسی چیز کی عادت پڑ جانا	مصلحت	نیک صلاح، خوبی
غدار	ملک کا دشمن، نمک حرام،	خاکساری	انکساری
	دغاباز	پھولے نہ سمانا	بہت خوش ہونا
مچلنا	ضد کرنا، اصرار کرنا	مہاجن	سود خور، سرمایہ دار
اوس	ایک قبیلے کا نام	خزرج	مدینے کے ایک قبیلے کا نام
پیشہ	مشغلہ		جو یمن سے آکر آباد ہوا تھا
جام	پیالہ	کرز	ایک شخص کا نام جو انصار
انعام	بدلہ		کے اونٹ چرا لے گیا
خرمن	ذخیرہ، ڈھیر	ترکیب	تدبیر، ملانا
دھبہ	داغ	آفت نصیب	بدنصیبی، بدنصیب
تازگی	شگفتگی	دلدار	دوست، یار
بیزار	اکتاہٹ، اداس	ملامت	برا بھلا، جھڑکی
لعنت	پھٹکار	تذکرہ	یاد کرنا
بل	طاقت	شوشہ	نکتہ، جھگڑے کی بات

سلسلۂ سیرت

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نازاں	فخر کرنے والا	تسلیم	اطاعت کرنا
طرح ڈالنا	بنیاد ڈالنا	موقع	صحیح وقت
عنایت	بخشش	ناصر	مددگار
پیش قدمی	آگے بڑھنا	بخشنا	معاف کرنا، عطا کرنا،
وار	حملہ		انعام سے نوازنا
جائز	صحیح، مطابقِ شرع	اکڑنا	تکبر کرنا، گھمنڈ کرنا
امارت	حکومت	منہ کالا ہونا	رسوا ہونا
درگت	بری حالت	تر	بھیگا
جرأت	ہمت	مگن	دھن میں لگا ہوا، خوش
چال	فریب	زوال	تنزل، گھٹنا
صلح نامہ	سمجھوتہ کی چٹھی	دھاوا بولنا	حملہ کرنا
غارت	تباہ	قیادت	رہبری، رہنمائی
قبائل	(قبیلے کی جمع) گروہ، خاندان	للکار	چیلنج
اطراف	(طرف کی جمع) جانب،	بغاوت	انکار کرنا، سرکشی
	کنارہ، چاروں طرف	بلاخیز	ہلاکت خیز

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
منافع	فائدے	ہرکارہ	قاصد
تاثیر	اثر ڈالنا	فتح	کامیابی
مہلت	آزادی، فرصت	قاہر	ظالم، غالب
مالامال	دولت مند	بیچارہ	مجبور
ناکہ بندی	گھیرابندی، محصور	ملبہ	ڈھیر
مال غنیمت	جنگ میں ہاتھ آیا ہوا مال	مسلم آزار	مسلمانوں کو ستانے والا

ابوجہل کا جواب ابوسفیان کو

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لشکر	فوج	اجڑنا	برباد ہونا، ویران ہوجانا
افواج	(فوج کی جمع) لشکر	تاراج	بربادی
کارواں	قافلہ	اکسانا	آمادہ کرنا
ورغلانا	بہکانا	شراب وکباب	عیش وعشرت
شباب	جوانی	مے	شراب
معرکہ	جنگ	بزدل	ڈرپوک
کترانا	دامن بچانا، بچ نکلنا	تواضع	عاجزی، مہمان نوازی

حضورؐ کا صحابہؓ سے مشورہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بے نیازی	بے فکری، لاپرواہی	عالم	کیفیت، دنیا
واقف	آگاہ	چڑھائی کرنا	حملہ آور ہونا
حملہ آور ہونا	دھاوا بولنا	تگ و تاز	کوشش، دوڑ دھوپ
نادار	غریب، مفلس	جہاد	اللہ کے راستے میں لڑنا
سبیلِ خدا	خدا کا راستہ، راہِ خدا	حلیف	دوست ساتھی
قوت خود ارادی	اپنے ارادے اور فیصلے کی طاقت	نحیف	کمزور
		دہشت	خوف
تھامنا	سہارا دینا، پکڑنا	اندھیارا	تاریکی، ناامیدی

مہاجرین کی رائے ۔ غیبی وعدۂ فتح

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اٹل ہونا	ان مٹ ہونا، ثابت قدم ہونا	وعدہ وفا کرنا	وعدہ پورا کرنا
گدائی	فقیری، غریبی	خدائی	حکومت
ارشاد	بیان کرنا، خطاب کرنا	خاتمہ	تکمیل، انتہا
آگ میں کودنا	کسی مشکل کام میں ہاتھ ڈالنا	سمندر میں ڈوبنا	غرق ہونا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دل سوز	دل دہلانے والی، دل کو متاثر کرنے والی	طاعت	اطاعت، بندگی
		نبیڑنا	پورا کرنا، نمٹانا
آزار	ظلم، ستانا		

ابوجہل کا تکبر

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ورغلایا	بہکایا	سپر	ڈھال
دیوتاؤں	(دیوتا کی جمع) خودساختہ معبود	اوقات	حیثیت
پہلوان	بہادر، لڑاکو	صفایا	خاتمہ
مقابل	مقابلہ کرنے والا		
تنکا	سوکھی گھاس کا ٹکڑا، ذرا سی چیز، برگِ کاہ		

مسلمان جہاد کی طرف

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سحر	صبح، جادو	جنگ گاہ	میدان جنگ
زنگ آلود	زنگ خوردہ	بے نیازی	بے فکری، سکون
شتر	اونٹ	باری باری	یکے بعد دیگرے

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
منازل	(منزل کی جمع) ٹھہرنے کی جگہ، مسافت	موجِ بے پروا	سبک خرام موج
		غازی	مجاہد
تمرد	سرکشی	مول لینا	خریدنا
ڈیرا	پڑاؤ	گھیرا	دائرہ
رحمان	مراد حضرتِ عبدالرحمان بن عوفؓ		

جنگِ بدر

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
خشک	سوکھا	سالار	سردار، فوج کا افسر
باران	بارش	چھالا	آبلہ
ایجنڈا	نصب العین، کارروائی نامہ		

دعائے ریگستان

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ریگستان	ریتیلا، چٹیل میدان، بنجر	دامن	کنارہ
رب العزت	خدائے عزوجل	شفاف	صاف، چمکیلا
حوض	چھوٹا تالاب، گڈھا	ابر	بادل
تابندہ	چمکیلا، روشن	شرمندہ	نادم

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
قدم رنجہ فرمانا	تشریف لانا	زہر آب	زہریلا پانی، غصہ
تیزاب	نہایت ترش، ایک سیال	کد	سختی، کوشش، (فارسی میں گھر)
	جو چیزوں کو گلا دیتا ہے	نشیلا	نشہ آور، کیف آور
ماس	گوشت	آدمیت	شرافت
سرحد	سیما	تپنا	جلنا، گرم ہونا
گھٹا چھانا	بادل کا گھر آنا	پون	ہوا
صلِ علیٰ	درود و سلام ہو آپ پر	لطافت	پاکیزگی
شامیانہ	چھپر، کپڑے کا سائبان، خیمہ	پھوس	سوکھی گھاس
عریشہ	چھپر کھٹ	ہتھیار سے لیس	ہتھیار بند
جاں نثار	جان قربان کرنے والا	جاسوس	مخبر، سراغ رساں
ٹولی	جماعت	حماقت	بے وقوفی
گھونسلہ	آشیانہ	فرعون کامل	بہت بڑا ظالم، فرعون کی
کرشمہ	کرامت، چمتکار		طرح ظلم کرنے والا
عدوۃ القصوٰی	اونچا ستون	بزمِ عیش و طرب	مستی کی محفل

صلح کی کوشش

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
شعور	احساس، ادراک	اختلاف	تنازع
چھری	چاقو	تلافی	نقصان کی پاداش، عوض، بدلہ
نامرد	بزدل	صلح	سمجھوتہ
اخوت	بھائی چارگی	غلغلہ	شور
انتقام	بدلہ	ذہانت	ہوشیاری

جنگ کی شروعات

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آمادہ	تیار	تباہی	بربادی
تکبر	غرور	بھیانک	خوفناک
سنکھ	ناقوس	طبل	بڑا ڈھول، نقارہ
ٹیلہ	مٹی کی چھوٹی پہاڑی	شہسوار	گھوڑے کی سواری کا ماہر
آہٹ	پاؤں کی آواز، کھٹکا	بھیڑیا	گرگ، ایک درندے کا نام
تیغ و تبر	تلوار اور کلہاڑی	مصلےٰ	جائے نماز
مسلح	ہتھیار سے لیس	خوشہ	گچھا
عابد	عبادت گزار	ساجد	سجدہ کرنے والا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
زاہد	پرہیزگار	دف	چھوٹا ڈھول
بنجر	غیر مزروعہ، ویران	عف عف	بھوں بھوں (کتے کی آواز)
نوا	آواز	سیف	تلوار
جفا	ظلم	جیالا	دلیر، بہادر
جاں نثار	جان قربان کرنے والا	ساجد زاہد عابد	عبادت کرنے والا، پارسا

رسول اللہ کی ہدایت

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ابتدا	شروع	ڈٹ جانا	اڑ جانا
عقبیٰ	آخرت	دم بھرنا	دعویٰ کرنا

دعائے رسول اللہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
رزق	روزی	بوسیدہ	پرانا
دلاور	بہادر	وسیع	چوڑا
باعث	وجہ، سبب	منصب	عہدہ
واں	وہاں	نصرت	مدد
شانہ	کندھا	اجل	موت
قلب	دل	صف آرا	صفیں لگائے ہوئے

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
پنڈلی	ٹخنے اور گھٹنے کے درمیان ٹانگ کا حصہ، ساق	آہن	لوہا، فولاد
		فسانہ	کہانی
سنہرا	سونے جیسا، سونے کے رنگ والا	بپھرنا	ضد کرنا، جوش میں آنا
		مردان ہمت	بہادر
چاہ	خواہش، آرزو	طاق	منفرد
کایا	روح، جسم، اصلیت	ضرب کاری	گہری چوٹ
اوچھا	غلط، اُلٹا	ھل من مبارز	کیا کوئی لڑنے والا ہے

ابوجہل کی تقریر

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کند	وہ چاقو یا تلوار جو تیز نہ ہو	آزار	تکلیف
شوکت	عظمت	کھلبلی	بے چینی
بارود	گندھک، شورہ اور کوئلہ وغیرہ کا مرکب، دھماکے دار مادہ	دغا	فریب
		رسالے	پلٹن
ایندھن	جلاون	پرتاب	چمکیلا
صف	لائن، قطار	تانا	کھینچا، لمبا کیا
تاکا	جھانکا	ریزش	جھڑنا، زکام
سالم	مکمل	منتر	وہ کلمات جو جادوگر پڑھتے ہیں

تلا	ضد پر اڑا	ڈھال	سپر
سدھارا	انتقال کیا، کوچ کیا	ننھا	چھوٹا
وحی	خدائی پیغام	ولولہ	جوش و جذبہ
تیز رو	تیز چلنے والا	نتھنا	ناک کے سوراخ، ناک کا زیور
کوسنا	بددعا دینا، غصہ ہونا	پھلانگنا	کودنا، چھلانگ لگانا
تودہ	ڈھیر	سسکنا	ہچکیاں لے کر رونا،
پاپ	گناہ		سسکیاں لینا
تدفین	دفن کرنا	لقمہ	نوالہ
دل دوز	دل ہلا دینے والا	فولاد	لوہا
شرارہ	چنگاری	خس	تنکا، معمولی چیز
کراہ	آہ، دردناک آواز	سورما	بہادر
تابش	گرمی، تپش، چمک	گھمسان	زبردست
رن	جنگ	جھپٹنا	لپکنا
سرخ رو	کامیاب	آوازہ کسنا	پھبتی کسنا، مذاق اڑانا،
گرجنا	غصہ کرنا، ڈانٹنا		چھیڑنا
ناری	عورت	دھمکانا	ڈرانا، خوفزدہ کرنا
بندھن	بندش، رشتہ	نایاب	نادر، انوکھا، نا ملنے والا
علم	پرچم، جھنڈا	عود	لوٹنا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مردنی	پژمردگی، سستی	جھونکا	ہوا کا ایسا ریلا جس سے دھکا لگے، غنودگی
اعدا	(عدو کی جمع) دشمن		
ہراساں	خوفزدہ	شمشیر گیر	تلوار باز
وتیرہ	عادت، خصلت	فاتح	کامیاب، غالب
اسیر	قیدی	پردہ پوشی	چھپانا
درس	سبق	مثالی	نمونہ کا، بہت نادر

کفار کی لاشوں سے حضورؐ کا خطاب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
غازہ	ابٹن	لہو ولعب	کھیل کود
گم	غائب، کھو دینا	دوش	قصور، کاندھا
سنبھالا	سہارا	بربریت	درندگی
شاداں	خوش وخرم	سرفرازی	سربلندی
یوم فرقان	حق وباطل میں فرق کرنے والا دن	ملحوظِ خاطر	دلی خیال، دل سے خیال رکھنا
نویدِ مسرت	خوشخبری	بخت	طالع، قسمت
نمود	ظاہر ہونا، دکھاوا	دست بستہ	ہاتھ باندھ کر، ادب سے
فروکش	ٹھہرنا، قیام کرنا	چٹائی	حصیر

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نقاہت	کمزوری	سردھنا	جھومنا، وجد طاری ہونا
عجز	انکساری	شر	شرارت، برائی
نقارہ	نوبت، طبل	رسد	کمک، سازوسامان،
گرز	ایک ہتھیار کا نام جو اوپر سے گول		اشیائے خوردونوش
	اور نیچے سے پتلا ہوتا ہے	متاع	کمائی، سرمایہ
نازاں	متکبر، گھمنڈی	تیمارداری	بیماروں کی خدمت گزاری
خبیث	ناپاک، بدباطن	وارث	حقدار، کسی کے مرنے
کمسن	کم عمر، نوخیز، نوجوان		کے بعد مال کا حق دار
سادگی	بے تکلفی	خیر مقدم	استقبال، خوش آمدید
غم گسار	غم کا ساتھی، ہمدرد	مشکیں باندھنا	شانوں کو پشت کی جانب
تکبیر	اللہ اکبر، خدا کی بڑائی		ملا کر جکڑنا
	بیان کرنا	واقف	جاننے والا
غنیمت	مال جو جنگ میں ہاتھ آئے		

مکے میں شکست کی خبر

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
شکست	ہار	منتظر	انتظار کرنے والا
ارباب	صاحب، مالک	حجر	پتھر
سدھ بدھ	سمجھ بوجھ، عقل و ہوش	ہیٹے	چھوٹے، گھٹیا
دل	جماعت	ملبوس	پہناوا
جرار	دلیر، تیز رفتاری سے دفاع کرنے والا، زبردست	ہزیمت	ہار
		نوحہ	ماتم
ماتم	سوگ، رنج	بناؤ سنگار	سج دھج
ڈائن	جادوگرنی	ہلچل	کھلبلی، چہل پہل، ہنگامہ
خود پرستی	غرور، خود پرستی دلیل نادانی است	نیاز	فاتحہ، حاجت، آرزو
		قہر	غصہ
خونخوار	خوفناک، درندہ صفت	روداد	کیفیت، رپورٹ
غمزدہ	غم کا مارا، اداس	قیدی	گرفتار شدہ، محصور
نازش	بے پرواہی، فخر	طنز	طعنہ
سلوک	برتاؤ	فدیہ	معاوضہ، خون بہا
دسترس	پہنچ	چوک	سرکل، چوراہا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کرب	تکلیف	بدحال	براحال، خستہ حال
نامور	نام والا	ساحر	جادوگر
ماہر	ہشیار، طاق	رسوا	بدنام، بے عزت
قرینہ	سلیقہ، ڈھنگ	ملتوی	ٹالنا
اشک	آنسو	منادی	حکم، اعلان
یکسر	بالکل	شقاوت	بدبختی، سنگدلی
نوع	قسم	مائل	راغب
حجت	بحث ومباحثہ	بے داد	ظلم
داد	شاباشی	بیوپار	تجارت
مسئلہ	پوچھی ہوئی بات، سوال	طاعون	پلیگ، (ایک وبائی بیماری)
شورش	فتنہ، ہنگامہ	مذمت	برائی
خندہ جبیں	خوش دلی	حل	عقدہ کشائی، سلجھاؤ
نازک	لطیف	روداد	کہانی

حضرت ابوبکر صدیقؓ اور عمرؓ فاروق کی رائے

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
شاطر	چالاک	فاطر	پیدا کرنے ولا
تعصب	تنگ نظری	خطا	قصور گناہ
دینِ مبین	روشن دین، اسلام	غاصب	جبراً کسی کا مال ہڑپ کرنے ولا
شاہِ ہدیٰ	ہدایت کے بادشاہ، یہاں مراد نبیؐ ہیں	نوچنا	ناخن مارنا، پنجہ مارنا
بوٹی	گوشت کا ٹکڑا	سفاک	ظالم، بے درد
مضحکہ	مذاق، ہنسی میں اڑتی ہوئی بات	فاتر	بے وقوف
		شکنجہ میں کسنا	سخت عذاب دینا
دینِ مبین	ظاہر اور روشن دین		

حضرت نبیؐ کا فیصلہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الجھن	پریشانی	فسادی	بلوائی
حجرہ	کمرہ	باری	پیدا کرنے والا
طاری	ناگاہ ظاہر ہونے والا، چھا جانے والا	زک	تنگ، پریشان، شرمندگی
		مظالم	(مظلمہ کی جمع) ستم، زیادتی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
حق نمائی	حق کی راہ دکھانا	آراء	(رائے کی جمع)
متحد	ایک ہونا		مشورے، نظریات
گھر بسانا	نیا گھر آباد کرنا، شادی کرنا	اذیت	تکلیف
دم بھرنا	ساتھ دینا، ہاتھ بٹھانا	سنجیدگی	بردباری، توجہ
ارشاد	حکم، قول		

قیدیوں کے لیے مکے کے قوانین

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دستور	قانون	زد	نشانہ، مار
گاڑنا	ٹھوکنا	فوت	موت
تواضع	خاطر مدارات	مذلت	رسوائی، بے عزتی، ذلت
سہمنا	ڈر جانا	لطف وکرم	مہربانی وعطا
نرم گوئی	خوش بیانی	لطف بیکراں	بے انتہا مہربانی
انجان	اجنبی	خوں بہا	فدیہ، دیت
ضرب کاری	سخت مار		

حضرت عباسؓ کا ایمان لانا

دستِ اجل	موت کا ہاتھ	اثاثہ	سرمایہ
تبسم	مسکراہٹ	فدیہ	ٹیکس
تاوان	جان بخشی کی قیمت	اہلیہ	بیوی (ام فضل)
خدارا	خدا کے واسطے		

مدینے میں مسلمانوں کی شکایت

مرثیہ	وہ نظم جو مرنے والے پر لکھی گئی ہو، ماتم کرنا	آبیاری	سینچائی
		کٹر	سخت
منافق	ریاکار	خودسر	ضدی
نازنین	دلفریب، نازک اندام	بیہودہ	بدتمیز
سرپھرا	سرکش	سازش	چال
زیردست	محکوم، غریب	توہین	بے عزتی
برہنہ	ننگا	ہزیمت	شکست
ہوک	درد اٹھنا (وہ درد جو سینے کے آس پاس رک رک کر اٹھے	گستاخ	نافرمان، بے ادب
		نالاں	رونے یا شکایت کرنے والا

حضرت فاطمہ زہراؓ کی شادی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
عقد	نکاح، شادی	زہرا	روشن، حضرتِ فاطمہؓ کا لقب
خرم	خوش	مظہر	جائے ظہور، اسٹیج
پارسا	نیک	جیوتی	روشنی
خواہر	بہن	عصمت	عزت
دھن	دولت	ازدواج	شادی کرنا
گوہر	موتی	دختر	لڑکی
صابرہ	صبر کرنے والی	جھرمٹ	جھنڈ
شہنائی	نفیری، بانسری	سہرا	پھولوں کی لڑیاں، جو دولہا دلہن کے سر پر لٹکائی جاتی ہیں یا وہ نظم جو سہرا باندھنے کے وقت گائی جاتی ہے۔
پوشاک	لباس		
ناظر	دیکھنے والا		
ضَو	روشنی		
توکّل	اللہ پر بھروسہ	ہالہ	دائرہ، چاند کا کنڈل جو بخاراتِ ارضی سے چاند کے گرد پڑ جاتا ہے
خوگر	شوقین، عادی		
قاسم، طیب اور طاہر	رسول اللہ کے صاحبزادے		

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مرتضیٰ	حضرت علیؓ کا لقب	ھل اَتیٰ	سورۃ دہر

ابوسفیان

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مسمار	ڈھا دینا، گرا دینا	صُحن	آنگن
بلہ	شور	تعاقب	پیچھا کرنا
سَوِیق	ستو	کاوش	کوشش کرنا
سلام ابنِ مشکم	ایک یہودی سردار		

غزوۂ احد کی ابتدا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
غزوہ	حق و باطل کی وہ جنگ جس میں حضورؐ بذاتِ خود شریک رہے ہوں۔	احد	مدینے کے قریب ایک پہاڑ کا نام
		حی	زندہ
قیوم	قائم، ہمیشہ رہنے والا	حقیر	کم تر، چھوٹا
رحمٰن	بہت زیادہ رحم کرنے والا	پارینہ	پرانہ، کہنہ
بانی	قائم کرنے والا، شروع کرنے والا، بنیاد ڈالنے والا	بھینٹ	تحفہ، نذر
		حامی	حمایت کرنے والا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
پناہ	حفاظت	روانی	رفتار
خفا	ناراض	نکتہ چیں	تنقید کرنے والا
رطب اللسان	زبان تر رکھنے والا، تعریف کرنے والا		

مکے میں جنگی تیاری

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ٹھانی	پکا ارادہ کیا	جرار	بہت زیادہ حملہ کرنے والا
رجز	جنگ میں پڑھنے کے اشعار	سنان	نیزا، بھالا
جلاد	پھانسی دینے والا، بے رحم	داشتہ	رکھی ہوئی چیز، بے نکاحی عورت
قہرماں	حاکم، بہادر، جبری حکومت	سردار زادے	سردار کا بیٹا
شتر	اونٹ	پیادے	پیدل
تھامنا	پکڑنا، اٹھانا، سہارا دینا	خونخوار	درندہ
سیان	دانائی، ہوشیاری	برق تپاں	چمکتی بجلی، بہادری، تیزی
سرگم	راگ کے ساتوں	ورغلانا	بہکانا، بھڑکانا، دھوکہ دینا
	سُر (گانا بجانا)، راگنی	فتحیابی	کامیابی، جیت
ڈائن	جادوگرنی، کہا جاتا ہے کہ ایسی عورت بچوں کا کلیجہ کھا جاتی ہے	شیاطین	شیطان کی جمع، سرکش، باغی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
روپ	شکل وصورت، پیکر	بدروح	شیطان
خِرمن	ذخیرہ، ڈھیر	العظمۃ للہ	سب بڑائی اللہ کے لیے ہے۔
چیتا	شیر کی قسم کا ایک درندہ جس کی کمر پتلی اور کھال چتی دار ہوتی ہے۔	حسبنا اللہ	ہمارے لیے اللہ کافی ہے
		بَلائیں	بلا کی جمع، مصیبتیں، قہر، آفت
افواج	فوج کی جمع، لشکر	بَد	برا
بھیانک	ڈراؤنا	قاصد	پیغام پہونچانے والا
شاہد	گواہ	درِشہر	شہر کا دروازہ
غازی	مجاہد، سپاہی	خدشہ	خطرہ، ڈر
پہرہ	نگرانی	اصحاب	صاحب کی جمع، دوست
شب	رات	مخبر	جاسوس، خبر لانے والا
سہ ہزار	تین ہزار	آہنی لباس	فولادی لباس، مراد زرہ
کوڑا	چابک	رسالہ	آٹھ سو یا ہزار فوجیوں کا دستہ، چھوٹی سی کتاب
معاون	مددگار		
منصف	انصاف کرنے والا	ردکرنا	واپس کرنا، ٹھکرانا

مجلسِ شوریٰ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مجلسِ شوریٰ	مشاورتی کمیٹی	صحن	آنگن
مکار	فریبی	منافق	ریاکار، دوست نما دشمن، اسلام میں جو ظاہراً مسلمان ہو مگر دل سے کافر ہو۔
کامل	مکمل		
موافق	یکساں، مطابق		
تفرقہ ڈالنا	فتنہ پیدا کرنا، پھوٹ ڈالنا	ستم	ظلم، بے انصافی

حضورؐ کا خطبہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سحر	صبح	صدمہ	افسوس
کشاکش	کھینچا تانی، چھینا جھپٹی، دھکم دھکا	درپیش	سامنے، زیرِ بحث
		نوحہ	ماتم کرنا، لاش پر چلا کر رونا
فتح مبین	واضح کامیابی، روشن جیت	ہتھیلی پر سر دھرنا	جان پر کھیلنا، سر بکف ہونا، مرنے پر آمادہ ہونا
وحدت	یکتائی، توحید		
کامرانی	کامیابی	صداقت	سچائی
ثابت قدم رہنا	ڈٹے رہنا	محترم	قابلِ احترام، بزرگ
تائید باری	مدد خدا	خیمہ زن ہونا	قیام کرنا، خیمہ ڈالنا، خیمہ لگانا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مگن	ڈوبا ہوا، غرق، مسرور	کثرت	قوم کی کثرت دکھانے
استقامت	قیام، ٹھہراؤ	آرائے ملت	والے
مضبوط تر	بہت مضبوط	عزیمت	پختہ ارادہ، طلسمی دعا
خطبہ	تقریر، کتاب کا دیباچہ	گمان	خیال
اکابر	بزرگ (اکبر کی جمع ہے)	تندی	تیزی، چڑچڑا پن
قلعہ بندی کرنا	محصور کرنا، محافظت کرنا	دستور	قانون
ٹیلا	مٹی کا بڑا تودہ، چھوٹی پہاڑی	فصیل	دیوار، شہر پناہ
تیر افگن	تیر چلانے والا، تیر انداز	شمشیر	تلوار
تدبیر	ابتدا و انتہا سوچنا،	دھاک بٹھانا	رعب جمانا
	کوشش، حکمت	تجویز	رائے، انتظام، منصوبہ
ہٹیلے	ضدی	شجاعت	بہادری
نازاں	ناز کرنے والا، فخر کرنے والا	التجا	التماس، دعا، درخواست
جان فدا کرنا	جان قربان کرنا	جری	بہادر
محصور	گھرا ہوا، قیدی	وادی	گھاٹی، دو پہاڑوں کے
شاق	مشکل، ناگوار		درمیان کی جگہ، جنگل
سفاک	ظالم، بے رحم	قوتِ نو	نئی طاقت، نیا جوش
آنچ آنا	صدمہ پہونچنا، نقصان ہونا	نہتا	بغیر ہتھیار کے

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
شیوہ	طریقہ	توسط	ذریعہ
رفعت	بلندی	چرکے	ہلکے زخم، گرم لوہے سے
سعادت	خوش نصیبی، نیک بختی		داغ دینا، نقصان
غازی	مجاہد، بہادر	اہل شر	فتنہ پرور
دلاور	بہادر	غلّہ	اناج
بے باک	نڈر	جیالا	بہادر
تفسیر	تشریح، سمجھانا، اصطلاح	سفینہ	کشتی، ناؤ
	میں قرآن شریف کی شرح	شاداب	ہرا بھرا
نیاز	ضرورت، حاجت، خواہش	ستائش	تعریف
آفریں	پیدا کرنے والا	نازش	ناز، فخر، بے پروائی
ظفر	کامیابی	منحصر	متعلق، گھیر لینے والا، موقوف
خیر وشر	بھلائی اور برائی	رضا	خوشنودی
محظوظ	سرور، شادماں	کمر کسنا	تیار ہونا، پکا ارادہ کرنا
پیٹی	بیلٹ	ترکش	تیردان، تیر رکھنے کی جگہ
اسلحہ پوشی	ہتھیار لگانا، ہتھیار سجانا	ادب کوشی	ادب کرنا، ادب ملحوظ رکھنا،
سربکف	سر ہتھیلی پر رکھنا، جان		ادب سے دلچسپی رکھنا
	دینے پر آمادہ ہونا	نمایاں	ظاہر، ابھرا ہوا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کٹھن	مشکل	مغفر	لوہے کی جالی جو خود کے اندر پہنی جاتی ہے،لوہے کی ٹوپی
ادنیٰ	چھوٹا	ہالہ	دائرہ، چاند کا کنڈل جو بخارات ارضی سے چاند کے گرد پڑتی ہے۔
مظاہر	مظہر کی جمع ہے، ظاہر ہونے والا واقعہ		
داور	اللہ ، منصف	سرشار	مست، مگن
تبسم	ہلکی مسکراہٹ	رقت	نرمی، رونا، دل بھر آنا
ہادی	ہدایت دینے والا		

قافلۂ اسلام جانبِ احد اور منافقوں کی شرکت

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
پے جنگ	جنگ کے لیے	جانباز	جان پر کھیلنے والا، بہادر
لمحات	لمحہ کی جمع، پل، گھڑی	خائن	خیانت کرنے والا
نقیب	خبر دینے والا	موج	لہر، جوش، امنگ
جہاد سبیل اللہ	اللہ کے رستے میں جہاد، خدا کے لیے لڑنا	بَری	آزاد
		سالار	سردار
حب	محبت، پیار	قریں	نزدیک
پختہ	پکّا، مضبوط	پچھاڑنا	ہرانا، شکست دینا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
زور آزمائی	طاقت آزمائی، قوت دکھانا	شفق	سرخی جو طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت آسمان پر نمودار ہوتی ہے
ماہِ کامل	پورا چاند		

لشکرِ اسلام کا قیام شب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
قیام	ٹھہرنا، رکنا، بسیرا	شیخین	ایک پہاڑی کا نام
ڈیرا	خیمہ، عارضی قیام گاہ	تھکا ماندہ	بہت تھکا ہوا
صوت	آواز	پیکر	سراپا
کامرانی	کامیابی	شبخوں	رات کا حملہ، چھاپہ مارنا
طلایہ	فوج جو رات کو لشکر یا شہر	ہلّہ	حملہ، دھاوا
	کی حفاظت کرتی ہے۔	پلہ	رتبہ، سیڑھی
رین	رات	سیہ کاری	بدکاری
ملبہ	کوڑا کرکٹ، گرے ہوئے	ہوس	لالچ، شہوت نفسانی
	مکان کی اینٹیں، مٹی وغیرہ	شغل	کام دھندہ، تفریح طبع
دف	ڈفلی، ایک ہاتھ سے	مے	شراب
	بجانے والا ایک ساز	مسئلہ	پوچھی ہوئی بات، سوال
تبر	کلہاڑی		

کافروں کے جاسوس اور ابوسفیان

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جاسوس	سراغ رساں	جلَو	معیت، لگام، شان وشوکت
مکر	دھوکا، ریا، چال	گرہ	گانٹھ، جیب
بھگوڑے	ڈرپوک، بزدل	دہکنا	جلنا، بدن کا گرم ہونا،
شعلہ	آگ کی لپٹ، لو، روشنی		افسوس کرنا
بادہ نوشی	بادہ کشی، شراب نوشی	نزاکت	ناک، لطافت، کمزوری
میکشی	شراب نوشی، شراب پینا	ملتوی کرنا	کچھ عرصہ کے لیے
قضا	موت، حکمِ خدا، قسمت		موقوف رکھنا، روکنا
نگہباں	چوکیدار، محافظ	دستہ	فوج کا ایک حصہ، لوگوں
قرنا	سینگ کا بگل، نفیری		کا گروہ
آزار	تکلیف، بیماری	راہب	عیسائی عابد، تارک الدنیا
دہقاں	کسان، جاہل	ساغر	شراب کا پیالہ، گلاس
سازش	کسی مخالفت کے لیے باہمی	رنجش	غم، بگاڑ
	اتفاق، خلافِ قانون	زرکار	جس پر سنہری کام کیا ہو،
	تال میل، خفیہ منصوبہ		زری کا کام
ملبوس	پہنے ہوئے کپڑے، لباس	زرتاب	سنہرا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
زرتار	وہ چیز جو سونے کے تاروں سے بنائی گئی ہو، زر کے تار والی		

حضرت حمزہؓ کو شہید کرنے کی سازش

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سازش	کسی کی مخالفت کے لیے متفق ہونا	فاتح	فتح کرنے والا، جیتنے والا
غازیِ دوراں	اپنے وقت کا بہادر	قہر پرور	غضبناک
تبار خاندان،	قوم، نسل	عالی	اونچا، بڑا
جگر	طاقت، کلیجہ	ہزیمت	ناکامی، ہار
کینہ	بغض، نفاق، دشمنی	گردہ	انسان یا حیوان کا اندرونی عضو جس میں پیشاب چھنتا ہے، حوصلہ، دلیری
اکرام	عزت، احترام	زرومال	دھن دولت
شاد کرنا	خوش کرنا	چند	کچھ، تھوڑا
پیشگی	وہ اجرت جو کام سے پہلے دی جائے	سکہ	روپیہ، نقدی
وسیلہ	ذریعہ	پارا	سیماب
منصوبہ	تدبیر، مقصد	کاری گری	ہنرمندی، دست کاری

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جوکھم	مشکل کام، خطرہ	عیاری	فریب، دھوکہ بازی
دبکنا	چھپنا	موقع	جائے وقوع، مناسب وقت
مقدر	قسمت، نصیب	قول وقسم	عہدوپیان
نکما	بے کار	مغرور	گھمنڈی
جائزہ	جانچ، انعام	طرح ڈالنا	بنیاد ڈالنا، تدبیر کرنا
سرور	سردار، مراد رسول اللہؐ	حاوی	غالب، گھیرنے والا
خونین	خون آلودہ	وجاہت	خوبصورتی، چہرے کا رعب
تعزیر	سیاست، سزا، سرزنش کرنا	کیسہ	تھیلی
طلبگار	مانگنے والا، طالب	محو	کھویا ہوا، فنا، فریفتہ
ماہ منور	روشن چاند	فِدا	قربان، نثار
تہجد	نماز جو آدھی رات کے بعد پڑھی جاتی ہے۔	سوزِ دروں	دل کی جلن، بیقراری
		نوا	آواز، چہک
خَلق	مخلوق	سوغات	تحفہ

غزوۂ اُحد

دلسوز	دردناک	دید	دیکھنا
خودستائی	خودپسندی، خود کی تعریف	شاطر	چالاک، عیار
حامی	مددگار، طرفدار	اسیر	قیدی
راس آنا	سازگار ہونا	مروّت	رعایت، انسانیت
حسن سلوک	اچھا سلوک، خاطرداری	سرحد	حدفاصل، کنارا
آل	اولاد	ایک آنکھ نہ بھانا	ذرا بھی پسند نہ آنا
بیر	دشمنی، نااتفاقی	تاسف	افسوس
سرغنہ	سردار، کمانڈر	سویق	ستو
نار حریق	جہنم کی آگ، جلانے والی آگ	سفاک	بے رحم، خونریز
اسفل	نہایت نیچا، بے حد ذلیل	برہم	ناراض، پراگندہ
دل سوختہ	دل جلا	فردا	کل (آنے والا کل)
دغل باز	مکار، فریبی	باہم	ایک ساتھ
پیہم	لگاتار	ڈیرہ	ٹھہرنے کی جگہ، عارضی قیام گاہ
چیلہ	شاگرد	یثرب	مدینہ کا پرانا نام، خارزار، ویرانہ
گرو	استاذ		
عدم	ختم، ناپید	گھات	تاک

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
قبائل	قبیلہ کی جمع، خاندان، گروہ	تیور	نظر، چہرہ کا ڈھنگ
اذیت	تکلیف	ستمگر	ستم ڈھانے والا، ظلم کرنے والا
دستہ	فوج کا ایک حصہ، لوگوں کا ایک گروہ	خاروخس	گھاس پھوس
		کھلبلی	ہلچل
قرینہ	سلیقہ، ترتیب، ڈھنگ	بادہ گساری	مے نوشی
ڈفالی	دف بجانے والا	قیادت	رہبری، لیڈری
غل غپاڑہ	شور شرابہ، شور غل، ہنگامہ	مناجات	سرگوشی، دعا، وہ نظم جس میں خدا سے دعا کی جائے
رتھ	سواری، ایک قسم کی دیسی گاڑی جس کے اوپر برجی سی بنی ہوتی ہے۔	لو	دھوپ کی تپش، سموم، گرم ہوا
		خوں ریز	خون بہانے والا
مایا	ایشور کی شکتی، دولت	کدورت	کینہ
سَحَر	صبح	سحر	جادو
چشم	آنکھ		

عبداللہ ابنِ اُبی کی منافقت

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
عرصہ	زمانہ، دوری، تاخیر	تسلیم جاں	جان سپرد کرنا
پربت	پہاڑ، سخت، لمبا چوڑا	رائی	خردل، ذرا سی مقدار

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کھائی	گہرا گڑھا	کج روی	ٹیڑھی چال چلنا، الٹے
دہائی دینا	شور کرنا، کسی کا نام لے کر		راستے پر چلنا
	فریاد کرنا	ہیبت	ڈر گھبرا جانا
ضرب کاری	سخت چوٹ	شاطرانہ	چالاکی کا
وغا	جنگ، ہنگامہ	نظریں جمانا	بغور دیکھنا
گھاٹی	پہاڑ یا پہاڑوں کے درمیان	رو میں بہنا	جوش میں آجانا، خیال
	خشکی کا قطعہ، دو پہاڑوں		میں مگن ہونا
	کے درمیان کا راستہ	عرض وطول	لمبائی چوڑائی
عہد وفا	وعدہ پورا کرنا	پشتہ	مٹی کا ڈھیر، ٹیلا
دربان	پہرے دار	عقب	پیچھے، پس پشت
چست	پھرتیلا، مضبوط	شہباز	باز سے بڑا شکاری پرندہ،
پیکر	سراپا		شکار میں ماہر
اژدر	اژدھا، بڑا سانپ	حکمِ دائم	ہمیشہ کا حکم
صلح	میل ملاپ، آشتی	ڈھب	طریقہ
اقدام	پہل کرنا، ابتدا کرنا	حق العباد	بندوں کا حق
اجتہاد	کوشش کرنا، نئی بات	شیدا	فریفتہ
	پیدا کرنا	مشیت	مرضی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
استقامت	مضبوطی، ٹھہراؤ، قیام	ظفر	کامیابی
مدعا	مقصد	ربط	تعلق
آراستہ	سجانا	پیراستہ	انتخاب کرنا، چھانٹنا
آمادہ	راضی، تیار	ایستادہ	قائم، کھڑا، ٹھہرا ہوا
فاتح	کامیاب، جیتنے والا	مظلوم	جس پر ظلم کیا گیا ہو
قیادت	رہبری، راہنما	ہدایات	ہدایت کی جمع نصیحت، رہنمائی
پرا	جماعت	شجاعت	بہادری
سرنگوں	جھکا ہوا	تابناک	روشن
خم	ٹیڑھ، جھکاؤ	بار	بوجھ

جوابِ طلحہ

جری	بہادر، شیر مرد	شہرت	چرچا
عداوت	دشمنی	فیض	فائدہ، سخاوت، بھلائی
علم	جھنڈا	سالار	کمانڈر، سردار
حمیت	غیرت	مروڑنا	موڑنا، نچوڑنا
روڑا	رکاوٹ	بزدل	ڈرپوک، کم ہمت

فریقین کا فیصلہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کھسیانا	غصہ ہونا، شرمندہ ہونا	سرچڑھنا	حد سے بڑھنا
توتو میں میں	بحث ومباحثہ ہونا	بالآخر	آخرکار
ہونا		فریقین	(فریق کا تثنیہ) گروہ،
حماقت	بے وقوفی		مدعی، مدعا علیہ
خودنمائی	خودپسندی	خودستائی	خودپرستی، اپنی تعریف خودکرنا
خونریزی	خون بہانا	انیاں	انی کی جمع، برچھی کی نوک
ناگن	سانپن	سپہ	سپاہی، فوجی
اذیت	تکلیف	ہمدم	دوست
شرفا	شریف کی جمع، نیک، مہذب	ارذل	زیادہ رذیل، کمینہ
تجمل	خوبصورتی	تحمل	برداشت
زوجہ	بیوی	ہویدا	ظاہر، آشکار
شیدا	عاشق، شوقین	غصیلا	غصہ والا، ناراض

زنانِ قریش کا نغمہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نغمہ	گانا، گیت	گام	منزل، قدم
پیا	محبوب، شوہر	نار	آگ
ناری	عورت	زنان	عورتیں (زن کی جمع)
دھاریاں	لکیریں	طائر	پرندہ
غمزہ	نازونخرہ، آنکھ کا اشارہ	ساحری	جادوگری
دلبری	دوستی، محبوبیت	مانگ	پیشانی، سر کے بالوں کے بیچ کی لکیر
شہزادی	بادشاہ کی بیٹی		

بوعامر راہب اور معرکۂ کفر و اسلام

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بپا	برپا، کھڑا، قائم	راہبیت	تارک الدنیا ہونا
باہم	ساتھ	کھولنا	گرم کرنا، جوش دینا
خباثت	کمینگی، گندگی، شرارت	قلب	دل
خصلت	عادت	باز آنا	رک جانا، پرہیز کرنا
صائم	روزہ دار	اخوت	بھائی چارگی
گلہ	ریوڑ	زحمت	تکلیف

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سفاک	ظالم، قاتل	جرأت	ہمت
آفت	مصیبت	آبائی	خاندانی
ذاتی	نجی	تحفظ	حفاظت
دھندہ	پیشہ	عارضی	وقتی
سِدھارنا	چلے جانا، رخصت ہونا	صیاد	شکاری
دام	جال، فریب	عیار	مکار، فریبی، چالباز
زائل	ختم، تحلیل	ردِعمل	جوابی عمل
یاوا گوئی	بے ہودہ گوئی، بکواس	فقرہ	جملہ
بھینچنا	دبانا، مسلنا	دیدہ	آنکھ
گرویدہ	عقیدت مند، پیروکار	ندامت	شرمندگی
پارہ	سیماب، غصہ	یک دم	یکا یک، اچانک
بدقماش	بدمعاش	بدشعاری	بری فطرت، براطریقہ
لااھلاً ولامرحبا	خوش آمدید نہیں بلکہ تم ناپسندیدہ ہو		

انصار کا ردِ عمل اور ابو عامر کا فرار

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
فرار	بھاگنا	مغلوب	ہارا ہوا، جس پر کوئی
منہ کی کھانا	سزا پانا، شرمندہ ہونا		غالب آئے
زرد	پیلا	مضحکہ خیز	ہنسی مذاق میں ڈالنے
فرزند	صاحب زادہ، بیٹا		والی بات
صفایا	بربادی، قتل	رذالت	کمینہ پن، اوچھا پن
شریعت	مذہبی قانون،	نامردی	بزدلی، بھگوڑا پیٹھ دکھانے
	قانونِ الٰہی، طریقہ		والا، بزدل، ڈر کر بھاگنے والا
شامت	بدنصیبی، آفت	ٹٹو	چھوٹے قد کا گھوڑا
بھرم ٹوٹنا	بے عزت ہونا، وقار کھونا	معجزہ	وہ کام جو انسانی طاقت
کرشمہ	انوکھی بات، حیرت انگیز بات		سے باہر ہو۔
بے تاب	بے قرار	شاطرانہ	چالاکی اور مکاری سے بھرا
ادھ مرا	تڑپتا ہوا مقتول		ہوا۔
مسلسل	برابر، لگاتار	سلامی کے خوگر	سلام کرانے کے عادی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
معرکہ	لڑائی، جنگ	موذی	تکلیف دینے والا
غاصب	زبردستی کسی کا حق چھیننے والا	لب بام	چھت کا کنارا
شعاع	کرن	نارخودی	گھمنڈ کی آگ
شکست	ہار	لاشہ	لاش
سرخ	لال	رعشہ	ارتعاش، کپکپی، تھرتھراہٹ
عیش	آرام	حور	خوبصورت عورت، بہت
مژدہ	خوشخبری		خوبصورت، جنت کی
خطاب	بیان کرنا، وعظ کرنا، لقب		عورتیں (حورا کی جمع)
آتش مزاجی	تیز مزاجی، غصیلی طبیعت	تبسم	مسکراہٹ
تکلم	بات چیت	للکارنا	دھمکانا، کڑک کر بولنا
سمے	وقت	رضا	مرضی
لبادہ	چوغہ، لباس	مغفر	خود، لوہے کی ٹوپی
فقط	صرف	شاہ مرداں	مردوں کا سردار
کشادہ	چوڑا	جلاد	جان لینے والا، پھانسی
ترک	چھوڑنا		دینے والا، ظالم

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
پینترا	کشتی کا داؤ لگاتے وقت	مردانِ عالم	عوام الناس
	کا انداز۔	وار	حملہ
تیرگی	اندھیرا	یداللہ	اللہ کا ہاتھ، حضرت علیؓ کا لقب
برق افشاں	بجلی گراتا ہوا	ہولناکی	خوفناک
صوت	آواز	سان	تیزی، تلوار کی آبداری
چنگاری	آگ کے چھوٹے ذرّے	آہن	لوہا، فولاد
نازاں	مغرور، فخر کرنے والا	غالب	چھا جانے والا، جیتنے
طالب	مانگنے والا، چاہنے والا		والا، حاوی ہونا۔
حیرت زدہ	حیرت انگیز، حیران	ششدر	ہکا بکا، مبہوت
ڈھیر ہونا	گر جانا، بے دم ہونا	پشت	پیٹھ
برہنہ	ننگا	سنگ پیکر	سخت، پتھریلا، ظالم
سہمنا	ڈر جانا، خوف زدہ ہونا	چرخ	آسمان
حیا	شرم	پاس	لحاظ
تن	بدن	عدو	دشمن
مبارز طلبی	مقابلہ کے لیے کسی کو بلانا	تکبیر	اللہ کی بڑائی، اللہ اکبر
پشیمان	شرمندہ	مات	ہار، پسپائی
غیظ	غصہ	نمائش	دکھاوا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ستمگر	ستم ڈھانے والا، ظلم کرنے والا	ہادی	ہدایت دینے والا
		پھریرا	جھنڈا، پرچم
اتحاد	یکتا	سکوں آفریں	سکوں دینے والی
تلے	نیچے	ظل الٰہی	اللہ کی رحمت، اللہ کا سایہ
ابد	ہمیشگی	عالم پناہی	امن عالم
بے کس	بے بس مجبور		

نغمۂ علم اور جنگ کی نبوی حکمتِ عملی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نغمہ	گیت، گانا، ترانہ	علم	جھنڈا، پرچم
ہلال	چاند	پیکر	سراپا
سبز	ہرا	داعی	دعوت دینے والا
خواہاں	چاہنے والا	سالار	سردار
مستعد	تیار	نقش	نشان
موج	لہر	روپ	شکل
بے نظیر	بے مثال	نخوت	غرور
بسمل	نیم جان	یلغار	حملہ
غمزے	اشارے	طیش	غصہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ندامت	شرمندگی	مان	عزت، اعتبار
ہلالی	ہلال (نیا چاند) کا نشان لیے ہوئے		

علمبردار۔ ابوشیبہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
علمبردار	علم اٹھانے والا، سردار	نقشِ اسود	کالا نشان
نعش	لاش	اوجھل	چھپا ہوا
ماتم	غم	مرقد	قبر، مدفن
سکتہ	حیرت، حیرانگی، مرض بے ہوشی	ملامت	لعنت
رجز	جنگی اشعار، یا گیت	گھمسان	قتل عام، خونریزی
معمر	عمر دراز	خسارہ	نقصان

حضرت حمزہؓ کا شوقِ شہادت

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
شہادت	راہِ خدا میں جان قربان کرنا، گواہی دینا۔	شوق	کام، آرزو
		صفایا	بربادی، قتل
امنڈ آنا	گھِر آنا	پیری	ضعیفی، بڑھاپا
راہی	مسافر	صدا	آواز

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مرحبا	شاباش، واہ واہ	عم	چچا
جلالت	رعب	فدا	قربان، نثار
رقت	نرمی، رونا، دل بھر آنا	مضطرب	بے قرار
ترحم	رحم، رحم دلی	سعادت	نیکی
سرشار	نشے میں چور	مچلنا	ضد کرنا، رونا
خونخوار	درندہ صفت ظالم	عیار	کھوٹا پن، مکار، دغاباز
عجلت	جلدی، جلد بازی	مخاطب	بات کرنے والا
غالب	چھا جانے والا، فاتح	گلہ	شکوہ، شکایت
کدورت	کینہ	نہاں	چھپا ہوا
قدرداں	قدر کرنے والا، عزت کرنے والا	شائستگی	شرافت، سلیقہ، تہذیب
شیوہ	طریقہ	نوحہ	ماتم کرنا، لاش پر چلا کر رونا
نرغہ	گھیرا، انبوہ، ہجوم	تیغِ برّاں	بہت زیادہ کاٹنے والی تلوار
ملحوظ رکھنا	دھیان رکھنا، خیال رکھنا	رو	چہرہ
فق	ہکا بکا، خوف سے چہرہ کا رنگ سفید پڑ جانا۔	مصاحب	ساتھی، دوست
		عجز	انکسار
نامدار	نام والا، بڑا	مشیت	مرضی
اجارہ	قبضہ، ٹھیکہ	بوسہ	چومنا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
پاکیزہ	پاک	سرخ	لال
تردد	فکر، پریشانی	دلاور	بہادر
پشتہ	مٹی کا ڈھیر، تودہ	عزائم	عزم کی جمع، ارادہ
تاکید	اصرار، بار بار کہنا	تردید	انکار کرنا
قول	بات، وعدہ	اشکال	شکل کی جمع، صورتیں،
محاسب	نگراں، حساب کرنے والا		شک، شبہ
اعدا	عدو کی جمع، دشمن	امواج	موج کی جمع، لہر
قاشیں	قاش کی جمع، ٹکڑے، تراش	تلاطم	موج، لہر، جوار بھاٹا
ناظر	دیکھنے والا	رقص	ناچ
دست وگریباں	ہاتھاپائی	فتنہ	جھگڑا
سنگ پیکر	مضبوط، ظالم	یکسر	سراسر، بالکل
کشت وخوں	قتل وغارت	سرنگوں	جھکنا، زیر ہونا
افراد	فرد کی جمع، آدمی	جری	بہادر
کرب انگیز	تکلیف میں ڈوبا ہوا	آسرا	سہارا، پناہ
پرخچہ	دھجی، ریزہ	بہرسو	ہر طرف، ہر حال میں
قیمہ	ریزہ ریزہ کیا ہوا گوشت	سراسیمہ	ڈرا ہوا، سہما ہوا
کڑھنا	جلنا، حسد کرنا	بھگوڑے	بزدل، پیٹھ دکھانے والا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اوسان	ہوش وحواس، جرأت	فریب آرا	دھوکہ میں ڈالنے والا
مرگ	موت	تاویل	شرح، بیان، عذرِ بیجا فتنہ
فتنہ انگیز	فتنہ اٹھانے والا	صدقہ	سبب، وسیلہ، خیرات
آلودہ	ملا ہوا، گندہ	استفادہ	فائدہ اٹھانا
معاون	مددگار	آہن	لوہا، فولاد
خراش	کھجلی، رگڑ، زخم کی ہلکی سی لکیر	ربط باہم	آپسی رشتہ، میل جول
فلک	آسمان	اخوت	بھائی چارگی
کشت وخون	قتل وغارت		

خالد کی کشمکش

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کشمکش	کھینچا تانی، جھگڑا	دمکنا	ہلکی سی چمک
اذیت	تکلیف	اوچھا	گھٹیا، غلط، کمینہ، ادھورا
ہوش وخرد	عقل وہوش	بے تاب	بے قرار
ارض	زمین	حائل	آڑ
مصائب	مصیبت کی جمع	جمعیت	جماعت، گروہ
ملبہ	ڈھیر	مبہوت	ہکا بکا
محافظ	حفاظت کرنے والا	قاہر	ظلم کرنے والا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
شافع	سفارش کرنے والا، شفاعت کرنے والا	مہر	سورج
		حشر	قیامت
ابتر	برا، خراب	مظفر	ظفریاب، فتح مند
نہایت	انتہا، بہت	اوج	سربلندی
ہوکا عالم	سنسان، ویران، جہاں آدمی کوخوف معلوم ہو	آدھمکنا	اچانک آجانا
		ہراساں	خوف زدہ
تونگر	مالدار	گریزاں	بھاگنے والا، متنفر
تعاقب	پیچھا	غنیم	ڈاکو، لٹیرے، دشمن
پسپائی	شکست، پیچھے ہٹنا	تیرافگن	تیرانداز
سرخرو	سربلند	رسد	ذخیرہ
منتشر	بکھراؤ	نائب	قائم مقام
ماجرا	واقعہ	مصروف	مشغول
بھونچال	بھوکمپ، زلزلہ	غرق	ڈوبا ہوا
جیش	لشکر	سورما	بہادر
طرفہ	انوکھا	غازہ	لالی، سرخی، ابٹن
ارباب	رب کی جمع، مالک، صاحب، پالنے والا۔	شوروشیون	نوحہ، آہ وزاری
		منحوس	بدبخت، مکروہ

ابنِ قمئیہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
عداوت	دشمنی	شباہت	مماثلت
دغا	فریب، دھوکہ	عنصر	اصل، بنیاد
غازی	مجاہد	دائم	ہمیشگی
پسر	لڑکا، بیٹا	مثالی	کامل ونایاب
جمالی	خوبصورت	جلالی	غضبناک، بارعب

نبیؐ کی شہادت کی افواہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
افواہ	اُڑتی خبر، بے اصل بات	قہقہہ	کھلکھلا کر آواز سے ہنسنا
سرمد	باقی، دائم	برق	بجلی
جوجھنا	جدوجہد کرنا، سامنا کرنا	افسردہ	اداس
زخم خوردہ	زخمی، زخموں سے چور	الم	دکھ، تکلیف
غشی	بے ہوشی	کرب	تکلیف
حقانیت	صداقت	خرد	دانشمندی
بدحواسی	گھبراہٹ، پریشانی	مامور	متعین، کام میں لگایا گیا
مخمور	نشہ میں چور	عیاں	بیاں، ظاہر

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
واصل	ملا ہوا	پراگندہ خاطر	قلبی پریشان، متفکر
نم	بھیگا، عرق آلودہ	داد	شاباشی
روباہ	لومڑی	قد خلت	گزر چکے ہیں
والہانہ	اندازِ عاشقانہ	تکمیل	مکمل
طرز دوئی	منافقت	بھنور	پانی کا چکر، گرداب
زک	سبکی، ذلت، ہار	حقانیت	حق، سچائی

حضرت حمزہؓ کی شہادت

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
شہاب	وہ روشن ستارہ جو آسمان سے گرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔	عقاب	ایک بلند پرواز پرندہ، حضورؐ کا ایک جھنڈا۔
دیدنی	دیکھنے کے قابل	سرکنا	کھسکنا
فرد فراری	بھگوڑا آدمی	پرواز	اُڑان
یگانہ	رشتہ دار، بے نظیر	شکم	پیٹ
لذت آگیں	لذت انگیز، لطف دینے والا	زنگی	حبشی، سیاہ فام، زنجبار کا باشندہ
طائر	پرندہ	خونچکاں	خون ٹپکانے والا، بہانے والا
دہانہ	منہ	ریش	داڑھی
جنبش	لرزش، حرکت	نعش	لاش

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کرتوت	کیاہواعمل	قریں	قریب
فسوں	جادو	باچھ	گوشۂ لب
انتقام	بدلہ	شاد	خوشی
خطہ	علاقہ	شقاوت	سنگ دلی، بدبختی
اعضاءِ مردانہ	آلۂ تناسل	طوق	پٹہ
زریں دستار	تاج	تنکا	سوکھی گھاس
قدوم	قدم کی جمع، پیر، سفر سے واپس آنا۔	بدنہاد	بری خصلت، بدطینت
		بے محابہ	بے خوف وخطر
ابتری	پریشانی	افواہ	جھوٹی خبر

اُحد میں شانِ نبوت : کعب بن مالک کی آواز

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نوخیز	نوعمر	تئیں	تحت
جنگ جو	لڑاکو	قائم	ثابت قدم
نالاں	آہ وفریاد	حیاخیز	حیادار
مسکن	قیام گاہ	دید	دیکھنا
اطراف	طرف کی جمع، چاروں طرف	سمٹنا	اکٹھا ہونا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جاذب	جذب کرنے والا، پرکشش	دیپک	دیا، چراغ
دھاوا	حملہ	گنج	خزانہ
سینہ سپر ہونا	نازک حالت کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا	سرپھرا	من موجی، دیوانہ
		جھلم	زرہ جیسی نقاب
گہر	گوہر، موتی		

مدینہ میں افواہِ شہادت محمدؐ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جاھدو	کوشش کرو	پرساں	پوچھنے والا
پشیماں	شرمندہ	پھٹکار	ڈانٹ، خدائی مار
بے ضرر	نیک، شریف، غیر نقصان دہ	جبل	پہاڑ
دشت	صحرا، بیابان	دھول میں اٹنا	گرد آلود ہونا
جادہ	راستہ	لاتقنطو	ناامید نہ ہوؤ
رن	جنگ، میدانِ جنگ		

خواتینِ اسلام / ابوطلحہ و سعد بن وقاص

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بے کراں	لامحدود، بے حد وسیع	صدقہ کرنا	قربان کرنا
بقا	زندگی	مشکیزہ	چمڑے کا تھیلا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
خرمن	ذخیرہ	بدیس	غیر ملک کا
دنگ	حیران، ہکا بکا	تجویز	تدبیر
سنگین	سخت	ترکیب	طریقہ
دلسوز	دل جلانے والا، اندوہناک	فلاخن	رسی کا وہ پھندہ جس میں پتھر ڈال کر پھینکا جاتا ہے، گوپھن
قد	جسم کی لمبائی، قامت		
منتشر	بکھرا ہوا	وادی	گھاٹی
سالار	سردار	ترکیبِ نو	نئی ترکیب، نیا طریقہ
مزین	سجا ہوا	مائل	آمادہ
مشیت	مرضی	جرأت	ہمت
شجاعت	بہادری	بے مثل	بے نظیر
واصل حق	مرجانا، انتقال کر جانا	ساقی	پلانے والا
دیدار	دیکھنا	ایما	اشارہ، مرضی
شاطر	چالاک، مکار	بیعت	عہد، وعدہ
گلشن	باغ	سرکارِ عالی	بڑے سرکارؒ
بدکیش	بدفطرت، بددین		

حضورِ اقدسؐ پر حملے

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
شناور	تیراک	غرق	ڈوبا ہوا
مفقود	غائب، ختم	تاراج	غارت، بربادی
خندق	گڑھا، شہر پناہ کے چاروں	تصادم	ٹکراؤ
	طرف کھدا ہوا گڑھا، کھائی	تلاطم	موج
دوراہا	وہ موڑ جہاں سے دو راستے	رقص	ناچ، ڈانس
	الگ الگ سمت کو جاتے ہوں	درندہ	پھاڑ کھانے والا
شیدا	فریفتہ، عاشق	نچھاور	قربان
مقصود	ارادہ، منشا	تاراجی	برباد کرنے والے

اُمِ عمارہؓ کی جانبازی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جانبازی	بہادری	زد میں آنا	نشانے پر آنا
حق آشنا	حق کو جاننے والا	مدح	تعریف۔ توصیف
تحفظ	حفاظت	زرد	پیلا۔ یرقانی
غش	بے ہوش	نگہبان	نگران۔ حفاظت کرنے والا

کافروں کی سنگ باری اور نبیؐ کی دعائیں

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
شرارت	بدمعاشی	سازشی	باغی۔فتنہ پرور
شعلہ فشاں	آگ برسانے والا۔ جذبات ابھارنے والا	بدنیتی	بدخیالی۔بری نیت
		عیاں	ظاہر
آہن	لوہا	شقاوت	بدبختی
محبوب داور	اللہ کا پیارا	منور	روشن
سیہ بخت	بدنصیب۔بدبخت	روئے انور	روشن چہرہ
شکستہ	ٹوٹا ہوا	وحشت	خوف۔دیوانگی
سرحد	سیما	مجتبیٰ	پسندیدہ
حوادث	حادثہ کی جمع اچانک ہونے والا واقعہ	دندان	دانت
		شانہ	کاندھا
دہانہ	کنارا	خشمگیں	غصہ میں بھرا ہوا
جنون	پاگل پن	حریف	دشمن۔مقابل
پس پشت	پیٹھ کے پیچھے	عقب	پیچھے۔پشت
راہب	تارک الدنیا	خندق	گڑھا
شق	پھٹا ہوا	خس پوش	تنکوں سے ڈھکا ہوا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جسم اطہر	پاکیزہ بدن	آن کی آن	دفعتاً۔اچانک
چیرہ دستی	ظلم	خستہ	نازک کمزور۔نرمی
رخسار	گال	جبیں	پیشانی
آزردہ	مغموم۔اداس	فسردہ	ٹھٹھرا ہوا۔غمگین
ساق	پنڈلی	درگذر	معاف۔نظرانداز کرنا
اعدا	دشمن (عدو کی جمع)	رباعیہ	چار دانت جو سامنے سے
جاں نثار	جان قربان کرنے والا		ہٹ کر ہیں۔
سرعت	جلدی۔تیزی	ساکت	خاموشی۔ٹھہرا ہوا
منجمد	جما ہوا۔بے حس وحرکت	وحدت	یکتائی
راسخ	کامل	حلقہ بندی	گھیرا بندی
قد	جسامت۔لمبائی	عرش اعظم	آخری آسمان سے اوپر
فدا ہونا	قربان ہونا	انا	غرور۔خود پسندی
دھاوا	حملہ	کشتوں	لاشوں کا ڈھیر، کٹا ہوا، مرا ہوا
ہنگام	وقت	خاک	مٹی
لہو	خون	قبلہ رو	کعبہ کی طرف
پھل	دھار	دَل	جماعت
غلغلہ	شور۔شہرت	بوق	بگل

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دہل	ڈھول	اجل	موت
غائبانہ	غیر حاضری میں	رسّہ کشی	کھینچا تانی۔کشمکش
زغہ	گھیرا، ہجوم	سم	کھر
ٹاپ	گھوڑے کے چلنے یا دوڑنے کی آواز	کشیدہ	کھینچا ہوا۔نچوڑا ہوا
		خمیدہ	جھکا ہوا
چرچا	ذکر۔تذکرہ	گھات	نشانہ
مسجود	اللہ۔جس کا سجدہ کیا جائے	اٹا	لت پت ہونا
محوِ دعا	دعا میں مشغول	دنیا طلب	دنیا دار
شکست	ہار	انتشار	بکھراؤ
اسلحہ	ہتھیار	قلّت	کمی
ہادیِ ملّت	قوم کا رہنما	رسولِ امین	امانت دار پیغمبر
بشر	انسان	جلال	رعب
جمال	خوبصورتی	کافور ہونا	ختم ہونا
ایقان	یقین کرنا	بستہ	بندھا ہوا
خالد	ہمیشہ رہنے والا	تلافی	معافی۔معاوضہ دینا
جنگ وجدل	قتل وغارت گری	فغاں	آہ وزاری
شفق	لالی۔آسمان کی سرخی	بھنور	گرداب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مسدود	بند	قفس	پنجرا
طائر	پرندہ	استقامت	ٹھہراؤ۔ مضبوطی
جفا	ظلم	پیشہ	کام
عزائم	(عزم کی جمع) حوصلہ، ارادہ	زخم خوردہ	زخم کھایا ہوا
جھرمٹ	بھیڑ	مہتاب	چاند
دامن	کنارا	ارشاد	فرمانا، راہ دکھانا
مہلت	فرصت	پسپا	پیچھے ہٹنا۔ شکست
جبل	پہاڑ	قضا	موت
سنگ باری	پتھراؤ	زخمداری	زخمی ہونا
جسارت	جرأت	ہادی دوراں	وقت کا رہنما
پیغام	خبر	نسل ونسب	حسب نسب
اسپ تازی	تیز گھوڑا، عربی گھوڑا	للکارنا	ابھارنا
ایفائے عہد کرنا	وعدہ پورا کرنا	ہدف	نشانہ
تخاطب	خطاب کرنا	کدورت	رنجش۔ گندگی
فولاد	مضبوط لوہا	عارض	گال
ماہ تمام	پورا چاند	خصومت	دشمنی
رفیق	دوست	فراق	جدائی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
براق	تیز رفتار گھوڑا	رف رف	لہروں کی تیز حرکت۔
دم سادھنا	چپ رہنا۔ حرکت نہ کرنا		پروں کی پھڑ پھڑاہٹ
قندیل	چراغ	سنان	نیزے کی انی
خائن	خیانت کرنے والا	زیروزبر	اتھل پتھل
جھپٹنا	حملہ کرنا	ہکابکا	ششدر
اعجاز	معجزہ۔ کرشمہ	انامل	انگلیاں
سرنگوں ہونا	جھکنا۔ ہار جانا	لیس	کمربستہ۔ مستعد۔
اہرن	جس پر لوہار لوہے کو کوٹتے ہیں	کونین	دونوں جہاں
شرارہ	چنگاری	گلو	گلہ
غلو	حد سے زیادہ بڑھا ہوا	ہیبت زدہ	خوف زدہ
آبرو	عزت	ڈکرانا	اکڑنا۔ شیر کا دھاڑنا
ایوان	محل	چرکا	چیرا۔ زخم
لبسمل	نیم جان	واویلا	شور غوغا
خراش	ہلکا زخم	آہ وزاری	رونا دھونا
پرستار	پوجنے والا	یلغار	حملہ
حربہ	ہتھیار۔ بہانہ۔ چال	ہول	دھڑکا۔ خوف
دوام	ہمیشگی		

حضرت ابودجانہؓ پر حمید کا حملہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
رخنہ	فتنہ۔ خلل۔ سوراخ	اعصاب	(عصب کی جمع) پٹھے
مشتعل ہونا	بھڑکنا	حملہ آور	چڑھ کر آنے والا۔ حملہ کرنے والا
طرز	طریقہ۔ ڈھنگ		
ارفع	بہت بلند	دبوچنا	دبانا۔ قابو پانا
عین	بالکل صحیح وقت پر۔ ٹھیک	حاوی	غالب۔ چھایا ہوا۔ کسی فن میں ماہر
تاباں	تابندہ۔ چمکدار		
سرفرازی	سربلندی	فداکار	جاں نثار
حائل	آڑ۔ بیچ میں آنے والا	گلہ	شکوہ وشکایت
التجا	درخواست	ناآشنا	ناواقف
نزد	نزدیک	امن وامان	سکون وشانتی

حضورؐ کی تشنگی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
صدمہ	غم	بے حد	حد سے زیادہ
دنیائے فانی	ختم ہونے والی دنیا	آبِ باراں	بارش کا پانی
افواہ	غلط خبر	مشکیزہ	چھوٹی مشک

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
رضا کار	بلا معاوضہ خدمت گار۔	جرعہ	گھونٹ
	خوشی خوشی کام کرنی والی	نوش کرنا	پینا
پشمینہ	اونی کپڑا، بالوں کا پارچہ	کلفت	تکلیف
سفاکی	درندگی	عریاں	ننگا۔ظاہر
چھری	لمبا چاقو جو بند ہو نہ سکے	رفعت	بلندی
فائز	کامیاب۔ فتح پانے والا	اہل طاعت	فرمانبردار
ضبط	برداشت، روک، بندوبست	دم	وقت
افراد	(فرد کی جمع) لوگ	فخر	ناز
سورما	بہادر	گوش	کان
بینی	ناک		

منظرِ اُحد۔ بعد جنگ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ہولناکی	خطرے سے بھرا ہونا	نامور	مشہور
خاکی	مٹی کا، آدمی	ہنگامہ	فتنہ۔بھیڑ۔معرکہ
ہنگامہ کوشی	ہنگامہ کرنا	سنگ ریزہ	کنکر
چیتھڑا	کپڑے کا ٹکڑا	مقتول	جو قتل ہو گیا۔مرا ہوا
کبر	غرور	مستی	نشہ۔مدہوشی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
خود شکستی	اپنی ہار	عبرت	نصیحت پکڑنا۔خوف
شہرِ خموشاں	قبرستان	معرکہ	لڑائی کا میدان، ہنگامہ
ماتم کناں	سوگوار	سرگوشی	کان میں بات کہنا۔چغلی
صوت	آواز	آلودہ	لتھڑا ہوا
عرشِ معلیٰ	عرش بریں، سب سے اونچا	زینت	خوبصورتی
	مقام، آسمانوں سے اوپر	عظمت	شان وشوکت
اخلاص مندی	خلوص۔ خیر خواہی کے	دلیل	ثبوت
	ساتھ دوستی	عقیدت	دل کا بھروسہ۔اعتقاد
لبریز	پورا بھرا ہوا	تر	بھیگا
لہوریز	خون بہانے والا	ایثار	قربانی
شگفتہ	کھلا ہوا	شفاف	نہایت صاف جس میں
درپن	آئینہ		آر پار نظر آئے۔
عقبیٰ	آخرت	تدفین	دفن کرنا۔گاڑنا
جراحت	زخم	پیراہن	جبہ۔کُرتا
نم آلود	گیلا۔مرطوب	فخرِ زماںؐ	زمانہ جس پہ فخر کرے۔
گوش۔بینی	کان، ناک		یعنی رسول اللہؐ

شہیدِ اُمت حضرت حمزہؓ کی لاش

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جلالت	جوش۔ شان وشوکت	پئے دید	دیکھنے کے لیے
زیارت	مقدس مقام۔ چیز یا آدمی	مشتعل	بھڑکا ہوا
	کو دیکھنا۔ آستانہ	رضا	خوش
سبیل اللہ	اللہ کے راستے میں	غداری	بے وفائی
پیروی	اتباع کرنا	اموات	(میت کی جمع) وفات۔ مرے ہوئے
اعصاب	(عصب کی جمع) پٹھے		

تجہیز و تکفین کے بعد

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تحسین	تعریف	مقدم	پہلے
تُربت	قبر	یتامیٰ	(یتیم کی جمع) بن باپ کے
المناک	غم ناک	اسمِ گرامی	پیارا نام
احوال	(حال کی جمع) حالات	ازخود	خود بخود
ضیا	روشنی	سانحہ	حادثہ، صدمہ پہنچنے والا واقعہ
برادر	بھائی	بہ سرعت	جلدی سے، جلد
نچھاور	قربان		

ابوسفیان کی حضورؐ کے خلاف زہر افشانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ساحر	جادوگر، جادو کرنے والا	معجزہ	وہ کام جو انسانی طاقت سے باہر ہو، وہ خلافِ قانون قدرت جو نبی سے ظاہر ہو
غیبی امداد	آسمانی مدد		
سنگ	پتھر، وزن، بوجھ،		
		تیر	ایک قسم کا جنگی ہتھیار جو کمان میں رکھ کر چلایا جاتا ہے
ٹانک لینا	یادداشت کے واسطے لکھ رکھنا۔نوٹ کر لینا	تبر	کلہاڑی، ایک فولادی آلہ

صفوان ابنِ امیہ کا خطاب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لینے کے دینے پڑنا	فائدے کی جگہ نقصان ہونا، مصیبت میں پھنس جانا	عاری	ننگا، خالی، قاصر، عاجز
		غلبہ	برتری، فوقیت، جیت
جچنا	جانچا جانا، آزمایا جانا	جمعیت	جماعت، مجمع، گروہ
کدورت	گدلاپن، آزردگی، رنجش	شاطر	عیار، چالاک
فتح مندی	جیت، کامیابی	ہزیمت	شکست، ہار
کھٹائی میں ڈالنا	خراب کرنا، مؤخر کرنا		

معبد کی دھمکیاں

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
موج	تلاطم، لہر	ہوس	آرزو، تمنا، خواہش
تنازع	جھگڑا	کڑھنا	دل رکھنا، رنجیدہ ہونا، درد ہونا
آہ و بکا	رونا پٹنا، واویلا کرنا	الم	رنج وغم، دکھ
دلاور	بہادر، شجاع	غیظ	سخت غصہ
فق	خوف سے چہرے کا رنگ اڑنا	شق	پھٹا ہوا، شگاف، دراڑ
مرکب	سواری، وہ شئی جس پر	جیش	فوج، سپاہ، لشکر
	سوار ہوں	طیش	غضب
لعین	مردود	کاوے	گھوڑے کو اس طرح پھرا
آتش بداماں	آگ سے بھرا ہوا		دینا کہ اس کے قدموں
سراسیمہ	گھبرائے ہوئے		کے نشانوں سے زمین پر
افواج	فوج کی جمع		ایک دائرہ پیدا ہو جائے

مسلمان حمراء الاسد میں

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تخاطب	مخاطب ہونا، سامنے ہو	تعاقب	پیچھا کرنا
	کر باتیں کرنا	لغزش	خطا، سہو

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
زخم خوردہ	مجروح، زخمی	اشرار	برے لوگ، شرارتی لوگ
دھاوا	حملہ، چڑھائی	خیمہ زن =	خیمہ لگانے والا
گریزاں	متنفر، بھاگنے والا	ارضِ روحاء	مدینہ کے قریب روحاء نامی جگہ۔

نبیؐ کے ارشادات اور مدینہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تذبذب	شک، تردد، شبہ	رفو گر	رفو کرنے والا
جلوہ فگن	منظر عام پر نمودار ہونا.	سینہ فگار	زخمی سینہ والا، رنجیدہ
شکیبائی	صبر، تحمل		
خاسر	نقصان اُٹھانے والا	مدغم	پیوست کیا گیا، ملایا ہوا
شیوہ	طور طریق، ڈھنگ	حاضر و ناظر	موجود اور دیکھنے والا

مدینہ کا حوصلہ افزا منظر اور حضور کی صورت و سیرت

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
حوصلہ افزا	حوصلہ بڑھانے والا	نسخہ	نوشتہ، مکتوب، ترکیب،
قباحت	برائی، خرابی، نقص، عیب	مجلیٰ	روشن، آشکارا،
مخدوم	خدمت کیا گیا، قابلِ تعظیم، بزرگ	محکوم	تابع، ماتحت، رعایا،
		دارالاماں	وہ مقام جہاں امن ہو

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
حلاوت	مٹھاس، شیرینی، لذت	ازالہ	زائل کرنا، بدر کرنا
دینِ مبین	روشن مذہب یعنی اسلام	اتباع	پیروی، پیچھے چلنا
بخت	نصیب، قسمت	زہے	کیا خوب
دلنشیں	دل کو لگنے والا	جان نظارہ	مرکزِ توجہ
آمن	امن والا	ضامن	ضمانت دینے والا
نور آور	روشنی پھیلانے والی	صبح خنداں	ہنستی ہوئی صبح

حادثۂ بیر معونہ (اصحابِ صفہ)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
قناعت	تھوڑی چیز پر راضی اور خوش رہنا،	رغبت	خواہش، آرزو
		رعونت	غرور، سرکشی
نمائش	دکھاوا	دلاور	بہادر
عرفاں	شناخت، خداشناسی، پہچان	اشاعت	تبلیغ، پھیلانا
تکلف	مصنوعی رکھ رکھاؤ	اہلِ صفہ	چبوترے والے (مسجدِ نبویؐ میں زیرِ تربیت کچھ صحابہؓ)
ریا	دکھاوا		
لجاجت	خوشامد	شیطنت	شیطانی حرکت

ابو براء مدینے میں

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تیر افگنی	تیر چلانے کا فن، تیر مارنا	بدسگال	بدخواہ۔ برا چاہنے والا
آیاتِ حق سے	قرآنی آیات پڑھتے رہنا	قرینہ	ڈھنگ، روش، سجاوٹ
رطب اللسان ہونا		نخل	کھجور کا درخت، عام درخت
تاج شفا کے	ان کے ذریعے شفا	منور	روشن
نگیں	آسان ہوتی ہے	ایذا رسانی	تکلیف پہنچانا
قاصد	سفیر، ایلچی	جفا پیشہ	ظالم

رجیع کا واقعہ/ مجاہدِ اسلام راہِ تبلیغ پر اور شہادتِ صحابہؓ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بلائیں	پریشانی	پہرے	چوکی، دیکھ بھال، دربانی،
مشعل	چراغ دان، شمع	فروزاں	روشن
ٹیکرا	ٹیلا، تودہ، پہاڑی کی	یگانہ	نادر، یکتا
	ڈھلوان سطح	علمدار	جھنڈا اٹھانے والا
پذیرائی	عزت، خاطر، مدارت	مژدہ	خوشخبری
بدخصائل	بری عادتوں والے	رسالے	فوج کی ٹکڑیاں
عضل وقارت	دو قبیلے	بدسگال	بداندیش، بدفطرت

خبیب وزید قید و بند میں

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
پیکر	چہرہ، شکل، صورت	نیلام	بولیوں کے ذریعہ قیمت بڑھائے جانا
عاری	قاصر، عاجز، مجبور، خالی		
حرف وحکایت	گلہ شکوہ، بات چیت	ورد	معمول، وظیفہ
ہلچل	کھلبلی، بے قراری		

خبیب وزید کے قتل کی رضامندی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ارتقاء	اوپر چڑھنا، بتدریج ترقی کرنا	تعین	مقرر کرنا، معین کرنا
یکسر	بالکل سر سے پاؤں تک	اُسترا	بال مونڈنے والا اوزار
آس	اُمید، خواہش، آرزو	چمکارنا	پیار کرنا، دلاسہ دینا
زک دینا	ہرانا، شرمندہ کرنا، ذلیل کرنا	نکھارنا	میل صاف کرنا، میل کاٹنا
تأثیر	نتیجہ، پھل، عمل، خاصیت	وسوسہ	شک، تردد
دلگیر	دل کو پکڑنے والی، لبھانے والی		

مقتل اور شہیدانِ ملت

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اطفال	بچے	لیس	کمر بستہ، مستعد، تیار
زریں	سنہرا، بیش قیمت	کمند	پھندا، حلقہ
پرے	پرلی طرف، دور	ثبت	تحریر، نوشتہ
ٹھٹھا	مذاق	بغلگیر ہونا	گلے ملنا
جاہ و حشمت	شان و شوکت، ٹھاٹھ باٹھ	تعلّی	بلندی، ترقی، شیخی
محوِ تکلم	دورانِ گفتگو	رعشہ	تھرتھراہٹ، کپکپی
عدم	نیستی، نہ ہونا، ناپید ہونا	گراں	ثقیل، وزنی، بھاری
عیاں	ظاہر، علانیہ، نمودار	مقتل	قتل گاہ
دار	پھانسی کا تختہ	آزار	مصیبت
گلوئے صداقت	سچائی کا گلا		

یہود کے فتنے

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سود خواری	سود کھانا	شقاوت	سنگدلی، بدمعاشی
دغا باز	دھوکہ باز	گداگر	بھکاری، فقیر

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جونک	پانی کا وہ چار پانچ انچ لمبا	راہن	رہن رکھنے والا، گروی
	کیڑا جسے فاسد خون		رکھنے والا
	نکالنے کے لیے آدمی کے	طمع ذاتی	ذاتی حرص، نفس کی لالچ
	جسم پر لگاتے ہیں۔	گستاخیاں	غلطیاں
صراف	روپیہ، سونا، چاندی کی	طرح ڈالنا	بنیاد ڈالنا، تدبیر کرنا
	تجارت کرنے والا	نازش	ناز۔فخر گھمنڈ
کینہ	بغض	زادِراہ	توشہ

یہودی قوم

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اجارہ داری	کسی تجارت پر بلا شرکت	قائل	اپنا قصور ماننے والا، تسلیم
	غیرے قبضہ، مکمل قبضہ،		کرنے والا، لاجواب
	ٹھیکیداری	رہن	گروی، کفالت
سیہ کار	بدکار، فاسق، فاجر، گنہگار	شاد	خوش، بے غم، مسرور
رسوخ	مضبوطی، ثبات، اعتماد، اعتبار	پھانسہ	کمند، پھندا، بند
بردباری	تحمل صبر، برداشت، سہار	کینہ کاری	حسد، بغض، عداوت
احزاب	گروہ جماعتیں، قومیں	اخوت	برادری، بھائی بندی
قابض	قبضہ کرنے والا	کنگال	مفلس، محتاج، نادار

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دیالو	سخی ہمدرد	طلایہ	وہ فوج جو رات کو لشکر یا شہر کی حفاظت کرے۔
سنگ ساری	پتھر سے مارنا		
مہاجن	ساہوکار، سودی کام کرنے والا	اجارہ	قبضہ، ٹھیکیداری

یہود کی سازش اور غزوۂ خندق واحزاب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سرخروئی	کامیابی	فوقیت	برتری
آلاتِ جنگی	جنگی سازوسامان، ہتھیار وغیرہ۔	شکم	پیٹ
		شاداب	سرسبز، خوش
پے بہ پے	لگاتار	تاخت وتاراج	تباہی اور اجاڑ
جامد	سخت، جما ہوا	مقلد	نقل کرنے والا

لگا تھا لینے وہ اپنا بدلہ اور بنی قریظہ کی جنگ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مضمحل	ناتواں، لاغر، اُداس	تیز گامی	جلد چلنا، تیز چلنا
سست گامی	سست رفتار سے چلنا	نخوت	گھمنڈ، غرور، تکبر
محصور	گھرا ہوا، رکا ہوا	شرانگیز	شریر، مفسد
شکنجہ	مجرموں کو سزا دینے کا آلہ	حیلہ	تدبیر، بہانہ
کمک دینا	مدد دینا	دھاوا	حملہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
طعنہ طرازی	طعنہ دینا	وطیرہ	طریقہ
رنجش	جھگڑا، اختلاف	شکوہ سنجی	شکایت
تبرا	لعن، طعن	مخمصہ	مشکل، مصیبت
پیمانہ	پیالہ	گمبھیر	سخت، خطرناک
خوانِ نعمت	نعمتوں کا دستر خواں	یرغمال	گروی، رہن
حاجب	پردہ کرنے والا، دربان	مسخر کرنا	قابو میں کرنا

سفرِ حدیبیہ

سپنا	خواب، وہم، خیال	مکرنا	قول سے پھر جانا، انکار کرنا
تیغ وسناں	شمشیر، تلوار، برچھی	دائم	ہمیشہ
تشنیع	طعنہ، ملامت	کھپاؤ	کام میں لانا، برتنا
سندیسہ	نوید، پیغام، خوشخبری	پتوار	کشتی کا دنبالہ
رائیگاں	بے کار، فضول۔ ضائع	کیکر	ببول کا درخت، مغیلاں
کلفت	رنج، تکلیف، مصیبت	تازیانہ	کوڑا، چابک، قمچی
باغیانہ	بغاوت، سرکشی	قصویٰ	رسول اللہ کی اونٹنی
گھاتیں	چالاکیاں	عزمِ مصمم	پختہ ارادہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کنایہ	اشارہ	شعلہ رو	غضبناک، غصہ سے گرم
فتح مبیں	روشن جیت		

سلاطین کے نام خطوط

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
قیصر	روم کے بادشاہ کا لقب	کسریٰ	ایران کے بادشاہ کا لقب
حواری	دوست، برگزیدہ	بدعت	دین میں کوئی نئی بات پیدا کرنا۔
وعدہ خلافی	وعدہ نہ نبھانا		
کرنیں	سورج یا چاند کی شعاع	گھٹنا	کم ہونا، کمی ہونا
دریچہ	کھڑکی		

شاہِ ایران کے نام خط

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سنگین	سخت، بھاری، گراں	رنگین	رنگ کیا ہوا، رنگ دار
مغموم	رنجیدہ، غمگین	نامہ بر	چٹھی رساں۔ قاصد
نامہ	خط، تحریر، رسالہ	عقبیٰ	آخرت

عوام کی دینی تربیت

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مشرف بہ اسلام ہونا	مسلمان ہونے کا شرف ملنا	ہمنوا	ہم آہنگ، ہم آواز
		رو	چہرا۔ مکھڑا، رخ
واصف	تعریف کرنے والا	بہرہ ور	صاحب قسمت
صلابت	سختی، مضبوطی	شعور	عقل، سلیقہ
آگہی	خبر رکھنا، واقفیت رکھنا	ڈھب	ڈھنگ، طریقہ

دارالسلام کی پالیسی کا اعلان

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
صداقت	سچائی، خلوص	صدق واخلاص	سچائی اور اخلاص
دارالسلام	سلامتی کا گھر، بہشت	پالیسی	مصلحت، تدبیر، چال
عہد	وعدے	مشرکانہ	شرک والی
واسطہ	تعلق		

قیصر و کسریٰ کا زوال

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
قصر	محل، ایوان	تمکنت	قدرت، اختیار، حکومت
قہر	غلبہ، زبردستی	برتر	بہتر، افضل، بلند

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ستمگر	ظالم		

غزوۂ خیبر

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نکاسی	دیس نکالا، خروج	کد	سختی، تکلیف
بدّو	عرب کے خانہ بدوش لوگ	ہجو	مذمت، برائی
رائیگاں	بے کار، اکارت	مربوط	ربط کیا گیا، بندھا ہوا
بدچلن	بدنام، بدکردار	بیعتِ رضواں	رسول اللہؐ کی مسلمانوں سے صلح حدیبیہ کے موقع پر بیعت

خیبر سے مدینے کی طرف

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
یلغار	دشمن کی فوج پر حملہ، ہلہ، دھاوا	اشجار	شجر کی جمع، درخت، جھاڑ
		کڑی	سخت، شدید، مضبوط
صحرا	ریگستان		

عمرة القضا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
خرم	خوش	دل سوز	رُلانے والا، رقت آمیز، دل جلانے والا
پندار	خیال، غور و فکر		

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
شش و پنج	سوچ بچار، فکر و اندیشہ	اکرام مولا	اللہ کا کرم
بیتِ حرم	کعبہ	جبلِ ابو قبیس	کوہ صفا سے ملا ہوا پہاڑ

غزوۂ موتہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سرخرو	کامیاب، عزت و آبرو حاصل کرنے والا	تقویت	مضبوط کرنا، طاقت دینا
		سوجھ	عقل، فہم، بینائی
ٹھنکا	ٹھن ٹھن کی آواز پیدا کرنا	ظفر یابی	فتح کرنا
	خطرہ کا احساس ہونا	آنسو کا جھرنا	مسلسل رونا
تھرّانا	کانپنا، لرزنا	اجل	موت، مرگ، قضا
سرنگوں	سر کے بل، اوندھا	شجاعت	بہادری، دلیری
رتبہ کا حامل ہونا	مرتبہ حاصل کرنا		

فتحِ مکہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بکھرنا	پراگندہ ہونا، منتشر ہونا	پھانکنا	ایک دم منہ میں ڈالنا، جلد کھانا
دھول	خاک، گرد، راکھ		
بدعہدی	بے وفائی، دغابازی، قول سے پھر جانا	غارت گری	لوٹ مار، لوٹ کھسوٹ
		کھلنا	ناگوار، دوبھر ہونا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دشا	حالت، گت	ناشاد	رنجیدہ، غمگین، بدقسمت
بانکپن	ٹیڑھاپن، خمیدگی، اکڑ	ندامت	شرمندگی
امیر	مالدار، سردار	اسلحہ	ہتھیلد
تونگر	دولت مند، امیر	رعنائیاں	خودآرائی، وضع داری، چالاکی
کہنہ	پُرانا، دیرینہ	اُفتاد	دکھ، مصیبت
پسپا	اُلٹے پاؤں، پیچھے پاؤں	ہٹیلا	ضدی
تابندہ	روشن	گشت کرنا	گھومنا، چل پھر کرنگرانی کرنا
تأسف	افسوس	بےکلی	بےچینی
دلدوز	دل کو متاثر کرنے والا		

غزوۂ حنین

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مساوات	برابری، ہمسری	ظفر	فتح مندی، کامیابی
شاخسانے	نتائج	سلطانی	بادشاہت
وفود	نمائندوں کی جماعت،	دوراندیش	عقلمند، دانا
غازی	لڑنے والا، سورما	آماجگاہ	نشانہ کی جگہ
بپھرا	قابو سے باہر	محاذ	مقابلہ کی جگہ، میدان
کھائی	گڑھا، خندق	کوہ	پہاڑ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ثقیف	قبیلوں کے نام	تلافی	نقصان کو بھرنا، پورا کرنا
وہوازن		کامرانی	کامیابی، فتح
بغاوت	مقابلہ، دشمنی، غداری		

مسجدِ ضرار کا انہدام

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
فرار	بھاگ چلنا۔ بھاگنا	ڈنکا	نقارہ، شہرت
انہدام	گرانا، مسمار کرنا	سر اُٹھانا	غرور کرنا، بغاوت کرنا
ضلالت	گمراہی، گناہ	فروش	بیچنے والا
ایماں فروش	ایمان کو بیچنے والا، بے ایمان	کفر سازی	بے دینی پھیلانا
منزہ	پاک، عیبوں سے بری	ضرار	ایک دوسرے کو نقصان
گھات	موقع، فریب، وہ جگہ		پہونچانا، عہدِ رسالت میں
	جہاں شکاری یا دشمن کے		منافقوں کی ایک مسجد تھی
	انتظار میں بیٹھیں۔	منشا	مرضی، خواہش، آرزو
شرخیز	جھگڑا کھڑا کرنا، فساد برپا کرنا	شاخسانہ	حجت، تکرار، فریب،
انہدام	ڈھا دینا		سلسلہ، نتیجہ
ڈنکا بجنا	شہرت ہونا	الٰہی بلب	زبان پر اللہ کا نام

غزوۂ تبوک

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
گلفشانی	پھول جھاڑنا، خوش بیانی	عزم	نیت
حیلہ جوئی	فریب کاری، دھوکہ بازی	راسخ	مضبوط، اٹل
لڑکھڑانا	ڈگمگانا	ماہ گردوں	آسمان کا چاند
شیدا	عاشق	پاسداری	لحاظ، مروت، جانبداری
گام	ایک قدم کا فاصلہ	نصرانی	عیسائی
پُرشکن	ناراض	کام ودہن	حلق اور منہ
وحدانیت	توحید	یک لخت	فوراً، جلد
وافر	کثرت سے، بہت	جزیہ	غیر مسلموں سے ملنے ولا ٹیکس

سنہ وفود

گونجنا	آواز کا گردش کرنا، شور کرنا	کشادہ	چوڑا۔ وسیع
پناہ	حفاظت	فوت	موت، ختم ہو جانا
ندامت	شرمندگی	ریزہ	ٹکڑا، ذرہ
امرِت	اکسیر، آبِ حیات	گرویدہ	فریفتہ، عاشق

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
گھولنا	پانی یا کسی رقیق چیز میں کچھ ملانا	مسیحا	حیات بخش، علاج کرنے والا
وفود	وفد کی جمع، چند اشخاص کوئی پیغام لے کر کسی افسر یا حاکم کے پاس جانا	پاسداری	رعایت، لحاظ
		شہرہ	شہرت
		خُلق	اخلاق
نصرت	کامیابی		

حجۃ الوداع

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
فریضہ	فرض، اہم واجب	نغمہ	گیت، گانا، ترانہ
افراد	فرد کی جمع، لوگ	وسیلہ	سہارا
پیام	پیغام، سندیسہ	راحت	سکون
کلفت	پریشانی، تکلیف، رنج	عفت	پرہیزگاری، پارسائی
عاریت	قرض، ادھار	جنجال	وبال، آفت، مصیبت
تیغ	تلوار	شاہِ زماں	زمانہ کا بادشاہ، مراد رسول اللہؐ
دستور	طریقہ، رسم و رواج		
کرب انگیز	تکلیف دہ	وحدت	توحید
فضیلت	بڑائی	عربی عجمی	عرب اور غیر عرب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
صنفِ نازک	عورتیں	ناشاد	ناخوش، پریشان

نبیؐ کا وصال

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
وصال	انتقال، ملاپ	کوچ کرنا	ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا
حوض	چھوٹا تالاب، پانی جمع کرنے کا گڑھا	کرتوت	کام، عمل، چالاکی
		گور	قبر
علالت	بیماری، مرض	روا	مناسب، جائز
تماشے کی جا	تماشہ دیکھنے کی جگہ	کوثر	جنت میں ایک حوض
تکمیلِ دیں	دین کو مکمل کرنا	لب بہ لب	بھری ہوئی
مضامین	مضمون کی جمع، عبارت	خوش بخت	خوش نصیب
نقاہت	کمزوری	مقدم	آگے، اول
رستگاری	چھٹکارا	کہرام	شور، ہنگامہ، غم

حضورؐ کے اخلاقِ حسنہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اُسوہَ	نمونہ، مثال	طرز	روش، طریقہ
سخن	بات، کلام	دھنی	امیر

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ملنسار	ہر ایک سے ملنے والا، میل جول رکھنے والا	سونپنا	حوالے کرنا، کسی کے ذمہ کرنا
		خاکساری	انکساری، عاجزی
فیاضی	سخاوت، دریا دلی	غنچہ	پھول کی کلی، گلِ نوشگفتہ
ذکاوت	ذہن کی تیزی، ذہانت	قناعت	تھوڑی چیز پر راضی اور خوش رہنا
تونگر	امیر، خوشحال		
حُر	آزاد	متانت	سنجیدگی
استقامت	پختگی، سیدھی راہ پر قائم رہنا	وجہِ سعادت	خوش نصیبی کا سبب
خندہ جبینی	خوشی اور مسکراہٹ سے	اجناس	جنس کی جمع۔ کھانے پینے کی چیزیں

درود و سلام

ساگر	سمندر	شفا	تندرستی
وسیلہ	ذریعہ	شجر	درخت
لب	ہونٹ	رہبر	راہ دکھانے والا
محشر	قیامت	دلکش	دل کھینچنے والا، خوبصورت
قرینہ	سلیقہ	غلماں	نوعمر لڑکے، جنت کے کمسن خادم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیرتِ نبوی ﷺ --- جھلکیاں

حضورؐ کا خاندان اور پیدائش

عرب میں کئی مشہور قبیلے تھے۔ ان میں سب سے بڑا قبیلہ "قریش" تھا۔ آپ ﷺ اسی قبیلہ کے بنو ہاشم خاندان سے تھے۔

آپ ﷺ کی پیدائش صبح صادق کے بعد طلوعِ آفتاب سے پہلے بارہ ربیع الاول بروزِ پیر "عام الفیل" بمقامِ مکہ ابوطالب کے گھر میں ہوئی۔ یہ تاریخ عام طور پر مشہور ہے۔ ورنہ زیادہ صحیح تاریخ ۹/ ربیع الاول ہے۔

مادرِ مہربان نے "احمد" نام رکھا۔ اور دادا عبدالمطلب نے "محمد" کا نام دیا۔

آپ ﷺ کے والد کا انتقال آپ ﷺ کی پیدائش سے پہلے ہو چکا تھا۔ آپ مدینہ میں مدفون ہیں۔ آپ کا نام "عبداللہ" تھا۔ والدہ کا نام "آمنہ" تھا۔

آپ ﷺ نے دو تین دن تک اپنی ماں کا دودھ پیا۔ پھر کچھ دنوں "ثویبہ" کا دودھ پیا۔ دستورِ عرب کے مطابق بہترین صحت و پرورش کے لیے آپ ﷺ دائی حلیمہ کے سپرد کیے گئے۔ اور ان کا دودھ پیا۔ تقریباً پانچ چھ سال وہاں رہے۔

بچپن میں دائی حلیمہ کے یہاں بکری چراتے ہوئے ایک مرتبہ شقِ صدر ہوا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ زندگی میں چار مرتبہ یہ واقعہ پیش آیا۔

جب آپ ﷺ چھ سال کے ہوئے تو مقامِ 'ابوا' میں آپ ﷺ کی والدہ کا انتقال ہوا۔ والدہ کے انتقال کے بعد دادا 'عبدالمطلب' نے پالا پوسا۔ ان کا انتقال ہوا تو عمر آٹھ سال تھی۔

پھر آپ ﷺ کے چچا 'ابو طالب' نے دیکھ بھال کی۔ جب بارہ سال کے ہوئے تو چچا ابو طالب کے ساتھ بغرضِ تجارت ملکِ شام بھی گئے۔

دادی کا نام ''فاطمہ'' تھا۔ نانی کا نام ''برّہ'' تھا۔

آپ ﷺ کے چچاؤں کی تعداد بارہ تھی اور پھوپھیاں چھ تھیں۔ جن کے نام یہ ہیں۔ صفیہ، عاتکہ، برہ، اروی، امیمہ اور امِ حکیم بیضاء۔ صرف دو چچا مشرف بہ اسلام ہوئے۔ حضرتِ عباسؓ اور حضرتِ حمزہؓ۔

آپ ﷺ کا عقیقہ آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلب نے پیدائش کے ساتویں دن کیا۔ اور قریشِ مکہ کی دعوت کی۔

مہرِ نبوت آپ ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان میں تھی۔ یہ ایک سرخ گوشت کا ٹکڑا تھا۔ دیکھنے میں کبوتر کے انڈے کی مانند لگتا تھا۔ راجح قول کے مطابق یہ مہر ابتدائے ولادت سے ہی تھی۔

آپ ﷺ کی جوانی بڑی سادگی کے ساتھ گزری۔ آپ ﷺ کی امانت وصداقت کا ہر طرف چرچا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ پچیس سال کی عمر میں حضرتِ خدیجہ کا مال لے کر بغرضِ تجارت دوسری مرتبہ ملکِ شام کا سفر کیا اور خوب نفع ہوا۔

حضرتِ خدیجہؓ سے نکاح

آپ ﷺ کا نکاح ابو طالب نے چالیس سالہ خدیجۃ الکبریٰ سے پڑھایا۔ اس وقت آپ ﷺ کی عمر پچیس سال تھی۔ حضرت خدیجہؓ کی زندگی میں آپ ﷺ نے دوسری شادی نہیں کی۔

تعمیرِ کعبہ اور تحکیم

تعمیرِ کعبہ کے سلسلے میں قریش کے سرداروں کے درمیان سخت اختلاف ہوگیا۔ وہ آپس میں الجھنے لگے تو ابوامیہ بن مغیرہ مخزومی نے مشورہ دیا کہ جو کل صبح سب سے پہلے مسجدِ حرم میں آئے گا۔ وہی اس جھگڑے کا فیصلہ کرے گا۔ دوسری صبح آپ ﷺ سب سے پہلے حرم میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایک چادر لائی جائے اس میں پتھر رکھ کر تمام سردارانِ مکہ اس کو دیوارِ کعبہ تک لائیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے پتھر اٹھا کر دیوارِ کعبہ میں نصب کردیا۔ حکمت و مصلحت سے یہ جھگڑا ختم ہوا اور سب لوگ آپ ﷺ کی تحکیم سے خوش ہوئے۔

غارِ حرا کا قیام اور بعثت و رسالت

آپ ﷺ اکثر غارِ حرا چلے جاتے۔ کھانا خود لے جاتے یا حضرتِ خدیجہؓ انتظام کرادیتیں۔ آپ ﷺ کئی دنوں تک وہاں قیام کرتے اور ذکر و فکر میں مشغول

رہتے۔ انہی دنوں آپ ﷺ کو نبوت ملی۔ اس وقت آپ ﷺ کی عمر چالیس سال ایک دن تھی۔ بعثت کا دن ۹/ ربیع الاول یا ۱۷/ رمضان تھا۔ سب سے پہلی وحی ''اقرأ باسم ربک الذی خلق۔۔۔'' نازل ہوئی۔

نبوت کا اعلان، پہاڑی کا وعظ

آپ ﷺ نے خفیہ انداز میں تبلیغِ اسلام کا آغاز کیا۔ سب سے پہلے حضرت ابوبکرؓ، حضرت خدیجہؓ، حضرت علیؓ اور حضرت زید ابنِ حارثہ نے اسلام قبول کیا۔ یہ سلسلہ ۳/ سالوں تک چلتا رہا۔ اس درمیان ۳۰/ آدمیوں نے اسلام قبول کیا۔

پھر آپ کو بذریعہ وحی کھلی دعوت و تبلیغ کا حکم ہوا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے تمام مشرکینِ مکہ کو کوہِ صفا کے دامن میں اکٹھا کیا۔ اور خود پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے اور مختصر تمہید کے بعد کہا: ''اے لوگو! اگر میں یہ کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ آور ہوگا۔ تو کیا یقین کرو گے؟'' سب نے کہا: ''کیوں نہیں! آپ امین و صادق ہیں۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''دیکھو میں تمہیں کل کے آنے والے عذاب سے باخبر کرتا ہوں۔ تم لوگ یہ بت پرستی چھوڑ دو اور ایک خدا کی عبادت کرو۔'' اتنا سن کر سب بھڑک گئے۔ اور الٹے پاؤں اپنے گھروں کو روانہ ہوگئے۔ کسی نے آپ ﷺ کی بات نہیں مانی۔ ابولہب نے آپ ﷺ کے ساتھ بدزبانی کی جس کے جواب میں سورۂ لہب نازل ہوئی۔

اسلام لانے والوں پر مصائب کے پہاڑ

اشاعتِ اسلام کی روک تھام کے لیے کفارِ مکہ نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں رچنا شروع کر دیں۔ مذاق اڑاتے، مجنون و شاعر کہتے۔ تو کبھی جادوگر کہہ کر پکارتے۔ راستے میں کانٹے بچھا دیتے، حالتِ نماز میں نجاست ڈال دیتے ۔ بدسلوکی عام تھی۔ اصحابِ نبیؐ پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ مشرکین کبھی گردن میں رسی ڈال کر گھسیٹتے تو کبھی گرم ریت پر چت لٹا دیتے۔ دھوپ میں کھڑا کر دیتے تو کبھی جلتے ہوئے شعلوں سے بدن کو داغتے تھے۔ لیکن یہ طوفانِ بدی شمعِ اسلام کو بجھا نہ سکا۔ بلکہ مشرکین کی سختی و شدت نے انہیں اسلام کے معاملہ میں مزید سخت جاں بنا دیا۔اور یہ اصحابؓ عزم واستقامت کے بلند و بالا پہاڑ بن گئے۔

حضرتِ حمزہؓ اور حضرتِ عمرؓ کا قبولِ اسلام

۶ نبوی میں حضرتِ حمزہؓ مسلمان ہوئے۔ پھر ۳/ دن بعد حضرتِ عمر نے بھی اسلام قبول کیا جو کہ حضور ﷺ کی دعاؤں کا ثمرہ تھا۔ ان دونوں کے قبولِ اسلام سے بڑا فائدہ ہوا۔ مسلمانوں کو تقویت ملی۔ ان کا حوصلہ بڑھا۔ کیونکہ یہ دونوں نڈر اور بے باک تھے۔ ان کے دست و بازو میں جان تھی۔ پہلے جو چیز خفیہ طور پر ہوتی تھی اب اس کا اظہار علی الاعلان ہونے لگا۔ کفار کی جمعیت و وحدت کو اس سے بڑا سخت دھچکہ لگا۔ وہ پست حوصلہ ضرور ہوئے مگر تکلیف دہی کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔

ہجرتِ حبشہ

ماہِ رجب ۵ نبوی میں ۱۵ یا ۱۶ / آدمیوں نے ملکِ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ۵ یا ۶ / عورتیں تھیں۔ باقی مرد تھے۔ حضرتِ عثمان بن عفانؓ قافلہ کے سردار تھے۔ بادشاہ ''اصحمہ نجاشی'' نے مسلمانوں کی خوب عزت کی۔ بہت سے حضرات ماہِ شوال میں ۳ / مہینہ بعد اپنے وطن لوٹ آئے۔

کفارِ مکہ کا معاہدہ اور شعبِ ابی طالب کی سختیاں

جب کوئی تدبیر کامیاب نہیں ہوئی۔ تو کفارِ مکہ نے مسلمانوں کا سماجی بائیکاٹ کردیا۔ شادی بیاہ، باہمی خرید وفروخت اور آپسی میل جول پر روک لگادی۔ اس کی زد میں قبیلۂ بنو ہاشم کے تمام افراد خواہ مسلمان ہوں یا کافر سب آئے۔ محرم کے مہینہ ۷ / نبوی میں یہ تحریری معاہدہ ہوا۔ یہ سلسلہ تین سال تک چلا۔ اس درمیان لوگ سخت پریشانی اور بھکمری کا شکار ہوئے۔ تائیدِ غیبی سے محرم ۱۰ / نبوی میں محاصرہ ختم ہوا۔ اس واقعہ کو محاصرۂ شعب ابی طالب کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

معراج کا واقعہ

آپ ﷺ اُمِ ہانی کے گھر آرام فرما رہے تھے کہ فرشتے آئے اور جنتی جانور "براق" کے ذریعہ مسجدِ حرام پھر مسجدِ اقصیٰ آپ ﷺ کو لے جایا گیا۔ یہاں تمام نبیوںؑ نے آپ ﷺ کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ پھر ساتوں آسمانوں کو پار کر کے سدرۃ المنتہیٰ لے جایا گیا۔ عرشِ اعظم پر باری تعالیٰ سے گفتگو ہوئی۔ ہر آسمان پر درجہ بدرجہ حضرتِ آدمؑ، حضرتِ یحیٰؑ اور عیسیٰؑ، یوسفؑ، ادریسؑ، ہارونؑ، موسیٰؑ اور حضرت ابراہیمؑ سے ملاقات ہوئی۔ یہ معراج جسمانی تھی نہ کہ روحانی۔ قرآن بھی شاہد ہے۔ تحفۂ معراج پانچ وقت کی فرض نمازیں ہیں۔ جو ثواب میں پچاس نمازوں کے برابر ہیں۔

سفرِ طائف

آپ ﷺ نے شوال ۱۰ نبوی میں زید ابنِ حارثہ کے ساتھ طائف کا سفر کیا۔ مکہ سے طائف ۶۰/ میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہ سفر پیدل ہوا۔ قبیلۂ ثقیف کے سرداروں کو تبلیغِ اسلام کی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ الٹے کچھ شریر لڑکوں نے آپ ﷺ پر پتھر پھینکے۔ عتبہ اور شیبہ کے باغ میں آپ ﷺ نے پناہ لی۔ طائف سے واپسی کے وقت وادیٔ نخلہ میں ۷/ "جن" آئے اور اسلام قبول کیا۔ ایک مہینہ بعد مکہ لوٹ آئے۔ اور مطعم بن عدی نے آپ ﷺ کو پناہ دی۔ ۱۰ نبوی کو عام الحزن کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اسی سال حضرت ابو طالب اور ام المومنین حضرت خدیجہؓ کا انتقال ہوا۔

یمن اور یثرب والوں کا ایمان لانا

آپ ﷺ کی نبوت کا چرچا عام ہوا۔ چنانچہ ۱۱ ؁ نبوی میں قبیلۂ خزرج کے ۶ / آدمیوں نے اسلام قبول کیا۔ ۱۲ ؁ نبوی میں حج کے موقع پر آئے مدینہ کے ۱۲ / لوگوں نے منیٰ کی ایک گھاٹی میں رسول اللہ ﷺ سے اسلام کی بیعت کی۔ جسے بیعتِ عقبہ اولیٰ کہا جاتا ہے۔ اسی طرح ۱۳ ؁ نبوی میں حج کے موقع پر مدینہ سے آئے ۷۰ / سے زائد لوگوں سے آپ ﷺ نے اسلام کی بیعت کی۔ جسے بیعتِ عقبہ ثانیہ کہا جاتا ہے۔ ان لوگوں نے مدینہ کی گلی گلی میں گھوم کر اسلام کے پیغام کو عام کیا۔ اس طرح مذہبِ اسلام کا پھیلاؤ شروع ہوا۔ اور آپ ﷺ کی دعوت عام ہوئی۔

ہجرتِ مدینہ

جب کفار و مشرکین کی تکلیف رسانی حد سے زیادہ بڑھ گئی تو آپ نے ہجرت کا ارادہ کیا۔ اس وقت آپ کی عمر ۵۳ سال تھی۔ سفرِ ہجرت میں حضرت ابوبکر بھی ساتھ تھے۔ مکہ سے نکل کر پہلے ۳ دن غارِ ثور میں قیام کیا۔ حضرت ابوبکرؓ کا غلام عامر بن فہیرہ رات کو بکریاں لے کر آتا، آپ ﷺ اور ابوبکرؓ ان کا دودھ پی کر اپنا گزارہ کرتے۔ مکہ چھوڑنے پر آپ کو بہت افسوس ہوا۔ یکم ربیع الاوّل ۱ھ کو غارِ ثور سے روانگی ہوئی۔ آپ ﷺ کے ہمراہ عامر بن فہیرہ اور عبداللہ بن اریقط بھی تھے۔ جو رہنمائی کر رہے تھے۔ اسلامی سال سن ہجری یہیں سے شروع ہوا۔ یہی ہمارا اسلامی کیلنڈر ہے۔

قبا میں قیام اور مسجدِ تقویٰ کی تعمیر

مدینہ پہنچنے سے پہلے قبا نامی جگہ میں آپ ﷺ نے قیام کیا۔ دوشنبہ کا دن اور ربیع الاوّل کی آٹھ تاریخ تھی۔ کلثوم بن ہدم آپ ﷺ کے میزبان ہوئے۔ آپ یہاں صرف چار دن ٹھہرے۔ حضرت کلثوم کی زمین پر آپ ﷺ نے ایک مسجد تعمیر کی جس کو قرآن مجید میں مسجدِ تقویٰ کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ جمعہ کے روز آپ ﷺ یہاں سے روانہ ہوئے۔ محلہ بنی سالم میں پہنچے تو جمعہ کی نماز کا وقت ہوگیا۔ آپ ﷺ نے جمعہ کی پہلی نماز بنی سالم کی مسجد میں پڑھائی جس میں کل سو آدمی تھے۔

مدینہ میں تشریف آوری اور مسجد کی تعمیر

مدینہ کا پرانا نام یثرب تھا۔ آپ ﷺ کی آمد کی وجہ سے مدینۃ الرّسول نام پڑا۔ پھر بعد میں صرف مدینہ کہا گیا۔ آپ ﷺ نے حضرت ابوایوب کے گھر قیام کیا۔ حضرت ابوایوب نے سات مہینے تک آپ ﷺ کی خدمت کی پھر آپ ازواجِ مطہرات کے حجروں میں تشریف لے آئے۔

جب آپ ﷺ نے مدینہ کی گلی میں قدم رکھا تو آپ ﷺ کے استقبال میں انصار کی لڑکیوں نے خوشی کے ترانے گائے۔ مدینہ مکہ کے شمال میں تقریباً ڈھائی سو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ ہجرت کے وقت مسلمانوں کے مدِّ مقابل دو گروپ تھے، ایک مشرکین دوسرے یہود۔ اوس اور خزرج یہ دونوں مشرکوں کے قبیلے تھے۔ یہودیوں

کے بڑے قبیلے تین تھے۔ ۱) بنونضیر ۲) بنوقینقاع ۳) بنوقریظہ

جب اسلام کی تعلیم عام ہوئی تو ایک نئے فرقے نے جنم لیا جو منافق کہلایا۔ منافقوں کا سرغنہ عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔

آپ ﷺ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات قائم کرائی۔ دونوں طرف سے پینتالیس پینتالیس افراد تھے۔

۱ھ میں مسجدِ نبوی کی تعمیر کا کام شروع ہوا جس مقام پر آپ ﷺ کی اونٹنی بیٹھی اس جگہ کا انتخاب ہوا۔ یہ جگہ دو یتیم لڑکے سہیل اور سہل کی تھی جس کو ابوبکرؓ نے دس دینار میں خرید لیا تھا۔ خود نبی اور صحابہؓ نے اپنے ہاتھوں سے مسجد کی تعمیر مکمل کی۔ مسجدِ حرام کے بعد یہ دوسری عظیم مسجد ہے جہاں ایک فرض نماز پڑھنے کا ثواب ہزار گنا ہے۔

مدینہ میں کفار و یہود سے معاہدہ

نبی ﷺ نے یہود و مشرکین سے معاہدہ کیا۔ جس کے دفعات مندرجۂ ذیل ہیں۔

۱) دونوں فریقوں کو مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔

۲) مسلمان کسی سے صلح کریں تو یہودیوں کو بھی ساتھ دینا ہوگا۔

۳) جنگ کے وقت یہودیوں کو جان و مال سے مسلمانوں کا ساتھ دینا ہوگا۔

۴) جب کوئی دشمن مدینہ پر حملہ کرے تو اس کا دفاع کرنا یہودیوں پر بھی لازم ہوگا۔

۵) معاہدہ کے کسی فریق سے اگر کوئی جنگ کرے تو سب کو مل جل کر اس کا مقابلہ کرنا ہوگا

۶) مدینہ کی گلیوں میں آپسی لڑائی جھگڑے کی اجازت نہ ہوگی۔

۷) آپس میں کوئی پھوٹ پڑ جائے یا غلط فہمی پیدا ہو جائے تو معاملہ کو نبی ﷺ کے سامنے پیش کیا جائے گا اور آپ جو فیصلہ کریں گے وہ سب کے لیے قابلِ قبول ہوگا۔

یہ معاہدہ ہجرت کے پانچ مہینہ بعد ہوا تھا۔ معاہدہ کا مقصد مسلمانوں کو یہودیوں کی سازش سے محفوظ رکھنا اور مدینہ میں امن و امان قائم کرنا تھا۔

کفارِ مکہ کی ریشہ دوانیاں اور مسلمانوں کا ردِّ عمل

قریشِ مکہ نے مسلمانوں کی ہجرت کے وقت سے ہی مدینہ پر حملہ کرنے کی تیاری شروع کر رکھی تھی۔ نعوذ باللہ ان لوگوں نے محمد ﷺ کے قتل کے سلسلہ میں منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی کو خط بھی بھیجا۔ ساتھ میں یہ دھمکی بھی دی گئی کہ اگر یہ کام نہ ہوا تو منافقین کو فنا کر دیا جائے گا۔

مدینہ کے اردگرد کفار کی چھوٹی چھوٹی ٹولیاں برابر چکر کاٹتی رہتی تھیں۔ مدینہ کی چراگاہ میں وہ لوٹ مار بھی کرتی تھیں۔

کفار نے حملہ کے لیے تمام آلاتِ حرب جمع کر لیے تھے۔ ہر طرح سے تیاری مکمل تھی۔

قریشِ مکہ کے ہر قبیلہ کے ہر گھر سے کم از کم ایک ایک مرد کمر بستہ تھا۔ حد تو یہ ہے عورتوں نے بھی ساتھ دیا۔ اور ملکِ شام جانے والے کفار تاجرین کی نقد و دینار سے مدد کی۔

ملکِ شام جاتے ہوئے مدینہ راستہ میں پڑتا تھا۔

کفار شام سے واپسی کی تیاری ہی کر رہے تھے کہ حضرمی کا قتل ہو گیا۔ اس واقعہ سے قریش مکہ کا غصہ اور بڑھ گیا۔ ادھر مکہ معظمہ میں خبر پھیل گئی کہ مسلمان قافلہ کو لوٹنے والے ہیں۔ اس افواہ نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ اور پھر سارا قریش لڑنے مرنے کو تیار ہو گیا۔

آپ ﷺ کو یہ خبر ملی آپ کو تشویش ہوئی باہم غور و فکر ہوا۔ حضرت ابو بکرؓ نے جذبۂ جاں نثاری سے لبریز تقریر کی، مہاجرین کی معاونت کا آپ کو یقین تھا۔ مگر انصار چپ تھے۔ دوبارہ مشورہ ہوا۔ پھر بھی ان کا واضح عندیہ معلوم نہ ہو سکا۔ سہ بار مشورہ ہوا اب انصار نے سمجھا، شاید رسولِ اکرم ﷺ منہ سے امداد و حمایت کا اعلان سننا چاہتے ہیں۔ سعد بن معاذؓ نے انصار کی ترجمانی کی اور اس بات کی یقین دہانی کرائی کہ ہم لوگ جان و مال سے آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ ﷺ کا ہر حکم ہماری سر آنکھوں پر ہو گا۔ رسول اللہ ﷺ کو یہ سن کر بڑی خوشی ہوئی اور آپ ﷺ کا چہرہ چمک اٹھا۔

غزوۂ بدر

غزوۂ بدر ۲ھ میں پیش آیا۔ ۱۷ رمضان جمعہ کا دن تھا۔ اس جنگ میں تین سو تیرہ صحابہ کرامؓ نے حصہ لیا۔ بیاسی مہاجرین باقی انصار تھے۔ مشرکین کی تعداد ساڑھے نو سو ۹۵۰ تھی۔

مدینہ کی دیکھ بھال کی ذمہ داری ابن امِ مکتومؓ کو ملی پھر ابولبابہؓ بن عبدالمنذر کو مقامِ روحا سے منتظم بنا کر مدینہ بھیجا گیا۔ گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ اس غزوہ میں چودہ مسلمان شہید ہوئے۔ جب کہ ستر ۷۰ مشرکین مارے گئے۔

معاذ اور معوذ نامی دو نوجوان بھائیوں نے مل کر ابو جہل کا کام تمام کر دیا۔ اور عبداللہ بن مسعودؓ نے اس کا سر کاٹ کر حضورؐ کے قدموں میں ڈال دیا۔

مہاجرین کا جھنڈا حضرت علیؓ کے ہاتھ میں تھا اور انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن معاذ نے سنبھال رکھا تھا۔ سب سے بڑا جھنڈا حضرت مصعب بن عمیر کے سپرد تھا۔

کافر اسد بن عبدالاسد مخزومی پہلا شخص تھا جو حضرت حمزہؓ کے ہاتھوں مارا گیا۔

مہجع حضرت عمرؓ کا غلام پہلا شخص تھا جس نے شہادت پائی۔

مسلمانوں کی نصرت و تائید کے لیے نو ہزار فرشتے اترے اور انہوں نے مسلمانوں کا ساتھ دیا۔

کفار کی مدد کے لیے بنومدلج کے مردوں کی صورت میں شیطان بھی حاضر تھا۔ مگر اس کی تدبیر فیل ہو گئی۔

بہت سے سردارانِ مکہ مارے گئے، عبیدہ ابن حارثؓ نے عتبہ کو، حضرت حمزہؓ نے شیبہ کو اور حضرت علیؓ نے ولید کو تہہ تیغ کر دیا۔ تمام لاشوں کو ایک گندے کنویں میں ڈال دیا گیا۔

جنگ ختم ہونے کے بعد تین دن بدر میں ٹھہرے پھر واپس آئے۔

خدا کی بشارت تھی مسلمانوں کو فتح ملی۔ مال غنیمت کے طور پر بہت سارا مال و اسباب بھی ملا۔ وادیٔ صفراء میں اس کی تقسیم ہوئی۔

کسی نہ کسی عذر کے سبب آٹھ صحابہؓ جنگ میں شریک نہ ہو سکے تھے۔ لیکن ان کو مالِ غنیمت سے حصہ ملا تھا۔ اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

۱)حضرت عثمان غنیؓ، (۲) حضرت طلحہ بن عبداللہؓ، (۳) حضرت سعید بن زیدؓ،
۴)حضرت ابولبابہؓ، (۵) حضرت عاصم بن عدیؓ، (۶) حضرت حارث بن حاطبؓ،
۷)حضرت خوات بن جبیرؓ، (۸) حضرت حارث بن الصمہؓ،

نبیؐ نے اسیرانِ بدر کے ساتھ نرمی اور حسن سلوک کا حکم دیا۔

حضرت عمرؓ اور سعد بن معاذ کی رائے تھی انہیں قتل کر دیا جائے۔

حضرت ابوبکرؓ نے فدیہ لے کر جاں بخشی کی رائے دی چنانچہ اسی پر عمل ہوا۔

فدیہ کی رقم کی مقدار ہزار درہم سے پانچ ہزار درہم تک تھی۔

چند آدمی جو غربت زدہ تھے انہیں احساناً بغیر فدیہ لیے چھوڑ دیا گیا۔

(جیسے: ابو عزہ، مطلب بن حنطب اور صیفی بن ابی رفاعہ)

اور کچھ قیدیوں نے مسلم بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے کی خدمت انجام دی یہی ان کا فدیہ تھا۔

غزوہ قرقرۃ الکدر یا غزوہ بنو سلیم

غزوہ قرقرۃ الکدر غزوہ بدر کے سات دن بعد پیش آیا۔

اس جنگ میں دو سو مسلمانوں نے شرکت کی۔

سباع بن عرفطہؓ یا ابن اُمِ مکتومؓ مدینہ کے نگراں تھے۔

غزوہ کا سبب یہ ہوا کہ قبیلہ غطفان کی شاخ بنو سلیم کے چند افراد مدینہ پر حملہ کرنے کے لیے اکٹھا ہوئے تھے۔ آپ ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے

مع اصحاب ان کے ٹھکانوں پر دھاوا بول دیا۔

مقام کدر میں یہ لوگ پانچ سو اونٹ چھوڑ کر فرار ہو گئے۔

مالِ غنیمت کے طور پر مجاہدین کے درمیان اونٹوں کو تقسیم کر دیا گیا۔

بلا جنگ وجدال مدینہ واپس ہوئے۔

یسار نامی غلام ہاتھ آیا جسے آزاد کر دیا۔

غزوۂ بنوقینُقاع

پندرہ شوال ۲ھ سنیچر کے دن یہ غزوہ ہوا۔

غزوہ کا سبب یہ تھا کہ یہودیوں نے معاہدہ کی خلاف ورزی کی اور مدینہ کے اندر بغاوت وفتنہ پیدا کر دیا۔

وہ لوگ قلعہ بند ہو گئے آپ ﷺ نے قلعہ کا گھراؤ کیا۔ محاصرہ پندرہ دن تک رہا۔

بالآخر مجبور ہو کر یہ لوگ باہر آئے آپ ﷺ نے ان لوگوں کو مدینہ سے جلاوطنی کا حکم دیا۔

محاصرہ کے دوران عَلَم حضرت حمزہؓ کے ہاتھ تھا۔ مدینہ کی نیابت ابولبابہؓ کے سپرد تھی۔

محمد بن مسلمہؓ مالِ غنیمت جمع کرتے تھے۔

غزوۂ سویق

پندرہ ذی الحجہ ۲ ؁ھ روز یک شنبہ کو یہ غزوہ پیش آیا۔

مسلمانوں کی جماعت دوسو افراد پر مشتمل تھی۔

ابولبابہ بن عبدالمنذر ؓ مدینہ کی دیکھ بھال پر مامور تھے۔

غزوہ کا سبب:- بدر کی شکست کے موقع سے ابوسفیان نے قسم کھائی تھی کہ جب تک مدینہ پر حملہ نہ کروں گا تب تک نہیں نہاؤں گا۔ اسی قسم کی تکمیل کے لیے مقام عُریض پر دوسو سواروں کے ساتھ دھاوا بول دیا۔ وہاں پیڑ پودوں کو کاٹا پھر ان میں آگ لگائی اور دو انصاریوں کو شہید کر دیا۔

۲ ؁ھ کے مختلف اہم واقعات

ماہ شعبان کے آخری عشرہ میں رمضان کے روزہ کی فرضیت کا حکم نازل ہوا۔

ختم رمضان سے چند یوم پہلے صدقۂ فطر اور نمازِ عیدالفطر کا حکم ہوا۔

عیدالاضحیٰ کی نماز کا وجوب ہوا۔ قربانی کرنے کا بھی حکم ملا۔

نبی ﷺ پر درود بھیجنے کا حکم اسی سال کا تحفہ ہے۔

حکم جہاد و جنگ اسی سال کی دین ہے۔

اس سال کل آٹھ غزوے ہوئے۔

چار دستے روانہ کیے گئے۔

۱) سریہ نخلہ ۲) سریہ عمیر بن العدی

۳) سریہ سالم بن عمیر ۴) سریہ بنی سلیم

غزوۂ غطفان

۳ھ میں غزوہ ہوا۔

اس غزوہ میں ساڑھے چار سو مسلمانوں نے شرکت کی۔

سبب:- نبی ﷺ کو اطلاع ملی تھی کہ بنو محارب اور بنو ثعلبہ کے افراد مقام نجد میں مدینہ پر حملہ کرنے کے لیے جمع ہو رہے ہیں تو آپ ﷺ نے ان کے خلاف محاذ آرائی کی۔

دشمنوں کا سرخیل دعثور بن حارث یا غورث بن حارث تھا بعد میں دولت اسلام سے مالا مال ہوا۔

اسلامی لشکر کی آمد کی خبر سن کر یہ لوگ پہاڑوں کی کھوہ میں روپوش ہو گئے نتیجتاً جنگ نہیں ہوئی۔

بنو ثعلبہ کا جِبار نامی آدمی گرفتار ہوا، نبی ﷺ کی دعوتِ اسلام پر مسلمان ہو گیا۔

مدینہ کی خلافت حضرت عثمانؓ کے سپرد تھی۔

غزوۂ بحران

نبی ﷺ کو پتہ چلا کہ بنو سلیم کے لوگ مقامِ بحران میں اسلام کی مخالفت و

مخاصمت پر متحد ہو رہے ہیں۔ ان کا ارادہ مسلمانوں کو تکلیف پہونچانے کا ہے۔ تو آپ ﷺ اپنی فوج لے کر دفاع کے لیے نکلے۔

یہ غزوہ ربیع الثانی ۳ھ میں پیش آیا۔ غزوہ کا نتیجہ کچھ نہیں رہا۔ دشمن مسلمانون کی فوج دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ نے وہاں دو مہینے تک اقامت اختیار کی۔ پھر مدینہ واپس آئے۔

اس وقت والی مدینہ عبداللہ بن امِ مکتومؓ تھے۔

غزوۂ احد

کفار و مشرکین بدر کی شکست سے بوکھلائے ہوئے تھے۔ وہ جذبہ انتقام کی آگ میں جل رہے تھے۔ ایک بار پھر ان لوگوں نے حوصلہ کیا۔ پُر زور تیاری ہوئی، عورتیں بھی ساتھ ہوئیں۔ شعراء بھی آگے آئے۔ جن کے اشعار خونِ حمیت کو گرم کرنے میں ٹانک کا کام کرتے تھے۔ بدر کا حشر ان کے سامنے تھا۔ اس لیے پورے لاؤ لشکر کے ساتھ یہ قافلہ سوئے مدینہ روانہ ہوا۔

حضرتِ عباسؓ اسلام لا چکے تھے۔ ایک قاصد بھیج کر آپ ﷺ کو صورتِ حال سے باخبر کرا دیا۔ الغرض مسلمان بھی ہوشیار ہو گئے۔

احد ایک پہاڑی کا نام ہے۔ شہرِ مدینہ کے شمال میں لگ بھگ دو میل کی دوری پر واقع ہے۔

۳ھ کی یہ سب سے بڑی جنگ ہے۔

۷/ شوال ۳ھ روزِ سنیچر کو مقابلہ شروع ہوا اور دن بھر جھڑپ ہوتی رہی۔

ابوسفیان، عکرمہ بنِ ابوجہل، صفوان بن امیہ، خویطب بن عبدالعزیٰ، عبداللہ بن ربیعہ اور حارث بن ہشام وغیرہ یہ تمام کفار کے سرغنہ تھے۔ جو ایک لمبی میٹنگ اور مضبوط پلاننگ کے بعد بدلہ لینے کے لیے مدینہ آئے تھے۔

آپ ﷺ نے صورتِ حال کے جائزہ کے لیے انس اور مونس نامی دو شخصوں کو بھیجا۔ انہوں نے واپس آکر بتایا۔ قافلہ مدینہ کے آس پاس پہنچ چکا ہے۔ آپ ﷺ نے مدافعت کی صورت پر مشورہ کیا۔ ایک رائے تھی مدینہ میں رہ کر مقابلہ کیا جائے۔ آپ ﷺ بھی اس کے حامی تھے۔ کچھ لوگوں نے مدینہ سے نکل کر جنگ کرنے کا مشورہ دیا۔ تاکہ مشرکین بزدل نہ سمجھیں۔ آخری رائے حتمی ہوئی۔

ان جواں ہمت مسلمانوں کے نام جو مدینہ کے باہر سے جنگ لڑنے کے حمایتی تھے۔ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ حضرتِ نعمان بن مالکؓ، ۲۔ حضرتِ حمزہؓ، ۳۔ حضرتِ سعد بن عبادہ

مشرکین کی فوج تین ہزار نفر پر مشتمل تھی۔ دو سو گھوڑے، تین ہزار اونٹ اور سات سو زرہیں ان کے پاس تھیں۔ جنگی ہتھیار سے وہ بالکل لیس تھے۔ جذبہ انتقام میں شدت لانے کے لیے پندرہ عورتیں بھی تھیں۔

اسلامی لشکر کی تعداد مسلمان اور منافق ملا کر ایک ہزار تھی۔ سردارِ منافقین عبداللہ بن ابی نے بدعہدی کی۔ مقامِ شوط سے منافقین لوٹ آئے۔ اس لیے کہ ان کی رائے نہیں مانی گئی۔ یہ ان کا بہانہ تھا۔ ان کی تعداد تین سو تھی۔

شیخان ایک جگہ ہے وہاں آپ ﷺ نے مسلم لشکر کا معائنہ کیا۔ بہت سارے بچے تھے۔ ان کو واپس بھیج دیا۔ لیکن دو بچے بضد ہو کر رُک گئے۔ اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔رافع بن خدیج، ۲۔سمرہ بن جندب

رافع بن خدیج نے پنجوں کے بل کھڑا ہو کر اپنے قد و قامت کا احساس کرایا۔ تیر اندازی میں ان کو مہارت حاصل تھی۔

سمرہ نے رافع کو کشتی میں چت کر کے اپنی قوت کا مظاہرہ کیا۔ اور اپنے چناؤ کو درست ٹھہرایا۔

یہ تھا جذبہ شوقِ جہاد! اس لیے آپ ﷺ نے دونوں کو اجازت مرحمت فرمادی۔

مشرکین کا علمبردار طلحہ بن ابی طلحہ تھا۔

مسلمانوں کے تین جھنڈے تھے۔مہاجرین کا جھنڈا مصعب بن عمیرؓ کے پاس تھا۔ قبیلۂ اوس (انصار) کا جھنڈا اُسید بن حُضیر سنبھال رہے تھے۔

قبیلۂ خزرج کا جھنڈا حباب بن منذرؓ کے ہاتھ تھا۔

جنگِ احد میں نبی کریم ﷺ نے اپنی تلوار حضرتِ ابودجانہؓ کو عنایت فرمائی تھی۔

آپ ﷺ نے جبلِ احد کے ایک گوشے میں پچاس تیر اندازوں کا دستہ قائم کیا۔ تاکہ مشرکین کی نقل و حرکت پر نظر رہے۔ اور انہیں تاکید فرمائی کہ: کسی بھی

حال میں وہاں سے نہ ہٹیں۔

حضرت عبداللہ بن جبیر نگران و منتظم تھے۔

مشرکین کی طرف سے سب سے پہلا حملہ آور ابو عامر فاسق تھا۔

طلحہ بن ابی طلحہ سب سے پہلے مارا گیا۔ یہ مشرکین کا علمبردار بھی تھا۔

حضرت زبیرؓ کا یہ شکار تھا۔

حضرتِ حمزہؓ کو غلام وحشی بن حرب نے شہید کیا۔

حضرتِ حنظلہؓ بہ حالتِ جنابت ہی جنگ میں شریک ہوئے تھے۔ شہید ہوئے۔ فرشتوں نے نہلایا۔ غسیل الملائکہ کا لقب ملا۔

حضرتِ مصعب بن عمیرؓ شہید ہوئے آپ کی شکل نبی ﷺ سے مشابہ تھی۔ اس لیے افواہ پھیلی حضور ﷺ شہید ہو گئے۔ مسلمان بے چین ہو اٹھے۔ حضرت کعب بن مالک نے صحیح خبر بتائی۔ مسلمانوں کو راحت ملی۔

جنگِ احد میں فتح قریب تھی۔ لیکن احد کے متعین دستہ نے حکمِ نبی ﷺ کو توڑا۔ پانسہ پلٹ گیا۔ جیتی بازی ہار گئے۔ یہ شکست نبی ﷺ کی حکم عدولی کی سزا تھی۔

جنگِ احد میں عتبہ بن ابی وقاص کے پتھر سے آپ ﷺ کا دندانِ مبارک شہید ہوا۔

عبداللہ بن شہاب زہری نے پتھر مار کر آپ ﷺ کی جبینِ مبارک کو خون آلود کر دیا۔ مالک بن سنانؓ نے خون چوس کر صاف کیا۔

عبداللہ بن قمیہ کے حملہ سے خود کی کڑی روئے مقدس میں چبھ گئی جسے ابو عبیدہ بن الجراحؓ نے نکالا۔

جنگ میں حضور ﷺ پر ہونے والے حملوں کو حضرت طلحہ نے ہاتھ پر روکا۔ جس کی وجہ سے آپ کا ایک ہاتھ ناکارہ ہوگیا۔

اس جنگ میں ستر مسلمان شہید ہوئے۔

کفار بائیس، تئیس یا تینتیس کی تعداد میں مارے گئے۔

حضرت یمانؓ غلطی سے ایک مسلمان کے ہاتھوں ہی شہید ہوگئے۔

جنگِ احد میں سعد بن وقاصؓ نے ایک ہزار تیر چلائے۔

حضور ﷺ نے اس جنگ میں صفوان بن امیہ، سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام کے لیے بددعا فرمائی۔ یہ تینوں قریش کے سردار تھے۔

جنگِ احد میں حضرتِ عائشہؓ، امِ سلیم اور ایک روایت کے مطابق ابو سعید خدری کی والدہ محترمہ امِ سلیط زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔ اور پانی پلاتی تھیں۔

حضرت زیاد بن سکنؓ نے جنگِ احد میں حضور ﷺ کے قدموں میں جان دینے کی سعادت پائی۔

جنگِ احد میں حضرت قتادہ بن نعمانؓ کی آنکھ کی پتلی تیر لگنے سے نکل گئی تھی۔ آپ ﷺ نے اس کو آنکھ میں بٹھا دیا۔ آنکھ اچھی ہوگئی۔

نبی کریم ﷺ کے نیزہ سے ابی بن خلف مارا گیا۔

مشرکین نے مسلمانوں کی لاشوں کا مثلہ کیا۔ (ناک، کان کاٹ کر بے حرمتی کی)

ہندہ نے حضرتِ حمزہؓ شہید کی لاش کا مثلہ کیا۔

حضرت عمیر بن ثابتؓ نے ایک نماز بھی نہ پڑھی اور شہید ہو کر جنت مکانی ہوئے۔

شہدائے احد کی تجہیز و تکفین کے لیے مکمل بدن کپڑے میسر نہیں تھے۔

بلا غسل ایک چادر میں دو دو کر کے دفنا دیا گیا۔

آپ ﷺ نے شہدائے احد کی نمازِ جنازہ پڑھی۔

نبی ﷺ کے چہرۂ مبارک سے برابر خون رس رہا تھا۔ حضرتِ فاطمہؓ اور علیؓ نے چٹائی جلا کر راکھ بھر دی۔ خون بند ہو گیا۔

غزوۂ احد کے دوران عبداللہ بن ام مکتومؓ مدینہ کے خلیفہ تھے۔

جنگِ احد میں ابتداءً مسلمان غالب رہے۔ بعد میں کفار کا غلبہ ہوا۔ مگر آخری کامیابی مسلمانوں ہی کو ملی۔ کیونکہ کفار مسلمانوں کے تازہ حملوں سے گھبرا گئے۔ اور میدان چھوڑ گئے۔

جنگ سے فراغت کے بعد آپ ﷺ ۷/شوال کو مدینہ تشریف لائے۔

غزوۂ حمراء الاسد

یہ غزوہ احد کے دوسرے دن ۸/شوال ۳ھ روز اتوار کو ہوا۔

قبیلہ خزاعہ کے سردار معبد نے کفار کے دل میں مسلمانوں کا رعب ڈالا اور ان کی دل شکنی کی تو کفار مکہ لوٹ گئے۔

آپ ﷺ نے حمراء الاسد میں (پیر، منگل، بدھ) تین دن قیام کیا پھر واپس

ہوئے۔

۳ھ کے خاص واقعات

شوال کے مہینہ میں شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا۔

ماہِ شعبان بنت عمرؓ حضرت حفصہؓ کی شادی حضورؐ سے ہوئی۔

رمضان المبارک میں حضرت امام حسنؓ پیدا ہوئے۔

قانونِ وراثت اسی سال نازل ہوا۔

مشرکہ سے نکاح کی حرمت کا حکم اسی سال نازل ہوا۔

اس سال چار غزوات کا سامنا ہوا، جن کا ذکر ہو چکا۔

دو سریئے بھیجے گئے۔ ۱) سریہ محمد بن مسلمہ ۲) سریہ زید بن حارثہ

حادثہ بئر معونہ ۴ھ

۴ھ کے مشہور دستوں میں سے بئر معونہ والا دستہ سب سے بڑا تھا۔

یہ دستہ نجد گیا۔

دستہ میں ستر قرّاء اور حفاظ شامل تھے۔

حضرت منذرؓ بن عمرو انصاری اس دستہ کے امیر تھے۔

نبیؐ نے دشمن عامر بن طفیل کو ایک خط لکھا جسے اس نے پڑھا بھی نہیں۔

قاصد حرام بن ملحان کو قتل کروا دیا۔

قاتل کا نام جبار بن سلمیٰ تھا، بعد میں یہ مسلمان ہو گئے۔

دستہ کے تمام افراد کو شہید کر دیا، صرف ایک بچ گئے، ان کا نام حضرتِ کعبؓ بن زید بن نجار تھا۔

مسلمانوں کی شہادت میں عامر، قبیلہ ذکوان، قبیلہ عصیہ اور قبیلہ رُعل وغیرہ کا ہاتھ تھا۔

اس کے ردِعمل میں نبیؐ نے ایک مہینہ تک ان کے لیے نمازِ فجر میں بد دعا فرمائی، اس حادثہ سے آپ ﷺ کو سخت تکلیف ہوئی۔

یہ واقعہ ماہ صفر ۴ھ کا ہے۔

غزوہ بنو نضیر

ربیع الاول کے مہینہ ۴ھ میں غزوہ بنو نضیر ہوا۔

حضرت ابن ام مکتومؓ مدینہ کے نگراں تھے۔

یہود کی وعدہ خلافی کی وجہ سے یہ غزوہ ہوا، یہ لوگ آپ کی ہلاکت کے درپے تھے۔

اس سازش کا علم آپ ﷺ کو فرشتہ کے ذریعہ ہوا۔

آپ ﷺ نے یہودیوں کی جلاوطنی کا حکم دیا۔

ان لوگوں نے بات نہ مانی اور آمادۂ جنگ ہوئے۔

قلعہ بند ہو کر مسلمانوں پر سنگ باری کی۔

مسلمانوں نے محاصرہ کیا (پندرہ روز) بقول دیگر چھ روز گھراؤ ہوا۔

بالآخروہ خیبر میں جا کر آباد ہوئے کچھ لوگ ملکِ شام چلے گئے۔

مالِ غنیمت کے طور پر تین سو پچاس تلواریں، پچاس خود اور پچاس زرہیں مسلمانوں کے ہاتھ لگیں۔

یہودیوں کی زمین وجائیداد نبیؐ کے قبضے میں چلی گئی۔

حُیی بن اخطب، کنانہ بن الربیع اور سلام بن الحقیق تینوں بنونضیر کے بڑے سردار تھے۔

بنونضیر سے دوآدمی مسلمان ہوئے۔(یامین بن عمیرؓ اور ابوسعید بن وہبؓ)

غزوہ نجد

جمادی الاولیٰ ۴ھ میں غزوہ نجد کا واقعہ پیش آیا۔

اس غزوہ میں چارسواصحابؓ نبیؐ شریک تھے۔

آپؐ مع اصحاب بنومحارب اور بنوثعلبہ کے تعاقب میں مقامِ نجد تک گئے مگر وہ لوگ ڈر کر بھاگ کھڑے ہوئے۔

مدینہ کے خلیفہ حضرت ابوذر غفاریؓ یا عثمانؓ تھے۔

جس مشرک نے نبی کی تلوار پر قبضہ کیا تھا اس کا نام غورث بن حارث تھا، پھر یہ مسلمان ہوگئے۔

اسی غزوہ میں عباد بن بشر کو حالتِ نماز میں تین تیر لگے مگر انہوں نے نماز نہیں

توڑی۔

غزوۂ بدر ثانیہ

ماہِ شعبان ۴ھ میں یہ غزوہ پیش آیا۔

مشرکین کی تعداد ۲۰۰۰ تھی۔

مسلمانوں کی تعداد ۱۵۰۰ تھی۔

مدینہ کے محافظ عبداللہ بن رواحہ تھے۔

اسلامی جھنڈا حضرت علیؓ کے ہاتھ تھا۔

حضور ﷺ نے اپنے رفقاء کے ساتھ آٹھ دن بدر میں قیام کیا۔

مشرکین کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب بیٹھ گیا۔ اور خشک سالی کا بہانہ کر کے یہ لوگ بھاگ گئے۔

اس غزوہ کو بدرِ موعد، غزوۂ بدرِ اخریٰ اور غزوۂ بدرِ صغریٰ بھی کہتے ہیں۔

۴ھ کے مختلف واقعات

اس سال تین غزوے ہوئے۔ جن کا ذکر ہو چکا۔

پانچ دستے بھیجے گئے۔

پانچ سرایا روانہ ہوئے۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ سریہ ابو سلمہ　　　۲۔ سریہ بئرِ معونہ

۳۔ سریہ عبداللہ بن انیس ۴۔ سریہ عمرو بن امیہ ضمری ۵۔ سریہ رجیع

شعبان کے مہینہ میں حضرت امام حسین کی ولادت ہوئی۔

جمادی الاولیٰ کے مہینہ میں نواسہ رسول ﷺ عبداللہ بن عثمان کا چھ سال کی عمر میں انتقال ہوا۔

ماہِ رمضان میں آپ ﷺ کا نکاح ام المساکین حضرتِ زینبؓ بنتِ خزیمہ سے ہوا۔

ماہِ شوال میں حضرتِ امِ سلمہؓ سے آپ ﷺ نے نکاح کیا۔

حضرتِ زید بن ثابت کو آپ ﷺ نے اسی سال یہود کی زبان سیکھنے کا حکم فرمایا۔

پردہ کا حکم بھی اسی سال ملا۔ یہ مشہور روایت ہے سنہ ۳ ھ اور سنہ ۵ ھ کا بھی قول ہے۔

غزوۃ دومۃ الجندل

۲۵/ ربیع الاول سنہ ۵ ھ کو غزوۂ دومۃ الجندل کے لیے آپ ﷺ نے سفر شروع کیا۔

اصحابِ مجاہدینؓ کی تعداد ایک ہزار تھی۔

دومۃ الجندل کے رہبر کا نام "مذکور" تھا۔

کوئی جنگ نہیں ہوئی۔

لشکرِ اسلام کے پہونچنے سے قبل سب میدان چھوڑ کر فرار ہو گئے۔

مسلمانوں کو کچھ جانور ہاتھ لگے۔

۲۰/ ربیع الثانی ۵ھ کو مدینہ واپسی ہوئی۔

غزوۂ بنو المصطلق

غزوۂ بنو المصطلق کا دوسرا نام غزوۂ مریسیع بھی ہے۔

بروزِ پیر ۲/ شعبان ۵ھ آپ ﷺ غزوہ کے لیے روانہ ہوئے۔

مریسیع ایک جگہ کا نام ہے۔ اسی لیے غزوہ اس کی طرف بھی منسوب ہے۔

حارث بن ضرّار مدینہ پر حملہ کی تیاری میں تھا۔ اسی لیے یہ غزوہ ہوا۔

اس غزوہ میں حضرتِ عائشہؓ اور امِ سلمہ بھی ساتھ تھیں۔

مدینہ کے نگراں زید بن حارثؓ یا حضرت ابوذر غفاریؓ تھے۔

اس غزوہ میں دشمن کے دس افراد مارے گئے۔

تقریباً ۶۰۰/ آدمی گرفتار ہوئے۔

پانچ ہزار بکریاں اور دو ہزار اونٹ مالِ غنیمت کے طور پر ہاتھ آئے۔

سردار حارث بن ضرار کی بیٹی جویریہ گرفتار ہوئیں۔ ان سے آپ ﷺ کا نکاح ہوا۔ اس نکاح سے متاثر ہو کر تمام اصحابؓ نے قیدیوں کو آزاد کر دیا۔

واقعۂ افک

واقعۂ افک غزوۂ بنو مصطلق سے واپسی کے موقع پر ۵ھ میں پیش آیا۔

منافقین نے حضرت عائشہؓ پر غلط کاری کا الزام لگایا تھا۔

ہار گم ہو جانے کی وجہ سے وہ قافلہ سے بچھڑ گئیں تھیں۔ حضرتِ صفوان بن معطلؓ کے اونٹ پر سوار ہو کر آئیں۔

آپ کی برأت میں قرآن کی دس آیتیں نازل ہوئیں۔ پھر بدگمانی کا ازالہ ہوا۔

غزوۂ خندق یا احزاب

ماہِ شوال یا ذیقعدہ ۵ھ میں یہ غزوہ ہوا۔

۵ھ کا یہ سب سے بڑا واقعہ ہے۔

احزاب اس لیے کہتے ہیں۔ کہ عرب کے کئی قبیلے اس جنگ میں شامل تھے۔

(عربی میں احزاب کے معنیٰ 'جماعتیں' ہیں)

مدینہ کے اردگرد گڑھے کھودے گئے تھے۔ اسی لیے خندق نام پڑا۔ عربی میں خندق 'کھائی' کو کہتے ہیں۔

اس جنگ کی سازش بنو نضیر کے سرداروں نے رچی تھی۔ (حُیی بن اخطب، سلام بن الحقیق وغیرہ)

کفار کی فوج دس ہزار افراد پر مشتمل تھی۔ کفار کا سرغنہ ابوسفیان تھا۔

قبیلہ بنوغطفان کا سردار عیینہ بن حصن فزاری تھا۔

حضرت سلمان فارسی کی رائے سے خندق کھودی گئی۔

یہ خندق چھ دن میں تیار ہوئی۔ بقولِ دیگر بیس دن میں۔

آپ ﷺ اور صحابہؓ نے مل کر اس کام کو انجام دیا۔ خندق کھودتے ہوئے بھاری چٹان آگئی تھی۔ جسے نبی ﷺ نے توڑا۔ یہ چٹان کدال کی تین ضربوں سے ٹوٹی۔ ہر مرتبہ آپ ﷺ نے خوشخبری سنائی۔ پہلی ضرب میں فرمایا۔ ملکِ شام کی کنجیاں دے دی گئیں۔ دوسری ضرب میں فرمایا: مجھے ملکِ فارس کی حکومت ملی۔ تیسری ضرب میں فرمایا: یمن کی کنجیاں دے دی گئیں۔

مسلمان غزوۂ خندق میں بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے تھے۔

خندق مدینہ کے شمالی جانب پانچ گز گہری کھودی گئی۔

خندق کے اس پار کفار ایک مہینہ تک رہے۔

اسی غزوۂ خندق میں آپ ﷺ کی چار نمازیں قضاء ہوگئیں۔ وہ نمازیں یہ ہیں۔ (ظہر، عصر، مغرب اور عشاء)

خندق کی لمبائی چھ میل تھی۔ غزوۂ خندق کے موقع سے عورت اور بچے ایک قلعہ میں محصور تھے۔ ان کے محافظ حضرت حسان بن ثابتؓ تھے۔

حضرتِ صفیہؓ نے ایک یہودی کو قتل کیا۔

نعیم بن مسعودؓ نے دشمنوں کی جماعت میں پھوٹ ڈالی۔

مشرکین پر طوفان کی شکل میں قہرِ خدا نازل ہوا۔ اور وہ ناکام لوٹ گئے۔

حضرت حذیفہؓ بن یمان دشمنوں کی خبر گیری پر مامور تھے۔

مشرکین میں سے تین افراد قتل ہوئے۔ وہ یہ ہیں: (۱) عمرو بن عبدِ وُد
(۲) نوفل بن عبداللہ اور (۳) منبہ بن عبید

مسلمانوں کی طرف سے چھ یا آٹھ افراد شہید ہوئے۔ اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔ (۱) سعد بن معاذؓ (۲) ثعلبہ بن عنمہؓ (۳) کعب بن زیدؓ
(۴) انس بن اویسؓ (۵) عبداللہ بن سہلؓ (۶) طفیل بن نعمانؓ
(۷) عبداللہ بن خالدؓ (۸) قیس بن زیدؓ

غزوۂ بنو قریظہ

ماہِ ذی قعدہ ۵ھ روز بدھ کو یہ غزوہ شروع ہوا۔

سببِ غزوہ:۔ یہودیوں نے نقضِ عہد کا جرم کیا تھا اس لیے یہ غزوہ ہوا۔

کعب بن اسد یہودی بنو قریظہ کا سردار تھا۔

حضرت عبداللہ بن اُمِ مکتوم مدینہ کے نگراں تھے۔

ابولبابہؓ کو یہودیوں نے مشورہ کے لیے بلایا تھا۔

ابولبابہؓ منذر نے اپنی ایک غلطی کے اعتراف میں خود کو بیس روز تک مسجد کے کھمبے سے باندھے رکھا۔

بنی قریظہ نے حضرت سعد بن معاذؓ کو اپنا حَکَم مانا۔

حضرتِ سعدؓ نے مردوں کے قتل عورتوں اور بچوں کی حراست اور مال کی تقسیم

کر دینے کا فیصلہ سنایا۔

اسی غزوہ میں حضرتِ سعدؓ بن معاذ کی شہادت سے عرشِ خداوندی کانپ اٹھا۔

ستّر ہزار فرشتوں نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھی۔

بنو قریظہ کی طرف سے بنانہ نامی عورت قتل کی گئی۔

بنو قریظہ کا محاصرہ پچیس دن مسلسل رہا۔

چار سو سے پانچ سو کے درمیان قریظہ کے افراد قتل کردیے گئے۔

۵ ھ کے اہم واقعات

حدِ قذف کا حکم نازل ہوا۔

منہ بولے بیٹے کی بیوی سے نکاح کے جواز کا حکم نازل ہوا۔

پردہ کا حکم مشروع ہوا۔

تیمّم کی مشروعیت بھی اسی سال ہوئی۔

حضرت زینبؓ سے آپ ﷺ کا عقدِ نکاح اسی سال ہوا۔

پورے سال میں کل چار غزوے ہوئے۔

صرف ایک سریہ کی نوبت آئی۔ (سریہ عبداللہ بن عتیک)

صلح حدیبیہ

صلح حدیبیہ ۶ ھ کا سب سے اہم اور بڑا واقعہ ہے۔

حدیبیہ ایک کنویں کا نام تھا۔ اسی نام سے ایک گاؤں بھی آباد تھا۔

زیارتِ کعبہ کو آپ ﷺ تشریف لے جا رہے تھے تو آپ ﷺ نے یہاں قیام کیا۔ سفر کا سبب آپ ﷺ کا ایک خواب تھا۔ جس میں آپ ﷺ نے خود کو اور صحابہؓ کو مکہ میں مامون دیکھا۔

آپ ﷺ نے عمرہ کا ارادہ کیا۔ یکم ذی قعدہ ۶ ھ کو آپ ﷺ کی روانگی ہوئی۔

چودہ سے پندرہ سو کے درمیان صحابہؓ بھی شریکِ سفر تھے۔

آپ ﷺ کی سواری اونٹنی کا نام "قصویٰ" تھا۔ یہ ثنیۃ المرار میں بیٹھ گئی۔

قریش کے پروگرام کی خبر قبیلۂ خزاعہ کے سردار بدیل بن ورقہ نے آپ ﷺ کو پہونچائی۔

قریشِ مکہ کے پاس خراش بن امیہ کو سب سے پہلے آپ ﷺ نے بھیجا کہ کفار کو آپ ﷺ کے عزم و ارادہ کی خبر مل جائے۔

پھر آپ ﷺ نے عمرؓ کو بھیجنا چاہا۔ انہوں نے عثمانؓ کا نام پیش کیا۔

حضرتِ عثمانؓ اپنے ایک قریبی ابان بن سعیدؓ کی حمایت میں گئے۔

مشرکینِ مکہ کی جانب سے گفتگو کرنے کے لیے سب سے پہلے عروہ بن

مسعود ثقفی آیا۔ عروہ بات چیت کے درمیان بار بار نبی ﷺ کی ریشِ مبارک کی طرف دست درازی کرتا تھا۔ اس پر حضرتِ مغیرہ بن شعبہ نے اس کو دھمکی دی۔

عروہ بن مسعود کے ایک بے ہودہ طنز کے جواب میں حضرتِ ابو بکرؓ صدیق نے اس کو گالی دی۔ یہ کمالِ غیرت و محبت کے سبب ہوا۔

حلیس بن علقمہ نے کفارِ مکہ کو آپ ﷺ کے عمرہ کے ارادہ سے آگاہ کیا۔

سہیل بن عمرو کو صلح کے معاملات طے کرنے کے لیے قریش نے آپ ﷺ کے پاس بھیجا۔

شرائطِ صلح حضرت علیؓ نے تحریر کیے۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مسلمان اس سال لوٹ جائیں۔ اگلے سال آئیں تین دن ٹھہر کر عمرہ کی ادائیگی کریں۔ پھر واپس جائیں۔

۲۔ دس سال تک کوئی لڑائی نہیں ہوگی۔

۳۔ قریش کا کوئی آدمی آپ ﷺ کے پاس پہنچے گا تو اس کی واپسی لازمی ہوگی۔ جبکہ کوئی مسلمان ہمارے پاس آئے گا تو اس کی واپسی نہیں ہوگی۔

۴۔ عرب کے قبیلے خود مختار ہوں گے۔ فریقین میں سے کوئی جس کے معاہدہ میں شریک ہونا چاہیں ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ اگر کوئی فریق دوسرے فریق میں شامل قبیلہ پر حملہ کرے گا تو یہ حملہ خود فریق پر زیادتی تصور کیا جائے گا۔ اس دفعہ کے مطابق قریش میں بنو بکر مل گئے۔ اور مسلمانوں میں بنو خزاعہ مل گئے۔

سہیل بن عمرو نے معاہدہ کے وقت ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پر اعتراض کیا اور

''باسمک اللھم'' لکھوایا۔ اسی طرح ''ھذا ما قاضیٰ علیہ محمد رسول اللہ'' کی جگہ ''محمد بن عبداللہ'' لکھوایا۔

حضرتِ عمرؓ کو شرائطِ صلح سے اتفاق نہیں تھا۔ نبی اکرم ﷺ کا اشارہ پا کر خاموشی اختیار کرلی۔

ابو جندلؓ نامی صحابی فرار ہو کر مسلمانوں کے قافلہ میں مل گئے۔ آپ ﷺ نے عہد نامہ کی پاسداری میں انہیں واپس بھیج دیا۔

حضرتِ عثمانؓ کے مکہ میں قتل کر دینے کی خبر ملی تو آپ ﷺ نے ببول کے درخت کے نیچے صحابہؓ سے جاں نثاری کی بیعت لی۔ اس کو ''بیعتِ رضوان'' کہتے ہیں۔

ابوسنان اسدیؓ نے سب سے پہلے بیعت کی۔

حضرت سلمہ بن الاکوعؓ نے بیعتِ رضوان کے موقع پر آپ ﷺ سے تین مرتبہ بیعت کی۔

اس بیعت میں جد بن قیس منافق شریک نہیں ہوا۔

بیعت میں حضور ﷺ نے اپنے بائیں ہاتھ کو حضرتِ عثمانؓ کا دایاں ہاتھ قرار دیا۔

صلح حدیبیہ کے بعد آپ ﷺ تین دن مکہ میں رہے۔ پھر مدینہ واپس ہو گئے۔ مدینہ پہنچنے پر ابو بصیر صحابیؓ بھاگ کر چلے آئے۔ آپ ﷺ نے انہیں لوٹا دیا۔

صلح حدیبیہ کو قرآن میں ''فتح مبین'' کہا گیا ہے۔

رسولؐ اللہ کی طرف سے دنیا کے حکمرانوں کے نام خطوط و پیغامات

صلح حدیبیہ کے بعد آپ ﷺ نے سب سے پہلے اہم کام یہ کیا کہ دنیا کے

بادشاہوں کو خطوط کے ذریعہ اسلام کی دعوت دی۔ آپ ﷺ نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس پر اس طرح " اللہ رسول محمد "(محمد رسول اللہ) کندہ تھا۔ یہ مہر کے کام آتی تھی۔

حضرت عمرو بن امیہ ضمری شاہِ حبش نجاشی کے پاس خط لے کر گئے۔

نجاشی کا نام "اصحمہ بن انجبر" تھا۔ اس نے خط کو آنکھوں سے لگایا اور دعوتِ اسلام پر لبیک کہا۔ جعفر ابنِ ابو طالبؓ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ مصر و اسکندریہ کے بادشاہ "جریج بن متیٰ مقوقس" کے یہاں خط لے کر گئے۔ مقوقس نے رسولِ کریم کی خدمت میں تحفے بھیجے۔ وہ یہ ہیں۔ ۲/ دو لونڈیاں (ماریہ قبطیہ اور سیرین)، ایک دلدل نامی خچر تھا۔

حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمیؓ ایران کے بادشاہ "خسرو پرویز" کے دربار میں خط لے کر گئے۔ اس نے نامہ مُبارک کو بغیر پڑھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

حضرت دحیہ کلبیؓ روم کے بادشاہ "ہرقل" کے پاس خط لے کر گئے۔

قیصرِ روم نے ابوسفیان بن حرب سے محمد ﷺ کے بارے میں گفت و شنید کی۔ حالات معلوم کیے۔

بحرین کے حاکم "منذر بن ساویٰ" کو حضرت علاء بن الحضرمی نے خط پہنچایا۔

حاکمِ یمامہ "ہوزہ بن علی" کے یہاں حضرت سلیط بن عمروؓ قاصد بن کر گیے۔

حضرتِ شجاع بن وہب اسدیؓ دمشق کے سلطان "حارس بن شمر غسانی" کے یہاں خط و پیام لے کر پہنچے۔

حضرت عمرو بن العاصؓ شاہِ عمان جیفر اور اس کے بھائی عبد کے پاس خط لے کر گئے۔

جن بادشاہوں نے نبی ﷺ کے خط سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا۔ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ شاہِ حبشہ نجاشی ۲۔ والی بحرین منذر بن ساوی

۳۔ حاکم یمن باذان ۴۔ شاہِ عمان جیفر اور اس کا بھائی عبد

یہ خطوط ماہِ محرم ۷ھ میں بھیجے گئے۔

غزوۂ خیبر

غزوۂ خیبر کے لیے ماہِ محرم ۷ھ کے اخیر عشرہ میں آپ ﷺ مدینہ سے روانہ ہوئے۔

مسلمان فوج کی تعداد چودہ سو تھی۔ (الرحیق ص ۵۷۳) اس غزوہ میں زوجۂ مطہرہ حضرت امِ سلمہؓ بھی شریک تھیں۔

سببِ غزوہ:۔ خیبر یہودیوں کی بستی تھی۔ مسلمانوں کے خلاف یہ سازشوں کا گڑھ تھا۔ اس لیے اس کے خاتمہ کے لیے یہ جنگ ہوئی۔

مدینہ کے خلیفہ سباع بن عرفطہ غفاری تھے۔

اس غزوہ میں شاعر حضرت عامر بن اکوع اشعار پڑھتے ہوئے پیش قدمی کر

رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ان کو دعا دی۔

خیبر کے قلعوں کی تعداد دس تھی۔

اس وقت دس ہزار جنگی مردان میں ٹھہرے ہوئے تھے۔

قلعوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ حصنِ صعب بن معاذؓ ۲۔ قلعہ نطاۃ

۳۔ قلعہ ناعم ۴۔ حصنِ قلعہ الزبیر

یہ چاروں ''حصونِ نطاۃ'' کے نام سے جانے جاتے تھے۔

۵۔ حصنِ ابی ۶۔ حصن البر

۷۔ حصنِ شق ۸۔ حصنِ وطیح

۹۔ حصنِ قموص ۱۰۔ حصنِ سلام یا سلالم

یہ ''حصنِ کتیبہ'' کے نام سے مشہور تھے۔

سب سے بلند و عظیم اور مضبوط قلعہ ''قموص'' تھا۔ مرحب اس کا امیر تھا۔

پہلوان مرحب کا قتل حضرت علیؓ نے کیا۔

فاتح خیبر حضرت علیؓ کو کہتے ہیں۔

قلعہ صعب بن معاذ کی فتح کے لیے آپ ﷺ نے خاص دعا فرمائی۔

حضرتِ محمود بن مسلمہؓ نے قلعہ ناعم پر دھاوا بولا۔

کنانہ بن الربیع نے چکی کا پاٹ گرا کر حضرتِ محمود بن مسلمہؓ کو شہید کر دیا۔

محمود کے بھائی محمد بن مسلمہؓ نے انتقاماً کنانہ کو قتل کر دیا۔

خیبر میں ۹۳/کافر مارے گئے۔ اور جہنم رسید ہوئے۔

چودہ یا پندرہ مسلمانوں نے جامِ شہادت نوش کیا۔

فتح خیبر کے بعد یہودیوں کی زمین ان کو ہی دے دی گئی۔ نصف پیداوار کی ادائیگی مشروط تھی۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ پیداوار کی وصولی پر مامور تھے۔

مالِ خیبر کی تقسیم چھتیس سو حصوں پر ہوئی۔ اٹھارہ سو حصے مسلمانوں کی اجتماعی حاجت وضرورت کے لیے رکھ لیے گئے۔ باقی اٹھارہ سو حصے مسلمانوں کے درمیاں تقسیم کردیے گئے۔

سلام بن مشکم کی بیوی زینب بنتِ حارث نے نبی ﷺ کے کھانے میں زہر ملادیا تھا۔

حضرت بشر بن براء بن معرورؓ زہر آلودہ کھانا کھانے کی وجہ سے فوت ہوئے۔

اس موقعہ پر حُیی بن اخطب کی بیٹی صفیہ سے آپ ﷺ نے نکاح فرمایا۔

غزوہٗ وادی القریٰ

غزوہ خیبر کے بعد غزوہٗ وادی القریٰ پیش آیا۔

گیارہ یہودی مارے گئے۔

نبی ﷺ کا غلام مدعم شہید ہوا۔

وادی القریٰ میں آپ ﷺ کی اقامت چار روز رہی۔

اسلامی جھنڈے تین تھے۔

عبادہ بن بشیر نے ایک جھنڈا سنبھال رکھا تھا۔ دوسرا جھنڈا حباب بن منذرؓ کے قبضے میں تھا۔ تیسرا اور سب سے بڑا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہؓ کے پاس تھا۔

عمرۃ القضاء

عمرۃ القضاء کی ادائیگی ذیقعدہ ۷ھ میں ہوئی۔

عورتوں اور بچوں کے علاوہ دو ہزار صحابہؓ شریک ہوئے۔

اونٹنی کی لگام پکڑے ہوئے عبداللہ بن رواحہ اشعار پڑھتے ہوئے سفر کر رہے تھے

مکہ میں آپ ﷺ کی اقامت تین روز رہی۔ اسی سفر میں حضرتِ میمونہ بنتِ حارثؓ عامریہ سے آپ ﷺ نے نکاح فرمایا۔

ابورہم غفاری مدینہ کے نگراں تھے۔

امِ حبیبہؓ سے اسی سال آپ ﷺ کا نکاح ہوا۔

درندوں گھریلو گدھوں کے گوشت کھانے سے منع اسی سال کیا گیا۔

متعہ کی حرمت کا سال بھی یہی ہے۔

غزوۂ موتہ

جمادی الاولیٰ ۸ھ میں غزوۂ موتہ ہوا۔

مدِ مقابل رومی تھے۔

سببِ غزوہ:۔ حضرتِ حارثؓ بن عمیر ازدی کا قتل (آپ ﷺ نے انہیں حاکم بصری کے پاس خط دے کر بھیجا تھا۔)

رومی فوج کی تعداد دو لاکھ تھی۔

مسلمان فوج تین ہزار تھی۔

آپ ﷺ خود اس جنگ میں شریک نہیں تھے۔ مگر ثنیۃ الوداع تک ساتھ گئے۔

اس غزوہ میں زید بن حارثہؓ، حضرتِ جعفر بن ابو طالبؓ اور حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کو سرداری رتبہ ملا۔

تینوں کی شہادت کے بعد خالد بن ولید کو اسلامی جھنڈا ملا۔

حضرت جعفرؓ شہید کے جسم پر زخم کے نوے نشان لگے۔

اس جنگ میں مسلمان فاتح وغالب رہے۔

بارہ مسلمانوں کو شہادت ملی۔

بے شمار رومی مارے گئے۔ صحیح تعداد معلوم نہیں۔

جنگِ موتہ میں حضرت خالد بن ولید کے ہاتھوں نو تلواریں ٹوٹیں۔

اسی جنگ میں حضرتِ خالدؓ کو آپ ﷺ نے ''سیف اللہ'' کا خطاب دیا۔

فتح مکہ

فتح مکہ کا واقعہ رمضان المبارک ۸ھ میں ہوا۔

سبب:۔ بنو بکر حلیفِ قریش نے بنو خزاعہ مسلمانوں کے حلیف پر حملہ کیا۔ اور صلح حدیبیہ معاہدہ کی خلاف ورزی کی۔

آپ ﷺ کے پاس برائے فریادرسی عمرو بن سالم خزاعی چالیس افراد کے ہمراہ آئے۔

ابوسفیان کی تجدیدِ معاہدہ کی کوشش کو آپ ﷺ نے کوئی اہمیت نہیں دی۔

فتح مکہ کی تیاری کو آپ ﷺ پردہ میں رکھنا چاہتے تھے، مگر حاطب بن ابی بلتعہ نے راز ظاہر کرنا چاہا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو آگاہ کر دیا۔ اور کفار تک خبر نہیں گئی۔

فتح مکہ کے لیے ۱۰/ رمضان ۸ھ کو بعد نمازِ عصر اصحابؓ و نبی ﷺ نے سفر شروع کیا۔

والیٔ مدینہ ابورہم غفاری تھے۔

اس سفر میں امہات المؤمنین حضرتِ ام سلمہؓ اور میمونہؓ ساتھ تھیں۔

مقامِ ابوا میں ابوسفیان بن حارث اور عبداللہ بن امیہ نے اسلام قبول کیا۔

مقامِ مرالظہر ان میں اصحابؓ نے پڑاؤ ڈالا۔

اس کے نگراں عمر فاروقؓ تھے۔

فتح مکہ کے دن آپ ﷺ نے صحابہؓ کی رعایت میں "مقامِ کدید" میں روزہ

توڑدیا۔

مرالظہران میں ابوسفیان بن حرب کو حضرت عباسؓ نے پناہ دی۔

۱۷/ رمضان ۸ ھ کو ابوسفیان بن حرب نے اسلام قبول کیا۔

آپ ﷺ نے اعزازاً ابوسفیان کے گھر کو "دارالامان" قرار دیا۔

بروز منگل ۱۷/ رمضان ۸ ھ کو مرالظہران سے مکہ روانگی ہوئی۔

سلسلۂ فتح مکہ

حضرت سعد بن عبادہ الانصاری نے "الیوم یوم الملحمہ" (آج خونریزی کا دن ہے) کا نعرہ لگایا۔ آپ ﷺ نے اس نعرے کو مناسب نہیں سمجھا۔ جھنڈا ان کے بیٹے قیس کو دے دیا۔

آپ ﷺ مکہ میں مقام کداء سے داخل ہوئے۔ (اوپر کی طرف سے)

حضرت خالد بن ولیدؓ مقام کدی (اسفل مکہ) سے داخل ہوئے۔

آپ ﷺ کے دخول مکہ کے وقت سورہ فتح ورد زبان تھی۔

فتح مکہ کے دن اونٹنی پر آپ ﷺ کے پیچھے حضرت اسامہؓ سوار تھے۔

کافروں کا پہلا مقابلہ حضرت خالد بن ولیدؓ کے دستے سے ہوا۔

دو مسلمان شہید ہوئے۔ بارہ یا تیرہ کافر قتل ہوئے۔ ایک روایت اٹھائیس کی ہے۔

یہ مقابلہ مقامِ خندمہ میں ہوا۔

فتح مکہ کے دو مسلم شہید یہ ہیں۔

۱) حضرت کرز بن جابر فہریؓ ۲) خنیس بن خالد بن ربیعہؓ

آپ ﷺ نے امّ ہانی کے گھر دخول مکہ کے بعد آٹھ رکعت نماز پڑھی۔

آپ ﷺ نے خانۂ کعبہ کے بتوں کو کمان کے اشارہ سے گرایا۔ زبان پر یہ آیت تھی (جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا)

فتح مکہ کے بعد آپ ﷺ نے تمام مکہ والوں کو آزادی کی سند بخشی۔

طوافِ کعبہ کے وقت فضالہ بن عمیر نے آپ ﷺ کو قتل کرنا چاہا۔

آپ ﷺ نے اس کے سینہ پر ہاتھ رکھا وہ مسلمان ہو گیا۔

فتحِ مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے اونٹنی پر سوار ہو کر طوافِ کعبہ کیا۔

دخولِ کعبہ کے وقت آپ ﷺ کے ساتھ حضرت اسامہؓ اور حضرت بلالؓ تھے۔

بیت اللہ شریف کی کنجی پہلے عثمان بن طلحہ کے پاس تھی آپ ﷺ نے پھر کنجی انہی کو سونپ دی۔

مقامِ حجون میں آپ ﷺ کا جھنڈا حضرت زبیرؓ نے نصب کیا تھا۔

بحکمِ نبیؐ حضرت بلالؓ نے کعبہ کی چھت پر اذان دی۔

جو بت کعبہ میں بلندی پر تھا اس کو حضرت علیؓ نے آپ ﷺ کے کاندھے پر سوار ہو کر توڑا۔

خانۂ کعبہ کو بتوں سے پاک صاف کر کے آپ ﷺ نے بیس رمضان ۸ھ کو اس کا طواف کیا۔

مکہ میں آپ ﷺ کا ٹھکانا مقامِ خیف تھا۔

کوہ صفا سے آپ ﷺ نے دوسری تقریر فرمائی۔

خطبہ حرم کی حرمت وعظمت پر مشتمل تھا۔

مکہ میں آپ ﷺ کا قیام پندرہ دن رہا۔

مکہ میں احکام الٰہی سکھانے کے لیے حضرت معاذ بن جبلؓ کو پابند کیا۔

عبدالعزیٰ بن خطل کا قتل خانہ کعبہ میں ہوا، یہ بہت بڑا مجرم تھا۔

حضرت ابو برزہ اسلمیؓ اور حضرت سعد بن حریثؓ نے مل کر اس کو قتل کیا۔

حضرت کعب بن زہیرؓ کا مدحیہ قصیدہ سن کر آپ ﷺ نے ان کو اپنی چادر عنایت کی۔ قبول اسلام سے پہلے یہ آپ ﷺ کی شان میں ہجویہ اشعار پڑھتے تھے۔

غزوہ حنین

۶ شوال ۸ھ کو جنگِ حنین کا واقعہ پیش آیا۔

مدمقابل قبیلہ ہوازن اور قبیلہ ثقیف تھے۔

مسلمانوں کی فوج بارہ ہزار تھی۔ مشرکین کی تعداد بیس ہزار تھی۔

مشرکین کا مشیر تجربہ کار بوڑھا درید بن صمۃ تھا۔

جنگِ حنین کی تیاریوں کا جائزہ لینے کے لیے آپ ﷺ نے عبداللہ بن ابی حَدْرَد کو بھیجا۔

مصارفِ جنگ کے لیے آپ ﷺ نے تیس ہزار درہم عبداللہ بن ربیعہ سے

قرض لیا۔

صفوان بن امیہ سے سو زرہیں اور دیگر سامان حرب عاریت پر لیا۔

حضرت عتاب بن اسید جنگ کے موقع پر مکہ کے نگران رہے۔

جنگ حنین میں آپ ﷺ کی سواری کی نکیل حضرت ابوسفیان بن حارثؓ کے ہاتھ میں تھی۔

آپ ﷺ کے خچر کی لگام حضرت عباسؓ کے ہاتھ تھی۔

مقام حنین میں اسلامی فوج ۱۰ شوال منگل کو داخل ہوئی۔

بنو ہوازن کے حملے سے اسلامی فوج کی پسپائی کے وقت مندرجۂ ذیل اصحاب آپ ﷺ کے ساتھ میدان میں ڈٹے ہوئے تھے۔

حضرت علیؓ، ابوسفیان بن حارث، حضرت عمرؓ، حضرت اسامہ بن زیدؓ، حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت ربیعہ بن حارثؓ، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ، حضرت ایمن بن ام ایمن، قثم بن عباسؓ، عقیل بن ابی طالبؓ، عبداللہ بن مسعود اور دیگر اصحابؓ۔

مسلمانوں کے پیچھے ہٹنے کے وقت بحکم نبیؐ حضرت عباسؓ ان کو آواز دے رہے تھے۔ اور پلٹ کر وار کرنے کی ترغیب دے رہے تھے۔

نبیؐ یہ شعر پڑھتے تھے "انا النبی لا کذب انا بن عبدالمطلب"

جنگِ حنین میں اولاً مسلمانوں کو ہزیمت ملی۔

پھر بعد میں نبیؐ کی اک مشتِ خاک نے دشمنوں کو اندھا کر دیا اور وہ پسپا ہوئے۔

اس جنگ میں چھ مسلمان شہید ہوئے۔

اکہتر ۷۱ مشرک قتل ہوئے۔

مالِ غنیمت سب سے زیادہ مسلمانوں کو اسی جنگ میں حاصل ہوا۔

تفصیل درجِ ذیل ہے۔

چھ ہزار قیدی، چوبیس ہزار اونٹ، چالیس ہزار بکری، چار ہزار اوقیہ چاندی (قریب چھ کوئنٹل چاندی)

شکست کے بعد مشرکین کی جماعت بکھراؤ کا شکار ہوئی۔ کچھ نخلہ کچھ طائف اور کچھ آدمیوں نے اوطاس کی طرف کوچ کیا۔

مالِ غنیمت کے محافظ حضرت مسعود بن عمرو غفاریؓ تھے۔

آپ ﷺ کی رضاعی بہن شیما بنت حارث بھی قید ہو کر آئیں۔

آپ ﷺ نے ان کے اعزاز میں اپنی چادر بچھائی۔

غزوہ اوطاس ونخلہ

اس جنگ کے کمانڈر حضرت ابو عامر اشعری تھے۔

فریقین میں تھوڑی مزاحمت ہوئی۔ مشرکین نے راہِ فرار کی اختیار کی۔

حضرتِ ابو عامرؓ گھٹنے میں تیر لگنے کی وجہ سے شہید ہو گئے۔

آپ کا قاتل سلمہ بن دُرَید تھا۔

غزوۂ طائف

جنگِ حنین کے بعد مسلمانوں نے طائف کا محاصرہ کیا۔

محاصرہ بیس دن کا تھا۔

منجنیق کے استعمال کی ابتدا اسی غزوہ میں ہوئی۔

طائف خود بخود فتح ہو گیا۔ ساکنانِ طائف نے اسلام قبول کر لیا۔

ان کا سردار مالک بن عوف بھی مسلمان ہو گیا۔

اس غزوہ میں بہت سے مسلمانوں کو زخم لگے۔ بارہ مسلمان شہید ہوئے۔

جعرانہ میں آپ ﷺ کا قیام

آپ ﷺ نے بنو ہوازن کا دس دن تک انتظار کیا۔

یہاں مالِ غنیمت کی تقسیم شروع ہوئی۔ نومسلموں کی تالیفِ قلب کے لیے ان کو زیادہ حصے ملے۔ انہیں "مؤلفۃ القلوب" کہتے ہیں۔

ان سے جو بچا بقیہ مسلمانوں میں تقسیم ہوا۔

وفدِ ہوازن کی مانگ پر تمام قیدیوں کو آپ ﷺ نے آزاد کر دیا۔

وفد میں نو آدمی تھے۔ تمام مسلمان ہو گئے۔

۸ھ کے چند واقعات کی جھلک

مالِ غنیمت کی تقسیم سے فراغت پا کر آپ ﷺ نے ۸ھ میں عمرہ کیا۔ اسے عمرہ جعرانہ کہتے ہیں۔

مذکورہ تمام کارگزاریوں کے بعد آپ ﷺ ۲۷/ ذی قعدہ ۸ھ کو مدینہ واپس آئے۔

دو مہینہ سولہ دن کا وقت صرف ہوا۔

ذی الحجہ ۸ھ میں حضرت ماریہ کے بطن سے صاحبزادہ محترم کی ولادت ہوئی۔ آپ ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا۔

اسی سال آپ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ نے وفات پائی۔

پورے جزیرۃ العرب میں اسلام کی بالادستی تھی اس لیے آپ ﷺ نے تمام علاقوں میں صحابہؓ کو گورنر بنا کر بھیجا۔

۸ھ کے غزوات کی تعداد تین ہے ان کا ذکر ہو چکا۔

گیارہ دستے بھیجے گئے۔

غزوۂ تبوک

ماہ رجب ۹ھ روز جمعرات کو غزوہ تبوک کے لیے اسلامی فوج روانہ ہوئی۔

نبی ﷺ کا یہ آخری غزوہ تھا۔

سببِ غزوہ:۔ رومی سلطنت کی فوج کشی کی تیاری کے سبب یہ غزوہ ہوا۔ شاہِ روم ہرقل تھا۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر مسلمان تنگ دست تھے۔ صحابہؓ کے درمیان چندہ ہوا۔ سب سے زیادہ چندہ حضرتِ عثمان غنیؓ نے دیا۔ مقدار درجِ ذیل ہے۔

ایک ہزار دینار، تین سو اونٹ اور دو سو اوقیہ چاندی۔

حضرتِ عثمانؓ کو "مجہز جیش العسرہ" کا خطاب ملا۔

غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرتِ ابوبکرؓ نے اپنے گھر کا تمام مال و اسباب نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

حضرت عمرؓ نے گھر کا آدھا سامان عطیہ کیا۔

حضرتِ عاصمؓ بن عدی نے ستر یا نوے وسق کھجور صدقہ کیا۔

حضرتِ سعدؓ بن عبادہ، عباسؓ، محمد بن مسلمہؓ، طلحہؓ اور دیگر اصحابؓ نے بھی خوب مال و دولت صدقہ کیا۔

مسلمان فوج کی تعداد تیس ہزار تھی۔

اس جنگ میں ازواجِ مطہرات میں سے کوئی بھی شریک نہیں تھی۔

مدینہ میں ان کی حفاظت کی ذمہ داری حضرت علیؓ کے سپرد تھی۔

محمد بن مسلمہؓ مدینہ کے گورنر مقرر ہوئے۔

مسلمان فوج میں گھوڑوں کی تعداد دس ہزار تھی۔

سواری کی کمی کی وجہ سے اٹھارہ اٹھارہ مسلمانوں کے حصے میں ایک اونٹ آیا۔

مقامِ حجر سے آپ ﷺ نے جلدی گزرنے کی ہدایت کی۔ اس کو دیارِ ثمود

بھی کہتے ہیں۔

تبوک میں آپ ﷺ کا قیام بیس دن رہا۔

تبوک میں کوئی جنگ نہیں ہوئی۔ البتہ رومی مسلمانوں سے خوفزدہ ہوئے۔

ایلہ کے عیسائی گورنر یحنہ بن روبہ نے آپ ﷺ سے امان نامہ حاصل کیا۔

دومتہ الجندل کے سربراہ اکیدر کو حضرتِ خالد بن ولید نے گرفتار کیا۔

۸۰۰ / غلام، ۲۰۰۰ / اونٹ، ۴۰۰ / زرہ اور ۴۰۰ / نیزہ کی پیش کش پر اکیدر کی جان بخشی ہوئی۔

جزیہ دینے پر بھی رضامند ہوا۔

حضرتِ عبداللہ ذوالبجادینؓ بخار اور پیٹ کے مرض میں مبتلا ہو کر شہید ہوئے۔

آپ ﷺ نے مقامِ ''ذی آوان'' سے مسجدِ ضرار کو ڈھانے کے لیے دو صحابیوںؓ کو بھیجا۔ نام یہ ہیں۔ مالکؓ بن دخشم اور معنؓ بن عدی۔

حضرتِ ابوذر غفاری نے مقامِ تبوک تک پیدل سفر کیا۔

کعبؓ بن مالک، ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع غزوۂ تبوک میں عدمِ شرکت کی وجہ سے معتوب و مطعون ٹھہرے۔

پچاس روز گزر جانے کے بعد قرآن کی زبانی ان کی توبہ قبول ہوئی۔

رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس کی مبارکباد دی۔

۹ھ کا حج اور مختلف واقعات

۹ھ حج کے امیر حضرت ابوبکرؓ تھے۔

قافلہ حج میں تین سو آدمی تھے۔

قربانی کے لیے بیس اونٹ ساتھ تھے۔

ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو بمقام منیٰ حضرت علیؓ نے اعلان براءت کیا۔

حدودِ حرم میں اسی سال مشرکین کے آنے جانے پر پابندی لگی۔

آپؐ نے اعلان براءت کے لیے حضرت علیؓ کو اپنی عضباء نامی اونٹنی پر سوار کیا۔

واقعہ ایلا اسی سن میں پیش آیا۔ (آپ نے ایک ماہ تک اپنی بیویوں سے قطع تعلق پر قسم کھائی یہی ایلا ہے)

اس سال ماہ ذی القعدہ میں منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی بن سلول کا انتقال ہوا۔

اسی سال بذریعہ وحی شاہ حبشہ نجاشی کے انتقال کی خبر آپ کو ملی۔

آپؐ نے مع اصحابؓ کے نمازِ جنازہ غائبانہ پڑھی۔

آیت جزیہ اسی سال نازل ہوئی۔

اسی سال آپ کی صاحبزادی ام کلثوم کی وفات ہوئی۔

اس سال صرف غزوۂ تبوک ہوا۔ چھ سرایا روانہ ہوئے۔

عام الوفود سنہ ۱۰ ھ

سنہ ۹ ھ اور سنہ ۱۰ عام الوفود کے نام سے موسوم ہیں۔

ان دو سالوں میں بہت سارے وفود نے خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔

آنے والے وفود کی تعداد تقریباً ستر تھی۔

حجۃ الوداع سنہ ۱۰ ھ

آپؐ نے سنہ ۱۰ ھ میں آخری حج فرمایا۔

ماہ ذی القعدہ میں آپؐ نے حج کے سفر کا اعلان فرمایا۔

حجۃ الوداع میں ایک لاکھ سے زیادہ صحابہؓ آپؐ کے ساتھ تھے۔

آپؐ کی مدینہ سے روانگی پچیس ذی القعدہ دس کو ہوئی۔

تمام ازواجِ مطہرات سفر حج میں ساتھ تھیں۔

قصوا نامی اونٹنی پر سوار ہو کر آپؐ نے مسلمانوں کو خطبہ دیا۔

سو اونٹوں کی قربانی ہوئی۔

آپؐ نے اپنے دستِ مبارک سے ترسٹھ اونٹ قربان کیے۔ اور سینتیس اونٹ حضرت علیؓ نے قربان کیے۔

معمر بن عبداللہ نے آپؐ کے سر کے بال کاٹے۔ جو صحابہؓ کے درمیان تقسیم کر دیے۔

حضرت عباسؓ نے چاہِ زمزم سے پانی نکال کر آپ ؐ کو پیش کیا۔

آپؐ نے مقام غدیر خم میں حضرت علیؓ کی فضیلت پر ایک تقریر فرمائی۔

سنہ ۱۰ھ کے واقعات

اس سال کوئی غزوہ نہیں ہوا۔

تین سرایا مقابلہ کے لیے بھیجے گئے۔

اس سال حاکم یمن حضرت باذان دنیا سے رخصت ہوئے۔

صاحبزادہ رسول کریمؐ ابراہیم نے وفات پائی۔

اسی سال آدمی کی شکل میں حضرت جبرائیلؑ نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

سنہ ۱۱ھ کی آخری فوجی مہم

آپ کی زندگی کا آخری سریہ سریہ اسامہ بن زیدؓ ہے۔

اس سریہ کی تیاری چھبیس صفر سنہ ۱۱ھ روز پیر سے شروع ہوئی۔

رسول اکرمؐ نے اپنے مبارک ہاتھ سے جھنڈا بنا کر حضرت زیدؓ کو دیا۔

یہ لشکر مدینہ سے روانہ ہو کر مقام جرف میں ٹھہرا۔

ملک شام کی طرف رومی فوج سے جنگ کے لیے ایک قافلہ گیا۔

اس وقت سربراہ سریہ حضرت زیدؓ کی عمر مختلف فیہ اقوال کے مطابق سترہ سے بیس

کے درمیان تھی۔

حضرت زیدؓ غلام زادہ تھے۔ اس لیے ان کی سربراہی پر حضرت عباس بن ربیعہؓ نے اعتراض کیا۔

آپؐ کی رحلت کی نشانیاں

۱۰ھ میں حضرت جبرئیلؑ نے دو مرتبہ آپؐ کو قرآنِ شریف دور کرایا جب کہ پہلے سالانہ دور ایک مرتبہ ہوا تھا۔

رمضان ۱۰ھ بیس دن اعتکاف میں رہے۔ یہ دس دن کے اعتکاف کے معمول سے مختلف چیز تھی۔

حجۃ الوداع کے موقع پر تکمیل دین اسلام کے سلسلے میں تاریخی خطبہ دیا۔

جس میں آپؐ نے یہ فرمایا تھا: ''شاید میں آئندہ سال نہ آسکوں۔''

آپؐ نے ایک تقریر میں فرمایا میں تم سے پہلے حوض کوثر پر حاضر ہو رہا ہوں۔

اس کے علاوہ اور بھی بہت سارے قرائن تھے۔

بیماری کی ابتداء

دردِ سر کا مرض انتیس صفر میں آپ ﷺ کو لاحق ہوا۔

جس دن آپ کی بیماری شروع ہوئی وہ حضرت میمونہؓ کی باری کا دن تھا۔

آپ کی علالت کا آخری ہفتہ حضرتِ عائشہؓ کے ساتھ گذرا۔

حضرت عائشہؓ کے گھر لے جاتے ہوئے آپؐ کو حضرت فضل بن عباسؓ اور حضرت علیؓ نے سہارا دیا۔

آپؐ کی علالت تیرہ یا چودہ روز تک چلی۔

آپؐ نے بروز جمعرات کو آخری نمازِ مغرب پڑھائی۔

آپؐ نے اس آخری نماز میں سورہ مرسلات پڑھی۔

آپؐ نے اپنی وفات سے پانچ دن پہلے بدھ کے روز آخری تقریر فرمائی۔(ظہر کی نماز کے بعد)

حضرت ابوبکر الصدیقؓ کو آپؐ کی حیات مقدسہ میں ہی مسجدِ نبوی میں امامت کا شرف حاصل ہوا۔

جمعرات کا دن گذرنے کے بعد جمعہ کی شب کو سب سے پہلی نمازِ عشاء کی امامت کی۔

نبی کی زندگی میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے سترہ نمازوں کی امامت فرمائی۔

واقعۂ قرطاس وفات سے چار دن پہلے پیش آیا۔ (آپ کچھ رہنما اصول لکھانا چاہتے تھے)

حضرت عائشہؓ نے آپؐ کو ابوبکر صدیقؓ (اپنے والد) کے امام نہ بنانے کا مشورہ دیا تھا جو قبول نہ ہوا۔

ایک دن فجر کی نماز میں آپؐ نے کھڑکی سے مسجد میں جھانکا۔ امام حضرت ابوبکرؓ پیچھے ہٹنے لگے۔ آپؐ نے اشارہ سے روکا۔

آپؐ نے اپنی وفات سے ایک دن پہلے اپنے تمام غلاموں کو آزاد کردیا۔ (تعداد چالیس تھی)

گھر میں سات دینار تھے ان کو خیرات کردیا۔

جنگی اسلحہ مسلمانوں کو عنایت کردیے۔

آپؐ کی آخری نماز فجر کی تھی۔

آپؐ کی آخری وصیت "الصلوۃ الصلوہ، وماملکت ایمانکم" (نماز نماز اور لونڈی غلام) تھی۔

مرض کی زیادتی دیکھ کر اصحاب خیر نے آپؐ کی ممانعت کے باوجود آپ کو دوا پلائی۔

آپؐ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا۔

عتاباً سب کو دوا پینے کو کہا جو دوا پلانے میں شریک تھے سوائے حضرت عباسؓ کے۔

اصحابِ کرامؓ نے اسے عام مریض سے انکار کی طرح سمجھا تھا۔

آخری وقت میں مسواک کی تمنا کی، حضرت عائشہؓ نے پوری کی۔

آپ کی زبان سے آخری کلمہ اللھم فی الرفیق الاعلی تین مرتبہ نکلا۔

شدت درد سے آپ بار بار یہ فرماتے تھے، لا الہ الا اللہ ان للموت سکرات، (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں بے شک موت کی بڑی سختیاں ہیں۔

وفات کا روح فرسا دن

بوقت چاشت بروز پیر ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ کو آپؐ نے وفات پائی۔

مطابق تاریخ ۹ جون ۶۳۲ء تھی۔

انتقال کے وقت آپ کا سر حضرت عائشہؓ کی گود میں تھا۔

آپؐ کی عمر ترسٹھ سال تھی۔

اس حادثہ فاجعہ کا مسلمانوں کو بڑا غم ہوا۔

حضرت عمرؓ کو موت کا یقین ہی نہ ہوا، وہ تلوار بکف گھومتے تھے۔

حضرت ابوبکرؓ نے سب کو تسلی دی اور ایک جامع تقریر فرمائی، پھر تمام صحابہؓ خاموش ہو گئے۔

آپؐ کا کفن دفن

بروز منگل آپؐ کو تن کے کپڑے سمیت نہلایا گیا۔

غسل دینے والے حضرات مندرجۂ ذیل ہیں۔

حضرت عباسؓ ان کے دو بیٹے، فضل بن عباسؓ اور قثم بن عباسؓ، حضرت علیؓ، حضرت اسامہؓ، حضرت شکرانؓ اور اوس بن خولیؓ۔

آپؐ کا کفن تین سفید یمنی چادروں پر مشتمل تھا۔

حضرت ابوطلحہؓ نے آپؐ کی قبر تیار کی۔ قبر بغلی تھی۔

آپؐ کی نمازِ جنازہ جماعت کے ساتھ نہیں ہوئی۔

دس دس صحابہؓ آئے فرداً فرداً نمازِ جنازہ ادا کرتے تھے۔

نمازِ جنازہ پڑھنے والوں کی ترتیب مندرجہ ذیل ہے۔

۱)اولاً بنو ہاشم نے نماز پڑھی۔ ۲) مہاجرین۔

۳)انصار۔ ۴) عورتیں۔ ۵)بچے۔

تیس ہزار آدمیوں نے آپؐ کی نمازِ جنازہ پڑھی۔

آپؐ کی قبر میں حضرت شقرانؓ نے چادر بچھائی۔

نمازِ جنازہ منگل کے دن پڑھی گئی۔

منگل دن گزار کر بدھ کی شب میں آپؐ کو دفنایا گیا۔

آپؐ کی لاش مبارک کو حضرت علیؓ، حضرت عباسؓ اور ان کے لڑکے فضل بن عباسؓ اور قثم بن عباسؓ نے قبر میں اتارا۔ قبر کوہان نما تھی۔

قبر پر حضرت بلالؓ نے پانی چھڑکا۔

۱۱ھ کے چند واقعات

کچھ زمین، تھوڑے ہتھیار اور کچھ سفید خچر یہی ان کا مال و متاع تھا۔

آپؐ کی وفات کے بعد ۱۱ھ میں چند لوگوں نے نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا۔ نام مندرجہ ذیل ہیں۔

۱) اسود عنسی ۲)سجاح بنت حارث ۳) مسیلمہ کذاب ۴)طلحہ بن خویلد اسدی

خلافت صدیقی میں حضرت خالد بن ولیدؓ کی قیادت میں مسلمان فوج نے مسیلمہ کذاب اوراس کے ماننے والوں پر چڑھائی کی۔

مسیلمہ کذاب کو جناب وحشی نے قتل کر دیا۔

اسود عنسی کو فیروز دَیلمی (نجاشی کا بھانجا) نے قتل کیا۔

طلحہ بن خویلد اسدی بالآخر مسلمان ہوا اور شہید ہوا۔

سجاح بنت حارث مسلمان ہوگئی۔(یہ ایک قول ہے، دوسرا قول یہ ہے کہ ایک جزیرہ میں پوشیدگی کی زندگی گذارتے ہوئے ہلاک ہوگئی۔)

ازواجِ مطہرات

آپؐ کی گیارہ بیویاں تھیں۔

اسمائے گرامی نکاح کی ترتیب کے ساتھ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱) حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ (۲) حضرت سودہ بنت زمعہؓ (۳) حضرت عائشہؓ

۴) حضرت حفصہ بنت عمرؓ (۵) حضرت زینب بنت خزیمہؓ (۶) حضرت ام سلمہؓ

۷) حضرت زینب بنت جحشؓ (۸) حضرت جویریہؓ (۹) حضرت ام حبیبہؓ

۱۰) حضرت صفیہؓ (۱۱) حضرت میمونہؓ

آپؐ کی وفات کے وقت نو بیویاں بقید حیات تھیں۔

حضرت خدیجہؓ اور زینب بنت خزیمہؓ آپ کی زندگی میں وفات پا چکی تھیں۔

حضرت خدیجہؓ کی اولاد زندہ اور سلامت رہی۔

حضرت ام سلمہؓ کا انتقال تمام ازواج مطہرات کی وفات کے بعد ہوا۔

حضرت زینب بنت جَحشؓ کا نکاح آسمان پر ہوا۔ اوران کے ولیمہ کا آپؐ نے خاص اہتمام کیا۔ آپؐ نے فرمایا جس کا ہاتھ زیادہ لمبا ہوگا وہ مجھ سے پہلے ملے گی۔ وہ حضرت زینب بنت جَحشؓ ہی تھیں۔

حضرت اُم حبیبہؓ نے اپنے والد ابو سفیان کو کافر ہونے کی وجہ سے بستر رسول پر بیٹھنے سے روک دیا۔

حضرت میمونہؓ سے آپؐ نے سب سے آخر میں نکاح فرمایا۔

آپؐ کی باندیاں

آپؐ کی کل چار کنیزیں تھیں۔ جن کے نام درجِ ذیل ہیں۔

۱) ماریہ قبطیہ (۲) ریحانہ بنت شمعون (۳) نفیسہ (۴) نامعلوم

حضرت ماریہ کو شاہ مصر اسکندریہ "مقوقس" نے آپ کی خدمت میں ہدیتاً بھیجا تھا۔

ماریہ کا انتقال ۱۶ھ کو ہوا، مقبرہ جنت البقیع میں ہے۔

ریحانہ بنتِ شمعون کا تعلق بنو قریظہ یا بنو نضیر سے تھا۔ یہ ایک قیدی تھی۔ کنیز بن کر خدمت نبوی کا اعزاز ملا۔ ۱۰ھ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

نفیسہ حضرت زینب بنت جحش کی باندی تھیں انہوں نے نبیؐ کو ہدیہ کر دیا۔

آپؐ کی اولاد

آپؐ کی اولاد کل سات ہیں۔

صرف حضرت فاطمہؓ سے آپ کی نسل چلی۔

اولاد میں سب سے پہلے حضرت قاسم پیدا ہوئے اور سب سے آخر میں حضرت ابراہیم کی ولادت ہوئی۔ (ذی الحجہ ۸ھ)

آپؐ کے تین بیٹے تھے۔نام مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) حضرت قاسم (۲) حضرت عبداللہ (بطن خدیجہ سے)

(۳) حضرت ابراہیم (بطن ماریہ قبطیہ سے)

آپؐ کی کنیت "ابوالقاسم" حضرت قاسم کے نام پر ہے۔

قاسم کی ولادت و وفات قبل نبوت ہوئی، دو سال زندہ رہے۔

حضرت عبداللہ کا لقب "طیب و طاہر" بھی تھا۔

اولاد نرینہ کے انتقال پر عاص بن وائل سہمی نے آپ کو "ابتر" (ادھورا) کہہ کر طعنہ دیا۔ اللہ نے آپ کی دل بستگی کے لیے سورۃ کوثر نازل کی۔

ام سیف حضرت ابراہیم کی رضاعی ماں تھیں۔

ابراہیم کی ولادت کی خوشخبری آپ کو غلام ابورافعؓ نے دی تھی۔

حضرت ابراہیم کی وفات کے دن سورج گرہن کا واقعہ پیش آیا۔

آپ ﷺ کی صاحبزادیاں

دختران نبی ﷺ کی تعداد چار ہے۔

چاروں لڑکیاں بطن خدیجہؓ سے ہوئیں۔

اسمائے گرامی کی تفصیل بہ ترتیب ولادت مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) زینب (۲) رقیہ (۳) امّ کلثوم (۴) فاطمہ

حضرت زینب کا نکاح ابوالعاص بن ربیع سے ہوا۔

حضرت زینب کی ولادت نبوت سے دس سال پہلے ہوئی۔

وفات ۸ ھ میں ہوئی۔

حضرت رقیہ کا نکاح حضرت عثمانِ غنیؓ سے ہوا۔

حضرت امّ کلثوم کی شادی بعدوفات رقیہ حضرت عثمانؓ سے ہوئی۔

حضرت فاطمہ کا نکاح حضرت علیؓ سے ہوا۔

امام حسن وامام حسین حضرت فاطمہؓ وعلیؓ کے بیٹے ہیں۔

حضرت رقیہؓ کا انتقال ۲ ھ میں ہوا۔

حضرت ام کلثومؓ کی وفات شعبان ۹ ھ میں ہوئی۔

نمازِ جنازہ حضور ﷺ نے پڑھائی۔

حضرت فاطمہؓ کی رحلت ماہِ رمضان ۱۱ ھ میں ہوئی۔

حضرت فاطمہؓ کی نمازِ جنازہ حضرت عباسؓ نے پڑھائی۔

حضرت رقیہؓ اور حضرت کلثوم کا نکاح پہلے ابولہب کے دو بیٹوں سے ہوا تھا۔
حضرت رقیہؓ کا عتبہ سے اور حضرت ام کلثوم کا عتیبہ سے لیکن رخصتی نہیں ہوئی تھی۔

☆......☆......☆......☆......☆

یَارَبِّ، صَلِّ وَ سَلِّم دَائِماً اَبَداً
عَلٰی حَبِیُبِکَ خَیرِ الُخَلقِ کُلِّھِمِ

☆......☆......☆......☆......☆

مصادر و حوالہ جات

"ہمارے نبی ﷺ" کے چند اہم مراجعتی حوالے درج ذیل ہیں۔

قرآن : مختلف ترجمے اور تفسیریں

کتب حدیث : صحاح ستہ و مشکوٰۃ المصابیح

کتبِ سیرت :

سیرت النبیؐ - ابنِ ہشامؒ (اردو)

سیرت النبیؐ - علامہ شبلی نعمانیؒ و سید سلیمان ندویؒ

رحمۃ للعالمینؐ - قاضی شاہ محمد سلیمان منصور پوریؒ

سیرۃ المصطفیؐ - علامہ محمد ادریس کاندھلویؒ

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیبؐ - مولانا اشرف علی تھانویؒ

الرحیق المختوم (اردو) - مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوریؒ

شاہنامۂ اسلام - ابوالاثر حفیظ جالندھریؒ

نبیٔ رحمت - مولانا ابوالحسن علی ندویؒ

محسنِ انسانیت - مولانا نعیم صدیقیؒ

سیرت انبیاءؑ و حکمتِ مصطفیؐ - ڈاکٹر خلیل الرحمٰن راز

تذکرۂ رسولِ عربی - مولانا محمد حبیب اللہ قاسمی

خاتم المرسلینؐ - مولانا عبدالحلیم شررؔ - وغیرہ

نقشہ جزیرہ نمائے عرب ۔ مختلف مملکتیں ۔ بندرگاہیں مشہور مقامات

نقشہ جزیرہ نمائے عرب - اقوام قدیمہ کے مساکن - بعثت نبوی کے وقت قبائل عرب کے مساکن
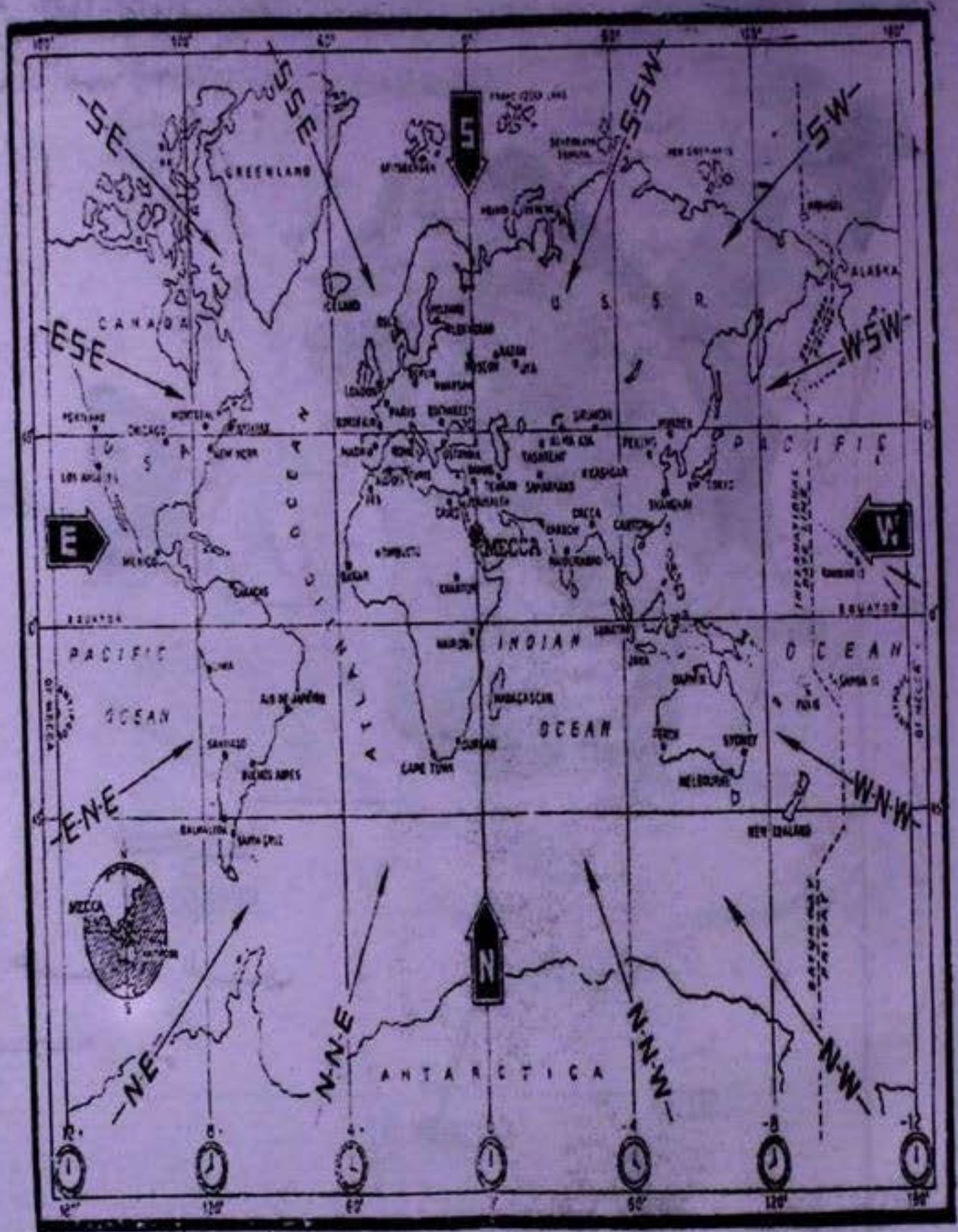
تمام روئے زمین پر خانہ کعبہ کی مرکزی حیثیت
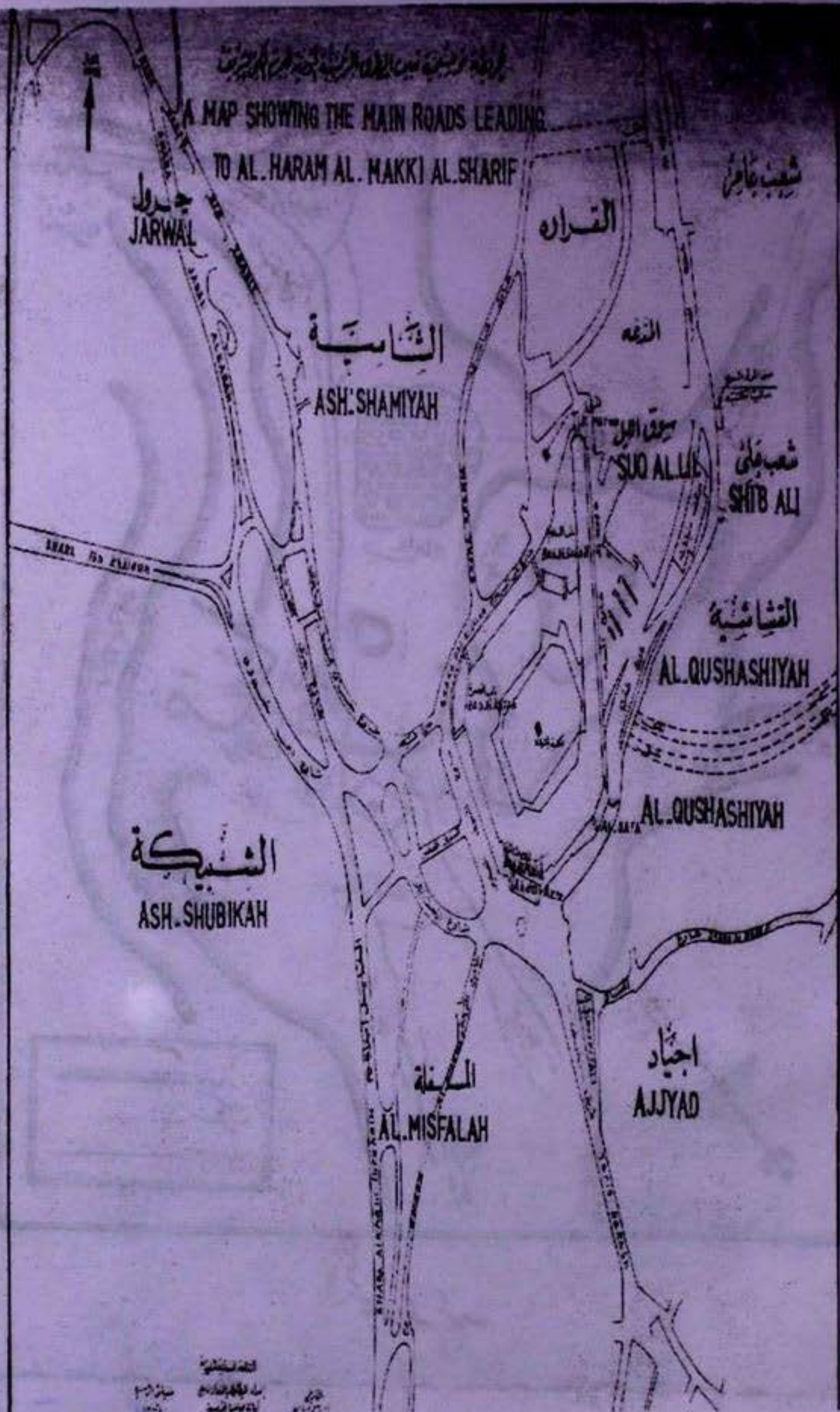
توزيع القبائل
في المملكة العربية السعودية

شمر

مطير

الخليج العربي

آل مرة

البحر الأحمر

بحر العرب

شهران

سعودی عرب میں قبائل

نقشہ مکہ مکرمہ

- شاعری واقعی بچوں کی ذہنی، علمی اور فکری صلاحیت میں جتنا اضافہ کرسکتی ہے اور اس سے جس قسم کی امیدیں وابستہ کی جاسکتی ہیں۔ (چمکتے ستارے) یقیناً اس پر کھری اترتی ہے۔ (خالد عبادی)

- آپ کی بچوں کو اچھا نسان بنانے کی فکر میرے نزدیک بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ آپ کا یہ عمل دین و دنیا دونوں کے لیے بہت خوب ہے۔

(عبدالقوی دسنوی)

- آپ کی تصنیفات ایسی ہیں جنھیں ادب اطفال کے لیے ایوارڈ سے نوازنا چاہیے۔

(ڈاکٹر کرامت علی کرامت)

- آپ نے بچوں کے لیے بچوں کی زبان میں سادہ و سلیس پیرایۂ اظہار کو اہمیت دی ہے۔ ''دعا'' سے لے کر ''گھڑی'' اور ''وقت'' تک بچوں کے لیے تقریباً تمام ہی ممکنہ موضوعات پر نظمیں کہہ دی ہیں۔ (گلشن گلشن شبنم شبنم) ''بلبلوں کے گیت'' بھی اہم شعری سرمایہ ہے۔

(افتخار امام صدیقی)

- حافظ کرناٹکی نے عام فہم اور رواں زبان میں بچوں کے اخلاق و اطوار کو بنانے اور معیاری کردار سازی کی طرف مائل کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ (عالم خورشید)

- آپ کی کتابیں اسماعیل میرٹھی کی یاد تازہ کرتی ہیں۔ (علی احمد جلیلی)

- واقعی آپ نے ایک کارِ عظیم انجام دیا ہے۔ ایجوکیشن ٹیکنالوجی میں ایک انوکھا اضافہ کیا ہے۔ معلومات کے خزانہ کو آسان نظم کی صورت میں پیش کرنا آسان کام نہیں۔ (ڈاکٹر بی۔ شیخ علی)

- حافظ کرناٹکی بچوں کی دلچسپی کا خاص خیال رکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنی شاعری کے ذریعہ اسلامی اقدار کی آگہی کا سامان فراہم کیا ہے۔

(عادل اسیر دہلوی)